

مِسْكُوكُ الْمَضْبُوحِ

جلد اول

تحقیق و نظر ثانی

مولانا محمد صادق خلیل رحمة اللہ علیہ

مکتبہ امیر

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس
پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

”اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دین وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکے گا اس سے رک جائو“ (سُورَةُ الْحَجَّراتِ ۷)

مُسْكُوْنَةُ الْمَضِيحِ

للشيخ الإمام أبي الدنجلج محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله بن علي بن أبي طالب رضي الله عنه

جلد اول

ترجمہ و تشریح

مولانا محمد صادق خلیل الرحمن

(مارچ ۱۹۳۵ء۔۔۔۔۔ فروری ۲۰۰۳ء)

تحقیق و نظر ثانی

فَمَا نَصْرُ مُحَمَّدٍ وَأَبِيهِ

فَاضِلُ امْلَاكِكَ يُونُوسُ بْنُ سَيْفٍ الْمَدِينِيُّ الْمَثَرِيُّ

وَاحِدٌ تَقْسِيمٌ كَارٌ

فَاشْرَ

خليفة
إدارة الترجمة
والشؤون

رحمت آباد (حاجی آباد) فیصل آباد، پاکستان

مکتبہ محمدیہ

۱۰۹
۷۸
پاک۔ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال



24309
ش - رم

مشکوٰۃ المصابیح

شیخ ولی الدین الدین الخطیب البتیزی رحمہ اللہ

استاذ العلماء مولانا محمد صادق علی رحمہ اللہ

حافظ ناصر محمود الہادی

عبدالرحمان عابدی

مؤثر و پرنٹر

جنوری 2005

600

مکتبہ محمدیہ

روپے 1-

نام کتاب

تالیف

ترجمہ و تشریح

نظر ثانی

طابع

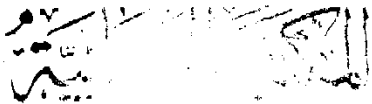
مطبع

طبع اول

تعداد

ناشر

قیمت



16087

مکتبہ اسلامیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Ph.: 0092-042-7244973

دارالکتب افنیہ شیش محل لاہور

Ph.: 0092-042-7237184

7230271- 7213032

اسٹاکسٹ

مکتبہ اہل حدیث بالقابل مرکز جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار

ملنے کے پتے

اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 • مکتبہ قدوسیہ جنم مارکیٹ - غزنی سٹریٹ -
نعمانی کتب خانہ غزنی سٹریٹ فون: 7321865 • محمدی پبلشنگ ہاؤس الفضل مارکیٹ
دارالفرقان الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور فون 042-7231602 • حذیفہ اکیڈمی الفضل مارکیٹ

اردو بازار
لاہور

مکتبہ اسلامیہ - بیرون امین پور بازار بالقابل شیل پٹرول پمپ • رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار
مکتبہ دارالقرآن - امین پور بازار فیصل آباد • ملک سبز - کارخانہ بازار

فیصل آباد

والی کتاب گھر اردو بازار 233089 • عید کتاب گھر اردو بازار • مکتبہ نعمانیہ اردو بازار

کوہرا نوالہ

فاروقی کتب خانہ بیرون بوہر گیٹ 541809 • مکتبہ دارالسلام نگہیا نوالی مسجد قادیان بوہر گیٹ 541229

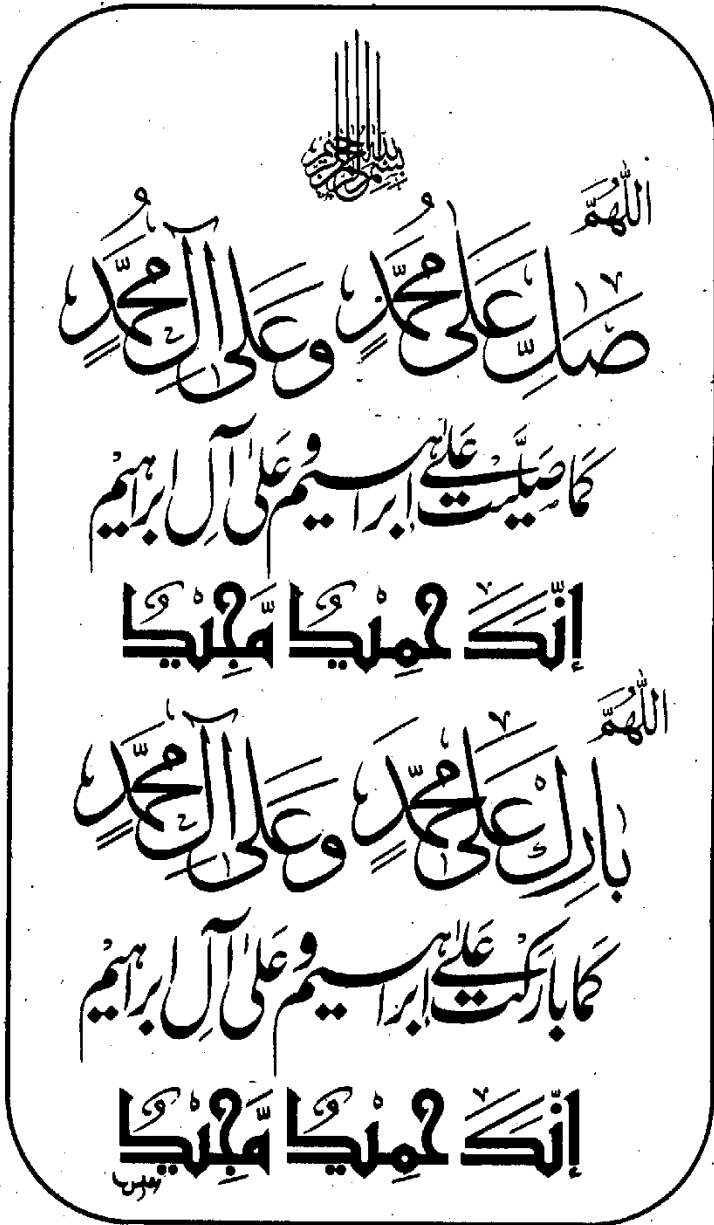
ملتان

مکتبہ تحفیم السنہ شیر ربانی ٹاؤن - غازی روڈ 528621

اوکاڑہ

اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار نزد پانی والی نیلگی حیدر و فیصل سائبر

چیچہ وطنی





رَبِّ أَوْ زِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي
فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ
وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ أُولَئِكَ
الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ
مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ
وَعَدَ الصِّدِّيقِ الَّذِي كَانُوا
يُوعَدُونَ ۝

(سورة الاحقاف ٢٦)



مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ

(مارچ ۱۹۲۵ء۔۔۔۔۔ فروری ۲۰۰۴ء)

۱۹۲۶ء کے موسم گرما کی یہ بات مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دن میں اپنے وطن کوٹ کپورہ کے محلہ میٹلیاں والا کی ایک گلی سے گزر رہا تھا کہ ایک شخص جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا، بیس اکیس سال کے میرے ہم عمر نو جوان سے ملاقات ہوئی۔ میانہ قد، سرخی بال، گندی رنگ، گداز جسم، بھرا ہوا چہرہ، موٹی موٹی آنکھیں، ابھری ہوئی ناک، سفید قمیص اور اس دور کے مطابق سفید تہبند باندھے ہوئے۔ ان کے ساتھی نے بتایا کہ ان کا نام محمد صادق ہے اور یہ اوڈاں والا کے رہنے والے ہیں۔

محمد صادق کا نام تو میں نے پہلی دفعہ سنا تھا لیکن اوڈاں والا اور اس کی تدریسی روایات سے تو ہر وہ شخص باخبر تھا اور باخبر ہے جو دینی اور مذہبی مدارس کی سرگرمیوں اور ان کی تاریخ سے تھوڑی بہت دلچسپی رکھتا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت مجاہدین کے عہد آخر کے مرید جلیل صوفی عبداللہ مرحوم و مغفور نے ۱۹۳۲ء میں دارالعلوم تعلیم الاسلام کے نام سے دینی مدرسہ جاری کیا تھا۔

محمد صادق کا مسکن یہی گاؤں تھا اور یہ کوئی بہت بڑا گاؤں نہیں ہے۔ اس کا جم مختصر ہے، مگر صاف ستھرا گاؤں ہے۔ اس کی ظاہری صفائی کے اندر سے اس کے باطن کی صفائی صاف جھلکتی دکھائی دیتی ہے۔

محمد صادق جب کوٹ کپورہ گئے تو انہوں نے فیروز پور میں حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی حاضری دی تھی جو اس سے کچھ عرصہ قبل شیخ الحدیث کی حیثیت سے اوڈاں والا میں رہ چکے تھے۔

اس واقعہ سے تقریباً تین سال بعد ۱۹۴۸ء میں مولانا محمد صادق صاحب سے اوڈاں والا میں دوسری ملاقات اس وقت ہوئی تھی جب حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی، مولوی ابوبکر صدیق، خلیل اثری اور ان سطور کا راقم جمعیت طلبائے اہل حدیث مغربی پنجاب کے قیام کے سلسلے میں مختلف مقامات کے مدارس اہل حدیث کا چکر لگاتے ہوئے اوڈاں والا پہنچے تھے۔

مولانا محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کا تعلق دراصل ضلع جھنگ سے تھا اور یہ لوگ دریائے چناب کے قریب سے نقل مکانی کر کے ۱۹۰۱ء کے لگ بھگ اوڈاں والا میں آئے تھے۔ صادق صاحب کے والد مرحوم درزی تھے اور ان کا نام احمد دین تھا۔ ان کی سکونت تو اوڈاں والا میں تھی لیکن کام وہ منڈی ماموں کا نجھ میں کرتے تھے۔

۱۹۲۵ء کے پس و پیش صوفی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اوڈاں والا تشریف لے گئے تھے اور پھر انہوں نے وہیں ڈیرے ڈال لیے تھے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے والد مولوی احمد دین نے صوفی صاحب کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی تھی اور وہ جماعت مجاہدین میں شامل تھے۔ بے شمار لوگ اس جماعت سے تعلق رکھتے تھے اور مسلک کا سبھی اہل حدیث تھے۔ صادق صاحب کے والد جو متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے، صوفی صاحب کے نزدیک بے حد قابل اعتماد تھے۔ میں نے ان کو دیکھا ہے، منکسر المزاج اور نیک خصال بزرگ تھے۔ صوفی صاحب کے وہ شاگرد بھی تھے۔ انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ صوفی صاحب سے پڑھا تھا اور اپنے اس استاد اور مرشد کے وہ مخلص ترین خدمت گزار تھے۔

یہاں ایک حیرت انگیز بات سنتے جاییے۔ وہ یہ کہ محمد صادق چار سال شکم مادر میں رہے۔ سلسلہ ولادت کی اصطلاح میں اسے ”پت لگ جانا“ کہا جاتا ہے۔ صوفی صاحب کو ان کے والد نے یہ بات بتائی اور دعا کی درخواست کی تو انہوں نے بارگاہ الہی میں دعا کی اور بچہ پیدا ہوا جس کا نام محمد صادق رکھا گیا۔ یہ اپنے والدین کی آخری عمر کی اولاد ہیں اور ان کے اکلوتے بیٹے۔۔۔ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے والد سے کہا تھا کہ تمہارا یہ بچہ عالم فاضل ہوگا اور اسی حیثیت سے شہرت پائے گا۔ چنانچہ یہی ہوا۔ محمد صادق مارچ ۱۹۲۵ء میں پیدا ہوئے۔ ماں باپ نے ان کی اپنے طور پر بہتر طریقے سے تربیت کی۔ کچھ بڑے ہوئے تو والد مکرم نے اعمیہ ماٹورہ وغیرہ زبانی یاد کرانا شروع کیں اور سرکاری سکول میں داخل کر دیا۔ اس زمانے میں پرائمری کا لفظ چار جماعتوں پر بولا جاتا تھا۔ انہوں نے سکول میں پرائمری پاس کی۔

مولانا محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ بتایا کہ جب وہ سکول میں پڑھتے تھے تو تقریباً ہر رات یہ خواب دیکھتے تھے کہ فضا میں اڑ رہے ہیں اور اڑتے ہوئے اپنے ساتھی طالب علموں سے کہتے ہیں آؤ تم بھی میرے ساتھ اڑو۔ وہ تو ان کا ساتھ نہیں دیتے تھے لیکن یہ خود اڑتے ہوئے دور تک پہنچ جاتے، پھر نہایت آسانی سے جب جی چاہتا فضا سے زمین پر آ جاتے۔۔۔ اس خواب کی جودہ مسلسل دیکھتے تھے، یہی تعبیر معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے طویل عرصے تک تدریسی خدمت انجام دی اور ان سے بے شمار علماء و طلباء نے تعلیم حاصل کی، جن کے ذریعے دور دراز علاقوں تک علم پہنچا۔ پھر تصنیف و تالیف اور بہت سی عربی کتابوں کے اردو ترجمے کر کے علم دین کو آگے بڑھایا اور لاتعداد لوگوں نے اس سے استفادہ کیا۔ اس طرح ان کے آثار علم مختلف علاقوں اور ملکوں میں پہنچے۔

مولانا محمد صادق ظلیل رحمۃ اللہ علیہ نے سرکاری سکول سے پرائمری پاس کی تو والد نے ۱۹۳۸ء میں ان کو اپنے گاؤں اوڈاں والا کے اس دینی مدرسے میں داخل کر دیا جو صوفی صاحب نے جاری کیا تھا۔ یہ چھ سال کا نصاب تھا جو انہوں نے اسی دارالعلوم کے اساتذہ سے مکمل کیا۔ ان کے ابتدائی دور کے اساتذہ تھے خود ان کے والد میاں احمد دین، صوفی عبداللہ (بانی دارالعلوم تقویۃ الاسلام اوڈاں والا، تعلیم الاسلام ماموں کا بچن) اور صوفی محمد ابراہیم (اوڈاں والا) پھر متوسط اور انتہائی درجوں کی کتابیں جن اساتذہ سے پڑھیں وہ تھے حضرت حافظ محمد گوندلوی، مولانا نواب الدین، مولانا ثناء اللہ ہوشیار پوری، مولانا عبدالرحمن نو مسلم، مولانا حافظ محمد اسحاق اور مولانا محمد داؤد انصاری بھوجپانی رحمۃ اللہ علیہ یہ تمام حضرات عالی قدر کسی زمانے میں اوڈاں والا میں فرائض تدریس انجام دیتے رہے تھے اور محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے انہی سے تکمیل تعلیم کی اور اس دارالعلوم سے سند فراغت حاصل کی۔ اپنی اپنی باری سے یہ بزرگان کرام سفر آخرت پر روانہ ہو چکے ہیں۔

اس کے علاوہ مولانا محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے میٹرک کا امتحان وہیں رہ کر دیا اور پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی اور فاضل فارسی کے امتحانات بھی اسی دارالعلوم کی طرف سے دیئے اور نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

دارالعلوم تقویۃ الاسلام میں کئی سال یہ سلسلہ جاری رہا کہ جو طالب علم وہاں سے فارغ ہوا وہیں استاذ کی حیثیت سے اس کی تقرری کر دی گئی اور اسے باقاعدہ ماہانہ تنخواہ ملنے لگی۔ مولانا محمد صادق ظلیل رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہ رعایت دی گئی اور فراغت

کے بعد ۱۹۴۵ء میں بطور استاذ ان کی خدمات حاصل کر لی گئیں۔ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۶۰ء تک پندرہ سال وہ اوڈاں والا کی مسند تدریس پر فائز رہے۔ اس اثنا میں بہت سے طلباء نے ان سے استفادہ کیا۔

۱۹۶۱ء میں مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے وہ اپنے گاؤں کے دارالعلوم سے نکلے اور جامعہ سلفیہ میں (فیصل آباد) چلے گئے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ انہوں نے تدریس کے لئے اپنے آبائی مسکن سے باہر قدم رکھا۔ وہاں متعدد لائق اور منجھے ہوئے اساتذہ موجود تھے۔ مدرسین کی اس جماعت میں انہوں نے بے حد محنت کی اور نہایت جاں فشانی سے فریضہ تدریس انجام دیا۔ ہدایہ اور مسلم الثبوت وغیرہ مشکل علوم و فنون کی کتابیں طلباء کو پڑھائیں۔ وہاں تقریباً دس سال ان کا سلسلہ تدریس جاری رہا۔ اس طویل مدت میں بہت سے طلباء ان سے مستفید ہوئے۔ ان کے پرانے ساتھی پیر محمد یعقوب قریشی بھی اس وقت وہیں تھے جو بعد میں کئی سال جامعہ علوم اثریہ جہلم میں شیخ الحدیث کے منصب عالی پر متمکن رہے۔

اس اثنا میں اوڈاں والا سے دارالعلوم تقویٰ الاسلام کا بہت بڑا حصہ ماموں کا نجن منتقل ہو چکا تھا۔ مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ بھی جامعہ سلفیہ سے مستعفی ہو کر ماموں کا نجن آ گئے تھے۔ پیر محمد یعقوب قریشی بھی ان کے ساتھ وہیں تشریف لے آئے تھے۔ چار سال مولانا محمد صادق ماموں کا نجن رہے۔ پھر دارالحدیث کراچی کے ارباب انتظام کے اصرار پر کراچی کا عزم کیا۔ وہاں ان کی مدت تدریس صرف ایک سال رہی۔ پھر راولپنڈی کے مدرسہ تدریس القرآن والحدیث کی مجلس انتظامیہ کے زور دینے پر راولپنڈی کا قصد کیا۔ وہاں دس سال رہے۔ اس کے بعد حافظ عبدالرحمن مدنی سے رابطہ ہوا تو انہوں نے ان کی خدمات اپنی جامعہ رحمانیہ کے لئے حاصل کر لیں جو ماضی تاؤن (لاہور) میں قائم ہے۔ وہاں ان کا قیام تین سال رہا۔

بعد ازاں پروفیسر عبدالکیم سیف انہیں دارالحدیث کوٹ رادھا کشن (ضلع قصور) لے آئے۔ یہ مدرسہ مولانا عبدالقدوس میواتی نے جاری فرمایا تھا۔ مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ تین سال وہاں رہے۔ کسی دینی مدرسے میں ان کا یہ آخری سلسلہ تدریس تھا۔

انہوں نے مختلف اوقات میں اوڈاں والا سے لے کر کراچی تک سات مدارس دیہیہ میں خدمت تدریس انجام دی جو کم و بیش چالیس برس کی طویل مدت میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس عرصے میں جن طلباء نے ان سے استفادہ کیا، نہ ان کو ان کے ناموں کا علم ہوگا اور نہ ان کی صحیح تعداد کا پتا ہوگا۔ ابتدائی، ثانوی اور انتہائی درجوں کے بے شمار تائقین علم ان کے حلقہ درس میں شامل ہوئے اور ان سب نے ان سے اپنی علمی تعلیمی بھانے کی کوشش کی۔ اب ان میں سے بفضل الہی کچھ حضرات درس و تدریس میں مصروف ہوں گے، بعض نے خطابت و مواعظ کا محاذ سنبھالا ہوگا، بعض نے قلم و قسط سے رابطہ قائم کر رکھا ہوگا، کچھ وہ ہوں گے جنہوں نے کاروبار کو مرکز توجہ ٹھہرایا ہوگا، کچھ تعداد ان کی ہوگی جو سرکاری سکولوں اور کالجوں میں جاکر طلباء کو مستفید کر رہے ہوں گے اور کچھ اس دنیائے فانی سے کوچ کر کے عالم جادوانی میں چلے گئے ہوں گے۔

مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد جو خدمت خیر انجام دے رہے ہیں، اس کی حیثیت مولانا کے لئے صدقہ جاریہ کی ہے، جس کا اجرا انہیں دربار الہی سے ہمیشہ ملتا رہے گا۔

ان کی تدریس کا سلسلہ کوٹ رادھا کشن کے بعد ختم ہو گیا۔ وہاں سے فارغ ہو کر انہوں نے حج بیت اللہ کیا۔ تقریباً ڈیڑھ سال ایک ایسے کام میں الجھے رہے جو نہ ان کے ذوق کے مطابق تھا نہ ان کے مزاج سے لگا تھا تا تھا اور نہ ان کی ذہنی افتاد سے کوئی تعلق رکھتا تھا۔ اللہ جانے اتنے بڑے عالم دین اور منجھے ہوئے مدرس کے ذہن میں کس سیانے نے پھونک ماری اور انہوں نے وہ کاروبار شروع کر دیا جس سے انہیں کوئی علاقہ نہ تھا۔ وہ تھانر اسپورٹ کا کام۔ نہ ان کو اس کا تجربہ نہ اس سے کوئی تعلق۔ ایک سوزوکی دین خریدی اور اسے فیصل آباد کی سڑکوں پر چلانے کے لئے کسی ڈرائیور کو اس کے اسٹیرنگ پر بٹھا دیا اور اپنے ایک بیٹے کو ڈرائیور کے ساتھ بٹھی کر دیا۔ سال ڈیڑھ سال یہ سلسلہ کسی نہ کسی طرح گھنٹے رہے۔ پھر کانوں کو ہاتھ لگائے اور اسے ترک کر دیا۔ ٹرانسپوٹری کا دور عارضی تھا اور یہ نشہ بہت جلد اتر گیا تھا۔-----

اس کے بعد انہوں نے جو کچھ کیا اس پر رشک آتا ہے۔ ”ضیاء السنہ“ کے نام سے ترجمہ وتالیف کا ادارہ قائم کیا اور اس کی طرف سے ابتدا میں جو نہایت اہم کتاب شائع کی وہ ترمذی شریف کی شرح تحفۃ الاحوذی ہے۔ حضرت مولانا عبدالرحمن مبارکپوری محدث رحمہ اللہ کی تصنیف جو نہایت تحقیقی مقدمے سمیت پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ ان کا عظیم کارنامہ ہے۔ قسمت نے یادری کی کہ انہوں نے نجد و حجاز کے اہم مقامات کا دورہ کیا۔ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ ریاض جدہ درعیہ وغیرہ متعدد شہروں میں گئے۔ دیوبند کانفرنس میں شرکت کے لئے ہندوستان کا عزم بھی کیا اور بہت سے اہل علم سے ملاقاتیں کیں۔ اب آئیے ان کی ترجمہ وتالیف کی مساعی کی طرف جس کی تفصیل اس طرح ہے۔

بہت سال پیشتر انہوں نے اوڈاں والا کی سکونت ترک کر دی تھی اور فیصل آباد میں جامعہ سلفیہ کے قریب محلہ حاجی آباد میں مکان تعمیر کر کے وہیں اقامت گزریں ہو گئے تھے۔ اچھی خاصی لاہیری بنائی اور ترجمہ وتالیف میں جت گئے۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ترجمہ کیا اور ان کا زیادہ کام ترجمے کا ہے۔

- ۱- ترجمہ مشکوٰۃ شریف مع حواشی پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔
- ۲- روضہ اقدس کی زیارت ترجمہ الورد علی الاخنا تصنیف امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
- ۳- انکار صوفیہ ترجمہ فکر الصوفی تالیف عبدالخالق عبدالرحمن
- ۴- اردو ترجمہ ریاض الصالحین تالیف ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی دمشقی رحمہ اللہ
- ۵- قبروں پر مسجدیں اور اسلام اردو ترجمہ تحذیر المساجد عن اتحاذ القبور مساجد (تصنیف شیخ محمد ناصر الدین البانی)
- ۶- حج نبوی ترجمہ حمزہ النبی رحمہ اللہ تصنیف شیخ محمد ناصر الدین البانی
- ۷- نماز تراویح ترجمہ صلوٰۃ التراویح تصنیف شیخ محمد ناصر الدین البانی
- ۸- امام احمد بن حنبل کا دور اہل ترمذ ترجمہ حمزہ الامام احمد بن حنبل تحقیق ڈاکٹر نقاش مصری
- ۹- احادیث ضعیفہ ترجمہ الاحادیث الضعیفہ تصنیف علامہ البانی رحمہ اللہ

۱۰- اردو ترجمہ محمد بن عبدالوہاب

تالیف احمد بن عبدالغفور العطار

(یہ کتاب کم و بیش چالیس ہزار کی تعداد میں چھپی اور کئی

۱۱- نماز نبوی

ترجمہ صلوٰۃ النبی ﷺ کا تراہا تالیف علامہ البانی رحمہ اللہ

۱۲- اسلامی عقائد

ترجمہ شرح العقیدہ الطحاویہ۔ تالیف ابن اعز الحنفی

۱۳- اردو ترجمہ الرد علی البکری

تالیف امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

۱۴- ترجمہ شرح عقیدہ واسطیہ

تالیف امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

۱۵- اذکار مسنونہ

مذکورہ کتابوں میں سے بعض کتابیں بڑی ضخیم ہیں اور ان میں اکثر کئی کئی بار چھپ چکی ہیں۔ کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں جن کے پندرہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

ان کا ایک بہت بڑا کام یہ ہے کہ ”اصدق البیان“ کے نام سے قرآن مجید کی تفسیر شائع کی جو چھ ضخیم جلدوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے دور صدارت میں کچھ عرصہ وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی مجلس عاملہ کے رکن بھی رہے اور جمعیت اہل حدیث ضلع لاکل پور کے ناظم بھی۔۔۔۔۔!

برصغیر کی عملی سیاست میں انہوں نے کبھی حصہ نہیں لیا، لیکن اس باب میں وہ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ سے متاثر تھے اور برصغیر کی سیاست کے تحریکی دور میں انہی کے سیاسی نقطہ فکر کو صحیح قرار دیتے تھے۔

اب آئیے اخبار ”منہاج“ کی طرف!

۱۹۵۸ء میں ہم چند دوستوں نے مل کر سہ روزہ اخبار ”منہاج“ جاری کیا تھا۔ میں اس وقت اخبار ”الاعتصام“ کی ادارت پر مامور تھا۔ ”منہاج“ بھی مسلک اہل حدیث کا ترجمان تھا اور میں نے عارضی طور سے الاعتصام سے الگ ہو کر ”منہاج“ کی زمام ادارت سنبھال لی۔ مولانا صادق ظیل رحمہ اللہ کا مالی تعاون ”منہاج“ کو حاصل تھا۔ ایک دفعہ میں اسی سلسلے میں اوڈاں والے گیا اور مولانا صادق رحمہ اللہ کے گھر ٹھہرا۔ ان کے والد اور والدہ نے میرے ساتھ نہایت پیار کا برتاؤ کیا اور کھلانے پلانے میں اس قدر میرا خیال رکھا کہ مجھے احساس شرمندگی ہونے لگا۔ پرانے زمانے کے لوگ بلاشبہ بہت مخلص اور صاف دل تھے اور اپنے بچوں کے دوستوں سے بچوں کا سا سلوک روا رکھتے تھے۔ ایک رات میں وہاں رہا۔ صادق صاحب کے والد نے گھر میں کپڑے کی دکان کھول رکھی تھی۔ دوسرے دن واپس آنے لگا تو انہوں نے ازارہ کرم مجھے رضائی کے لئے سات آنٹھ گز کپڑا دیا۔ بہت اچھا پھول دار کپڑا تھا۔ فرمایا اس کی ایک رضائی تمہارے بھائی صادق کو بنا کر دی ہے ایک تم بناؤ۔ وہ رضائی ہم نے بنائی اور کئی سال میرے استعمال میں رہی۔ جب میں وہ رضائی دیکھتا یا اوڑھتا تھا تو صادق صاحب کے ماں باپ کی محبت کا یہ پہلو یاد آ جاتا تھا۔

۱۹۵۵ء ہی میں اپریل کا مہینہ تھا اور رمضان کے روزے۔ صادق صاحب دو مہینے سالانہ چھٹیوں پر تھے۔ ہم نے ”منہاج“ کی توسیع اشاعت کے لئے راولپنڈی جانے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ ہم راولپنڈی اور بعض دیگر مقامات میں گئے اور میں نے ان کو بہترین رفیق سفر پایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بہتر آدی کے لئے ایک مجلس میں جن معیارات کا ذکر کیا تھا، ان میں ایک یہ ہے کہ سفر میں وہ اپنے ساتھی کا معاون اور خیر خواہ ہو اور اپنی ضرورت پر اس کی ضرورت کو ترجیح دیتا اور مقدم گردانتا ہو۔ سو میرے ساتھ صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ کا سفر اور غیر سفر میں جو معاملہ رہا، اس پر میں خوش تھا اور ان کا شکر گزار۔

ہر شخص کے بارے میں ہر شخص کا ذاتی تجربہ اور اپنا نقطہ نظر ہوتا ہے۔ وہ اسی کے مطابق اس شخص کا تذکرہ کرتا ہے، کسی کو اس سے اتفاق ہوتا ہے اور کسی کو اختلاف۔ میرا بھی اپنے دوست مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ذاتی تجربہ اور اس کی روشنی میں اپنا نقطہ نظر ہے میں نے اسی کے پیش نظر ان کے بارے میں لکھا ہے۔ میرے نزدیک ان کی تدریس اور ترجمے کی خدمات نہایت قابل قدر ہیں۔ انہوں نے مسلک سلف اور اہل حدیث کے زاویہ فکر کو اپنا رہنما اصول ٹھہرایا اور اس کی وضاحت بہت اچھے پیرائے میں کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اردو زبان کی خدمت بھی کی ہے۔ ان کا قلم محتاط اور لہجہ متوازن تھا۔ وہ صاف انداز اور مثبت اسلوب میں اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتے تھے۔

اس جلیل القدر عالم دین، مشہور مدرس اور معروف مصنف و مترجم نے ۱۴ ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۶ فروری ۲۰۰۳ء بروز جمعہ المبارک کو فیصل آباد میں وفات پائی انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ نماز مغرب کے بعد جامعہ سلفیہ میں پڑھا گیا۔ یہ فقیر جنازے میں شامل تھا۔

اب چند الفاظ مولانا صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کے بارے میں۔۔۔!

ان کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ بیٹیاں اپنے گھروں میں آباد ہیں اور ماشاء اللہ سب بال بچوں والی ہیں۔۔۔ بیٹوں کی تفصیل یہ ہے۔

- ۱- حبیب اللہ جادید: کئی کارپوریشن کے ایک ادارے میں چیف انجینئر اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔
- ۲- عبدالرشید: ایک ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد میں انجینئر ہیں۔
- ۳- محمد اقبال تبسم: کریسٹن ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد میں انجینئر ہیں۔
- ۴- عبدالحفیظ مدنی: مدینہ یونیورسٹی میں حصول علم کرتے رہے ہیں۔
- ۵- شفقت وقار: جلد ساز ہیں۔

محمد اسحاق بھٹی

اسلامیہ کالونی، ساندہ لاہور

فہرست مضامین

جلد اول

صفحہ نمبر

نمبر شمار

۱۱	☆ پیش لفظ از حافظ ناصر محمود انور
۱۳	☆ ابتدائیہ از شیخ الحدیث مولانا محمد صادق ظیل
۲۰	☆ تعارف امام بنوری مؤلف مصلح المسیح
۲۲	☆ تعارف امام ترمذی مؤلف مکشورۃ المصالح
۲۵	☆ مقدمہ کتب از امام ترمذی " " "
۳۱	☆ حدیث إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

کتابُ الْإِيمَانِ

۳۳	۱ ایمان اور اس کے مسائل
۵۷	۲ کبیرہ گناہوں اور نفاق کی علامات کا ذکر
۶۳	۳ دوسرے کا بیان
۷۰	۴ تقدیر پر ایمان لانا
۹۳	۵ عذابِ قبر کے ثبوت
۱۰۲	۶ کتب و سنت کو مضبوطی سے پکڑنا

کتابُ الْعِلْمِ

۱۳۶	۷ علم کا بیان

کتابُ الطَّهَارَةِ

۱۵۳	۸ طہارت کا بیان
۲۳۳	۹ وضو کو واجب کرنے والی چیزیں
۱۷۳	۱۰ بیعت الخلاء کے آداب
۱۸۸	۱۱ مسواک کے بارے میں

۱۹۳	وضو کے مسنون افعال	۱۲
۲۰۷	غسل کے مسائل	۱۳
۲۱۵	مُجَنَّبِی کے ساتھ اختلاط کے بارے میں	۱۴
۲۲۳	پانی کے احکامات	۱۵
۲۳۰	نہاستوں کے پاک کرنے کا ذکر	۱۶
۲۳۹	موزوں پر مسح کرنے کا ذکر	۱۷
۲۴۳	تیمم کے مسائل	۱۸
۲۴۸	مسنون غسل کے مسائل	۱۹
۲۵۱	حیض کے مسائل	۲۰
۲۵۶	استحاضہ والی عورت کے مسائل	۲۱

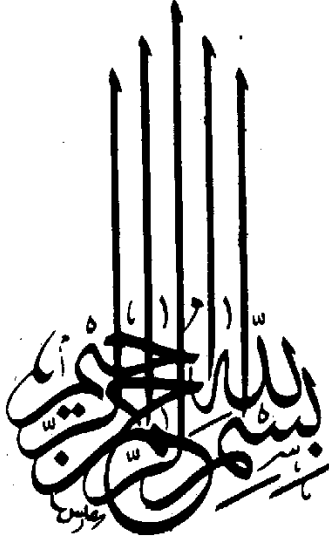
کِتَابُ الصَّلَاةِ

۲۶۱	نماز کے مسائل	۲۲
۲۶۸	نمازوں کے اوقات	۲۳
۲۷۳	فرض نمازیں جلدی (اول وقت پر) ادا کرنا	۲۴
۲۸۵	نمازوں کے فضائل کا بیان	۲۵
۲۹۰	اذان کے بارے میں	۲۶
۲۹۷	اذان اور مؤذن (کے کلمات) کا جواب دینے کی فضیلت	۲۷
۳۰۶	اذان کو اول وقت سے مؤخر کرنا	۲۸
۳۱۱	مساجد اور نماز ادا کرنے کے مقلات	۲۹
۳۳۵	ستر کو ڈھانپنا	۳۰
۳۴۲	سترہ کے مسائل	۳۱
۳۴۹	نماز ادا کرنے کی کیفیت	۳۲
۳۶۰	تکبیر تحریر کے بعد کیا پڑھا جائے	۳۳
۳۶۶	نماز میں قرآن پاک کی تلاوت	۳۴
۳۸۳	رکوع کے بارے میں	۳۵
۳۹۰	سجدے کی کیفیت اور اس کی فضیلت	۳۶
۳۹۷	تَشَدُّد کے بارے میں	۳۷
۴۰۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے احکام اور فضائل	۳۸

۳۹	تشہد میں دعاؤں کا ذکر	۴۱۱
۴۰	فرض نماز کے بعد اذکار	۴۱۸
۴۱	نماز میں ممنوع اور مباح کاموں کا ذکر	۴۲۶
۴۲	نماز میں بھول چوک	۴۴۰
۴۳	قرآن پاک میں سجدوں کا ذکر	۴۴۶
۴۴	نماز ادا کرنے کے ممنوعہ اوقات	۴۵۳
۴۵	پابعد نماز اور اس کی فضیلت	۴۶۰
۴۶	صف کو درست اور برابر کرنا	۴۷۱
۴۷	نماز میں امام اور مقتدی کھل کھڑے ہوں؟	۴۷۸
۴۸	امامت کے مسائل	۴۸۳
۴۹	مقتدیوں کے امام پر حقوق	۴۸۹
۵۰	مقتدی امام کی متابعت کیسے کرے اور مسبوق کے بارے میں حکم	۴۹۲
۵۱	اس شخص کا بیان جس نے فرض نماز دو بار ادا کی	۴۹۹
۵۲	سنت نمازیں اور ان کے فضائل	۵۰۳
۵۳	رات کے نوافل کا بیان	۵۰۴
۵۴	قیام اللیل کی دعائیں	۵۲۳
۵۵	قیام اللیل کی ترغیب	۵۲۸
۵۶	اعمال میں میانہ روی اختیار کرنا	۵۳۶
۵۷	نماز وتر	۵۴۱
۵۸	قنوت نازلہ کا ذکر	۵۵۲
۵۹	بلور مضلع (کی راتوں) میں قیام	۵۵۵
۶۰	نماز چاشت	۵۶۳
۶۱	نوافل کا بیان	۵۶۷
۶۲	نماز تسبیح	۵۷۱
۶۳	نماز سفر	۵۷۴
۶۴	نماز جمعہ	۵۸۲
۶۵	جمعہ کی فریضیت	۵۹۰
۶۶	کپڑوں اور بدن کو صاف کرنے اور نماز جمعہ کیلئے جلد جانے کا بیان	۵۹۳
۶۷	خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ	۶۰۰

۶۸	نماز خوف کا بیان	۶۸
۶۹	عیدین کی نماز	۶۹
۷۰	قربانی کے مسائل	۷۰
۷۱	بلوغت میں اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا	۷۱
۷۲	سورج چاند کے گرہن ہونے پر نماز ادا کرنا	۷۲
۷۳	سجدہ شکر	۷۳
۷۴	نماز استسقام کا بیان	۷۴
۷۵	آندھیوں اور ہواؤں کا بیان	۷۵
۷۶	فہرست آیات	۷۶
۷۷	حدیث کی اصطلاحات از مولانا عبدالغنی	۷۷

۲۰۷	نماز خوف کا بیان	۶۸
۲۱۲	عیدین کی نماز	۶۹
۲۱۱	قریبی کے مسائل	۷۰
۲۱۹	باو رجب میں اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا	۷۱
۲۱۶	سورج چاند کے گرہن ہونے پر نماز ادا کرنا	۷۲
۲۱۷	سجود شکر	۷۳
۲۱۷	نماز استسقاء کا بیان	۷۴
۲۱۲	آنسو میں لبر ہواؤں کا بیان	۷۵
۲۱۹	فہرست آیات	۷۶
۲۱۲	حدیث کی اصطلاحات از مولانا عبدالحمید عظیمی	۷۷



پیش لفظ

”مکذوۃ المصالح“ کے اردو تراجم اس سے پہنچ بھی ہو چکے ہیں۔ اس کی تفصیل کتب کے ابتدائیہ میں موجود ہے۔ ان تراجم میں اردو زبان کی سلاست اور روانی کا فقدان تھا نیز احادیث کے ضعف کی نشاندہی نہیں کی گئی تھی۔ شیخ التفسیر والحدیث استاذ العلماء مولانا محمد صادق ظلیل مدظلہ العالی نے عوام الناس کے مسلسل اور پیہم اصرار پر ”مکذوۃ المصالح“ کا اردو ترجمہ کیا (جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے) تاکہ لوگ اس سے صحیح طور پر استفادہ کر سکیں۔ کتب کے ترجمہ میں حتی المقدور یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ نہایت سلیس اور عام فہم ہو نیز مقصود پر حاوی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ضعیف احادیث کے متعلق آگاہ کیا گیا ہے اور ضعیف روایات کی نشاندہی کرتے ہوئے اساء و راجل کی مشور اور مشہور کتب کے حوالہ جات ذکر کئے گئے ہیں اور اگر کسی حدیث میں کہیں کوئی ابہام یا اشکل ہے تو نہایت اختصار کے ساتھ اس کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور شروح احادیث اور دیگر متعلقہ کتب سے حوالہ جات بھی نقل کئے گئے ہیں اور احادیث کے متنوں میں آنے والی آیات کی تخریج بھی کی گئی ہے اور ان آیات کی ہر جلد کے آخر میں علیحدہ سے فہرست بھی دی گئی ہے۔ نیز مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر اختلافی مسائل پر بحث سے گریز کیا گیا ہے۔

میں نے اس کتب کی عربی احادیث پر نہایت محنت شاقہ سے اعراب لگائے ہیں اور ان اعراب کی تصحیح کا خصوصی طور پر خیال رکھا ہے۔ اس کتب کی نظر ثانی، پروف ریڈنگ اور عربی احادیث کو اعراب لگانے کا کام اگرچہ انتہائی مشکل اور کٹھن تھا لیکن اللہ رب العزت کی توفیق اور فاضل مترجم شیخ التفسیر والحدیث مولانا محمد صادق طیل کی مکمل رہنمائی نے اسے آسان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطاء فرمائے (آمین)

یہ عظیم کام یقیناً میرے لئے کسی سعادت سے کم نہیں۔ میں اللہ رب العزت کے حضور تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ اس نے اپنے خاص فضل و کرم سے مجھے توفیق دی اور یہ اہم علمی کام پایہ تکمیل تک پہنچا۔ میں استاذ محترم جناب مولانا محمد صادق غلیل کا بھی ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے ہر قدم پر میری راہنمائی کی۔ قارئین کرام سے میری گزارش ہے کہ وہ ترجمہ یا وضاحت میں اگر کوئی کمی محسوس کریں تو اس سے آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کیا جاسکے۔

آخر میں میری قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ فاضل حرم شیخ التفسیر و الحدیث مولانا محمد صادق غلیل کیلئے بطور خاص دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت انہیں صحت مند اور توانا رکھے تاکہ وہ اسی طرح دین اسلام کیلئے اپنے قلم سے جلو کرتے رہیں۔

دینی و علمی ذوق رکھنے والے اصحاب کے لئے ایک عظیم خوشخبری یہ ہے کہ مولانا موصوف قرآن پاک کی تفسیر کھل کر رہے ہیں۔ اس تفسیر کی پہلی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں جہاں یہ تفسیر قدیم اور جدید تقاضوں کے عین مطابق ہے وہاں یہ فصاحت و بلاغت اور علمی مباحث کا لاجواب شاہکار بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو اس عظیم علمی کام سے عمدہ براہوئے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

اس کتب کی تکمیل میں میرے جن دوست احباب اور معاونین نے کرم فرمائی کی ہے، میں ان کا بھی تہ دل سے ممنون ہوں اور ان کے لئے دعاگو ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ رب العزت کے حضور یہ التجا ہے کہ وہ ہمارے اس عمل کو قبول فرماتے ہوئے اسے ہمارے والدین، اہل خانہ اساتذہ کرام، تمام مسلمانوں اور جملہ احباب کیلئے صدقہ جاریہ بنا دے نیز علم کے ساتھ عمل کی توفیق بھی عطا فرمائے (آمین)

حافظ ناصر محمد انور

۱۳ اگست ۱۹۹۹ء

مکتبہ دارالاشیۃ

لاہور۔ پاکستان

ابتدائیہ

خونِ دل دے کے کھاریں گے سُرخِ برگِ کلاب
ہم نے تو کُشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

جس طرح قرآنِ پاک دینی الہی ہے اسی طرح سُنّتِ نبویہ بھی دینی الہی ہے 'ارشادِ ربّانی ہے:

وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَدَىٰ لَئِنْ لَّمْ يَؤْمَرْ بِشَيْءٍ مِّنْهُ لَآتُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

ترجمہ: "اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواہشِ نفس سے منہ سے بات نہیں نکالتے یہ تو اللہ کا حکم ہے جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے۔" (الحجہ: ۳)

ان دونوں میں صرف یہ فرق ہے کہ قرآنِ پاک کے الفاظ اور معانی دونوں دینی الہی ہیں جبکہ سُنّتِ نبویہ کے معانی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب القاء ہوئے جبکہ اس کے الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور آپؐ ان سے صحابہ کرامؓ کو آگاہ فرماتے رہے۔ قرآنِ پاک میں کثرت کے ساتھ ایسے نصوص موجود ہیں جو سُنّتِ نبویہ کو واجبُ الاجماع گردانتے ہیں اور جو محض قرآنِ پاک کے احکامات پر عمل تو ضروری سمجھتا ہے لیکن سُنّتِ نبویہ سے روگردانی کرتا ہے 'اسے واجبُ الاجماع تسلیم نہیں کرتا تو وہ محض دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

ترجمہ: "جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔" (الحشر: ۱)

نیز ارشادِ ربّانی ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ لَمْ لَا يُحَدِّثُوا غُرَبًا ۚ أَنفُسُهُمُ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ ۚ وَيَسْأَلُوكَ النَّاسُ لِمَ أَتَاهَا ۚ قُلْ لِّمَا نَسِيْتُمْ لَكُمْ يَحْكُمُ ۚ

ترجمہ: "آپؐ کے پروردگار کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں آپؐ کو منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ آپؐ کر دیں اس سے اپنے دلوں میں ٹھگی محسوس نہ کریں بلکہ اس کو خوشی سے من لیں 'تب تک وہ مومن نہیں ہوں گے۔" (النساء: ۶۵)

اس کے ساتھ ساتھ اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ جس طرح قرآنِ پاک کی حفاظت کا اہتمام کیا گیا ہے اور اس میں تغیر و تبدل ممکن نہیں 'اسی طرح اللہ پاک نے سُنّتِ نبویہ کی حفاظت کی ذمہ داری بھی لی ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

ترجمہ: ”بیشک یہ نصیحت ہم ہی نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے تحفظ ہیں۔“ (الحجرات)

پھر کس قدر ستم ظریفی ہے کہ قرآن پاک کو تو قصور و تہمل سے محفوظ حلیم کر لیا جائے لیکن سُنتِ نبویہ کو شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھا جائے جبکہ صاف ظاہر ہے کہ جن راستوں سے قرآن پاک ہم تک پہنچا ہے ان ہی راستوں سے سُنتِ نبویہ بھی ہم تک پہنچی ہے، تو قرآن پاک کو صحیح قرار دینا اور سُنتِ نبویہ کے بارے میں غیر یقینی صورتِ حل کا اہتمام کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟

پس سُنتِ نبویہ قرآن پاک کی تفسیر و توضیح ہے۔ غور کیجئے کہ دین اسلام کا اہم رکن نماز ہے۔ کیا نماز کی رکعات اور اس کے ادا کرنے کی کیفیت کا ذکر قرآن پاک میں مذکور ہے؟ اسی طرح زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم مجمل انداز میں قرآن پاک میں موجود ہے لیکن نصابِ زکوٰۃ اور کس قدر زکوٰۃ ادا کی جائے اس کی تفصیل احادیث میں ہے۔ اسی طرح بہت سے دیگر مسائل کی تفصیل قرآن پاک میں نہیں ہے۔ ان تمام تفصیلات کو جاننے کے لیے ہمیں سُنتِ نبویہ کی جانب رجوع کرنا ہو گا۔

اسی طرح قرآن پاک کی بعض آیات عام ہیں جب تک ان کی تخصیص نہ کی جائے محکم واضح نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے بھی سُنت کی ضرورت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قرآن پاک میں چور کی سزا بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس کا ہاتھ کٹ دیا جائے لیکن ہاتھ کھنسی کاٹا جائے، اس کے بارے میں قرآن پاک خاموش ہے۔ سُنتِ نبویہ میں اس کی وضاحت موجود ہے کہ اس کا ہاتھ دستی کے جوڑ سے کاٹا جائے۔ اسی طرح قرآن پاک میں مودار کی حرمت کا ذکر ہے جبکہ سُنتِ نبویہ نے اس عمومی حکم سے سمندر کے مودار کو مستثنیٰ قرار دیا ہے ہاں ہمہ حلیم کرنا پڑے گا کہ سُنتِ نبویہ کا کچھ حصہ اگر قرآن پاک کی تفسیر کرنا ہے اور مطلق کو مقید اور عام کو مخصوص بنانا ہے تو سُنتِ نبویہ کا کچھ حصہ ایسا بھی ہے جس کو مستقل شریعت سے تعبیر کیا جاتا ہے، جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ مقتول کی وصت قاتل کے عصبہ رشتہ دار ادا کریں، اسی طرح آپ نے ایک گواہ اور ایک قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا بلکہ آپ نے دورِ نبوت میں جس قدر فیصلے فرمائے وہ سب شریعت ہیں اور ان پر ایمان لانا اور ان کی روشنی میں فیصلے کرنا ضروری ہے۔ ارشادِ ربانی ہے: إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ

ترجمہ: ”(اے پیغمبر) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ اللہ کے معلوم کرائے کے مطابق لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ کرو۔“ (النساء: ۵۸)

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تئیں سالہ دورِ نبوت میں جو احکام صادر فرمائے اور جو فیصلے کئے ان میں ہر لحاظ سے آپ کو اللہ پاک کی راہنمائی میسر رہی۔ تو پھر کیسے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کو اللہ پاک کے ارشادات نہ کہا جائے؟

مُفْتِیْ اُو مُفْتِیْ
مَرْجِعُ اَز مَقْلُوْمُ
اللہ اللہ
عبداللہ عبداللہ
بُودُ بُودُ

صحابہ کرامؓ اور سنت نبویہؐ

جب ہم دور نبوت کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو جب کوئی مسئلہ درپیش آیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپؐ نے انہیں وہی الہی کے ذریعہ یا قرآن پاک سے استنباط کر کے مسئلہ بتا دیا۔ بعض صحابہ کرامؓ تو ایسے تھے جو اپنی تمام مصروفیات ترک کر کے اکثر اوقات آپؐ کی صحبت میں رہتے تھے۔ آپؐ کے ارشادات سنتے یا آپؐ کے افعال کا مشاہدہ کرتے، انہیں محفوظ کرتے۔ **يَلْفُظُوا مِنْهُنَّ وَلَوْ آيَةً** کے مطابق بات آگے پہنچا دیتے۔

صحابہ کرامؓ جنہیں شیخ رسالتؐ کے پروانے کھلانے کا شرف حاصل ہوا اور براہ راست انوار رسالت سے مستفیض ہونے کے مواقع میر آئے نیز آپؐ کی رفعت کی معلومت سے ہم کنار ہوئے۔ اُمتِ مسلمہ میں انہیں جو مقام حاصل ہے اور جس اعزاز سے انہیں نوازا گیا ہے، اُمت کے دیگر افراد اس سے فروتر ہیں۔ ان کی عقلمت کا اصل راز یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ افکار اور آپؐ کے ارشادات کو ہی نہیں بلکہ آپؐ کی حیات طیبہ کے تمام گوشوں سے پردہ کشائی فرما کر اُمتِ مسلمہ کے لیے ایک ایسا راستہ متعین فرمایا جس پر چل کر وہ آپؐ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق قتلِ رشکِ زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ گویا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے جملہ امور کی ایسے پرکشش انداز میں عکاسی کی ہے کہ ان کی بیان کردہ تفصیلات کو **وَلَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ** کی صحیح تعبیر قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دین اسلام مکمل ہو چکا تھا۔ نہایت قلیل عرصہ میں عربستان کا صحراء اسلامی حکومت کے زیرِ نگیں تھا اور آپؐ نے حکم فرمایا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃ العرب سے نکل دو۔ اب آپؐ کا وہ مشن شرمندہ تعبیر ہو گیا تھا جس کے لیے آپؐ کو مبعوث کیا گیا تھا۔ فتح مکہ کے بعد آپؐ نے محسوس کیا کہ اب میری زندگی کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے، تو آپؐ نے فرمایا:

تَوَخَّطُ فَيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهِ

”میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک ان دونوں کیساتھ وابستگی رکھو گے، تم گمراہی سے محفوظ رہو گے۔ وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت ہے (مالک)“

چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اگرچہ ہر صحابی نے اپنی اقامت گاہ کی حدود میں جس قدر احکام اسے معلوم تھے انہیں بلا کم و کاست پہنچایا لیکن چند صحابہ کرامؓ ایسے بھی تھے جو دیگر صحابہ کرامؓ سے زیادہ علم و معرفت رکھتے تھے۔ ان میں عمرؓ، انسؓ، علیؓ بن ابی طالبؓ، عائشہ صدیقہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، زید بن ثابتؓ، ابو ہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ رضی اللہ عنہم شمار ہوتے ہیں۔ ان سے مروی احادیث دیگر صحابہ کرامؓ سے زیادہ ہیں۔ اس سلسلہ میں ابن عباسؓ نے بھی کثرت کے ساتھ احادیث بیان کی ہیں، اگرچہ وہ احادیث جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، ان کی تعداد ہمیں سے تجاوز نہیں ہے لیکن انہوں نے صحابہ کرامؓ سے کثرت کے ساتھ احادیث افاد کیں اور انہیں بیان کیا ہے یہی تک کہ ان کا شمار اہل علم صحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے۔ فیم قرآن

اور استنباط میں انہیں خاص ملکہ حاصل تھا۔ اسی وجہ سے وہ ترجمان القرآن کے لقب سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کے علم و فہم کی شہرت چار و ایک عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔ اگرچہ ان کی مرویات زیادہ تر مرسل ہیں لیکن صحابی کی بیان کردہ مرسل روایت بھی بلا تعلق جمت ہیں، اس لیے کہ صحابہ کرام خصوصیت کے ساتھ احادیث نبویہ کے بیان میں نہایت عمدتہ واقع ہوئے ہیں اور ان سے کذب بیانی کے احتمال کا امکان نہیں ہے۔ محدثین کرام کا اس پر اتفاق ہے۔

صحابہ کرام احادیث بیان کرنے میں نہایت عمدتہ تھے۔ چنانچہ ابوبکر صدیقؓ اپنے دور خلافت میں احادیث بیان کرنے والوں سے کہتے تھے تم اس حدیث پر گواہ لاؤ یا سزا کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اگر کوئی مسئلہ پیش آ جاتا جس کے بارے میں انہیں علم نہ ہوتا تو صحابہ کرام کو جمع کرتے اور ان سے دریافت کرتے جیسا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وراثت میں داوی کو کتنا حصہ دیا ہے؟ چنانچہ مغیبہ بن شعبہ نے بیان کیا، آپؐ نے اسے چھٹا حصہ ہے۔ ابوبکر صدیقؓ نے استفسار کیا، تیرے علاوہ بھی کوئی اس کا علم رکھتا ہے؟ اس پر عمرؓ بن مسعود کھڑے ہوئے، انھوں نے مغیبہ بن شعبہ کی تصدیق کی۔ اطمینان حاصل کرنے پر ابوبکر صدیقؓ نے یہ فیصلہ فرمایا۔ یہی حال عمر رضی اللہ عنہ کا تھا۔ وہ بھی صحابہ کرام سے مطالبہ کرتے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نسبت کرتے ہوئے کوئی حدیث بیان کرتے۔ مقصود یہ تھا کہ کہیں کسی قول کی نسبت غلط طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نہ ہو جائے اور آپؐ کے فرمودات علیہ دہر لوگوں کے اقوال کے ساتھ اختلاط نہ ہو جائے چنانچہ بخاری شریف میں ہے:

ابو موسیٰ اشعریؓ نے عمرؓ کے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر ان سے ملاقات کے لیے تین بار اجازت طلب کی۔ جب انہیں اندر جانے کی اجازت نہ ملی تو وہ واپس چلے گئے۔ عمرؓ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو انھوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے دریافت کیا کہ تم واپس کیوں چلے گئے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص کسی کے گھر جانے کے لیے تین بار اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔ اس پر عمرؓ نے انہیں ڈانٹ پلاتے ہوئے کہا۔ آپ اپنی اس بات پر دلیل پیش کیجئے وگرنہ سزا کے لیے تیار رہیں۔ چنانچہ وہ ان کی تند و تیز باتیں سن کر صبر نبویؐ گئے۔ وہیں انصار کی مجلس جمی ہوئی تھی، انہیں ابو موسیٰ اشعریؓ نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ کو مطمئن کرتے ہوئے کہا، ہم میں کم عمر والا انسان آپ کی پریشانی دور کر دے گا۔ چنانچہ ابوسعید خدریؓ اٹھے۔ انھوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ کے قول کے حق میں گواہی دی۔ عمرؓ نے گواہی سننے کے بعد ابو موسیٰ اشعریؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ہم تجھے قسم قرار نہیں دیتے، تاہم حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بیان کرنے میں شدید احتیاط کی ضرورت ہے۔ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسی باتیں منسوب نہ ہو جائیں جو آپؐ نے ارشاد نہیں فرمائیں۔ مزید یہ کہ ذخیرہ احادیث نبویہ کو تحفظ حاصل رہے۔

تابعین اور تبع تابعین کے دور میں احادیث نبویہ کے بارے میں احتیاط

دور صحابہ کرام کے بعد تابعین اور تبع تابعین نے بھی صحابہ کرام کی روش پر چل کر احادیث کے بیان کرنے

میں خاصا محتاط انداز اختیار کیا اور احادیث کی تفتیش میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ تابعین میں فقہاءِ سہم کی خدمات جلیلہ ناقابلِ فراموش ہیں۔ انھوں نے احادیث کو اپنے شاگردوں تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا۔ انہوں نے جب کسی شخص سے حدیث لی تو اس کی تحقیق میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ چنانچہ دوسری تیسری صدی ہجری میں محدثین نے شدید منت کرتے ہوئے علمی احادیث کے حصول کے لیے دور دراز کے سفر کیے اور رجال کی معرفت میں خندہ پیشانی کے ساتھ سفری صعوبتوں کو برداشت کیا تاکہ صحیح اور منکر احادیث میں امتیاز حاصل ہو۔ نیز ناقلین حدیث کے احوال سے واقفیت ہو تاکہ عادل ثقہ رواۃ سے احادیث اخذ کی جائیں اور مجروح غیر ثقہ رواۃ سے احادیث نہ لی جائیں بلکہ ان سے مروی باطل اور موضوع احادیث سے اُمتِ مسلمہ کو خبردار کیا جائے اور صحیح روایات کو ضعیف روایات سے الگ کیا جائے۔

تمام محدثین میں سے سب سے زیادہ محتاط امام بخاریؒ ہیں، جنہوں نے اپنی کتاب کی تالیف میں ہرگز کوتاہی نہ کی۔ نہایت محنت اور عرق ریزی کے ساتھ تحقیق و تفتیش کی چھلنی میں مُنَفَّع اور مُمَهَّد ب کرنے کے بعد احادیثِ صحیحہ کا ایک ثلث مجموعہ پیش کیا اور اس طرح اُمتِ مسلمہ پر احسانِ عظیم کیا۔ البتہ طوالت سے گریز کرتے ہوئے اور اختصار کے دامن کو تھامتے ہوئے کثیر احادیثِ صحیحہ کو اس کتاب میں شامل نہیں کیا۔ اس لیے کہ ان کا مقصد صحیح احادیث کا استیعاب نہ تھا۔ دراصل انہوں نے ایک مُبْنِیٰ فراہم کر دی ہے کہ اس کی روشنی میں مجموعہ احادیث مرتب کیے جائیں اور جو احادیث ان کے مجموعہ میں ہیں ان کے بارے میں تحقیق کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ مجموعہ کے مابقی احادیث کی تحقیق کی جائے۔ چنانچہ امام بخاریؒ فرماتے ہیں:

مَا أَذْخَلْتُ مِنْ كِتَابِي الْجَامِعِ إِلَّا مَا صَحَّ وَتَرَكْتُ مِنَ الصَّحَاحِ حَتَّى لَا يَطُولَ

”میں نے اپنی کتاب ”الْجَامِعِ“ میں صرف صحیح احادیث ذکر کی ہیں بلکہ طوالت سے گریز کرتے ہوئے صحیح احادیث کے کثیر مجموعہ کو ذکر نہیں کیا“ (حدیث الساری صفحہ ۷)

نیز فرماتے ہیں:

أَخَفْتُ مِائَةَ أَلْفِ حَدِيثٍ صَحِيحٍ وَأَخَفْتُ مِائَتَيْنِ أَلْفَ حَدِيثٍ غَيْرِ صَحِيحٍ

”مجھے ایک لاکھ صحیح احادیث یاد ہیں جبکہ دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں بھی مجھے یاد ہیں (حدیث الساری صفحہ ۴۸۷)

امام بخاری رحمہ اللہ کی احتیاط کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے اپنی تالیف ”صَحِيحُ بُخَارِي“ میں کمرات کے حریف کے ساتھ تقریباً ”چار ہزار (۴۰۰۰) احادیث ذکر کی ہیں۔ اس لیے کہ صحت حدیث کی جو شرائط انہوں نے متعین کی ہیں ان کی روشنی میں صرف اس قدر احادیث پوری اترتی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی اس کتاب کا نام ”الْجَامِعُ الصَّحِيحُ الْمُسْنَدُ مِنْ أَخْبَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَنِهِ وَأَيَّامِهِ“

رکھا۔ اللہ پاک نے اس کتاب کو دیگر تمام کتابوں پر صحت کے لحاظ سے ایسا بلند مقام عطا فرمایا کہ قرآن پاک کے بعد بخاری شریف کو تمام کتب پر فضیلت حاصل ہے۔

امام بخاریؒ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ اس حدیث کے مصداق ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ میری اُمت میں

سے کچھ لوگ حق کو بلند رکھنے کے لیے تلوم زیست مل و جان کی قربانی پیش کرتے رہیں گے۔
 دوسری حدیث میں وضاحت ہے کہ قیامت تک ایسے لوگ تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے۔
 اس لحاظ سے اگر جماعتی سطح پر کہیں دین اسلام کی نشر و اشاعت اور کتب و سنت کے فروغ کے لیے کام نہیں ہو رہا اور بعض افراد اس مبارک کام میں لگے ہوئے ہیں تو وہ یقیناً مبارکلو کے مستحق ہیں کہ وہ وسائل کے فقدان کے باوجود کمر ہمت باندھ کر اپنی بساط کے مطابق نہایت بے باک انداز میں اظہار حق میں فدایت کے جذبہ کے ساتھ سرشار ہو کر رواں دواں ہیں اور نہایت گمناہی کے انداز میں منفعت بخش اور آرام دہ مشاغل کو ترک کر کے اخروی سعادتوں کے حصول کے لیے محو تاؤ و فوش ہیں۔ شہرت سے کوسوں دور ہیں۔ وہ خوب سمجھتے ہیں کہ شہرت ایک فریب سراب ہے یا نقش بر آب۔

دراصل یہی لوگ علم و حکمت کے سرچشمے ہیں اور مبارک بلو کے مستحق ہیں، وہ اللہ کی مخلوق کو جہالت کی پر فریب وادیوں سے دور کرنے کے لیے ہمہ وقت بے قرار رہتے ہیں۔ ان کے دل کتب و سنت کے ساتھ گہرا انہماک رکھنے کی وجہ سے روشن ہیں۔ اگرچہ ان کا ظاہری لباس میلا کھلا اور پیوند لگا ہوا ہے۔ وہ علمی کاموں میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور اس لیے شہرت کو پسند نہیں کرتے کہ اس سے وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی وہ لوگ ہیں جو کتاب و سنت کی محبت میں سربر آوردہ ہیں۔

۷۔ ثبوت است بر جریدہ عالم دوام ما!

اگرچہ ہر گزردہ سمجھتا ہے کہ وہ اس حدیث کا مصداق ہے۔ لیکن اس حقیقت کے اظہار میں ہرگز شک و شبہ نہیں کہ اس حدیث کے اصل مصداق صرف وہی لوگ ہیں جو قرآن و سنت پر صحیح طور سے عمل پیرا ہیں خواہ وہ مدارس دینیہ کی صورت میں شیع اسلام کو فروزاں کئے ہوئے ہیں یا کتب و سنت کی تبلیغ میں شب و روز رواں دواں رہتے ہیں اور عوام الناس کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لیے دشوار گزار گھاٹیوں، پہاڑوں، ریگستانوں اور سمندری راستوں کو عبور کرتے ہوئے صرف اللہ کی رضا کے لیے، اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے نہایت بے تلبی اور بے باکی کے ساتھ مختلف انداز میں اپنے فرائض کو انجام دیتے ہیں یا تصنیف و تالیف کے چمنستان میں گلہائے رنگارنگ سے اس کے حسن و جمل میں دلکشی اور دلربائی کو ایسے دلنشین انداز میں ثبت فرما رہے ہیں کہ ان کی شادابی و تروتازگی پر کبھی پڑ مروجی سلیہ انگن نہیں ہوتی اور ان کی گفتگو پر خزاں کا موسم اثر انداز نہیں ہوتا۔ وہ جن روح پرور محلی کو زیب اور ارق بنا رہے ہیں وہ قطعی طور پر آوردہ سے پاک ہیں، تصنع اور بناوٹ سے خالی ہیں۔

۸۔ مکش بہ تنق ستم والہین سنت را
 کمرہ اند بجز پائ حق گناہے دیگر

۹۔ ہوتے ہوئے معنی کی گفتار
 مت دیکھ کسی کا قول و قرار

یہی وجہ ہے کہ احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت، اس کی نشر و اشاعت اور محبت میں یہ لوگ گویا سبقت لے گئے ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد تحریر فرماتے ہیں:

”ایک جلیل القدر محدث سے جب پوچھا گیا کہ انہیں علمِ حدیث سے اس درجہ شوق کیوں ہے؟ تو انہوں نے کہا، اس لیے کہ اس میں بار بار قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا جملہ آتا ہے۔ اور اس طرح اس اسمِ گرامی کے ذکر اور اس پر درود و صلوٰۃ عرض کرنے کی تقریب ہاتھ آ جاتی ہے۔“

سہ قول مصطفیٰ زائرِ دیگران ما ندیم
شہود یارِ مانعِ گردد از اغیار عاشق را

ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیس سالہ زندگی ارشاد اللہ رب العزت کے اس ارشادِ مبارک کے تحت گزری: قُلْ إِنَّمَا اتَّبِعُ مَا يُوْحٰى إِلَيَّ مِنْ رَبِّي

”میں تو ان احکام کی تبعداری کرتا ہوں جن کی میری جانب وحی ہوتی ہے۔“ (الاعراف: ۲۰۳)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات دراصل اللہ ہی کے فرمودات ہیں، آپ کی عملی زندگی اللہ کی منشاء کے تابع تھی۔ نیز جس طرح ہمیشہ ہمیش کے لیے قرآنِ پاک محفوظ ہے اسی طرح آپ کی زندگی کے تمام مشاغل کی عکاسی احادیثِ صحیحہ میں موجود ہے۔ یعنی آپ ایسا سورج ہیں جو غروب نہیں ہوگا۔ جب کہ آپ سے پہلے پیغمبروں کے اقوال اور افعال غیر محفوظ ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

أَفَلَنْتُ شُمُوسَ الْأَوَّلِينَ وَ شَمْسَنَا
أَبَدًا عَلَى أَفْقِ الْخَلَائِفِ لَا تَغْرُبُ

”آپ سے پہلے تمام سورج غروب ہو گئے، لیکن آپ ایسے سورج ہیں جو ہمیشہ ہمیش کے لیے اُفق پر چمکتا رہے گا۔ کبھی غروب نہ ہوگا۔“

احادیث کی حفاظت کے لیے اللہ پاک نے ہر دور میں خصوصیات کے ساتھ ایسے لوگوں کا انتظام فرمایا جنہوں نے احادیثِ مبارکہ کی اشاعت اور حفاظت میں غیر معمولی فدائیت کا ثبوت پیش کیا۔ انہوں نے اپنی مستعار زندگی کو اس سعادت کے لیے وقف کر دیا اور جب بھی کسی شخص نے کہا، قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تو اس پاک طینت گروہ نے فوراً ”کہا، ہم بلا اسناد کسی حدیث کو تسلیم نہیں کرتے۔ انہوں نے واضح الفاظ میں اعلان کر دیا۔ ہم میں اور دیگر جماعتوں میں یہی فرق ہے کہ ہم کسی شخص کی بات کو بغیر صحیح سند کے تسلیم نہیں کرتے۔“

عبداللہ بن مبارک کا مشہور قول ہے کہ اسنادِ معلوم کرنا دینِ اسلام کا حصہ ہے۔ ”اگر اسناد کا علم معرضِ وجود میں نہ آتا تو ہر شخص جو چاہتا اسے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کر دیتا۔“

یہی وجہ ہے کہ محدثینِ رجال کی معرفت میں سب سے آگے ہیں اور اسانید کے اہتمام میں سربر آوردہ ہیں اور جرح و تعدیل کی واقعیت میں ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ صحیح اور معلول احادیث کے طرق سے خوب

آشنا ہیں۔ انھوں نے شبانہ روز محنت کے بعد یہ مقام حاصل کیا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے احادیث کے حفظ و ضبط میں اپنی توانائی کو صرف کیا اور اس مشن کی تکمیل میں اپنی قیمتی عمریں کھپا دیں۔ کتب و سنت کو عوام تک پہنچانے میں جہاں مساجد کو تبلیغ کا مرکز رشد و ہدایت بنایا وہیں مدارس دینیہ کا اجراء کر کے اسلامی تعلیمات کی ضوفشانیوں سے جتھہ عالم کو منور کیا۔

کتاب کے مقدمہ کی تنگ دامانی کا تقاضا ہے کہ اختصار کیا جائے۔ اس لیے تفصیل سے کنارہ کشی کرتے ہوئے قارئین کو چند ضروری اور اہم معلومات سے آگاہ کرنا ہے تاکہ "مَصَابِيحُ السُّنَّةِ" کے مؤلف امام بغویؒ اور مَشْكُوَّةُ الْمَصَابِيحِ کے مصنف امام حمزہؒ کے بارے میں کچھ آگاہی ہو۔

خیال رہے کہ پہلی صدی ہجری سے لے کر اب تک کتب حدیث کی تدوین کے سلسلہ میں بہت کام ہوا ہے۔ بعض ائمہ حدیث نے صرف اور صرف صحیح احادیث کا مجموعہ لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ جب کہ دیگر ائمہ نے صحیح، ضعیف اور اقوال صحابہؓ کا ذخیرہ مرتب کیا اور بعض ائمہ نے صرف موضوع حدیثیں ڈھونڈ کر ان کو جمع کر کے عظیم کام کیا تاکہ لوگ ان احادیث سے دور رہیں۔ بعض نے رجل پر کتابیں تحریر کیں۔ بہر حال قرن حدیث میں اس وقت تک نہایت مفید کام ہوا اور بی شمار کتابیں شائع ہو کر بازار میں دستیاب ہیں جس شخص نے بھی قرن حدیث کی خدمت کے جذبہ صلوٰۃ سے اپنے قیمتی اوقات کو صرف کیا ہمارے لیے ضروری ہے کہ اس کے علمی کام کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور اس سے استفادہ کریں اور اس شخص کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

تعارف: امام بغویؒ

مؤلف: مصابیح السنۃ

مؤلف کا نام: مصابیح السنۃ کے مؤلف کا نام حسین بن مسعود القراء البغویؒ ہے۔ آپ امام محی السنۃ کے نام سے مشہور تھے۔

محی السنۃ کہنے کی وجہ تسمیہ:

امام صاحب نے جب حدیث کی کتب شرح السنۃ مکمل کی تو آپ کو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے انہیں فرمایا، تم نے میری احادیث کی شرح کر کے میری سنت کو زندہ کیا ہے۔

تاریخ پیدائش و وفات:

امام محی السنۃ کی تاریخ پیدائش جلدی الاول ۴۳۳ھ ہے۔ آپ کی وفات ۵۱۰ھ میں ہوئی۔

شیوخ:

امام سبکیؒ نے طبقات شافعیہ میں بہت سے علماء کا تذکرہ کیا ہے جن سے امام محی السنۃؒ نے شرف تلمذ حاصل کیا۔

ان میں سے چند کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

- ☆ ابو صالح احمد بن عبد الملک بن علی بن احمد ابو صالح نيساپوری۔
- ☆ حسین بن محمد ابو علی نيساپوری شافعی آپ خراسان کے قاضی اور مشہور فقیہ تھے۔
- ☆ عبد الباقی بن یوسف بن علی بن صالح بن عبد الملک مراغی شافعی۔ آپ نيساپور کے مفتی اور مشہور فقیہ تھے۔
- ☆ علی بن یوسف الجوبی۔ آپ شیخ حجاز کے نام سے مشہور تھے۔

تلامذہ:

- ☆ اسعد بن احمد بن یوسف بن احمد بن یوسف۔
- ☆ الحسن بن مسعود البغوی آپ امام بغوی کے بھائی تھے۔
- ☆ عمر بن حسن بن حسین رازی۔ آپ مشہور امام رازی کے والد تھے۔

امام بغوی کی تالیفات:

مصابیح السنہ کے علاوہ امام صاحب کی مشہور تالیفات درج ذیل ہیں۔

- ☆ تَفْسِيرُ مَعَالِمِ التَّنْزِيلِ
- ☆ شَرْحُ السُّنَنِ
- ☆ الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ
- ☆ التَّهْذِيبُ فِي الْفَقْهِ عَلَى الْمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ
- ☆ الْكَفَايَةُ فِي الْقِرَاءَةِ
- ☆ شَرْحُ الْجَامِعِ لِلتَّرْمِذِيِّ

مصابیح السنہ کی ترتیب:

مصابیح السنہ کے مؤلف امام محی السنہ نے اس کتب کے ابواب کو دو ضلوعوں میں تقسیم کیا۔ پہلی فصل میں صرف صحیح احادیث کو ذکر کیا اور دوسری فصل میں حسن درجہ کی حدیثیں ذکر کی ہیں لیکن یہ فصل ضعیف اور منکر احادیث سے بھی خالی نہیں ہے۔

امام موصوف نے اختصار لحاظ رکھتے ہوئے اور ائمہ حدیث کی نقل پر اتکا کرتے ہوئے اسانید کے حذف کے ساتھ ساتھ ائمہ حدیث کی کتب کا حوالہ ذکر نہیں کیا۔

(نوٹ) ان کے احوال جاننے کے لیے مزید تفصیل تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ صفحہ ۵۴-۵۵ ملاحظہ کریں۔

تعارف : امام تبریزی مؤلف : مشکوٰۃ المصابیح

تاریخ پیدائش و وفات :
آپ کی صحیح تاریخ ولادت کے متعلق معلوم نہیں ہو سکا۔ کتب تاریخ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ ۷۳۷ھ میں اس کتاب کی تصوید سے فارغ ہوئے۔

مؤلف کا نام :

امام شیخ ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب القزوی آپ آٹھویں صدی ہجری کے مشہور محدث ہیں۔

اسلوب تالیف :

امام صاحب نے مصابیح السنہ کی تکمیل کرتے ہوئے اس صحابی کا نام ذکر کیا جس سے حدیث مروی تھی اور واضح کیا کہ یہ روایت حدیث کی فلاں کتاب میں مذکور ہے۔ نیز ہر باب میں عام طور پر تیسری فصل کا اضافہ کیا جس میں ذکر کردہ احادیث، حسن اور ضعیف درج کی ہیں۔ اس فصل میں بھی مرفوع احادیث ذکر کرنے کا التزام نہیں ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؓ کے اقوال بھی کہیں کہیں ذکر ہوتے ہیں۔

مشکوٰۃ المصابیح کی وجہ تسمیہ :

مشکوٰۃ دیوار میں لگے اس طاقچہ کو کہتے ہیں جس میں چراغ رکھا جاتا ہے۔ تشبیہ کی صورت یہ ہے جس طرح طاقچہ میں چراغ رکھا جاتا ہے۔ اس طرح مصابیح السنہ کو مشکوٰۃ میں رکھ دیا گیا ہے۔

تصانیف :

امام تبریزیؒ کی تالیفات میں سے ہم تک صرف مشکوٰۃ المصابیح اور الْأَحْکَامُ فِي أَسْمَاءِ الرِّجَالِ پہنچی ہیں۔

مشکوٰۃ المصابیح کی شروح

مشکوٰۃ کی متعدد شروح ہیں۔ ان کا تعارف درج ذیل ہے۔

۱۔ الْكَاشِفُ عَنْ حَقَائِقِ السُّنَنِ : یہ استاذ علامہ حسن بن محمد طلیب کی تالیف ہے۔ یہ شرح تمام شروح سے زیادہ

نفس اور مفید معلومات پر مشتمل ہے لیکن غیر مطبوع ہے۔

۲۔ مَرْوَات: یہ علامہ ملا علی بن سلطان محمد القاری کی تالیف ہے۔

۳۔ أَشْعَثُ الْمَعَات: یہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تالیف ہے اور فارسی زبان میں ہے۔

۴۔ التَّحْقِيقُ الصَّبِيح: یہ علامہ محمد ادریس کاندھلوی کی تصنیف ہے اور چار جلدوں پر مشتمل ہے لیکن یہ شرح غیر مکمل ہے۔

۵۔ مَشْكُوَّةُ شَرْحِ عَلَامَةِ الْبَانِي: موجودہ صدی کے مشہور محدث اور فقیہ رجال میں ماہر علامہ ناصر الدین البانی حَفِظَهُ اللہ نے تین جلدوں میں اس کی شرح کی ہے بالخصوص احادیث کی تخریج اور بخاری، مسلم کے علاوہ دیگر محدثین کی بیان کردہ روایات پر صحت اور ضعف کا حکم لگایا ہے۔

۶۔ تَنْقِيحُ الرَّوَاةِ فِي تَخْرِيجِ أَحَادِيثِ الْمَشْكُوَّة: یہ علامہ احمد حسن دہلوی کی تصنیف ہے انہوں نے احادیث کی تخریج کا اہم کام سرانجام دیا ہے۔ بحمد اللہ یہ کتاب دارالدعوة السلفیہ لاہور کی مساعی سے طبع ہو کر منظر عام پر آچکی ہے۔

۷۔ مَرْعَاةُ الْمَعَانِيح: اسے علامہ شیخ ابوالحسن عابد اللہ رحمانی حَفِظَهُ اللہ نے مرتب فرمایا ہے۔ یہ شرح نہایت اہم تحقیقی مباحث پر مشتمل ہے۔ غالباً اس قسم کی قیمتی معلومات مشکوٰۃ کی دیگر شروح میں نہیں ہیں۔ بعض لوگوں نے فقہاء محدثین کے مسلک کے خلاف جو اعتراضات کئے ہیں، اس کتاب میں ان کا جواب مدلل انداز میں احسن پیرایہ کے ساتھ دیا گیا ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح کے اردو تراجم

۱۔ التَّحْمِيَّةُ الْمَهْدَةُ الَّتِي مَنْ يُرِيدُ تَرْجُمَةَ الْمَشْكُوَّة: شیخ عبدالاول بن شیخ عبداللہ غزنوی متوفی ۱۱۳۱ھ نے سب سے پہلے مشکوٰۃ کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ بین السطور مع الحواشی ہے اور بازار میں دستیاب ہے۔

۲۔ تَرْجُمَةُ مَشْكُوَّةِ الْمُصَابِيح: یہ مولانا محمد اسٹیل اور مولانا محمد سلیمان کیلائی کا ترجمہ ہے۔ اس کے حاشیہ پر نہایت اہم معلومات ہیں۔ عوام ان سے استفادہ کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ شیخ عبدالوہاب صدیقی ملتانی، شیخ عبدالنواب ملتانی، شیخ ابوالحسن سیالکوٹی اور شیخ عبدالسلام بٹسوی نے بھی اس کتاب کے اردو ترجمے کئے ہیں۔ نیز انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ ۱۸۰۹ء میں کلکتہ میں ہوا۔
بَارَكَ اللہُ فِي مَسَاعِيهِمْ

کچھ اس کتاب کے ترجمہ سے متعلق

مشکوٰۃ شریف کے انتخاب کی وجہ دراصل عوام الناس کا مسلسل اور پیہم اصرار ہے۔ بعض احباب اور تلامذہ نے مجھے مجبور کیا کہ میں اس کتاب کو اردو کا لباس پہنا کر شائع کروں تاکہ عوام الناس اس سے صحیح طور پر استفادہ

کر سکیں۔ ان کے اصرار کے ساتھ ساتھ میں نے بھی اس مسئلہ پر حقیقت پسندانہ انداز سے غور کیا تو مجھے محسوس ہوا کہ اگرچہ کام خلاطویل اور دشوار ہے، تاہم اس علمی کام کو سرانجام دیا جائے، انکار نہ کیا جائے۔ چنانچہ میں نے اللہ پاک پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی کم مانگی اور بے بضاعتی کے باوجود اس مبارک کام کا آغاز کر دیا۔ حتیٰ المقدور کوشش کی کہ ترجمہ سلیس اور مقصود پر حاوی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ضعیف احادیث کے ضعف کو واضح کیا۔ نیز ضعیف راوی کی نشاندہی کی اور جو حدیثیں ضعیف سند کے ساتھ ہیں، جب ان کے متابعات اور شواہد موجود ہیں تو میں نے ان کو بھی صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح احادیث کا ترجمہ اگر واضح ہے اور قارئین آسانی کے ساتھ اس سے مستفید ہو سکتے ہیں تو میں نے اس کی مزید وضاحت کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ہاں اگر کسی حدیث میں ابہام اشکل یا اجمل ہے تو نہایت اختصار کے ساتھ علیحدہ سے اس کی وضاحت کی ہے۔ ائمہ کرام کے اختلافات اور مذاہب بیان کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کتب اللہ اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں جس مسلک کو صحیح سمجھا، دیانتداری کے ساتھ اس کو واضح الفاظ میں بیان کیا ہے اور پوری کوشش کی گئی کہ حدیث کا مفہوم پردہ خفا میں نہ رہے لیکن ضعیف حدیثوں کے ضعف کے سوا ان کے مطالب پر بحث کرنے کو غیر ضروری سمجھتے ہوئے ترک کر دیا ہے، اس لیے کہ ضعیف حدیثیں تو اس لائق نہیں کہ ان پر عمل کیا جائے۔ اس لیے کہ ان کی نسبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب درست نہیں۔

چوں غلامِ آفانم ہم ز آفتاب گویم
نہ شمع نہ شب پرستم کہ حدیثِ خواب گویم

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ ترجمہ اور وضاحت میں جو کمی یا غلطی محسوس کریں، ہمیں اس سے آگاہ کریں۔ ہمیں اپنی کم مانگی اور بے بضاعتی کا اعتراف ہے۔ ان شاء اللہ دوسرے ایڈیشن میں ان کی صحیح راہنمائی کی روشنی میں ازالہ کیا جائے گا۔ تاہم ترجمہ اور وضاحت میں احتیاط کے واسطے کو قلمے رکھا ہے اور مذہبی تعصب سے بلا ترہ کر اس مبارک کام کو سرانجام دیا ہے۔ اللہ پاک اس صدمہ جاریہ کو قبول فرمائے اور اسے ہمارے لیے توشہ آخرت بنائے نیز دنیا سے رخصتی کے وقت زبان پر کلمہ شہادت کا ورد ہو۔ اور روحی دنیا تک عوام و خواص اس سے مستفید ہوتے رہیں۔

آئید امید بہت دمِ مرگ از لبِ توفیق
بر آید آشد اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُؤْتِنَاهُ مَنْ يَشَاءُ

محمد صادق خلیل

۱۲ اگست ۱۹۹۹ء

مدیر ضیاء السنۃ

فیصل آباد۔ پاکستان

مُقَدِّمَةُ الْإِمَامِ النَّبْرِزِيِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ ، نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ ، وَمَنْ يَضِلَّ لَهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ . وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ شَهَادَةً تَكُونُ لِلنَّجَاةِ وَسِيلَةً ، وَلِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ كِفِيلَةً ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، الَّذِي بَعَثَهُ وَطَرُقَ (وَحَالَ) الْإِيمَانَ قَدْ غَفَتْ آثَارُهَا ، وَخَبَتْ أَنْوَارُهَا ، وَوَهَنْتْ أَرْكَانُهَا ، وَجُهِلَ مَكَانُهَا ، فَشَيْدَ صَلَوَاتِ اللَّهِ وَسَلَامِهِ عَلَيْهِ مِنْ مَعَالِمِهَا مَا عَفَى ، وَشَفَى مِنْ الْعَلِيلِ فِي تَأْيِيدِ كَلِمَةِ التَّوْحِيدِ مَنْ كَانَ عَلَى شَفَا ، وَأَوْضَحَ سَبِيلَ الْهُدَايَةِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْلُكَهَا ، وَأَظْهَرَ كُنُوزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ أَنْ يَمْلِكَهَا .

أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ التَّمَسُّكَ بِهَدْيِهِ لَا يَسْتَيْبُ إِلَّا بِالْإِقْتِفَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مَشْكَاةٍ ، وَالْإِعْتَصَامِ بِحَبْلِ اللَّهِ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِبَيَانِ كُشْفِهِ ، وَكَانَ «كِتَابُ الْمَصَابِيحِ» - الَّذِي صَنَفَهُ الْإِمَامُ مُحْسِنُ السَّنَةِ ، قَامِعُ الْبِدْعَةِ ، أَبُو مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُودٍ الْقُرَاءُ الْبَغَوِيُّ ، رَفَعَ اللَّهُ دَرَجَتَهُ - أَجْمَعَ كِتَابَ صَيِّفٍ فِي بَابِهِ ، وَأَصْبَطَ لِشَوَارِدِ الْأَحَادِيثِ وَأَوَائِدِهَا - وَلَمَّا سَلَكَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - طَرِيقَ الْإِخْتِصَارِ ، وَحَذَفَ الْأَسَانِيدَ ، تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ النُّقَادِ ، وَإِنْ كَانَ نَقْلُهُ - وَانَّهُ مِنَ الثَّقَاتِ - كَالِإِسْنَادِ ، لَكِنْ لَيْسَ مَا فِيهِ إِعْلَامٌ كَالِإِغْفَالِ ، فَاسْتَحْزَتْ اللَّهُ تَعَالَى ، وَاسْتَوْفَقَتْ مِنْهُ [فَاعَلَمْتُ مَا أَغْفَلُهُ ، كَمَا رَوَاهُ الْأَيْمَةُ الْمُتَقَسُّونَ ، وَالثَّقَاتُ الرَّاسِخُونَ] . مِثْلُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ ، وَأَبِي الْحُسَيْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيِّ ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِي الْأَصْحَحِ ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيَّ ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ الشَّيْبَانِيَّ ، وَأَبِي عِيْسَى مُحَمَّدَ بْنَ عِيْسَى التِّرْمِذِيَّ ، وَأَبِي دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنَ الْأَشْعَثِ

السَّجِسْتَانِي ، وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِي ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَاجَةَ الْقُرَظِيُّ ، وَأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ ، وَأَبِي الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطَنِي ، وَأَبِي بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِي ، وَأَبِي الْحَسَنِ رَزِينَ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَبْدَرِي ، وَغَيْرُهُمْ ، وَقَلِيلٌ مَّا هُوَ .

وَأَتَى إِذَا نَسَبْتُ الْحَدِيثَ إِلَيْهِمْ كَأَنِّي أَسْنَدْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ؛ لِأَنَّهُمْ قَدْ فَرَّغُوا مِنْهُ ، وَاعْتَوْنَا عَنْهُ . وَسَرَدْتُ الْكُتُبَ وَالْأَبْوَابَ كَمَا سَرَدَهَا ، وَافْتَقَيْتُ أَثَرَهُ فِيهَا ، وَقَسَمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِبًا عَلَى فُصُولٍ ثَلَاثَةٍ :

أَوَّلُهَا : مَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا ، وَاكْتَفَيْتُ بِهِمَا وَإِنْ اشْتَرَكَ فِيهِ الْغَيْرُ ؛ لِعُلُوِّ دَرَجَتِهِمَا فِي الرَّوَايَةِ .

وَتَالِيُهَا : مَا أَوْرَدَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْأَثَمَةِ الْمَذْكُورِينَ

وَتَالِيُهَا : مَا اشْتَمَلَ عَلَى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُلْحَقَاتٍ مُنَاسِبَةٍ مَعَ مُحَافَظَةٍ عَلَى الشَّرِيطَةِ . وَإِنْ كَانَ مَآثُورًا عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ

ثُمَّ إِنَّكَ إِنْ فَقَدْتَ حَدِيثًا فِي بَابٍ ؛ فَذَلِكَ عَنْ تَكْوِيرِ أُسْفِطَةٍ . وَإِنْ وَجَدْتَ آخَرَ بَعْضَهُ مَتْرُوكًا عَلَى اخْتِصَارِهِ ، أَوْ مَضْمُونًا إِلَيْهِ تَمَامُهُ ؛ فَعَنْ دَاعِيِ إِهْتِمَامِ أَتْرُكِهِ وَالْحَقَّةِ . وَإِنْ عَثَرْتَ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي الْفَضْلَيْنِ مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْأَوَّلِ ، وَذِكْرِهِمَا فِي الثَّانِي ؛ فَأَعْلَمُ أَنِّي بَعْدَ تَبَعِي كِتَابِي «الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ» لِلْحَمِيدِي ، وَ«جَامِعِ الْأُصُولِ» ؛ اعْتَمَدْتُ عَلَى صَحِيحِي الشَّيْخَيْنِ وَمُسَيِّمَهُمَا .

وَإِنْ رَأَيْتَ اخْتِلَافًا فِي نَفْسِ الْحَدِيثِ ؛ فَذَلِكَ مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْأَحَادِيثِ ، وَلَعَلِّي مَا أَطْلَعْتُ عَلَى تِلْكَ الرَّوَايَةِ الَّتِي سَلَكَهَا الشَّيْخُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . وَقَلِيلًا مَا تَجِدُ أَقْوَلُ : مَا وَجَدْتُ هَذِهِ الرَّوَايَةَ فِي الْكُتُبِ الْأُصُولِ ، أَوْ وَجَدْتُ خِلَافَهَا فِيهَا . فَإِذَا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَنَاسِبُ الْقُصُورِ إِلَى لِقَالَةِ الدَّرَايَةِ ، لَا إِلَى جَنَابِ الشَّيْخِ رَفَعَ [اللَّهُ] قَدْرَهُ فِي الدَّارَيْنِ ، حَاشَا لِلَّهِ مِنْ ذَلِكَ . رَجِمَ اللَّهُ مَنْ إِذَا وَقَفَ عَلَى ذَلِكَ تَبَهَّنَا عَلَيْهِ ، وَأَرْشَدَنَا طَرِيقَ الصَّوَابِ .

وَلَمْ أَلْ جُهْدًا فِي التَّفْيِيرِ وَالتَّيْبِيهِ بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ . وَنَقَلْتُ ذَلِكَ الْإِخْتِلَافَ كَمَا وَجَدْتُ .

وَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ غَرِيبٍ أَوْ ضَعِيفٍ أَوْ غَيْرِهِمَا؛ بَيَّنْتُ وَجْهَهُ غَالِبًا. وَمَا لَمْ يُبَيِّرْ إِلَيْهِ مِمَّا فِي الْأَصُولِ؛ فَقَدْ قَفَيْتُهُ فِي تَرْكِهِ، إِلَّا فِي مَوَاضِعَ لِفَرَضٍ. وَرُبَّمَا نَجَدُ مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً، وَذَلِكَ حَيْثُ لَمْ أَطْلُعْ عَلَى رَأْيِهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ. فَإِنْ عَثَرْتُ عَلَيْهِ فَالْحَقُّ بِهِ، أَحْسَنَ اللَّهُ جَزَاءَكَ. وَسَمَّيْتُ الْكِتَابَ: «مُسْكَاةُ الْمَصَابِيحِ».

وَأَسْأَلُ اللَّهَ التَّوْفِيقَ وَالْإِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ، وَيَسِّرْ مَا أَقْصَدُهُ، وَأَنْ يَنْفَعَنِي فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ، وَجَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ. حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْحَكِيمِ

مقدمہ امام تبریزیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اور ہم اللہ کی اپنے نفسوں کے شر اور اپنے برے اعمال سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کو ہدایت عطا فرمائے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف (ایک) اللہ ہی معبودِ برحق ہے، ایسی گواہی جو نجات کا سبب اور درجات کی بلندی کی ضامن ہو اور میں اس بات کی (بھی) گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ نے ان کو مبعوث فرمایا جب کہ ایمان کے راستوں کے نشانات مٹ چکے تھے اور ان کی روشنی بجھ گئی تھی اور ان کے ستون کمزور ہو گئے تھے اور ان کی جگہ کا کوئی پتہ نہ تھا۔ پس رسول اللہ صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ نے نئے ہوئے نشانات کو اجاگر فرمایا اور کلمہ توحید کی تائید کرتے ہوئے ان لوگوں کو نجات عطا کی جو جاہلی کے کنارے پر کھڑے تھے اور ان لوگوں کے لیے ہدایت کے راستوں کو روشن فرمایا جو ان پر چلنے کا ارادہ رکھتے تھے اور ان لوگوں کو سعادت کے خزاؤں سے روشناس کرایا جو ان کو اپنی ملکیت میں لانے کے لیے کوشش تھے۔

آج بعد! بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ کے ساتھ وابستہ ہونا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ اس علم کی پیروی نہ کی جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکلفہ نبوت سے صادر ہوا اور اللہ کی رسی (یعنی قرآن پاک) کے ساتھ تعلق (اس وقت تک) مکمل نہیں ہو سکا جب تک کہ قرآن پاک کی تشریحِ مفتِ نبویہ سے نہ ہو اور ”کتاب المصالح“ جو کہ امام محمد بن اسماعیل بن مسعود القراء البغوی (اللہ ان کے درجات بلند فرمائے) کی تصنیف ہے اور یہ فنِ حدیث میں لکھی جانے والی کتابوں میں سے جامع ترین کتاب ہے نیز نور اور ثایب احادیث کو جمع کرنے والی ہے۔

چونکہ مؤلف (اللہ ان سے راضی ہو) نے اختصار کا راستہ اختیار کیا اور انہوں نے اسناد کو حذف کر دیا تو بعض ناقدین نے اس کو معیوب گردانا۔ اگرچہ مولف جنہوں نے احادیث کو (بلا اسناد) نقل کیا قابلِ اعتماد تھے ان کا حذف کرنا بالکل اسی طرح تھا جیسا کہ انہوں نے اسناد کو ذکر کیا لیکن وہ نشان والی چیزیں ان چیزوں کے برابر نہیں ہوتیں جن پر کوئی علامت نہ ہو۔ چنانچہ میں نے استمارہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کی۔ میں

نے کتب کی ہر حدیث کو اس کے مناسب مقام پر ذکر کیا اور میں نے ان احادیث کے بارے میں ان چیزوں کو بیان کیا جن کو مؤلف نے چھوڑ دیا تھا۔ جیسا کہ ائمہ حدیث اور ماہرین فن نے ان احادیث کو روایت کیا جن کی ثقاہت اور رسوخ فی العلم ظاہر و باہر ہے۔ جیسے ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ اور ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیریؒ اور ابو عبد اللہ مالک بن انسؒ اور ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعیؒ اور ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبلؒ شیبلیؒ اور ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ اور ابو داؤد سلیمان بن اشعثؒ مجتلیؒ اور ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائیؒ اور ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینیؒ اور ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمیؒ اور ابو الحسن علی بن عمر دار قطنیؒ اور ابو بکر احمد بن حسین بیہقیؒ اور ابو الحسن رزین بن معلو یہ عبد ریؒ اور ان کے علاوہ دوسرے لیکن وہ تعداد میں کم ہیں اور میں نے جب حدیث کو ان ائمہ کی جانب منسوب کر دیا ہے تو گویا میں نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مرفوع کر دیا ہے۔ اس لیے کہ یہ ائمہ اسناد بیان کرنے سے فارغ ہو چکے ہیں اور انہوں نے ہمیں بھی اسناد کے ذکر کرنے سے مستثنیٰ کر دیا ہے اور میں نے کتب اور ابواب کو اسی ترتیب کے ساتھ ذکر کیا ہے جس ترتیب کو مؤلف نے ملحوظ رکھا ہے اور میں ان میں ان کے نقش قدم پر چلا اور میں نے عموماً ہر باب کو تین فصلوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

پہلی فصل: اس میں وہ حدیثیں ہیں جن کو بخاری اور مسلم نے یا ان میں سے کسی ایک نے بیان کیا ہے اور میں نے ان دونوں کے بیان کرنے پر اکتفاء کیا ہے اگرچہ اس حدیث کے ذکر کرنے میں دیگر محدثین بھی شریک ہوں۔ اس لیے کہ (احادیث کے) بیان کرنے میں ان دونوں کا مقام (دیگر محدثین سے) بلند ہے۔

دوسری فصل: اس میں وہ احادیث ہیں جن کو ان دونوں کے علاوہ دیگر ذکر کردہ ائمہ نے بیان کیا ہے۔

تیسری فصل: اس میں ایسی مناسب چیزیں شامل کر دی ہیں جن میں باب کا مضمون پایا جاتا ہے۔ البتہ شرط کا خیال رکھا گیا ہے۔ مثلاً اصحابِ سُنن سے کے علاوہ مالک، سُنن الکبریٰ، دار قطنی، بیہقی اور رزین۔ اگرچہ وہ روایات حَقِّقین یعنی صحابہ کرامؓ اور متاخرین یعنی تابعینؓ سے منقول ہیں پھر (اگر آپ کو) کسی باب میں کوئی حدیث نہ ملے تو تکرار کی وجہ سے میں نے اس حدیث کو حذف کر دیا ہے اور اگر کسی حدیث کو آپ اس حالت میں پائیں کہ اس کا کچھ حصہ مختصر رہنے دیا گیا ہے یا اس کے مکمل مضمون کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے تو اس اختصار یا حدیث کو مکمل بیان کرنے کی خاص وجہ ہوتی ہے۔

اگر آپ کو کسی باب کی پہلی دو فصلوں میں کوئی اختلاف معلوم ہو کہ پہلی فصل میں بخاری اور مسلم کے علاوہ دیگر محدثین کا ذکر ہو اور دوسری فصل میں ان دونوں کا ذکر ہو تو آپ سمجھ لیں کہ میں نے امام حُمَیدی کی اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ اور جَامِعُ الْأَصُولِ کا تتبع کرنے کے بعد شَيْخَيْنِ کی کتابوں کے متنوں پر اعتکاف کیا ہے اور اگر آپ کو کسی حدیث کے متن میں اختلاف نظر آئے تو یہ اختلاف احادیث کے مختلف طرق کی وجہ سے ہے اور شاید مجھے وہ روایت نہ مل سکی ہو جس کو مؤلف نے بیان کیا ہے۔ چند مقالات پر آپ دیکھیں گے کہ میں کون گاکہ

مجھے یہ روایت اصول کی کتابوں میں دستیاب نہیں ہوئی یا میں نے اس روایت کی مخالف روایت کو اصول میں پایا ہے۔ آپ جب میری اس بات پر مطلع ہوں تو اس کوتاہی کی نسبت میری جانب کیجئے۔ کیونکہ میرا علم کم ہے۔ جناب شیخ مؤلف (اللہ رب العزت دونوں جہانوں میں ان کا مرتبہ بلند فرمائے) کی جانب اس کوتاہی کی نسبت نہ کریں۔

میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ کوتاہی کی نسبت ان کی طرف کروں۔ اللہ اس شخص پر بھی رحم فرمائے جو جب اس روایت پر اطلاع پائے تو ہمیں متنبہ کرے اور راہِ صواب کی جانب رہنمائی کرے اور میں نے اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق بحث اور تفتیش میں کوشش کرنے میں ہرگز کوتاہی نہیں کی۔ میں نے جس طرح اختلاف کو پایا نقل کر دیا اور جس حدیث کے بارے میں شیخ محی السنۃ نے غریب، ضعیف وغیرہ کا اشارہ کیا ہے، میں نے اکثر مقالات میں اس کی توجیہ بیان کر دی ہے اور جن کے بارے میں انہوں نے ایسا اشارہ نہیں کیا حالانکہ اصول میں ایسا اشارہ مذکور تھا تو میں نے بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے ان حدیثوں کو اسی طرح بلا اشارہ چھوڑ دیا ہے۔ البتہ میں نے چند مقالات میں ان کے مقام کو کسی سبب سے بیان کر دیا ہے اور کبھی آپ ایسے مقالات پائیں گے جن میں مخرج کا ذکر نہیں ہے کیوں کہ مجھے اس کے مخرج کا علم نہیں ہو سکا تو میں نے خالی جگہ چھوڑ دی ہے اگر آپ کو مخرج کا علم ہو سکے تو اسے وہاں ذکر کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے اور میں نے کتاب کا نام **مَشْكُوهُ الْمَصَابِيحِ** رکھا ہے۔ اور میں اللہ سے توفیق، مدد، ہدایت، غلطی سے حفاظت اور جن چیزوں کے ذکر کرنے کا میں ارادہ رکھتا ہوں، ان کی توفیق کا سوال کرتا ہوں اور اللہ مجھے اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو زندگی میں اور موت کے بعد فائدہ پہنچائے۔

حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ



۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَانُؤِي، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصَيِّبُهَا، أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَوُّجُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اعمال کا دار و مدار نیتوں کے ساتھ ہے اور بلاشبہ ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق (ثواب) ملے گا پس جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لیے ہجرت کی ہے تو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خوشنودی کے لیے اس کی ہجرت مقبول ہے اور جس شخص کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت بھی اس کی نیت کے مطابق ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: شریعت اسلامیہ میں اس حدیث کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ مقصود یہ ہے کہ عبادات و معاملات وغیرہ میں حصولِ ثواب کے لیے نیت یعنی دل کی موافقت ضروری ہے۔ اگر نیت درست ہوگی تو وہ اعمال عند اللہ مقبول ہوں گے اور ان پر ثواب ملے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ جو کام شرعاً ممنوع ہیں ان کے کرنے سے حدود اللہ کی نافرمانی ہوگی اور اللہ پاک ناراض ہوں گے اگرچہ ایسا عمل کرنے والے کی نیت ثواب کی ہو (واللہ اعلم)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْإِيمَانِ

(ایمان اور اس کے مسائل)

الفصل الأول

۲ - (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: [بَيْنَمَا] نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَاسْتَدْرَكَتْهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَعْذَنِيهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ. قَالَ: «الْإِسْلَامُ: أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا». قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجَبْنَا لَهُ بِسَأَلِهِ وَبُصْدَقِهِ! [قَالَ] فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ. قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ». قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ. قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ». قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ. قَالَ: «مَا الْمُسَوِّوُلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ». قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا. قَالَ: «أَنْ تَلِدَ الْأُمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّيْءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ». قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: «يَا عُمَرُ! أَتَدْرِي مِنَ السَّائِلِ؟» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَنَا كُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں تھے، اچانک ایک شخص وارد ہوا جس کا لباس سفید براق تھا، اس کے بال بہت زیادہ سیاہ تھے، اس پر سفر کے نشانات دکھائی نہیں دے رہے تھے اور ہم میں سے کوئی شخص بھی اسے نہ پہچانتا تھا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے قریب بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے دونوں گھٹنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں گھٹنوں کے ساتھ ملائے، اپنی ہتھیلیوں کو آپ کی رانوں پر رکھا اور آپ کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا، اے محمد! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا، اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کی ذات کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور اس بات کی گواہی دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے بشرطیکہ تو اس کی طرف سفر کی طاقت رکھے۔ اس نے کہا، آپ نے سچ فرمایا۔ (اس پر) ہمیں تعجب لاحق ہوا کہ یہ شخص آپ سے دریافت کر رہا ہے اور پھر آپ کی تصدیق بھی کر رہا ہے۔ اس نے دریافت کیا کہ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا، تو اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی (جانب سے نازل کردہ) کتابوں، اس کے پیغمبروں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے نیز اچھی اور بری تقدیر پر حیرا ایمان ہو۔ اس نے کہا، آپ کی باتیں درست ہیں۔ اس نے دریافت کیا، مجھے احسان کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا، تو اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے اگرچہ تو اسے نہیں دیکھتا مگر وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے دریافت کیا، مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا، قیامت کا علم مجھے بھی تجھ سے زیادہ نہیں ہے۔ اس نے دریافت کیا، مجھے قیامت کی علامات کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا، لوٹنڈی اپنے آقا کو جنم دے گی اور ننگے پاؤں، ننگے بدن والے کنگل بکریوں کے چرواہے عجلات کی قمیص میں غرور و مہلکت کے طور پر باہم مقابلہ کریں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اس کے بعد وہ شخص (اللہ کر) چلا گیا۔ مدت دیر تک میں وہیں رہا کہ آپ نے مجھے مخاطب کیا، اے عمر! تجھے پتہ چلا کہ یہ (مسائل) دریافت کرنے والا شخص کون تھا؟ (عمر کہتے ہیں) میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول ہی کو علم ہو گا۔ آپ نے فرمایا، یہ جبرائیل علیہ السلام تھے وہ تمہارے پاس آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارا دین سکھائیں (مسلم)

وضاحت: حدیث کے ترجمہ سے قارئین معلوم کر چکے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کرنے والے جبرائیل علیہ السلام تھے جو صحابہ کرام کی تعلیم کے سلسلہ میں انسانی شکل میں آئے اور انہوں نے آپ سے ایمان کے بنیادی مسائل اور اسلام کے ارکان کے بارے میں سوالات کیے۔ آپ نے اختصار کے ساتھ ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ ذہن نشین کر لیں کہ اسلام کے ارکان ادا کرنا ضروری ہیں لیکن اس سے قبل عقیدہ کی درستی ضروری ہے۔ اسلام کے چھ بنیادی عقائد ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما و صفات کے ساتھ معبود برحق تسلیم کرنا۔

۲۔ فرشتوں پر ایمان رکھنا کہ وہ بھی اللہ کی مخلوق ہیں اور اس کے فرمان کے تابع ہیں۔

۳۔ تمام پیغمبروں پر ایمان رکھنا کہ اللہ پاک نے ان کو انسانوں کی اصلاح کے لیے بھیجا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ تمام پیغمبروں سے بلند تر ہے۔ آپ خاتم النبیین ہیں، آپ کے مبعوث ہونے کے بعد اگرچہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے لیکن شریعت اور اس کے احکام صرف آپ کے ارشادات کے ہی تابع ہیں۔ ان سے سزا و عذاب جائز نہیں۔

۴۔ اللہ پاک کی جانب سے نازل کردہ تمام آسمانی کتابوں اور صحائف پر ایمان رکھنا بالخصوص قرآن پاک اور احادیث صحیحہ پر اس یقین کے ساتھ ایمان رکھنا کہ قرآن پاک اور احادیث صحیحہ کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ پاک

نے خود اپنے ذمہ لی ہے لہذا یہ دونوں مجموعے تغیر و تبدل سے محفوظ ہیں اور ہدایت کے ان دو سرچشموں کے علاوہ کسی بھی سرچشمہ کو اہمیت نہ دی جائے اور نہ ہی اس سے راہنمائی حاصل کی جائے۔

۵۔ روزِ جزا و سزا پر ایمان لانا کہ اس کا وقوع ضرور ہو گا، اس میں سب کا حاسب ہو گا۔

۶۔ تقدیر پر ایمان لانا کہ اللہ پاک نے ہر ایک کی تقدیر تحریر فرمادی ہے، سب کام اسی کی تقدیر کے مطابق ہوتے ہیں لیکن خیال رہے کہ اگر کوئی شخص کسی بیماری میں یا کسی دوسری مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے اور تقدیر کے مطابق اس نے ضرور اس میں مبتلا ہونا تھا تو اسے چاہیے کہ وہ صبر کرے۔ اس صورت میں تقدیر کا سارا لینا درست ہے لیکن اگر کسی شخص سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ مثلاً اس سے زنا صلور ہو جاتا ہے یا کوئی اور اخلاقی گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو اس کو تقدیر کا سارا نہیں لینا چاہیے یعنی وہ یہ نہ کہے کہ چونکہ تقدیر میں مجھ سے زنا سرزد ہونا لکھا ہوا تھا اس لیے مجھ سے زنا ہوا ہے، ایسا کہنا درست نہیں بلکہ وہ نفسِ آمارہ کو ملامت کرے اور اللہ پاک سے استغفار کرے۔

ان چھ باتوں میں سے اگر کسی شخص کا ایک بات پر ایمان نہیں ہے تو اس کو مسلمان نہیں کہا جائے گا۔ اس کی نماز، روزہ اور دیگر اعمال صالحہ عند اللہ معتبر نہیں ہوں گے۔ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے، صرف اللہ ہی کی عبادت کی جائے اور اس کی نازل کردہ کتاب قرآن پاک اور احادیث مجیدہ پر عمل کیا جائے۔ صحیح حدیث کے ہوتے ہوئے اس کے خلاف کسی صحابی، تابعی یا امام کے قول کو ترجیح دینا شرک فی الرسالت ہے (واللہ اعلم)

۳۔ (۲) وَرَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مَعَ اخْتِلَافٍ، وَفِيهِ: «وَإِذَا رَأَيْتَ الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ الصَّمَّ الْبُكْمَ، مُلُوكَ الْأَرْضِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾ آيَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳: نیز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو (ذرا) اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس میں ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ ایسے لوگ جو پاؤں میں جوتا نہیں پہنتے اور نہ لباس زیب تن کرتے ہیں، وہ سرے گوشتے ہیں لیکن زمین پر ان کی بلوشاہت ہو گی۔ قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں شامل ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا آپ نے وضاحت فرماتے ہوئے ذیل کی آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے)

”قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے، اللہ ہی جانتا ہے کہ حاملہ کے رحم میں کیا ہے، نیز کسی کو کچھ پتہ نہیں کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی ذی روح یہ نہیں جانتا کہ کس زمین میں وہ موت سے ہم کنار ہو گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا (اور) خبر رکھنے والا ہے۔“ (بخاری، مسلم)

۴۔ (۳) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَالْحَجُّ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام (کے عمل) کی بنیاد پانچ (ستونوں) پر ہے۔ (پہلا ستون) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں (دوسرا ستون) نماز قائم کرنا (تیسرا ستون) زکوٰۃ ادا کرنا (چوتھا ستون) حج کرنا (پانچواں ستون) رمضان کے روزے رکھنا (بخاری، مسلم)۔

۵ - (۴) وَكَانَ أَمِينُ هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا: قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَدْنَاهَا: إِسَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کی قریباً (۷۰) شاخیں ہیں۔ سب سے افضل شاخ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ شاخ تکلیف دینے والی چیز کو راستے سے ہٹانا ہے نیز شرم و حیا بھی ایمان کی شاخ ہے۔

۶ - (۵) وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ، هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ. وَلِمُسْلِمٍ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ؟ قَالَ: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ».

۶: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ایسے اہل چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے (یہ بخاری کے الفاظ ہیں) مسلم کی روایت میں ہے، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مسلمانوں میں سے کونسا شخص بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

۷ - (۶) وَكَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وُلْدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مجھے اپنے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ سمجھے (بخاری، مسلم)۔

۸ - (۷) وَكَانَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حِلَاوَةً

الْإِيمَانِ : مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ ،
وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص میں تین خصلتیں ہیں وہ ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت محسوس کرے گا۔ (پہلی خصلت) اللہ اور اس کے رسول اسے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں (دوسری خصلت) وہ کسی شخص سے محبت کرے تو محض اللہ کی رضا کے لیے کرے (تیسری خصلت) کسی شخص کو اللہ نے کفر سے محفوظ رکھا ہے تو وہ کفر میں واپس جانے کو اس قدر برا جانے جس قدر وہ اس بات کو برا جانتا ہے کہ اسے آگ میں ڈالا جائے (بخاری، مسلم)

۹۔ (۸) وَفَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَا قَطَعْتَ الْإِيمَانَ مِنْ رَضَى بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹: عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص نے ایمان کا زائغہ چمک لیا جو اللہ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رسول تسلیم کر کے اس پر مطمئن ہو گیا (مسلم)

۱۰۔ (۹) وَفَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، يَهُودِيٍّ وَلَا نَصْرَانِيٍّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، اس امت میں سے کوئی شخص (خواہ یہودی ہو یا عیسائی (اور) وہ میری نبوت کا علم ہونے کے بعد میرے لئے ہوئے دین اسلام کو تسلیم نہیں کرتا اور فوت ہو جاتا ہے تو وہ شخص دوزخی ہے (مسلم)

۱۱۔ (۱۰) وَفَنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَيْسَ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا آدَى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَّأُهَا فَادَّبَهَا فَاحْسَنَ تَأْدِيبِهَا، وَعَلِمَهَا فَاحْسَنَ تَعْلِيمِهَا، ثُمَّ اغْتَفَهَا فَتَرَوَّجَهَا؛ فَلَهُ أَجْرَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۱: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

تین شخص ایسے ہیں جن کو دو گنا ثواب ملے گا۔ (ہملا) وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہے، اس کا اپنے نبی پر ایمان تھا اور اب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بھی ایمان رکھتا ہے۔ (دوسرا) وہ شخص جو غلام ہے کسی کی ملکیت میں ہے، وہ اللہ اور اپنے آقاؤں کے حقوق ادا کرتا ہے۔ (تیسرا) وہ شخص جس کی ملکیت میں لونڈی ہے، وہ اس سے بچل کر رہتا ہے اور اس کو اچھا اوب سکھاتا ہے اور بہترین تعلیم سے آراستہ و بھراستہ کرتا ہے مزید برآں اس کو آزاد کر کے اس سے نکال کر لیتا ہے تو وہ دہرے ثواب کا حقدار ہے (بخاری، مسلم)

۱۲- (۱۱) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ. فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. إِلَّا أَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ: «إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ».

۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے لڑتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، جب وہ ایسا کریں گے تو مجھ سے اپنے خون اور مال کو بچا سکیں گے البتہ اسلام کے حقوق (مثلاً قصاص حدود وغیرہ) میں ان کا خون اور مال محفوظ نہ رہے گا) اور ان کا حساب اللہ کی بارگاہ میں ہو گا (بخاری، مسلم)

مسلم میں "البتہ اسلام کے حقوق" کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۳- (۱۲) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا، وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَآكَلَ ذَبِيحَتَنَا؛ فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، فَلَا تُخْفَرُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہماری (بیان کردہ) نماز قائم کی اور ہمارے قبلہ کی جانب رخ کیا اور ہمارے ذبیحہ کو (حلال سمجھا اور) تناول کیا تو وہ ایسا مسلمان ہے جس کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حفاظت کا وعدہ ہے۔ پس تم اللہ کی حفاظت میں دخل اندازی نہ کرو (بخاری)

۱۴- (۱۳) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتَهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: «تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ». قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ. فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ

مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رسالتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا 'آپ (آپم) ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اس پر کاربند ہو جاؤں تو میرا داخلہ جنت میں ہو جائے؟ آپ نے فرمایا 'تو اللہ کی عبادت کر' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا' فرض نماز قائم کر' فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ اس نے اقرار کیا کہ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس پر نہ کچھ زیادتی کروں گا اور نہ اس میں کمی کروں گا۔ جب وہ محض اٹھ کر چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جس شخص کو پسند ہے کہ وہ کسی جنتی انسان کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھے (بخاری، مسلم)

۱۵ - (۱۴) وَهْنُ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ - وَفِيهِ رِوَايَةٌ: غَيْرُكَ - قَالَ: «قُلْ: آمَنْتُ بِاللَّهِ، ثُمَّ اسْتَقِمَّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵: سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام کے بارے ایسی (جامع) بات بتائیں کہ آپ کے بعد مجھے کسی سے استفسار کی ضرورت باقی نہ رہے؟ اور ایک روایت میں ہے کہ "آپ کے سوا" آپ نے فرمایا 'تو اقرار کر کہ میں اللہ پر ایمان لایا' پھر اس پر استقامت اختیار کر (مسلم)

۱۶ - (۱۵) وَهْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرُ الرَّأْسِ، نَسَمِعُ دَوْنِي صَوْتَهُ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَإِذَا هُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ». فَقَالَ: هَلْ عَلَى غَيْرِهَا؟ فَقَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ». قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ». قَالَ: هَلْ عَلَى غَيْرِهَا؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ». قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الزَّكَاةَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَى غَيْرِهَا؟ فَقَالَ: «لَا! إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ». قَالَ: فَادَّبَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْلَحَ الرَّجُلُ إِنْ صَدَقَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ "نجد" کے باشندوں میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے سر کے بال پرانہ تھے اس کی آواز کی جھنکاہٹ تو ہمارے کانوں میں آ رہی تھی لیکن ہمیں معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ وہ آپ کے قریب ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ آپ سے اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا 'دن رات میں پانچ

نمازیں فرض ہیں۔ اس نے دریافت کیا 'ان کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا 'اور کچھ فرض نہیں البتہ نفل نماز ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اور ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اس نے دریافت کیا 'اس کے سوا بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا 'نہیں البتہ نفل روزے ہیں۔ طلحہ بن عبید اللہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو زکوٰۃ کے بارے میں بھی بتایا (کہ وہ فرض ہے) اس نے دریافت کیا 'اس کے سوا بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا 'نہیں! البتہ نفل صدقہ ہے۔ راوی نے ذکر کیا 'اس کے بعد وہ محض واپس گیا اور وہ کہہ رہا تھا 'اللہ کی قسم! نہ میں اس پر زیادتی کروں گا نہ اس میں کمی کروں گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اگر یہ انسان درست کہتا ہے تو کامیاب ہے۔

(بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں صرف تین فرائض کا ذکر ہے، حج کا ذکر نہیں ہے۔ یہ راوی کا اختصار ہے ورنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موی روایت میں حج کا ذکر موجود ہے اور توحید و رسالت کی گواہی کے ذکر کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ مسائل مسلمان تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرائض کی پابندی نجات کے لیے کافی ہے اگرچہ نفل عبادت میں کچھ کی واقع ہو جائے (واللہ اعلم)

۱۷ - (۱۶) وَهَذَا أَبُو عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا آتَوْا النَّبِيَّ ﷺ؛ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ الْقَوْمُ؟» أَوْ: «مَنِ الْوَفْدُ؟» - قَالُوا: رَيْبَعَةٌ. قَالَ: «مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ - أَوْ: بِالْوَفْدِ - غَيْرُ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كَفَّارٍ مُضَرٍّ؛ فَمَرْنَا بِأَمْرٍ فَضَلَّ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ. فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ، وَنَهَاَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ:

أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحْدَهُ، قَالَ: «اتَذَرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ»، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِتْيَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تَعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمْسَ».

وَنَهَاَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَزِيزِ الْحَتَمِ، وَالذُّبَابِ، وَالنِّعْرِ، وَالْمَزْقَةِ. وَقَالَ: «إِحْفَظُوا هُنَّ وَاخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ.

۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا 'آپ کون لوگ ہیں؟ یا کون سا وفد ہے؟ (راوی کو شک ہے) انہوں نے جواب دیا 'ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں۔ آپ نے انہیں خوش آمدید کہنے کے بعد فرمایا 'تم رسوا ہو نہ شرمسار (کیونکہ یہ لوگ بغیر جنگ کے اپنی خوشی سے اسلام لائے تھے) انہوں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت کے مینے میں آسکتے ہیں 'ہمارے اور آپ کے درمیان مضر کا کافر قبیلہ

(آپ) ہے۔ ہمیں فیصلہ کن بات سے آگاہ فرمائیں جس سے ہم ان لوگوں کو مطلع کریں جو ہمارے ساتھ نہیں ہیں اور اس کے (مطابق عمل) کرنے سے ہم جنت میں داخل ہو سکیں نیز انہوں نے آپ سے مشروبات (کے برتنوں) کے بارے میں دریافت کیا۔ اس پر آپ نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا۔

ان کو حکم دیا کہ ایک اللہ کی ذات پر ایمان رکھیں۔ آپ نے ان سے دریافت کیا، تمہیں معلوم ہے کہ ایک اللہ کی ذات پر ایمان رکھنے سے مقصود کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ اور اس کے رسول کو ہی علم ہے۔ آپ نے فرمایا، ایمان باللہ سے مقصود اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، گواہی دیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کریں، رمضان کے روزے رکھیں اور غنیمت (کے مال) میں سے پانچواں حصہ (بیٹ المال) کو دیں۔ نیز (آپ نے) ان کو چار برتنوں (کے استعمال) سے منع فرمایا۔ (دو) سبز مٹکا، کدو، چھو اور چینی والے برتن ہیں۔ نیز آپ نے فرمایا، ان باتوں کو محفوظ کرو اور تمہارے پیچھے قبیلے کے جو لوگ ہیں، انہیں ان سے آگاہ کرو (بخاری، مسلم) البتہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

وضاحت: اس حدیث میں توحید و رسالت کا ذکر محض تحمید کے کیا گیا ہے ورنہ اصل چار باتیں بعد میں مذکور ہیں جن کا ذکر صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے۔ (۱) نماز قائم کرنا (۲) زکوٰۃ ادا کرنا (۳) رمضان کے روزے رکھنا (۴) غنیمت سے پانچواں حصہ بیٹ المال کو دینا۔ اور جن چار برتنوں سے روکا گیا ہے وہ یہ ہیں (۱) سبز مٹکا، یہ برتن مٹی سے تیار کیا جاتا تھا اس میں پلوں اور خون کو ملایا جاتا تھا (۲) کدو، یہ مشہور سبزی ہے جب کدو بڑا ہو جاتا تو خشک ہونے کے بعد اس سے گودا نکل کر اس کو بطور برتن استعمال کیا جاتا تھا (۳) چھو، کھجور کے تنے کو کھود کر بنایا جاتا تھا (۴) چینی والا برتن، یہ برتن تو آجکل بھی ہیں، ایک طرح کا چمکا ملاہ تھا جو برتن کو لگا دیا جاتا تھا جس سے برتن ملائم ہو جاتا تھا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان برتنوں میں نیب تیار کرنے سے اس لئے منع فرمایا کہ اسلام لانے سے پہلے وہ لوگ ان برتنوں میں شراب پیتے تھے اب اگر ان برتنوں میں وہ نیب بنائیں گے تو خدشہ تھا کہ کہیں نیب میں جلد نشہ کا ملاہ نہ پیدا ہو جائے اور نیب شراب بن جائے۔ جب خطرہ نہ رہا تو آپ نے ان برتنوں میں نیب پینے کی اجازت مرحمت فرمادی (واللہ اعلم)

۱۸- (۱۷) وَفَنَ عِبَادَةَ بَنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَحَوْلَهُ عَصَابَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ: «بَابِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبَهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ. فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا؛ [فَهُوَ كَفَّارَةٌ] لَهُ؛ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا؛ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ: إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ» فَبَابِعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸: عجلہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی۔ آپ نے (ان سے) فرمایا، تم مجھ سے (اس بات پر) بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری اور زنا نہیں کرو گے نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے، اور نہ کسی پر تہمت لگاؤ گے اور نہ کسی اچھے کام میں نا فرمائی کرو گے۔ تم میں سے جس شخص نے ان باتوں پر عمل کیا اس کا ثواب اللہ کے ہاں ثابت ہے اور جس شخص نے ان ممنوعہ کاموں میں سے کسی کام کو کیا، پھر دنیا میں ہی اس کو سزا مل گئی تو وہ سزا اس کے گناہ کا کفارہ ہو گی اور جس شخص نے ان کاموں میں سے کسی کام کو کیا لیکن اللہ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا تو اس کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔ اگر چاہے اس کو معاف کر دے اور اگر چاہے تو سزا دے۔ چنانچہ ہم نے ان باتوں پر آپ سے بیعت کی (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں جن باتوں پر بیعت لی گئی ہے ان میں شرک نہ کرنے پر بھی بیعت لی ہے۔ حدیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ جس شخص نے ان باتوں کی مخالفت کی اور اس کو دنیا میں سزا مل گئی تو سزا اس کے لیے کفارہ ہے۔ اس سے دیگر (دلائل شرعیہ) کی روشنی میں شرک کو مستثنیٰ کیا جائے گا۔ شرک کی سزا اس کے لیے کفارہ نہیں ہو گی۔ اس لیے کہ شرک ایسا گناہ ہے جو ہرگز معاف نہیں ہوتا۔ ارشادِ ربّانی ہے (جس کا ترجمہ ہے) بلاشبہ اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا، شرک کے علاوہ (گناہوں) کو جس شخص کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے (فتح المجید جلد باب نہی عن الشریک)

۱۹ - (۱۸) وَهَنَّ أَبِی سَعِیدُ الْخُدْرِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللہِ ﷺ فَمِنْ أَصْحٰی أَوْفَطَرَ إِلَى الْمُصَلِّی، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ، فَإِنَّهُ أُرِيْتُكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُولَ اللہِ؟ قَالَ: «تُكَيِّرُنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرُنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتٍ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِبَلِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ أَحَدَاكُنَّ». قُلْنَ: مَا نُقْصَانٌ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللہِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ نِصْفُ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟». قُلْنَ: بَلَى قَالَ: «فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا». قَالَ: أَلَيْسَ إِذَا حَاصَتِ الْمَرْأَةُ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تُصُمْ؟. قُلْنَ: بَلَى. قَالَ: «فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے روز عید گاہ میں تشریف لائے۔ آپ کا گزر خواتین کے پاس سے ہوا، آپ نے انہیں خطاب کیا، اے خواتین کی جماعت! تم صدقہ کیا کرو کیونکہ مجھے معلوم کرایا گیا ہے کہ دنیا میں تمہاری کثرت ہو گی۔ خواتین نے استفسار کیا، اے اللہ کے رسول! کس لیے؟ آپ نے فرمایا، تم کثرت کے ساتھ لعنت بھیجتی اور خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو، میں نے تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو عقل اور دین میں ناقص ہو (اور) سمجھدار انسان کی عقل کو غارت کرتی ہو۔ خواتین نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! ہمارے دین اور ہماری عقل میں کیا کمی ہے؟ آپ نے فرمایا، کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے آدھی نہیں ہے، خواتین نے اقرار کیا۔

آپ نے واضح کیا کہ یہ ان کی عقل کے ناقص ہونے کی دلیل ہے (بعد ازاں) آپ نے فرمایا: کیا (یہ حقیقت نہیں ہے کہ) عورت جب حائض ہو جاتی ہے تو نہ وہ نماز ادا کرتی ہے اور نہ وہ روزے رکھتی ہے؟ خواتین نے جواب دیا: بالکل (درست ہے) آپ نے فرمایا: یہ اس کے دین کا نقص ہے (بخاری، مسلم)

۲۰ - (۱۹) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، وَشَتَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ؛ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي، وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ. وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ: فَقَوْلُهُ: اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا، وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ.

۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم مجھے جھٹلاتا ہے (جب کہ) اس کے لیے یہ جائز نہیں اور ابن آدم مجھے برا بھلا کہتا ہے (جب کہ) اس کے لیے ایسا کرنا درست نہیں۔ ابن آدم کا مجھے جھٹلانا اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ مجھے دوبارہ نہیں اٹھائے گا جیسا کہ اس نے مجھے پہلی بار پیدا کیا حالانکہ میرے لیے پہلی بار پیدا کرنا دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ آسان نہیں ہے اور اس کا مجھے برا بھلا کہنا اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ کا لڑکا ہے حالانکہ میں یکتا و بے نیاز ہوں، نہ میں نے کسی کو جتا ہے اور نہ میں جتا گیا ہوں اور میرے برابر کوئی بھی نہیں ہے (بخاری)

وضاحت: حدیث نمبر ۸ اور ۲۰ حدیث قدسی ہے۔ ایسی حدیث جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہوئے فرمائیں کہ ”اللہ تعالیٰ کا فرماں ہے“ ”وہ حدیث قدسی کہلاتی ہے۔“ (واللہ اعلم)

۲۱ - (۲۰) وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: لَنْ يُولَدَ، وَمُسْخَرَتِي أَنْ اتَّخَذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۱: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ اس کا مجھے برا بھلا کہنا اس کا یہ کہنا ہے کہ میری اولاد ہے حالانکہ میں اس سے پاک ہوں کہ میں بیوی یا اولاد والا ہوں (بخاری)

وضاحت: اللہ پاک کی ذات بے نظیر و بے مثل ہے۔ نہ اللہ کی ذات سے کوئی چیز نکلے نہ اللہ پاک کسی چیز سے نکلا ہے۔ ان باتوں سے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ لڑاں پیغمبر یا فلاں بزرگ اللہ کے نور سے نکلا ہے تو یہ عقیدہ مشرکانہ ہے اسی طرح طول اور احمول کا عقیدہ رکھنا کہ میں اللہ ہوں میرا وجود اللہ کے وجود سے الگ نہیں ہے ایسا عقیدہ رکھنا وحدۃ الوجود کہلاتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے (الکفار صوفیاء صفحہ ۱۳)

۲۲ - (۲۱) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يُولَدُنِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ، يَبْدِي الْأَمْرُ، أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کا فرمان ہے کہ آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دیتا ہے، وہ زمانے کو برا کرتا ہے حالانکہ میں زمانہ ہوں۔ میرے ہاتھ میں تمام امور ہیں۔ میں ہی رات دن کو تبدیل کرتا ہوں۔

ایک سوال اور اس کا جواب: کیا افعال کی نسبت حقیقتاً زمانہ کی جانب کرنا درست ہے؟ اس حدیث کی روشنی میں یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ افعال کی نسبت حقیقتاً زمانہ کی طرف سے کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ مثل کے طور پر اگر کسی شخص کی زبان سے یہ کلمہ نکل جائے کہ ”یہ زمانہ بریلو ہو جائے“ اس نے مجھے نقصان پہنچایا ہے۔ ”تو اس سے وہ شخص کافر نہیں ہو گا البتہ اس کا یہ کلمہ کراہت والا ہے اس لیے کہ اس کلمہ کے کہنے سے اہل کفر کے ساتھ اس کی مشابہت ہو جاتی ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کی ذات زمانہ نہیں ہے بلکہ زمانہ مخلوق ہے اللہ اس کا خالق ہے۔ میں زمانہ ہوں“ سے مقصود یہ ہے کہ میں زمانے کا خالق ہوں (واللہ اعلم)

۲۳- (۲۲) وَهَنَّ ابْنُ مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَدَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ، يَدْعُونَ لَهُ الْوَلَدَ، ثُمَّ يَعْفُوهُمْ وَيَرْزُقُهُمْ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی اذیت پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ لوگ اللہ تعالیٰ کا لڑکا بناتے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ انہیں عافیت عطا کرتا ہے اور انہیں رزق دیتا ہے (بخاری، مسلم)

۲۴- (۲۳) وَهَنَّ مُعَاذٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى حِمَارٍ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُوْجِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ! هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: «لَا تُبَشِّرُوهُمْ فَيَتَكَلَّبُوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار تھا، میرے اور آپ کے درمیان صرف پلان کی لکڑی (حائل) تھی۔ آپ نے فرمایا، اے معاذ! تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس کے بندوں پر کیا حقوق ہیں اور بندوں کے اللہ پر کیا حقوق ہیں؟ (معاذ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اللہ کے حقوق بندوں پر یہ ہیں کہ وہ اس کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ اس شخص کو عذاب نہیں دے گا جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ (معاذ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو اس بات کی خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ نے فرمایا، انہیں خوشخبری نہ سناؤ، کہیں وہ اس پر اعتقاد کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور ابو ذر جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو (خبر سے) کہا کرتے، اگرچہ ابو ذر کی ناک خاک آلود ہو جائے یعنی وہ اس کو پسند جائے (بخاری، مسلم)

وضاحت: زنا کرنے یا چوری کرنے سے کوئی شخص کافر نہیں ہو جاتا البتہ ان افعال کا شمار کبائر گناہوں میں ہوتا ہے اور کبائر گناہ توبہ کرنے سے معاف ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی کبیرہ گناہ کے مرتکب نے توبہ نہیں کی اور وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو وہ اس کو معاف کر دے گا اگر نہیں چاہے گا تو اس کو سزا ملے گی اور وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔ سزا کے بعد اس کو دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا جبکہ کفار و مشرکین ہمیشہ دوزخ کی آگ میں رہیں گے (واللہ اعلم)

۲۷- (۲۶) وَفَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، وَابْنُ مَرْيَمَ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ؛ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷: مجاہد بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ صرف اللہ تعالیٰ اکیلا ہی معبود برحق ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اس کی بندی مریم کے بیٹے ہیں اور اللہ کے وہ کلمہ ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے مریم کی طرف القاء کیا اور وہ ”روح اللہ“ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو بغیر باپ کے پیدا کیا ہے نیز جنت اور دوزخ حق ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کریں گے خواہ اس کے اعمال جو بھی ہوں (بخاری، مسلم)

۲۸- (۲۷) وَفَنَّ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلَا يَأْبِيكَ، فَبَسَطَ يَمِينَهُ، فَقَبَضْتُ يَدِي، فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟» قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ. فَقَالَ: «تَشْتَرِطُ مَاذَا؟» قُلْتُ: أَنْ يُعْفَرَ لِي. قَالَ: «وَأَمَّا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو! أَنَّ «وَصِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ». قَالَ: «هَلْ عَلَى غَيْرِهِ؟» قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ». قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الزَّكَاةَ، فَقَالَ: «هَلْ عَلَى غَيْرِهَا؟» فَقَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تُطَوَّعَ». قَالَ: فَادْبَرُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: «وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ». فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْلَحَ الرَّجُلُ إِنْ صَدَقَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا، اپنا دایاں ہاتھ نکالیں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں؟ آپ نے اپنا دایاں

ہاتھ باہر نکالا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا: 'عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: 'شرط لگانا چاہتا ہوں۔ آپ نے دریافت کیا: 'تو کیا شرط لگانا چاہتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میری بخشش ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: 'اے عمرو! کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام سابقہ تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور ہجرت سے (بھی) پہلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور حج سے بھی اس سے پہلے کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مسلم)

اور وہ دو حدیثیں جو ابو ہریرہ سے مروی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "شُرک کرنے والوں کے شرک سے میں بے پرواہ ہوں" اور دوسری حدیث کہ "کبریائی میری چادر ہے" ان دونوں احادیث کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ "ریاء اور تکبر" کے باب میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثانی

۲۹- (۲۸) عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. قَالَ: «لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ أَمْرٍ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسْرُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ: تَعَبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَدْلِكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جَنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ تَلَا: «تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ... حَتَّى بَلَغَ «يَعْمَلُونَ» ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَدْلِكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعُمُودِهِ وَذُرُوءِ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَعُمُودُهُ الصَّلَاةُ، وَذُرُوءُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ». ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَخْبِرُكَ بِمَلَكٍ ذَلِكَ كَلِمَةُ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ! فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ: «كَفَّ عَلَيْكَ هَذَا» فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! وَإِنَّا لَنُؤَاخِذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ قَالَ: «وَنُكَلِّتُكَ أَمَّاكَ يَا مُعَاذُ! وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ، أَوْ عَلَى مَنْأَحِرِهِمْ، إِلَّا حَصَانِدُ السِّتْرِ؟» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۲۹: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور دوزخ سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا: تو نے بہت بڑا سوال کیا ہے البتہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اس کیلئے معمولی ہے۔ تو اللہ کی جلالت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کب بعد ازاں آپ نے فرمایا: لیامیں تجھے نیک کاموں کے دروازے نہ بتاؤں؟ (سن لے) روزہ ڈھل ہے، صدقہ گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا آدمی رات کو (بیدار ہو کر) نفل نماز ادا کرنا۔ بعد ازاں آپ نے ایک آیت

تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”ان کے پہلو بستر سے دور رہتے ہیں۔“ یہ آیت آپؐ نے ”يَعْمَلُونَ“ تک پڑھی۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، کیا میں تجھے اسلام کا سرؑ اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا، دین کا سر خود کو اللہ اور اس کے رسول کے سپرد کرنا ہے اور اس کا ستون نماز اور اس کی چوٹی جلا ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، کیا میں تجھے ایسا عمل نہ بتاؤں جس پر تمام اعمال کا دار و مدار ہے؟ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے پیغمبر! آپؐ ضرور ارشاد فرمائیں۔ اس پر آپؐ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا، اس کو حتم کر رکھ۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے پیغمبر! بھلا زبان سے جو ہم باتیں کرتے ہیں اس پر بھی ہمارا مؤاخذہ ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا، اے محفل! تجھے تیری ماں گم پائے، لوگوں کو دوزخ میں چروں یا متنوں کے بل گرانے والی لوگوں کی زبانوں کی کلٹی ہوئی فصلیں ہی تو ہوں گی (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، ابوداؤد، راوی کا محلہ سے سلع ثابت نہیں۔ بلکہ محلہ سے مروی اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں (مرآۃ الفاتح جلد ۱ صفحہ ۱۰۴)

۳۰- (۲۹) وَهَنَّ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ، وَابْغَضَ لِلَّهِ، وَاعْطَى لِلَّهِ، وَمَنَعَ لِلَّهِ، فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ». زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے محبت کی اور اللہ (کی رضا) کے لیے دشمنی کی اور اللہ (کی رضا) کے لیے خرچ کیا اور اللہ (کی رضا) کے لیے مل کو روک لیا، اس نے ایمان کو مکمل کر لیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قاسم بن عبد الرحمن راوی مکمل فیہ ہے (مرآۃ الفاتح جلد ۱ صفحہ ۱۰۲)

۳۱- (۳۰) وَزَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ مَعَ تَقْدِيمٍ وَتَأْخِيرٍ، وَفِيهِ: «فَقَدْ اسْتَكْمَلَ إِيْمَانَهُ»

۳۱: اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے (بعض جملوں کی) تقدیم و تاخیر سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ ذکر بھی ہے کہ اس نے اپنے ایمان کو مکمل کر لیا۔

وضاحت: امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ذکر کر کے اس کو منکر کہا ہے جبکہ الشیخ عبد الرحمن مبارکپوریؒ نے جامع ترمذی کی شرح تحفۃ الاحوذی میں تحریر کیا ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے منکر کیوں کہا ہے۔

مولانا عبید اللہ مبارکپوری (رحمۃ اللہ) نے ذکر کیا ہے شاید امام ترمذیؒ کا اس حدیث کو منکر کہنے سے مقصود اس کو غریب قرار دینا ہے اس لیے کہ محلہ بن انس سے اس حدیث کو بیان کرنے والا ”سل“ راوی غریب درجہ کا ہے۔ منکر کا اطلاق ایسی حدیث پر ہوتا ہے جس میں ضعیف راوی قوی راوی کی مخالفت کرے یا اس میں ضعیف راوی متفرد ہو اور سل راوی ضعیف اور متفرد ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں (مرآۃ الفاتح جلد ۱ صفحہ ۱۰۲)

۳۲ - (۳۱) وَهَنَّ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام اعمال سے افضل عمل یہ ہے کہ محبت بھی اللہ کی رضا کے لیے ہو اور دشمنی بھی اللہ کی رضا کے لیے ہو (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد کوئی راوی ہے جس کی بیان کردہ حدیث قتلِ حجت نہیں۔ (الطیلس و معرفۃ الرجال جلد ۴ صفحہ ۴۱، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۲۳، تخریج التذیب جلد ۱ صفحہ ۷۹)

۳۳ - (۳۲) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ».

۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ انسان ہے جس سے لوگوں کے خون اور مال محفوظ ہوں (ترمذی، نسائی)

۳۴ - (۳۳) وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»: «وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ».

۳۴: اور بیہقی نے شعب الایمان میں فضائل کی روایت میں اضافہ کیا ہے کہ مجاہد وہ شخص ہے جس نے اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کیا اور مہاجر وہ شخص ہے جس نے غلطیوں اور گناہوں کو چھوڑ دیا۔

۳۵ - (۳۴) وَهَنَّ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فَلَمَّا خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِلَّا قَالَ: وَلَا إِيْمَانُ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِينُ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی خطبہ بہت کم ایسا ہو گا جس میں آپ نے یہ نہ فرمایا ہو کہ جس شخص میں امتدادی نہیں اس میں ایمان نہیں اور جو شخص وعدہ کا خیال نہیں کرتا اس کے دین کا کچھ اعتبار نہیں (بیہقی شعب الایمان)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۳۶ - (۳۵) هَنَّ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ» [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

تیسری فصل

۳۶: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا 'آپؐ فرما رہے تھے کہ "جس شخص نے (اس بات کی) گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اللہ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دے گا (مسلم)

۳۷- (۳۶) **وَمَنْ عُسْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۷: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص فوت ہو گیا اور وہ یقین رکھتا تھا کہ اللہ ہی صرف معبود برحق ہے۔ وہ جنت میں داخل ہو گا (مسلم)

۳۸- (۳۷) **وَمَنْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «بَيْنَانِ مُوْجِبَتَانِ». قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْمُوْجِبَتَانِ؟ قَالَ: «مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ، وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو باتیں واجب کرنے والی ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! کون سی دو باتیں واجب کرنے والی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناتا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہو گا اور جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہو گا (مسلم)

۳۹- (۳۸) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي نَفَرٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا، فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا، وَخَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا، [فَفَرَعْنَا] فَقُمْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَعَ، فَخَرَجْتُ ابْتِغَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَارِ، [فَدَرْتُ] بِهِ، هَلْ أَجِدُ لَهُ أَبَا؟ فَلَمْ أَجِدْ، فَاذًا رُبِعٌ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بَيْتٍ خَارِجَةٍ - وَالرَّبِيعُ الْجَدُولُ - قَالَ: فَاحْتَفَرْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «أَبُو هُرَيْرَةَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قُلْتُ: كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتُ فَأَبْطَأَتْ عَلَيْنَا، فَخَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا، فَفَرَعْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَعَ، فَأَتَيْتُ هَذَا الْحَائِطَ، فَاحْتَفَرْتُ كَمَا يَحْتَفِرُ الثَّلَبُ، وَهَؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَأَيْتُ. فَقَالَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! وَأَعْطَانِي نَعْلِي، فَقَالَ: «اذْهَبْ بِنَعْلِي هَاتَيْنِ، فَمَنْ**

لَقَيْكَ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْحَائِطِ بِشَهِدٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ؛ فَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ. فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيَْتُ عُمَرُ فَقَالَ: مَا هَاتَانِ التَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ: هَاتَانِ تَعْلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعَثَنِي بِهِمَا، مَنْ لَقِيَْتُ بِشَهِدٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ، بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَضَرَبَ عُمَرُ بَيْنَ نَدْيَيْ، فَخَرَرْتُ لِاسْتِنَى. فَقَالَ: ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! فَارْجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ، وَرَكِبَنِي عُمَرُ، [فَلَاذًا] هُوَ عَلَى اثَرِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَالَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟» فَقُلْتُ: لَقِيَْتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثَنِي بِهِ، فَضَرَبَ بَيْنَ نَدْيَيْ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاسْتِنَى. فَقَالَ: ارْجِعْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عُمَرُ! مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَأْسِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَنْعَلِيكَ، مَنْ لَقِيَ بِشَهِدٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَكَلَّ النَّاسُ عَلَيْهَا، فَخَلَّيْهُمْ يَعْمَلُونَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَخَلَّيْهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی (اسی) جماعت میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان سے اٹھ کھڑے ہوئے اور کئی دیر تک وہیں نہ آئے۔ ہمیں خطرہ لاحق ہو گیا کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں آپ کو قتل نہ کر دیا جائے۔ (اس تصور سے) ہم گھبرا گئے اور (مجلس سے) کھڑے ہو گئے۔ سب سے پہلے مجھے گھبراہٹ دامن گیر ہوئی میں (وہیں سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کیلئے لکھا، میں انصار کے قبیلہ بنو نجار کے بلغ کے پاس پہنچا۔ میں نے بلغ کے ارد گرد چکر لگایا تاکہ دروازہ معلوم ہو لیکن مجھے دروازہ نہ مل سکا البتہ باہر واقع ایک کنوئیں سے پانی کا ایک ٹالہ بلغ میں اندر جا رہا تھا۔ (حدیث کے راوی نے ربیع لفظ کی تشریح کی ہے کہ) ”ربیع“ چھوٹے ٹالے کو کہتے ہیں۔ ابوہریرہ نے روایت کیا کہ میں نے اپنے جسم کو سکیڑا اور اس (ٹالے) سے بلغ میں داخل ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپ نے استفسار کیا، ابوہریرہ! میں نے عرض کیا، جی ہاں اے اللہ کے رسول! آپ نے دریافت فرمایا، کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا، آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ آپ کھڑے ہوئے اور چل دیئے آپ نے دیر کر دی تو ہم گھبرا گئے کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں آپ کو قتل نہ کر دیا جائے (اس تصور سے) ہم خوفزدہ ہو گئے۔ سب سے پہلے میں گھبرایا چنانچہ میں اس بلغ میں اپنے جسم کو سکیڑ کر داخل ہوا جیسے لومڑی جسم کو سکیڑ کر داخل ہوتی ہے اور میرے دوسرے رقبہ میرے پیچھے ہیں۔ آپ نے مجھے مخاطب کیا اور مجھے اپنے دونوں جوتے دیتے ہوئے فرمایا کہ تم میرے ان جوتوں کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور اس بلغ کے پیچھے جو شخص تمہیں ملے اور وہ دل کے یقین کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اس کو جنت کی خوشخبری دے دو۔ (ابوہریرہ کہتے ہیں) کہ سب سے پہلے جس سے میری ملاقات ہوئی وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے دریافت کیا، اے ابوہریرہ! یہ دو جوتے کیسے (اٹھائے ہوئے ہو؟)۔ (ابوہریرہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و سلم کے دو جوتے ہیں، آپؐ نے مجھے انہیں عطا فرما کر بھیجا ہے کہ جس شخص سے تیری ملاقات ہو اور وہ اس بات کی دل کے یقین کے ساتھ گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے تو تم اس کو جنت کی خوشخبری سنا دو۔ اس پر عمرؓ نے میرے سینے کے درمیان (اتھ) مارا جس سے میں پیٹھ کے بل گر پڑا۔ عمرؓ نے کہا، ابو ہریرہؓ! تم واپس جاؤ۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر حاضر ہوا اور میں سسکیں بھر کر رونے لگا اور عمرؓ میرے پیچھے پیچھے آ رہے تھے چنانچہ میں نے دیکھا کہ وہ میرے پیچھے کھڑے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، ابو ہریرہؓ! کیا معاملہ ہے؟ (ابو ہریرہؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا، مجھے عمرؓ نے اور میں نے ان کو وہ بات بتائی جس کے لیے آپؐ نے مجھے بھیجا تھا تو انہوں نے میرے سینے کے درمیان ضرب لگائی جس سے میں پیٹھ کے بل گر پڑا اور (مجھے) کہا، واپس جاؤ۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے دریافت کیا کہ آپؐ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اے اللہ کے رسول! میرے بل باپ آپؐ پر قرین ہوں، آپؐ نے ابو ہریرہؓ کو اپنے دونوں جوتے دے کر بھیجا تھا کہ اس کی جس شخص سے ملاقات ہو اور وہ دل کے یقین کے ساتھ گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے، اس کو جنت کی خوشخبری دے؟ آپؐ نے فرمایا، بالکل درست ہے۔ عمرؓ نے عرض کیا، آپؐ ایسا نہ کریں۔ میں خوف محسوس کرتا ہوں کہ لوگ اس بشارت پر بھروسہ کریں گے۔ آپؐ انہیں (ان کے حل پر) چھوڑ دیں، وہ عمل کرتے رہیں (عمرؓ کے اس موقف کی موافقت کرتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ لوگوں کو ان کے حل پر چھوڑ دو (مسلم)

وضاحت: عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ عوام الناس کو اس قسم کی بشارت نہ دی جائے۔ انہیں ڈر تھا کہ لوگ کہیں عمل کرنا نہ چھوڑ دیں البتہ خواص کو خوشخبری دی جائے وہ تو خوشخبری سن کر مزید نیک اعمال کے لیے کوشش کریں گے (واللہ اعلم)

۴۰- (۳۹) وَفَنَّ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ جنت کی چابی اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے (المرج والتھذیل جلد ۲ صفحہ ۵۰) تنزیہ الکمل جلد ۳ صفحہ ۲۳ میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰، ترقیب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۳

۴۱- (۴۰) وَفَنَّ عُمَثَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ جِئَ تَوْفَى حَزَنُوا عَلَيْهِ، حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوسِسُ قَالَ عُمَثَانُ: وَكُنْتُ مِنْهُمْ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَى عُمَرَ، وَسَلَّمْ فَلَمْ أَشْعُرْ بِهِ، فَاسْتَكْنَى عُمَرَ إِلَى أَبِي يَكْرِزُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ثُمَّ أَقْبَلَا حَتَّى سَلَمَا عَلَى جَمِيعَا، فَقَالَ أَبُو يَكْرِزَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ لَا تَرُدَّ عَلَيَّ أَخِيكَ عُمَرَ سَلَامَةً؟

قُلْتُ: مَا فَعَلْتُ. فَقَالَ عُمَرُ: بَلَى، وَاللَّهِ لَقَدْ فَعَلْتَ. قَالَ: قُلْتُ: وَاللَّهِ مَا شَعَرْتُ أَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَمْتُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقَ عُمَانٌ، قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذَلِكَ أَمْرٌ. فَقُلْتُ: أَجَلٌ. قَالَ: مَا هُوَ؟ قُلْتُ: تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ ﷺ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُ عَنْ نَجَاةٍ هَذَا الْأَمْرُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ سَأَلْتَهُ عَنْ ذَلِكَ. فَقَعَمْتُ إِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ: يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي، أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا نَجَاةُ هَذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ ﷺ: وَمَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَى عَمِّي فَرَدَّهَا؛ فَهِيَ لَهُ نَجَاةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۱: مٹھن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو آپ کے صحابہ کرام میں سے کچھ سخت غمناک ہوئے، قریب تھا کہ وہ پاگل ہو جاتے۔ مٹھن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بھی انہی میں سے تھا۔ چنانچہ میں (پریشان حال) بیٹھا ہوا تھا۔ میرے پاس سے عمر کا گزر ہوا، انہوں نے ”السلام علیکم“ کہا لیکن مجھے اس کا پتہ نہ چلا۔ عمر نے ابو بکر سے میرا شکوہ کیا۔ بعد ازاں وہ دونوں اکٹھے میرے پاس آئے انہوں نے ”السلام علیکم“ کہا۔ ابو بکر نے مٹھن سے دریافت کیا کہ کیا سبب ہے؟ آپ نے اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہیں دیا؟ (مٹھن کہتے ہیں) میں نے عرض کیا، میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ عمر نے فرمایا، کیوں نہیں، اللہ کی قسم! آپ نے ایسا ہی کیا ہے۔ مٹھن نے جواب دیا۔ اللہ کی قسم! مجھے بالکل علم نہیں کہ آپ میرے پاس سے گزرے ہیں اور آپ نے مجھے ”السلام علیکم“ کہا ہے۔ ابو بکر اصل حقیقت بھانپ گئے۔ انہوں نے کہا، مٹھن سچ کہتے ہیں، کسی پریشانی کے باعث ایسا ہوا ہے۔ (مٹھن کہتے ہیں) میں نے اثبات میں جواب دیا۔ ابو بکر صدیق نے دریافت کیا، پریشانی کیا ہے؟ (مٹھن کہتے ہیں) میں نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اس سے پہلے فوت کر لیا کہ ہم آپ سے دین اسلام میں نجات کے بارے میں دریافت کرتے۔ ابو بکر صدیق نے جواب دیا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ (مٹھن کہتے ہیں) چنانچہ میں ابو بکر صدیق کی طرف لپک کر اٹھ کھڑا ہوا اور میں نے (ان کی تعریف کرتے ہوئے) کہا، میرے بھائی آپ پر قربان ہوں آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو اس کا علم ہو۔ ابو بکر نے بیان کیا، میں نے (آپ سے) عرض کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول! دین اسلام میں نجات کیسے ہو گی؟ آپ نے فرمایا، جس شخص نے میرے اس کلمہ کو تسلیم کر لیا جس کو میں نے اپنے بچا پر پیش کیا تھا لیکن اس نے انکار کر دیا تھا، اس کلمہ کا اعتراف اس کے لیے نجات کا باعث ہے (ام)

۴۲ - (۴۱) وَمَنْ الْمَقْدَادُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَلَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرٍ (وَجْهٍ) الْأَرْضِ بَيْتٌ مَذْبُورٌ وَلَا وَبَرٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ، بِعِزِّ عَزَّزٍ وَذَلِّ ذَلِيلٍ، إِنَّمَا يُعْزِزُهُمُ اللَّهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا، أَوْ يَذِلُّهُمْ فَيَذَرُهُمْ لَهَا. قُلْتُ: فَيَكُونُ الدِّينُ كَلِمَةً لِلَّهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۲: مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا، آپؐ نے فرمایا، روئے زمین پر کوئی گھر خواہ وہ اینٹوں یا شہتیروں سے بنا ہوا ہو گا، باقی نہیں رہے گا مگر اللہ تعالیٰ اس (گھر) میں اسلام کے کلمہ کو داخل کریں گے۔ عزیز کے عزت دینے اور ذلیل کے ذلت دینے کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ یا تو ان کو عزت عطا کرے گا یا ان کو ذلیل کرے گا پس وہ تمام اللہ کے فرمانبردار ہو جائیں گے۔ (مقدادؒ کہتے ہیں چنانچہ) میں نے عرض کیا، گویا سب لوگ دین اسلام کو قبول کر لیں گے (احمد) وضاحت: مقداد رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ سب لوگ طوعاً یا کرہاً اللہ کے دین کو قبول کر لیں گے، غالباً یہ اس وقت ہو گا جب آخر زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا، اس وقت اللہ کی زمین پر کوئی کافر نہیں ہو گا بلکہ سب مسلمان ہوں گے (واللہ اعلم)

۴۳ - (۴۲) وَهَبُ بْنُ مُنَبِّهٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَبِلَ لَهُ: أَلَيْسَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُفْتَاخُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنْ لَيْسَ مُفْتَاخُ إِلَّا وَلَهُ أَسْنَانٌ، فَإِنْ حِثَّتْ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فَتُفْتَحَ لَكَ، وَإِلَّا لَمْ يَفْتَحْ لَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةِ بَابٍ.

۴۳: وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ جنت کی چابی نہیں ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے وضاحت کی کہ ہر چابی کے دندائے ہوتے ہیں اگر آپ دندانوں والی چابی لائیں گے تو (تلا) کھل جائے گا ورنہ (تلا) نہیں کھلے گا (بخاری) وضاحت: امام بخاریؒ نے وہب بن منبہ کے قول کو کتب الجہان کے آغاز میں بلا سند ذکر کیا ہے البتہ ”التاریخ الکبیر“ میں موصولاً ذکر کیا ہے (مرآۃ الفاتح جلد ۱ صفحہ ۸۵)

۴۴ - (۴۳) وَهَبُ بْنُ مُنَبِّهٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ، فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی شخص کا اسلام عمدہ ہے تو جو نیک کلام وہ کرتا ہے اس کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک کلمہ دیا جاتا ہے اور جو برا عمل کرتا ہے اس کا گناہ صرف اتنا ہی لکھا جاتا ہے میں تک کہ وہ اللہ سے ملاقات کرتا ہے یعنی فوت ہو جاتا ہے (بخاری، مسلم)

۴۵ - (۴۴) وَهَبُ بْنُ مُنَبِّهٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: «مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: «إِذَا سَرَتْكَ حَسَنَتُكَ، وَسَاءَتْ نَفْسُكَ سَيِّئَتُكَ؛ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: «وَإِذَا حَالَكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعُهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۵: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان (کی علامت) کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، جب تیری نیکی سے تجھے خوشی ہو اور برائی سے غم

لاحق ہو تو پھر تو مومن ہے۔ اس نے دریافت کیا 'گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا 'جب کسی کام کے کرنے سے تیرے دل میں تردد ہو اور تو وہ کام چھوڑ دے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن ابی کثیر راوی مدلس ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۱۱ القاتج جلد ۱ صفحہ ۱۱)

۴۶ - (۴۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ قَالَ: «حُرٌّ وَعَبْدٌ». قُلْتُ: مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: «طَيْبُ الْكَلَامِ، وَإِطَاعُ الطَّعَامِ». قُلْتُ: مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: «الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ». قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَبَدَنِهِ». قُلْتُ: أَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «خُلُقٌ حَسَنٌ». قُلْتُ: أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «طَوَّلُ الْقُنُوتِ». قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ». قَالَ: فَقُلْتُ: أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ عَقَرَ جَوَادَةً وَأَهْرَيْقَ دَمَةً». قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ السَّاعَاتِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۶: عمرو بن عبسہ سے روایت ہے وہ بیان کئے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! دین اسلام میں آپ کے ساتھ کون ہے؟ آپ نے فرمایا 'آزاد اور غلام۔ میں نے عرض کیا 'اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا 'ابھی بات کرنا اور کھانا کھانا۔ میں نے عرض کیا 'ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا 'مبرا کرنا اور نری کرنا۔ میں نے عرض کیا 'کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا 'جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔ میں نے عرض کیا 'کون سا ایمان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا 'اخلاق حسنہ۔ میں نے عرض کیا 'کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا 'لبا قیام کرنا۔ میں نے عرض کیا 'کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ نے فرمایا 'تم ایسے کاموں کو چھوڑ دو جن کو تمہارا پروردگار اچھا نہیں جانتا۔ میں نے عرض کیا 'کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا 'جس کا گھوڑا قتل ہو گیا اور اس کا خون بھی گریا گیا۔ میں نے عرض کیا 'کون سا وقت افضل ہے؟ آپ نے فرمایا 'آدمی رات کا آخر (احمد)

۴۷ - (۴۶) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَيُصَلِّيَ الْخَمْسَ، وَيَصُومَ رَمَضَانَ، غُفِرَ لَهُ». قُلْتُ: أَفَلَا أَبَشِّرُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «دَعَهُمْ يَعْمَلُوا». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۷: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا 'جو شخص اللہ سے (اس حال میں) ملا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بتایا اور پانچ نمازیں ادا کرتا رہا اور رمضان کے روزے رکھتا رہا اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ معاذ نے عرض

کیا اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو یہ بشارت نہ سنا دوں؟ آپؐ نے فرمایا: ان کو (ان کے حل پر) چھوڑ دو تاکہ وہ عمل کرتے رہیں (احمد)

۴۸ - (۴۷) وَمَنْهُ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: «أَنْ تُحِبَّ لِلَّهِ، وَتُبْغِضَ لِلَّهِ، وَتُعْمَلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ». قَالَ: وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۸: مغلط بن بجل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ”افضل ایمان“ کے بارے میں دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا تو اللہ کے لیے محبت رکھے اور اسی کے لیے بغض رکھے اور اپنی زبان کو ذکر الہی میں مصروف کرے۔ اس نے دریافت کیا (اس کے بعد) کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا تو لوگوں کے لیے اس چیز کو پسند کر جس کو تو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور لوگوں کے لیے اس چیز کو پسند جان جس کو تو اپنے لیے پسند جانتا ہے (احمد)

وضاحت: مسند احمد میں یہ حدیث دو طریق سے ہے۔ ایک طریق میں رشیدین بن سعد راوی اور دوسرے میں ابن ابیہ راوی ہیں۔ یہ دونوں ضعیف ہیں (المرج والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۳۲۰ - جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۹ - جلد ۲ صفحہ ۷۵، مرآۃ القاری جلد ۴ صفحہ ۴۰)

(۱) بَابُ الْكِبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ (کبیرہ گناہوں اور نفاق کی علامات کا ذکر)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۹- (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَىُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَنْ تَدْعُو اللَّهَ بِذَا وَهُوَ خَلْقُكَ». قَالَ: ثُمَّ أَى؟ قَالَ: «أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةً أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ». قَالَ: ثُمَّ أَى؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ». فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَهَا: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ﴾ الآية. [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ].

پہلی فصل

۴۹: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! کونسا گناہ اللہ کے ہاں سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا 'تو کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اللہ تیرا خالق ہے۔ اس نے دریافت کیا 'پھر کونسا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا 'تو اپنے لڑکے کو اس خطوہ کے پیش نظر موت کے گھاٹ اتار دے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہو گا۔ اس نے دریافت کیا 'پھر کونسا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا 'تو اپنے پردوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل کر دی ہے۔ (جس کا ترجمہ ہے) 'وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس جان کو موت کے گھاٹ اتارتے ہیں جس کے قتل کرنے کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے البتہ حق کے ساتھ اور نہ وہ زنا کے مرکب ہوتے ہیں۔' (بخاری، مسلم)

۵۰- (۲) وَفَعْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكِبَائِرُ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعَقْوُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْغُمُوسُ»، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۰: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا' کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا کبیرہ گناہ ہیں۔ (بخاری)

۵۱- (۳) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ: «وَشَهَادَةُ الزُّورِ» بَدَلُ: «الْبَيْعِ الْغُمُوسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱: اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جموئی قسم کی جگہ جموئی کو ای کا ذکر ہے (بخاری، مسلم)

۵۲- (۴) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمَوْفِقَاتِ» قَالُوا: «وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟» قَالَ: «الشُّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسَّحَرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَآكُلُ الرِّبَا، وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الرَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ملک گناہوں سے دور رہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، جس نفس کے بلا حق قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اس کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے مقابلہ کے دن بھاگ جانا اور پاک باز مومنہ، جموئی بھلی عورتوں پر تھمت لگانا۔

(بخاری، مسلم)

۵۳- (۵) وَفِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرِبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَتَهَبُّ نَهْمَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَتَهَبُّهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَا يُغْلُ أَحَدُكُمْ حِينَ يُغْلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ؛ فَإِيَّاكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، چوری کرنے والا چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، شراب پینے والا شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور مال لوٹنے والا لوٹ کے وقت مومن نہیں ہوتا جبکہ لوگ (خوف سے اور رحم کی خاطر) اس کی جانب نگاہیں اٹھاتے ہیں اور تم میں سے خیانت کرنے والا خیانت کے وقت مومن نہیں ہوتا۔ تم خود کو ان (گناہوں) سے ضرور دور رکھو (بخاری، مسلم)

۵۴- (۶) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، «وَلَا يَقْتُلُ حِينَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ». قَالَ عِكْرَمَةُ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ؟ قَالَ هَكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا، فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: لَا يَكُونُ هَذَا مُؤْمِنًا تَامًا، وَلَا يَكُونُ لَهُ نُورُ الْإِيمَانِ. هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے کہ قتل کرنے والا قتل کے وقت مومن نہیں

ہو۔ عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا، اس سے ایمان کیسے چھن جاتا ہے؟ ابن عباسؓ نے جواب دیا، اس طرح۔۔۔ اور انہوں نے اپنی انگلیوں کو دوسری انگلیوں میں ڈالا پھر ان کو نکالا۔ پھر فرمایا، اگر توبہ کرے تو ایمان اس طرح واپس آ جاتا ہے اور اپنی انگلیوں کو دوسری انگلیوں میں ڈال کر وضاحت کی کہ اس طرح ایمان آ جاتا ہے اور ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے وضاحت کی ہے کہ وہ شخص کامل مومن نہیں ہوتا اور نہ ہی اس میں ایمان کا نور ہوتا ہے (لفظ بخاری کے ہیں)

وضاحت: اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ کبیرہ گنہ کا مرتکب شخص مومن نہیں ہے۔ معزولہ اور خوارج کا یہی مذہب ہے جبکہ اہل سنت اس کی یہ قبول کرتے ہیں کہ شرک کے علاوہ دیگر گناہوں سے کوئی مومن کافر نہیں ہو جاتا البتہ اس کا ایمان ناقص ہو جاتا ہے۔ اگر وہ تائب ہو جائے تو اس کے گنہ ختم ہو جاتے ہیں اور اگر وہ کبیرہ کرتے کرتے فوت ہو جائے تو اللہ کی مشیت میں ہے کہ اسے بخش دے یا عذاب دے یا یہ توبہ کی جا سکتی ہے کہ ایمان کی لٹی سے مقصود زبرد تو بیخ ہے تاکہ وہ کبیرہ گناہوں سے کنارہ کش رہے۔ ایک مدائیے یہ بھی ہے کہ بظاہر یہ جملہ خبریہ ہے لیکن درحقیقت نفی کا مینہ ہے کہ مومن درحالت ایمان زنا نہ کرے، شراب استعمال نہ کرے اور کسی کے بل پر ڈاکہ نہ ڈالے (مرعاۃ المفاتیح جلد ۱ ص ۳۶)

۵۵۔ (۷) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: زَادَ مُسْلِمٌ: «وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ»، ثُمَّ اتَّفَقَا: «وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ»

۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، منافق کی تین علامتیں ہیں۔ مسلم میں یہ (جملہ) زیادہ ہے۔ ”اگرچہ منافق روزہ رکھے، نماز ادا کرے اور خود کو مسلمان سمجھے۔“ بعد ازاں بخاری و مسلم متفق ہیں کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو (اس میں) خیانت کرے۔

۵۶۔ (۸) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرْبَعٌ مَنِ كُنْ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِمَّنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْبِرِّ فَهُوَ مُتَّقٍ: إِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ»

۵۶: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص میں چار خصلتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ایک خصلت ہے اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے جب تک کہ وہ اس کو چھوڑ نہ دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ کرے اور جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑا کرے تو کالی گلوچ کرے۔ (بخاری، مسلم)

۵۷- (۹) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمَنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعْبُرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، منافق کی مثل اس بکری کی طرح ہے جو زر کی تلاش میں دو ریوڑوں کے درمیان بھاگی پھرتی ہے، کبھی اس ریوڑ اور کبھی اس ریوڑ کی طرف جاتی ہے (مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ منافق اپنی خواہش کا اسیر ہوتا ہے جس سے اس کی خواہش پوری ہوتی ہے اور چلا جاتا ہے اور بلکہ بکری کے ساتھ تشبیہ دینے سے شاید مقصود یہ ہے کہ منافق سے اس کی صفتِ رجولت چھین جاتی ہے، دلیری، مستقل مزاجی اور مزم مقنود ہو جاتا ہے اور صرف لالچ بلی رہ جاتا ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۵۸- (۱۰) هَنَّ صَفْوَانُ بْنُ عَسَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ: إِذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: لَا تَقُلْ: نَبِيُّ، إِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهُ أَرْبَعُ أَعْيُنَ. فَاتَّيَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتِ بَنِي نَافِثٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تُسْرِفُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَمْسُوا بِيَرْبَى إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ، وَلَا تَسْحَرُوا، وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا، وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصَنَةً، وَلَا تُولُوا لِلْغَرَارِ يَوْمَ الرَّحِيفِ، وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً - الْيَهُودُ - أَنْ لَا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ. قَالَ: فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرَجُلَيْهِ، وَقَالَا: نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيُّ. قَالَ: «فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي؟» قَالَا: إِنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيُّ، وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ تَبِعْنَاكَ أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَالتَّسَلِيُّ.

دوسری فصل

۵۸: صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا، چلو ہم اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاں جاتے ہیں۔ اس کے ساتھی نے اس سے کہا، تم اسے نبی نہ کہو۔ اس نے اگر تم سے (یہ لفظ) سُن لیا تو اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (مقصود یہ ہے کہ اسے خوشی حاصل ہوگی) چنانچہ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ انہوں نے آپ سے (سورت بنی اسرائیل میں مذکور) نو واضح آیات کے بارے میں سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، اس جان کو قتل نہ کرو جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے البتہ حق

کے ساتھ یعنی حد یا قصاص کے طور پر قتل کر سکتے ہو، تم کسی غیر مجرم کو حاکم وقت کے پاس نہ لے جاؤ تاکہ وہ اسے قتل کرے، نہ جلاو کرو، نہ سود کھاؤ اور نہ کسی پاکباز عورت پر تمہمت لگاؤ اور لڑائی کے وقت راہ فرار اختیار نہ کرو اور اسے یہود ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو۔ مفہول میں غسل بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں نے آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کو چما اور اقرار کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ آپ نے فرمایا، تب تمہارے لیے کیا رکاوٹ ہے کہ تم میری پیروی نہیں کرتے؟ ان دونوں نے جواب دیا کہ داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دعا کی تھی کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ خلیفہ (مبعوث) ہوتا رہے نیز ہمیں خطرہ ہے اگر ہم نے آپ کی اطاعت کی تو یہودی ہمیں قتل کر دیں گے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

وضاحت ۱: ابوداؤد میں یہ حدیث موجود نہیں ہے، صاحب مشکوٰۃ سے سہو ہو گیا ہے جبکہ سنن نسائی میں یہ حدیث موجود ہے۔

وضاحت ۲: یہود کے دو آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور پاؤں کو چما لیکن آپ نے انہیں نہیں روکا اس کی وضاحت یہ ہے کہ صحابہ کرام کی علت میں تھی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں چومتے ہوں اگر چوتے ہوتے تو احادیث میں اس کا ذکر ہوتا۔ اب اگر نوادر آپ کے ہاتھ اور پاؤں کو چومتا ہے تو یہ ایسا واقعہ ہے جس سے دلیل لینا درست نہیں۔ واقعہ میں احتمالات کے امکانات ہیں اور احتمالات کی صورت میں استدلال درست نہیں۔ دراصل آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے والے یہودی دربار رسالت کے آداب سے نا آشنا تھے جیسا کہ عبد القیس قبیلہ کے وفد کے ارکان نے آپ کے ہاتھ پاؤں چومے تو وہ واقعہ بھی احتمالات رکھتا ہے لہذا استدلال درست نہیں۔ نیز پاؤں چومنے کی روایات صحیح نہیں صرف ہاتھ چومنے کی روایات تعدد طرق کی بناء پر کچھ اصل رکھتی ہیں لیکن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہیں۔ آپ کے علاوہ کسی صحابی کے ہاتھ چومنے کی کوئی صحیح روایت نہیں۔ (واللہ اعلم)

وضاحت ۳: اس حدیث میں یہودیوں کی کذب بیانی واضح ہے۔ اولاً وہ گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں، اس کے ساتھ ہی کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ ان کی اولاد سے ہمیشہ پیغمبر آتا رہے گا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو آل داؤد سے نہیں تھے بلکہ آل اسحاق سے تھے۔ داؤد علیہ السلام کی جانب دعا کی نسبت بھی یہود کی کذب بیانی ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی خوشخبری تورات، زبور اور دیگر الہامی کتب میں موجود تھی۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں (حدایہ الیاری فی التروی علی السیود والتسمائی للابن القیم)

۵۹- (۱۱) وَهَنَّ أَنْبِیَ الرَّحْمَیِّ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مِنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ: الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا تُكْفِرُهُ بِذَنْبٍ، وَلَا تُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ. وَالْجِهَادُ مَا بَيْنَ مَذْبَعَيْنِ اللَّهِ إِلَى أَنْ يَقَاتِلَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الدَّجَالَ، لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ، وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ. وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ایمان کی اصل ہیں۔ اس شخص سے رکا جائے جو "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہتا ہے یعنی اسے قتل نہ کیا جائے۔ کسی

مسلمان کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہو اور نہ کسی (معمولی) کام کے سبب کسی کو اسلام سے خارج کرو اور جملہ اس وقت سے جاری ہے جب سے مجھے اللہ نے مبعوث فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ اس امت کے آخری لوگ و جمل سے جنگ کریں گے۔ کسی ظالم کا ظلم اور کسی علیل کا عدل جملہ کو ختم نہیں کرے گا نیز تقدیر پر ایمان رکھا جائے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی شیبہ راوی مچھل ہے (مرآۃ المفاتیح جلد ۱ صفحہ ۳۳)

۶۰- (۱۲) وَهَذَا أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ، فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ، فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذَلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ الْإِيمَانُ إِلَى بَيْتِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان خارج ہو جاتا ہے (اور) اس کے سر پر سائے کی مثل رہتا ہے جب وہ اس فعل سے رک جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف واپس آ جاتا ہے (ترمذی، ابوداؤد)

الفصل الثالث

۶۱- (۱۳) عَنْ مُعَاذِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ، قَالَ: «لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَخُرِفَتْ، وَلَا تَعُوْذُ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةَ مَكْتُوبَةٍ مُتَعَمِّدًا؛ فَإِنْ مَرَّكَ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرَأْتَ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ، وَلَا تُشْرَبِنْ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاجِسَةٍ، وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ؛ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حُلَّ سَخَطِ اللَّهِ، وَإِيَّاكَ وَالْفِرَازَ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ، وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ وَأَنْتَ فِيهِمْ، فَأَنْتَبِ، وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ، وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدْبًا وَأَخْفِهِمْ فِي اللَّهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۶۱: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کی وصیت کی۔ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تم قتل کیے جاؤ اور جلانے جاؤ، اپنے مال کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ تمہیں حکم دیں کہ تم اپنے اہل اور مال سے الگ ہو جاؤ، فرض نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا جس شخص نے فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی اللہ کا زہم اس سے بڑی ہے، تم ہرگز شراب نہ پینا کیونکہ شراب ہر قسم کی بے حیائی کی جڑ ہے، خود کو نافرمانی سے دور رکھنا، اس لیے کہ نافرمانی کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی اترتی ہے۔ خود کو لڑائی سے بھاگنے سے بچاؤ، اگرچہ لوگ ہلاک ہو جائیں اور جب لوگوں پر موت طاری ہو

اور تم ان میں ہو تو ہمیں ثابت قدمی اختیار کرنا ہوگی نیز اپنے دل کو اپنے دل و خیال پر خرچ کرنا اور ان سے اوب کی لاشی کو نہ اٹھانا اور اللہ کے بارے میں انہیں ڈراتے رہنا (احمد)

۶۲ - (۱۴) وَهَذَا حَدِيثٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّمَا الْيَفَاقُ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَّا الْيَوْمُ، فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ، أَوِ الْإِيمَانُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد نبوت میں نفاق موجود تھا لیکن (نبوت کے بعد) آج کفر یا ایمان ہے (بخاری)

وضاحت: منافع اس شخص کو کہتے ہیں جو ایمان کا اظہار کرتا ہو لیکن اس کے باطن میں کفر ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تلبیف قلبی کرتے ہوئے ظاہری اسلام کو قبول کر لیتے لیکن دوسری نبوی کے بعد تلبیف قلبی کی مصلحت نہیں ہے لہذا جو کسی کا ظاہر ہو گا اس کے مطابق اس سے برتر ہو گا (واللہ اعلم)

(۲) بَابُ فِي الْوَسْوَسةِ

(وسوسہ کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۳ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا وَسَّوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَتَكَلَّمْ بِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ان دوسروں کو معاف کر دیا ہے جو ان کے دلوں میں رونما ہوتے ہیں جب تک کہ وہ دوسرے کے مطابق کام نہیں کرتے یا اس کے ساتھ کلام نہیں کرتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: لغت عرب میں دوسرے کا اطلاق پست آواز پر ہوتا ہے خیال رہے دوسرے میں استقرار نہیں ہوتا تردد و امن گیر رہتا ہے۔ اگر دل میں جنم لینے والے خیالات رذیل کاموں کی طرف دعوت دیتے ہیں تو ان خیالات کو دسوس کہا جاتا ہے اگر وہ اچھے کاموں کی طرف رجحان پیدا کرتے ہیں تو البلمات ہیں۔

اُمت محمدیہ کی خصوصیت ہے کہ ان کے ”دوسرے اختیاریہ“ اور ”دوسرے ضروریہ“ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے اور وہ قتلِ مؤاخذہ نہیں ہیں۔ جبکہ سلفہ امتوں کے صرف ”دوسرے ضروریہ“ کو اللہ نے معاف کیا ہے۔ ”دوسرے اختیاریہ“ یہ ہے کہ خیالات دل میں جنم لیں اور مسلسل پودرش پاتے رہیں اور انسان بھی چاہے کہ ان خیالات کو عملی جامہ پہنائے اور لغت حاصل کرے لیکن زندگی بھر ان آرزوؤں کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکے، آرزوئیں خام ہی رہیں (واللہ اعلم)

۶۴ - (۲) وَفَضَّلَهُ، قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلُوهُ: «إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظِمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ!» قَالَ: «أَوْ قَدْ وَجَدْتُمُوهُ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «ذَلِكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام میں سے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ ہم اپنے دلوں میں ایسے خیالات پاتے

ہیں کہ ہم ان کو زبان پر لانا نہایت گنہہ سمجھتے ہیں۔ آپ نے استفسار کیا، واقعی تم ایسے خیالات پاتے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، یہ تو صریح ایمان (کی علامت) ہے (مسلم)

۶۵ - (۳) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ، فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتَّى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ رَبُّكَ؟ فَلَاذًا بَلَّغَهُ، فَلَيْسْتَ عِندَ اللَّهِ وَلَيْسَتْهُ» متفق عليه.

۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان تمہارے پاس آتا ہے اور وہ اسے اس وسوسہ میں مبتلا کرتا ہے کہ فلاں کا خالق کون ہے؟ فلاں کا خالق کون ہے؟ یہاں تک کہ وہ کہتا ہے کہ تیرے پروردگار کا خالق کون ہے؟ جب کوئی شخص اس قول تک پہنچ جائے تو وہ اعوذ باللہ کے اور (اس سوچ سے) باز آجائے (بخاری، مسلم)

۶۶ - (۴) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُونَ حَتَّى يُقَالَ: هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا؛ فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ». متفق عليه.

۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا یہ اللہ ہے جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جو شخص اس خیال کو پائے وہ کہے کہ میرا اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان ہے۔ (بخاری، مسلم)

۶۷ - (۵) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مَنْ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ». قَالُوا: وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَإِيَّايَ، وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ، فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس کا جن ساتھی اور فرشتہ ساتھی مقرر کیا گیا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا، آپ کے ساتھ بھی مقرر ہیں؟ آپ نے فرمایا، میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ نے اس کے خلاف میری مدد کی ہے وہ میرا مددگار ہو گیا ہے وہ مجھے بس اچھے کام کا مشورہ دیتا ہے (مسلم)

۶۸ - (۶) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْعَلُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان انسان میں خون کی طرح جاری و ساری رہتا ہے (بخاری، مسلم)

۶۹- (۷) وَهَنَ ابْنُ مَرْيَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ، فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ، غَيْرَ مَرِيَمَ وَابْنَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بھی کسی عورت کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے پیٹ پر ہونے کے وقت شیطان اس کو چوک مارتا ہے۔ بچہ اس کے چوک مارنے سے لوبھی آواز کے ساتھ روتا ہے البتہ مریم طہیہ السلام اور ان کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) اس سے مستثنیٰ ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مریم طہیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر فعلیت حاصل ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور معجزات ایسے ہیں جو کسی دوسرے وغیرہ کے نہیں ہیں۔ یہ دونوں اس لیے مستثنیٰ ہیں کہ مریم طہیہ السلام کی والدہ سح کی دعا کو اللہ نے قبول کیا ہے۔ سورت آل عمران آیت ۳۵ میں یہ دعا مذکور ہے۔

۷۰- (۸) وَهَنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَبَّاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ نَزْعُهُ مِنَ الشَّيْطَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے چہنچے کا سبب شیطان کا چوک مارنا ہوتا ہے (بخاری، مسلم)

۷۱- (۹) وَهَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ ابْلِيسَ يَضَعُ عَرْسَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَنْعَثُ سَرَابًا، يَفْتِنُونَ النَّاسَ، فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنَزَلَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا. فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا. قَالَ: ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ. قَالَ: فَيُدْنِيهِ مِنْهُ، وَيَقُولُ: نَعَمْ أَنْتَ. قَالَ الْأَعْمَشُ: أَرَاهُ قَالَ: «فَيَلْتَزِمُهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے بعد ازاں وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے کہ لوگوں کو گمراہ کریں۔ اس کے نزدیک اس شیطان کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ پرور ہوتا ہے۔ ایک شیطان ابلیس کے پاس آتا ہے اس کو اطلاع دیتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا ہے۔ ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بعد ازاں ایک اور شیطان آتا ہے، وہ اطلاع دیتا ہے کہ میں نے فلاں انسان اور اس کی بیوی کے درمیان اختلاف

کی طعج حاصل کر دی ہے اور ان دونوں میں جدائی کرا دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا 'شیطان اس کو اپنے قریب کرتا ہے اور (شباب دیتے ہوئے) کہتا ہے تو بہت اچھا ہے۔' اعش راوی بیان کرتا ہے میرا خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا 'ابلیس اپنے شیطان ساتھی کے ساتھ معاقد کرتا ہے' (مسلم)

۷۲۔ (۱۰) وَهَنَهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ مِنْ أَنْ يُعْبِدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'بلاشبہ شیطان اس بات سے یأسید ہو گیا ہے کہ جزیرۃ العرب میں نماز ادا کرنے والے اس کو معبود بنائیں گے البتہ آپس میں جنگ و جدال ممکن ہے' (مسلم)

الفصل الثانی

۷۳۔ (۱۱) هَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: «إِنِّي أُحَدِّثُ نَفْسِي بِالنَّبِيِّ لِأَنِّي أَكُونُ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ». قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَاسَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا۔ اس نے بیان کیا کہ میں اپنے دل میں ایسے خیالات پاتا ہوں 'میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے کہ میں کوئلہ ہو جاؤں اس سے کہ میں ان خیالات کو زبان پر لاؤں۔ آپؐ نے فرمایا 'تمہارے تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اس (ابلیس) کے معاملہ کو صرف دوسو انداز تک رکھا (ابو داؤد)

۷۴۔ (۱۲) وَهَنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَعْمَةً بَابِنِ آدَمَ، وَلِلْمَلِكِ لَعْمَةً: فَأَمَّا لَعْمَةُ الشَّيْطَانِ فَإِعَادُ الْبَشَرِ، وَتَكْذِيبُ الْحَقِّ. وَأَمَّا لَعْمَةُ الْمَلِكِ فَإِعَادُ الْخَيْرِ وَتَصْدِيقُ الْحَقِّ. فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ؛ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ، فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ، وَمَنْ وَجَدَ الْآخَرَى؛ فَلْيَتَوَكَّلْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ [الرَّجِيمِ]». ثُمَّ قَرَأَ: «الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ». رَوَاهُ الْإِسْرَاقِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۷۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'شیطان آدم کے بیٹے کے دل میں خیال ڈالتا ہے اور فرشتے بھی خیال ڈالتا ہے۔ شیطان کا چوکا برائی کا وعدہ دیتا ہے اور حق کو جھٹلاتا ہے اور فرشتے کا چوکا اچھے کلام کا وعدہ کرتا ہے اور حق کی تصدیق کرتا ہے۔ جو شخص اس کا احساں

کے تو وہ سمجھ لے کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے۔ وہ اللہ کی تعریف کرے اور جو شخص دوسری بات کو پائے وہ اللہ کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ طلب کرے۔ پھر آپ نے قرآن پاک کی ایک آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”شیطان تم کو فخر کا وعدہ دیتا ہے اور تمہیں بے حیائی کا مشورہ دیتا ہے۔“ (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے، اس لیے کہ اس کی سند میں عطاء بن سائب راوی اختلاط والا ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۷۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۸)

۷۵- (۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ، حَتَّى يُقَالَ: هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟ فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقُولُوا: اللَّهُ أَحَدٌ، اللَّهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، ثُمَّ لِيَتَفَلَّ عَنْ تَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلِيُسْتَعِذَّ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَسَنَدُ كَرِّ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْأَخْوَصِ فِي بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ التَّحْرِيرِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ کہا جائے گا اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب لوگ یہ کلمہ کہنے لگیں تو تم کہو اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جتانہ اس کو کسی نے جتا ہے اور اس کا کوئی مثل نہیں ہے۔ بعد ازاں دائیں جانب تین بار تمھوک پھینکے اور شیطان مردود سے پناہ طلب کرے۔ (ابوداؤد)

اور مغریب ہم عمرو بن احوص سے (مروی) حدیث کو خلیفہ یوم النحر کے باب میں ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلمہ بن فضل راوی قتل مجتہد نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۳، مرآت الفاضل جلد ۱ صفحہ ۱۵۵)

الفصل الثالث

۷۶- (۱۴) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ، حَتَّى يَقُولُوا: هَذَا خَلَقَ كُلُّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَلِمُسْلِمٍ: «قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنْ أَمْتَكْ لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ: مَا كَذَا؟ مَا كَذَا؟ حَتَّى يَقُولُوا: هَذَا خَلَقَ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟».

تیسری فصل

۷۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لوگ

ہمیشہ دریافت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا یہ اللہ ہے اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے اللہ کا خالق کون ہے؟ (بخاری)

اور مسلم میں ہے آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کا قول ہے کہ ”آپ کی امت ہمیشہ کہتی رہے گی یہ کیا ہے؟ یہ کیا ہے؟ یہاں تک کہ کہیں گے یہ اللہ ہے جس نے مخلوق کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟“

۷۷- (۱۵) وَهَنَّ عُمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَبَيْنَ قِرَائَتِي يُلَبِّسُهَا عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ، وَأَنْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۷: عُمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! شیطان میرے میری نماز اور میری قرأت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے مجھ پر قرأت کو غلط کھٹ کر دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے جس کا نام ”خَنْزَب“ ہے جب تو اسے محسوس کرے تو اللہ کے ساتھ اس سے پناہ طلب کر اور اپنے بائیں جانب تین بار تھوک دے (عثمان کہتے ہیں) میں نے ایسے ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اس دوسرے کو ختم کر دیا (مسلم)

۷۸- (۱۶) وَهَنَّ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ: إِنِّي أَهْمُ فِي صَلَاتِي فَيَكْثُرُ ذَلِكَ عَلَيَّ، فَقَالَ لَهُ: «أَمِضْ فِي صَلَاتِكَ، فَإِنَّهُ لَنْ يَذْهَبَ ذَلِكَ عَنْكَ حَتَّى تَنْصَرِفَ وَأَنْتَ تَقُولُ: مَا أَتَمَمْتُ صَلَاتِي». رَوَاهُ مَالِكٌ.

۷۸: قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں ایک شخص نے ان سے دریافت کیا کہ مجھے نماز میں وہم رہتا ہے اور کثرت سے رہتا ہے؟ قاسم نے اس سے کہا تو نماز میں مشغول رہ تجھ سے وہم نہیں جائے گا یہاں تک کہ تو نماز سے فارغ ہو جائے گا اور تو کہہ رہا ہو گا کہ میں نے نماز کو مکمل نہیں کیا (مالک)

وضاحت: یہ روایت امام مالک کے بلاغات سے ہے۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ امام مالک کے بلاغات کی اسناد قوی ہیں (مرعات الفاتح جلد ۱ صفحہ ۵۷)

(۳) بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدْرِ

(تقدیر پر ایمان لانا)

الفصل الأول

۷۹- (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُتِبَ لِلَّهِ مَقَادِيرُ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ» قَالَ: «وَلَا كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۷۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تمام مخلوق کی تقدیر کو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال قبل تحریر کر دیا تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا (مسلم)

۸۰- (۲) وَعن ابنِ عمرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ شَيْءٍ يُقَدَّرُ حَتَّى الْعِجْزُ وَالْكَيْسُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز تقدیر کے ساتھ ہے یہاں تک کہ عجز اور اعلیٰ بھی (مسلم)

۸۱- (۳) وَعن أبي هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عِنْدَ رَبِّهِمَا، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى؛ قَالَ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بَيِّدَم، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ، وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ، ثُمَّ أَهْبَطَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ؟ قَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ، وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَحَ فِيهَا تَبَيَّنَ كُلُّ شَيْءٍ، وَقُرْبُكَ نَجِيًّا، فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللهُ كُتِبَ التَّوْرَةُ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ قَالَ مُوسَى: بِأَرْبَعِينَ عَامًا. قَالَ آدَمُ: فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا «وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى»؟ قَالَ:

نَعَمْ. قَالَ: أَفَتَلَوْا مِنِّي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا [قَدْ] كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بَارِعِينَ سَنَةً؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَفَحَّجَ آدَمُ مُوسَى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کے ہاں جھگڑا کیا تو آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اعتراض کیا اور کہا: آپ وہ آدم ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو اپنی جنت میں آبلو کیا پھر آپ نے اپنی غلطی سے لوگوں کو زمین پر اتار دیا۔ آدم علیہ السلام نے کہا: آپ وہ موسیٰ ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کرنے کے ساتھ منتخب کیا اور آپ کو کتب کی تختیاں عطا کیں جن میں ہر چیز کی وضاحت تھی اور آپ کے ساتھ سرگوشی کر کے آپ کو اپنا قرب عطا کیا۔ آپ کتنا عرصہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے "تورات" کو میرے پیدا کرنے سے پہلے تحریر فرمایا؟ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: چالیس سال پہلے۔ آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: بھلا آپ نے اس میں پایا ہے کہ آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی (اور) وہ راہ صواب سے ہٹک گیا؟ انہوں نے جواب دیا: درست ہے۔ انہوں نے کہا: کیا آپ مجھے ایسے عمل پر ملامت کرتے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے چالیس سال قبل تحریر کر دیا تھا کہ میں وہ کام کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس آدم علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام پر غلبہ حاصل ہو گیا (مسلم)

وضاحت: آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان یہ مناظرہ عالم برزخ میں ہوا اور آسمان میں ان کی ارواح کی ملاقات ہوئی۔ اس حدیث میں موسیٰ علیہ السلام کا یہ کہنا کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا۔ اس کو ہم ظاہر پر محمول کریں گے، اس کی کیفیت اور تشبیہ بیان کیے بغیر اس پر ایمان رکھیں گے ہرگز تاویل نہیں کریں گے۔

فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو احرام سجدہ کرنا دراصل اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت ہے اور یہ پہلی امتوں میں مشروع تھا۔ اُمتِ محمدیہ میں مشروع نہیں ہے۔ امام بغوی کا قول زیادہ صحیح ہے کہ سجدہ لغوی تھا یعنی تواضع اور جھکنے کی شکل تھا، جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا لیکن اسلام میں یہ سجدہ باطل قرار دیا گیا۔ اب جھکنا بھی نہیں ہے۔

تقدیر کا سہارا لیتے ہوئے گناہ کے ارتکاب پر خود کو دلیر کرنا قباحت اور بے شرمی ہے۔ اس کا شرعاً اور عقلاً کچھ جواز نہیں ہے لیکن کسی نافرمانی کے صلہ میں ہونے پر پریشانی اور غم کو دور کرنے کے لیے تقدیر کا سہارا لینا درست ہے جیسا کہ آدم علیہ السلام نے خود کو قتل دی اور اپنی بے چینی کو رفع کیا۔ بہر حال مصائب میں تقدیر کا سہارا لینا درست ہے گناہ میں ناجائز ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے (مدارج السالکین جلد ۱ ص ۱۸۹-۱۹۰)

۸۲- (۴) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: «إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمَةٍ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نَظْفَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ

ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً يَتَلَّ ذَلِكَ، ثُمَّ يَنْبَغُ إِلَيْهِ مَلِكًا يَأْزِيعُ كَلِمَاتٍ: فَيَكُنْتُ عَمَلَهُ، وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ، وَشَقِيَّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يَنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ يَعْمَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ يَعْمَلُ أَهْلَ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا. وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ يَعْمَلُ أَهْلَ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ يَعْمَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صدق اور مصدق ہیں، نے ہمیں بتایا ہے کہ تم میں سے ہر شخص کی تخلیق اس کی والدہ کے رحم میں چالیس دن نطفہ کی شکل میں رہتی ہے۔ بعد ازاں چالیس روز بجا ہوا خون۔ پھر چالیس روز گوشت کا ککڑا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ اس کی جانب ایک فرشتے کو چار کلمات دے کر بھیجتے ہیں۔ فرشتہ اس کے اعمل، اس کی تقدیر، اس کا رزق اور اس کے بد بخت یا نیک بخت ہونے کو تحریر کرتا ہے۔ پھر اس میں روح کو ودیعت کیا جاتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تم میں سے ایک شخص جنت والوں کے اعمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ باقی رہ جاتا ہے پھر اس پر تقدیر سبقت لے جاتی ہے تو وہ دوزخیوں والے اعمل کرنے لگ جاتا ہے تو وہ دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے ایک شخص دوزخیوں والے اعمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ باقی رہ جاتا ہے پھر اس پر تقدیر غالب آ جاتی ہے (اور) وہ جنتیوں جیسے اعمل کرنے لگ جاتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے (بخاری، مسلم)

۸۳- (۵) وَهْنٌ سَهْلٌ بَنِي سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۳: نسل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ ایک بندہ دوزخیوں والے اعمل کرتا رہتا ہے جب کہ وہ جنت والوں سے ہوتا ہے اور جنتیوں والے اعمل کرتا رہتا ہے جب کہ وہ دوزخ والوں سے ہوتا ہے۔ بس اعمل کا اعتبار تو خاتمہ کے ساتھ ہے (بخاری، مسلم)

۸۴- (۶) وَهْنٌ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طُوبَى لِهَذَا، عَصَفُوهُ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ، لَمْ يَعْمَلِ السَّوَّةَ وَلَمْ يَذْرُؤْهُ. فَقَالَ: «أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا، خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا، خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کے ایک بچے کے جنازے پر دعوت دی گئی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس بچے کے لیے خوشی ہے، یہ تو جنت کے پرندوں میں سے ایک پرندہ ہے۔ اس سے کوئی برا فعل سرزد نہیں ہوا بلکہ اس نے (بڑے اعمال کرنے کے وقت کو ہی) نہیں پایا۔ آپ نے فرمایا: عائشہ (حیرا اعتقاد یہ ہے) جب کہ صحیح بات اس کے خلاف ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے کچھ لوگوں کو پیدا فرمایا، ان کو جنت کے لیے پیدا کیا جب کہ وہ اپنے آپہم کی پشت میں تھے اور دوزخ کے لیے کچھ لوگوں کو پیدا فرمایا، ان کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے لیے پیدا فرمایا جب کہ وہ اپنے آپہم کی پشت میں تھے (مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس وقت پر محمول ہو گا جب کہ آپ کو ابھی مسلمانوں کے بچوں کی فطرت کے بارے میں علم نہیں تھا۔ اُمت کے علماء کا اس پر اجماع ہے کہ مسلمانوں کے بچے جو بچپن میں فوت ہو جاتے ہیں وہ جنت میں ہوں گے۔ کتب اللہ اور سنتِ محمدیہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔
(مرقات الفاتحی جلد ۱ صفحہ ۸۸)

۸۵- (۷) وَهْنٌ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا نَتَكَلَّفُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدْعُ الْعَمَلُ؟ قَالَ: «إِعْمَلُوا فَكُلُّ مُبَسَّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ؛ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَسَّرُ لِعَمَلٍ [أَهْلٍ] السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَسَّرُ لِعَمَلٍ [أَهْلٍ] الشَّقَاوَةِ، كَمْ قَرَأْتُ: «فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى» آيَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کا مکان دوزخ یا جنت میں متعین ہو چکا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کرتے ہوئے عمل کرنا ترک نہ کر دیں۔ آپ نے فرمایا: عمل کرتے رہو ہر شخص کو اس عمل کی توفیق دی جائے گی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو شخص (اللہ کے علم میں) سعادت والوں سے ہے، اس کو سعادت کے عمل کی توفیق حاصل ہوگی اور جو شخص (اللہ کے علم میں) بدبخت لوگوں سے ہے، اس کو بدبخت بننے کی توفیق ملے گی۔ بعد ازاں آپ نے قرآن پاک کی ایک آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”جس شخص بے علیہ دیا اور تعویٰ اختیار کیا اور نیک بات کی تصدیق کی“ (بخاری، مسلم)

۸۶- (۸) وَهْنٌ أَبِي مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِنَ الزَّانَا، أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَرَزْنَا الْعَيْنَ النَّظَرُ، وَزَنَا اللِّسَانَ الْمُنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتُسْتَهَيِّ، وَالْفَرْجُ يَصْدَقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: «كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبُهُ مِنَ الزَّانَا، يُدْرِكُ ذَلِكَ لَا

مَحَالَّةً، الْعَيْنَانِ زَنَاهُمَا النَّظَرُ ، وَالْأُذُنَانِ زَنَاهُمَا الْإِسْتِمَاعُ ، وَاللِّسَانُ زَنَاهُ الْكَلَامُ ،
وَالْيَدُ زَنَاهَا الْبَطْشُ ، وَالرِّجْلُ زَنَاهَا الْخُطَا ، وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَتَّى ، وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ
الْفَرْجُ وَيَكْذِبُهُ .

۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آدم کے بیٹے پر اس کے زنا کے جتنے کو جیت کر دیا ہے وہ لازمی طور پر اس کو پائے گا پس آنکہ کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا زنا بولنا ہے اور (انسان کا) لہس آرزوئیں کرتا ہے اور شہوت پر آمادہ ہوتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے اور اس کی تکذیب کرتی ہے (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا ' آدم کے بیٹے پر اس کے زنا کا حصہ جیت ہے وہ لازمی طور پر اس کو پائے والا ہے ' آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے ' کالوں کا زنا سنتا ہے اور زبان کا زنا کلام کرنا ہے ' ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے اور دل خواہشات کو ابھارتا ہے اور آرزوئیں پیدا کرتا ہے (لیکن) شرمگاہ اس کی (کبھی) تصدیق کرتی ہے اور (کبھی) تکذیب کرتی ہے۔

وضاحت: اصل زنا شرمگاہ کو حرام جگہ پر استعمال کرنا ہے یہی بڑا زنا ہے اور اگر شرمگاہ محفوظ ہے تو زنا کا جرم بڑا نہیں ہو گا۔ اس کے علاوہ دیگر عموال کا زنا استغفار، وضو اور نماز کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے ' اس لیے کہ یہ زنا کے مقدمات ہیں اصل زنا نہیں ہے (واللہ اعلم)

۸۷- (۹) وَهَنَّ عِمْرَانُ بْنُ الْحُبَصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْذِبُونَ فِيهِ؟ أُنْشِئْ قَضِيَّ عَلَيْهِمْ وَمَضِيَّ فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ، أَوْ فِيمَا يَسْتَقْبِلُونَ بِهِ وَمَا آتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَبَيَّتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ فَقَالَ: وَلَا، بَلْ شَيْءٌ قَضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضِيَ فِيهِمْ، وَتُصَدِّقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا﴾ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۸۷: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مُزینہ (قبیلہ) کے دو انسانوں نے عرض کیا ' اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں کہ لوگ جو آج عمل کرتے ہیں اور اس میں مشقت اٹھاتے ہیں کیا وہ ایسا عمل ہے کہ ان کے بارے میں اس کا فیصلہ ہو چکا ہے اور انزل میں ان کی تقدیر میں جیت ہو چکا ہے یا وہ عمل زمانہ مستقبل میں ہے کہ اس عمل کے بارے میں ان کے پیغمبر نے انہیں مطلع کیا ہے اور اس کے بارے میں ان کی رحمت قائم ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا ' نہیں! بلکہ وہ عمل ایسا ہے کہ انزل میں اس کا فیصلہ ہو چکا ہے اور ان کے بارے میں ثابت ہے اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اور انسان کی قسم اور اس کی جس نے اس (کے اعمال) کو برابر کیا پھر اس کو بدکاری (سے بچنے) اور پرہیزگاری کی سمجھ دی" (مسلم)

۸۸- (۱۰) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي رَجُلٌ

شَابٌ ، وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ ، وَلَا أَحَدٌ مَا اتَزَوَّجَ بِهِ النِّسَاءَ ، كَأَنَّهُ يَسْتَأْذِنُهُ
فِي الْإِخْتِصَاءِ ، قَالَ : فَسَكَتَ عَنِّي ، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَسَكَتَ عَنِّي ، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ ،
فَسَكَتَ عَنِّي ، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ! جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَا فِي ،
فَاخْتَصَّ عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرَّ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۸۸ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں 'میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں
ہاں سہل ہوں اور میں اپنے نفس پر دنا میں واقع ہونے سے ڈرتا ہوں اور میرے پاس اتنا مل نہیں ہے کہ جس
کے ساتھ میں نکاح کر سکوں۔ گویا کہ وہ آپ سے غصی ہونے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ
آپ میرے سوال پر خاموش رہے۔ پھر میں نے پہلے کی طرح عرض کیا 'آپ میرے سوال پر خاموش رہے۔ پھر
میں نے پہلے کی طرح سوال کو دہرایا۔ آپ میرے سوال پر خاموش رہے۔ میں نے پھر پہلے کی طرح وہی سوال کیا۔
اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اے ابو ہریرہ! قلم (لکھ کر) ٹپک ہو چکا ہے جس کو تو لٹنے والا ہے (تجھے
اختیار ہے) غصی ہو یا نہ ہو (بخاری)

وضاحت : اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کو غصی کرنے کی اجازت میں دی بلکہ یہ امر
بطور تردید کے ہے جیسا کہ قرآن پاک میں سورۃ الروم آیت ۳۰ میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) "میں جو غصی
چاہتا ہے ایمان لے آئے اور جو غصی چاہتا ہے کافر ہو جائے۔" مذکورہ آیت میں اختیار میں ہے بلکہ تردید ہے۔
ظاہر ہے کہ کافر ہونے کا اللہ کی جانب سے اختیار میں ہے جیسا کہ غصی ہونے کا اختیار میں ہے اور لفظ (لو)
برابری کے معنی میں ہے۔ دونوں برابر ہیں۔ تقدیر کے مطابق عمل ہو گا (واللہ اعلم)

۸۹ - (۱۱) وَهَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ
قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ ، يَصْرِفُهُ كَيْفَ يَشَاءُ ، ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «اللَّهُمَّ مُصْرِفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۸۹ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا 'تمام انسانوں کے دل رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی طرح ہیں جیسے وہ چاہتا ہے پھیرتا ہے۔
بعد ازاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی "اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی
فرمانبرداری کی جانب مائل کر دے۔" (مسلم)

۹۰ - (۱۲) وَهَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَا مِنْ مَوْلُودٍ
إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ ، كَمَا تُنْتَجِجُ الْبَيْهَمَةُ بِبَيْهَمَةٍ
جَمْعَاءَ . هَلْ تُحِشُّونَ فِيهَا مِنْ جَذَعَاءَ ؟ ثُمَّ يَقُولُ : «فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا
لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کا ہر بچہ اسلام پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے والدین اس کو یہودی بنا لیتے ہیں یا عیسائی بنا لیتے ہیں یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسا کہ چارپائے اپنے بچے کو تہم الحقت پیدا کرتے ہیں۔ کیا تم ان میں سے کسی بچے کو کٹے ہوئے کھن والا پاتے ہو؟ پھر ابو ہریرہ نے آیت طہرات کی (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کی فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی مخلوق میں تبدیلی نہیں ہے" یہ دین (اسلام بالکل) سیدھا ہے اس میں ٹیڑھا پن نہیں ہے۔ (بخاری، مسلم)

۹۱- (۱۳) وَهْنُ أَبِي مُوسَى [الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ: (إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْتَبِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النَّوْزُ، لَوْ كُشِفَتْ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتِ) وَجْهَهُ مَا ارْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۱: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے پانچ باتیں فرمائیں، آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو نیند نہیں آتی اور اس کے لیے لائق نہیں کہ وہ سوئے۔ وہ تراندہ کو نیچا اور اونچا کرتا ہے۔ اس کے سامنے رات کے اعمال دن کے اعمال سے قبل اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے قبل پیش کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو نور نے ڈھلپ رکھا ہے۔ اگر وہ نور کے حجاب کو زائل کر دے تو اس کی ذات کے جلال کے الزام ان تمام چیزوں کو راکھ کر دیں جن تک اللہ تعالیٰ کی نظر پہنچتی ہے (جب کہ اللہ تعالیٰ کی نظر اس کی تمام مخلوق پر محیط ہے پس تمام مخلوق راکھ کا ڈھیر ہو جائے گی) (مسلم)

۹۲- (۱۴) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (يَدُ اللَّهِ مَلَأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَابٌ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، أَرَأَيْتُمْ مَا اتَّفَقَ مَذْخَلُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِيضْ مَا فِي يَدِهِ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَيَبْدُو الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ).

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: (يَعِينُ اللَّهُ مَلَأَى - قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلَأَ - سَحَابٌ لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ).

۹۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، لگاتار بے دریغ خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں آتی وہ رات دن دے رہا ہے کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس نے آسمان و زمین کی مخلیق سے کتنا خرچ کیا ہے؟ اس خرچ کرنے سے اس کے ہاتھ میں کمی نہیں آتی، اس کا غرش پانی پر ہے اور اس کے ہاتھ میں تراندہ ہے وہ اس کو نیچا کرتا ہے اور اونچا کرتا ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے ابن نمیر نے کہا ہے کہ بھرا ہوا

ہے، ہمیشہ دینے والا ہے، کوئی چیز رات اور دن میں اسے کم نہیں کرتی۔

۹۳۔ (۱۵) وَصَفَهُ، قَالَ: سُبُّلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذِرَارِي الْمَشْرِكِينَ، قَالَ: وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی (ظلمت) لولہ کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ انہوں نے کیا عمل کرتا تھا (یعنی توقف اختیار کیا جائے) (بخاری، مسلم)

وضاحت: مشرکین کے بچے جو بچپن میں فوت ہو جاتے ہیں، ان کے بارے میں ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہے جس کو چاہے جنت میں داخل کرے جس کو چاہے دوزخ میں بھیجے۔ زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ بچے جنت میں ہوں گے۔ اس کی دلیل اللہ رب العزت کا یہ ارشاد مبارک بھی ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”ہم کسی کو (اس وقت تک) عذاب میں گرفتار نہیں کرتے جب تک کہ ہم ان میں کسی پیغمبر کو نہ بھیجیں۔“ امام بخاری، شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور امام ابن قیم کا بھی یہی مسلک ہے (مرعۃ المفاتیح جلد ۱ صفحہ ۸۰)

الفصل الثلثین

۹۴۔ (۱۶) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: أَكْتُبْ. فَقَالَ: مَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: أَكْتُبُ الْقُدْرَ. فَكُتِبَ مَا كَانَ هُوَ كَائِنًا إِلَى الْآبِلَةِ. رَوَاهُ الْيَزِيدِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا

دوسری فصل

۹۴: عبد اللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو پیدا فرمایا وہ قلم ہے۔ اس سے کہا، تو تحریر کر۔ اس نے دریافت کیا، میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تقدیر لکھ۔ چنانچہ قلم نے جو ہو چکا اور جو کچھ اب تک ہوئے والا ہے، سب تحریر کر دیا (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے غریب ہے۔

وضاحت: صحیح مسلم میں مروی حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیر کو ثبت فرمایا تو اس وقت اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔ معلوم ہوا کہ قلم پیدا کرنے سے پہلے عرش کو پیدا کیا اور ایک روایت میں ہے کہ پانی ہوا پر تھا تو پانی سے پہلے ہوا کو پیدا فرمایا۔ قلم کی اولیت اضلی ہے حقیقی میں ہے۔ یہ حدیث کہ اللہ نے پہلے عقل کو پیدا فرمایا ثابت نہیں ہے (واللہ اعلم)

۹۵۔ (۱۷) وَهَنَّ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُبُّلَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾
 الْآيَةِ، قَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ
 بِيَمِينِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّتَهُ، فَقَالَ: خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ، وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ، ثُمَّ
 مَسَحَ ظَهْرَهُ [بِيَدِهِ] فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّتَهُ، فَقَالَ: خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ، وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ
 يَعْمَلُونَ». فَقَالَ رَجُلٌ: فَيَعْمَلُ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ إِذَا خَلَقَ
 الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ؛ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
 فَيُدْخِلُهُ فِي الْجَنَّةِ، وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ؛ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ
 مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۹۵: مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس
 آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا (جس کا ترجمہ ہے) ”جب تیرے پروردگار نے آدم علیہ السلام کے پیٹوں کی
 پشت سے ان کی اولاد کو نکلا۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
 آپؐ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا آپؐ نے فرمایا ”بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا۔ پھر ان
 کی پیٹ پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا“ اس سے اولاد کو نکلا اور فرمایا ”میں نے ان کو جنت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ یہ لوگ
 جنتیوں کے اعمال کریں گے۔ پھر ان کی پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔ اس سے اولاد کو نکلا اور فرمایا ”میں نے ان کو دوزخ کے
 لیے پیدا فرمایا ہے اور یہ دوزخیوں والے اعمال کریں گے۔ ایک شخص نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! پھر
 عمل کا کیا (تاکید) ہے؟ آپؐ نے فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جنت کے لیے پیدا فرماتا ہے تو اس سے جنت
 والوں جیسے کام کرواتا ہے یہاں تک کہ وہ جنت والوں کے اعمال پر فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ان اعمال کی
 وجہ سے جنت میں داخل فرماتا ہے اور جب کسی شخص کو دوزخ کے لیے پیدا فرماتا ہے تو اس سے دوزخیوں والے
 کام کرواتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ دوزخیوں والے عمل پر فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں والے عمل کی
 وجہ سے دوزخ میں داخل فرماتا ہے (مالک، ترمذی، ابو داؤد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے اس لیے کہ مسلم بن یسار نے عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے لیکن معنی
 کے لحاظ سے یہ حدیث حسن ورجح کی ہے۔ امام ترمذی کی علت ہے کہ وہ منقطع اور مرسل احادیث کو شواہد کی
 وجہ سے حسن قرار دیتے ہیں (واللہ اعلم)

۹۶۔ (۱۸) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ،
 وَفِي يَدَيْهِ كِتَابَانِ، فَقَالَ: «أَتَذَرُونِ مَا هَذَا الْكِتَابَانِ؟ قُلْنَا: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا أَنْ
 تُخْبِرَنَا. فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الْيَمْنَى: «هَذَا كِتَابٌ مِنْ رِثَةِ الْعَالَمِينَ، فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ
 الْجَنَّةِ، وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ أَجْمَلَ عَلَى آخِرِهِمْ، فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُمْ

أَبَدًا. ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ: «هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ، وَأَصْنَافُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ أَجْمَلَ عَلَى آخِرِهِمْ؛ فَلَا يَزَادُ فِيهِمْ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُمْ أَبَدًا. فَقَالَ أَصْحَابُهُ: فَيَمِيزُ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟ فَقَالَ: «سَدِّدُوا وَقَارِبُوا؛ فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلٍ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ أَتَى عَمَلٌ. وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلٍ أَهْلُ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ أَتَى عَمَلٌ». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدِيهِ فَنَبَذَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: «فَرِيقٌ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۶: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ کے دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں۔ آپ نے انحصار فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ یہ دونوں کتابیں کیا ہیں؟ ہم نے عرض کیا، میں! اے اللہ کے رسول! البتہ اگر آپ ہمیں مطلع کریں۔ آپ نے اس کتاب کے بارے میں فرمایا، جو آپ کے دائیں ہاتھ میں تھی کہ یہ کتاب رب العالمین کی جانب سے ہے اس میں جنتیوں، ان کے آباء اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں۔ بعد ازاں آخر میں ان کا میزان درج کیا گیا ہے۔ اب کبھی ان میں زیادتی یا کمی نہیں ہوگی۔ بعد ازاں آپ نے اس کتاب کے بارے میں فرمایا، جو آپ کے بائیں ہاتھ میں تھی کہ یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں دوزخیوں، ان کے آباء اور ان کے قبائل کے نام ہیں پھر آخر میں میزان لگایا گیا ہے۔ کبھی ان میں زیادتی اور کمی نہیں ہوگی۔ آپ کے صحابہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! تو پھر عمل کا کیا (قائد) ہے؟ جب کہ اس سے فراغت ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا، استقامت اختیار کرو اور سیدھی راہ پر چلو۔ اس لیے کہ جنتیوں کا خاتمہ جنت والوں کے عمل کے ساتھ ہوتا ہے اگرچہ (پہلے) وہ کیسے عمل بھی کرتے رہے ہوں۔ اور دوزخیوں کا خاتمہ دوزخ والوں کے عمل کے ساتھ ہوتا ہے اگرچہ (پہلے) وہ کیسے ہی عمل کرتے رہے ہوں۔ بعد ازاں آپ نے دونوں ہاتھوں کو ہلایا اور دونوں کتابوں کو پھینک دیا اور فرمایا، تمہارا پروردگار بندوں سے قاصر ہو چکا ہے (لوگوں کی) ایک جماعت جنت میں ہے اور ایک جماعت دوزخ میں ہے

(تفسیر)

۹۷- (۱۹) وَهَنُ ابْنِ خَزَّامَةَ عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

أَرَأَيْتَ رُقِيَ نَسْرَتُفِيهَا، وَدَوَّاءُ نَسْرَتَاوَى بِهِ، وَتَقَاةُ نَسْرَتِيهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ شَيْئًا؟ قَالَ: «هِيَ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ».

۹۷: ابو خزائمہ سے روایت ہے وہ اپنے والد (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ دم کرنے کے بارے میں فرمائیں جو ہم کرتے ہیں اور دوا کے بارے میں بتائیں جس کے ساتھ ہم علاج کرتے ہیں اور بچلو کی تدابیر جو ہم اختیار کرتے ہیں۔ کیا یہ اللہ کی تقدیر کو بدل دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں (احمد، تفسیر ابن ماجہ)

۹۸- (۲۰) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ، فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَهُ، حَتَّى كَانَتْمَا فُقَيْءٌ فِي وَجْهِهِ حَبُّ الرَّمَانِ، فَقَالَ: «أَبْهَذَا أُمِرْتُمْ؟ أَمْ بِهَذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ؟! لِنَمَّا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَنَازَعُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ، عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ، عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَتَنَازَعُوا فِيهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ ہم (مسئلہ) تقدیر کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے آپ ناراض ہو گئے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ (مبارک) سرخ ہو گیا (وں معلوم ہوتا تھا) گویا کہ آپ کے دونوں رخساروں میں انار کے دانے چھوڑے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے یا میں اس بات کے ساتھ تمہاری جانب سمجھا گیا ہوں؟ تم سے پہلے لوگ چاہ و بیدار ہو گئے جب انہوں نے تقدیر کے بارے میں جھگڑا کیا۔ میں تم پر واجب کرتا ہوں میں تم پر واجب کرتا ہوں کہ تم تقدیر کے بارے میں جھگڑانا نہ کرو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں صلح ملوی ضعیف ہے (مکتبہ علامہ اہلبائی جلد ۱ ص ۱۷۷)

۹۹- (۲۱) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ

۹۹: اور ابن ماجہ نے اس کی مثل عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شعیب کے دادا سے بیان کیا

وضاحت: عمرو شعیب سے روایت کرتے ہیں اور شعیب اپنے دادا عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں یعنی شعیب کا بیل اپنے دادا عبداللہ سے ثابت ہے۔ عبداللہ نے اپنے پوتے شعیب کی پرورش کی۔ شعیب کے والد عمرو اس وقت فوت ہو گئے جب شعیب ابھی کم سن ہی تھے اس بناء پر عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی روایت مرسل اور منقطع نہیں ہے بلکہ متصل ہے اور حسن کے درجہ سے کم نہیں ہے بشرطیکہ عمرو تک اسناد صحیح ہو۔

(واللہ اعلم)

۱۰۰- (۲۲) وَهَنَّ ابْنُ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبْضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ، فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدَرِ الْقَدْرِ الْأَرْضِ، مِنْهُمْ الْأَحْمَرُّ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ، وَالسَّهْلُ وَالْحَزَنُ، وَالْخَيْثُ وَالطَّيْبُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ.

۱۰۰: ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام زمین سے حاصل کی گئی (مٹی کی) مٹی سے پیدا فرمایا۔ پس آدم کی لولادہ زمین کے رنگوں پر آئی۔ ان میں سرخ سفید اور سیاہ رنگ کے ہیں؟ کچھ ان کے

درمیان ہیں اور کچھ نرم مزاج اور سخت مزاج ہیں اور کچھ بد خصلت اور نیک عادت ہیں (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۱۰۱- (۲۳) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خُلُقَهُ فِي ظُلْمَةٍ، وَالْقُلُوبَ عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ، فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى، وَمَنْ أَخْطَاهُ ضَلَّ، فَلِذَلِكَ أَقُولُ: جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۰۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا "آپؐ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق (جنوں اور انسانوں) کو ظلمت (یعنی شہوت) والے پیدا کیا پھر ان پر اپنی روشنی کو ڈالا۔ جس کو یہ نور مل گیا وہ ہدایت پا گیا اور جس کو یہ نور نہ ملا وہ گمراہ ہو گیا۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ اللہ کے علم کے مطابق قلم (کی تحریر) خشک ہو چکی ہے (احمد، ترمذی)

۱۰۲- (۲۴) وَهْنُ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: يَا

مُغْلِبَ الْقُلُوبِ! نَيْتُ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَّا يَكُ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ، هَلْ نَخَافُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ؛ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ، يُغْلِبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

۱۰۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ یہ دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر غلبت فرما" میں نے عرض کیا اے اللہ کے پیغمبر! ہم آپؐ پر اور جس چیز کو جو آپؐ لائے ہیں اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیا آپؐ ہمارے بارے میں خائف ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! اس لیے کہ دل تو اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں اللہ جیسے چاہتا ہے دلوں کو پھیر دیتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

۱۰۳- (۲۵) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِثْلُ الْقَلْبِ

كَرِيْشَةٍ بَارِضٍ فَلَا يَغْلِبُهَا الرِّيحُ ظَهْرًا لَبْطُنٍ» رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۰۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دل کی مثل اس "پر" کی طرح ہے جو چٹیل میدان میں ہے اور ہوائیں اسے اوپر نیچے اٹھتی پھتی ہیں (احمد)

۱۰۴- (۲۶) وَهْنُ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ

حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: بِشَهْدِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ، وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۱۰۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں جب تک کہ وہ چار چیزوں پر ایمان نہ لائے۔ وہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا پیغمبر ہوں، اس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور موت پر اس کا ایمان ہو نیز مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے اور تقدیر پر اس کا ایمان ہو (ترمذی ابن ماجہ)

۱۰۵ - (۲۷) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ: الْمَرْجُئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت سے دو جماعتیں ایسی ہیں جن کا اسلام میں کچھ حصہ نہیں، وہ 'مرجئہ' اور 'قدریہ' ہیں۔ (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت ۱: 'مرجئہ' فرقے کا عقیدہ یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ معصیت کچھ نقصان نہیں دیتی جیسا کہ کفر کے ساتھ فراہم رواری کا کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ان کے نزدیک ایمان قول اور تصدیق کا نام ہے، وہ عمل کو قول اور تصدیق سے مؤخر کرتے ہیں۔ قدریہ فرقہ کے لوگ بندے کو اپنے افعال کا خالق تسلیم کرتے ہیں اور تقدیر پر ان کا ایمان نہیں ہے۔ نیز حدیث میں اسلام کی نفی سے مقصود کمال ایمان کی نفی ہے مطلق ایمان کی نفی نہیں ہے۔ وضاحت ۲: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں علی بن نزار اور نزار بن حیان دونوں راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۵۹)

۱۰۶ - (۲۸) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَسَفٌ وَمَسْحٌ، وَذَلِكَ فِي الْمُكَلِّبِينَ بِالْقَدَرِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ.

۱۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، میری امت میں زمین میں دھنس جانا اور شکلیں تبدیل ہو جانا ہو گا اور یہ ان لوگوں میں ہو گا جو تقدیر کو جھٹلانے والے ہیں (ابوداؤد) اور امام ترمذی نے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

۱۰۷ - (۲۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْقَدَرِيَّةُ مَجْجُوسٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ، إِنْ مَرَضُوا فَلَا تَعُدُّوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۱۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قدریہ (فرقہ) اس امت کے مجوسی ہیں، اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ فوت ہو جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جاؤ (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: مجوسی اس بات کے قائل ہیں کہ اس جمل کے دو خدا ہیں، ایک خدا خیر کا خالق ہے، اس کا نام یزدان ہے۔ دوسرا خدا شر کا خالق ہے، اس کا نام رہرمن ہے۔ قدریہ فرقہ کے لوگ بھی خیر کو اللہ سے کہتے ہیں اور شر کو اپنے نفس سے کہتے ہیں (مرعات جلد ۱ صفحہ ۱۹۶-۱۹۷)

۱۰۸- (۳۰) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدْرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۸ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قدریہ کے ساتھ مجالست نہ کرو اور نہ ہی ان کی جانب اپنے فیصلے لے جاؤ (ابوداؤد)

۱۰۹- (۳۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سِتَّةٌ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يَجَابُ: الرَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللَّهِ، وَالْمُسَلِّطُ بِالْجَبْرُوتِ لِيُعْزَّ مَنْ أَذَلَّهُ اللَّهُ وَيُذِلَّ مَنْ أَعَزَّهُ اللَّهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللَّهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِزَّتِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ، وَالتَّارِكُ لِسِتِّي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي «الْمُدْخَلِ وَرَزِينٍ فِي كِتَابِهِ

۳۰۹ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھ انسان ایسے ہیں جن پر میں لعنت بھیجتا ہوں اور ان پر اللہ بھی لعنت بھیجتا ہے جب کہ ہر پیغمبر مستجاب الدعوات ہوتا ہے۔ ۱۔ اللہ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا۔ ۲۔ اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا۔ ۳۔ بالجبر مسلط ہونے والا تاکہ جس شخص کو اللہ نے ذلیل کیا ہے اس کو عزت عطا کرے اور جس شخص کو اللہ نے عزت عطا کی ہے اس کو ذلت سے ہم کنار کرے۔ ۴۔ اللہ کے حرم پاک کو حلال جاننے والا۔ ۵۔ میرے قربت داروں سے ان چیزوں کو حلال گردانے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ ۶۔ اور میری سنت سے منہ پھرنے والا۔ (یعنی نے مدخل میں اور رزین نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے)

۱۱۰- (۳۲) وَعَنْ مَطَرِ بْنِ عَكَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بَارِضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۰۹ مطربن عکاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ کسی شخص کے بارے میں فیصلہ فرماتا ہے کہ وہ فلاں علاقے میں فوت ہو گا تو اللہ اس کو اس علاقے کی طرف (جانے کا) سبب بنا دیتا ہے (احمد، ترمذی)

۱۱۱- (۳۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَرَارِي

الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: «مِنْ آبَائِهِمْ». فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». قُلْتُ: فَذَرَارِيَّ الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: «مِنْ آبَائِهِمْ». قُلْتُ: بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! ایمان والوں کے بچوں کا (حکم) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا 'ان کا حکم ان کے والدین کے ساتھ ہے۔ میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! بغیر عمل کے ہے؟ آپ نے فرمایا 'اللہ کو خوب علم ہے کہ انہوں نے (بالغ ہو کر) کیا اعمال کرتے تھے (عائشہ کہتی ہیں) میں نے عرض کیا 'شرک کرنے والوں کے بچوں کا (حکم) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا 'ان کا حکم ان کے والدین کے ساتھ ہے۔ میں نے (ازراہِ تعجب) عرض کیا 'بغیر عمل کے ہے؟ آپ نے فرمایا 'اللہ کو خوب علم ہے کہ انہوں نے (بالغ ہو کر) کیا اعمال کرتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: ان احادیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں اور کفار کے بالغ بچے جو بلوغت سے قبل فوت ہو جاتے ہیں وہ جنت میں جائیں گے۔ اس مضمون کی احادیث جن میں ان کے بارے میں توقف اختیار کیا گیا ہے وہ اس بات پر محمول ہوں گی کہ اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم عطا فرمایا تھا کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے (واللہ اعلم)

۱۱۲ - (۳۴) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْوَائِدَةُ وَالْمَوْتُودَةُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'زندہ بچے کو دفن کرنے والی اور (جس کے لئے) اس کو دفن کیا گیا ہے (دولوں) دونوں میں ہیں (ابوداؤد)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۱۱۳ - (۳۵) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَعَ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهِ مِنْ خُمْسٍ: مِنْ أَجَلِهِ، وَعَمَلِهِ، وَمُضْجِعِهِ، وَآثَرِهِ، وَرِزْقِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'بلاشبہ اللہ عزوجل ہر شخص کے پیدا کرنے کے وقت پانچ باتوں 'عمر' 'اعمال' 'دفن' (اس کے زمین میں) چلنے پھرنے اور اس کے رزق سے فارغ ہو چکا ہے (احمد)

۱۱۴- (۳۶) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَكَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدْرِ سَبَّلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ لَمْ يُسَالْ عَنْهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ.

۱۱۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس شخص نے تقدیر میں معمول بات بھی کی اس سے اس کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہو گا اور جس شخص نے کچھ کلام نہیں کیا اس سے کچھ سوال نہیں ہو گا (ابن ماجہ) وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن عثمان بھی راوی بالاتفاق ضعیف ہے۔

۱۱۵- (۳۷) وَفِي ابْنِ الدَّبَلِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدْرِ، فَحَدِّثْنِي لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَذْهَبَهُ مِنْ قَلْبِي. فَقَالَ: لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَآوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ؛ عَذَابَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرَ أَلْهِمَ بَيْنَ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ أَنْفَقْتُ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ، وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَأَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبِكَ. وَلَوْ مِتُّ عَلَى غَيْرِ هَذَا لَدَخَلْتُ النَّارَ. قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ. قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ حَدِيقَةَ بْنَ الْيَمَانِ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ. ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدِّثْنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهٗ.

۱۱۵: ابن الدہلی بیان کرتے ہیں کہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا اور میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے دل میں تقدیر کے بارے میں کچھ (اضطراب) ہے۔ مجھے حدیث بیان کریں شاید اللہ میرے دل کے اضطراب کو ختم کر دے۔ ابی بن کعب نے فرمایا، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام آسمان اور زمین والوں کو عذاب میں (گرفتار) کرے تو ان کو عذاب میں گرفتار کرنے سے اللہ ظالم نہیں ہو گا اور اگر ان سب پر اپنی رحمت (نازل) فرمائے تو اس کی رحمت ان کے لئے ان کے اعمال سے بہتر ثابت ہو گی اور اگر تو اُحد (پہاڑ) کے برابر اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اللہ تجھ سے اس کو قبول نہیں کرے گا جب تک کہ تیرا تقدیر پر ایمان نہ ہو۔ اور تجھے یقین کرنا چاہیے کہ جو (خوشی یا غمی) تجھے ملی ہے اس نے تجھ سے خطا نہیں جانا تھا اور جو (خوشی یا غمی) تجھ سے خطا کر گئی ہے اس نے تجھے ملنا نہیں تھا اور اگر تیری وفات اس عقیدے کے خلاف ہوتی ہے تو تیرا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ ابن الدہلی کہتے ہیں بعد ازاں میں عبد اللہ بن مسعود کے ہاں گیا۔ انہوں نے یہی جواب دیا بعد ازاں میں حدیقہ بن یمان کے ہاں گیا۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا بعد ازاں میں زید بن ثابت کے ہاں گیا۔ انہوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے یہی حدیث بیان کی (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۱۶- (۳۸) وَفِي ثَافِعٍ، أَنَّ رَجُلًا أَقَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: إِنَّ فَلَانًا يُفَرِّأُ

عَلَيْكَ السَّلَامُ. فَقَالَ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحَدْتُ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحَدْتُ فَلَا تَقْرُنُهُ مِنِّي السَّلَامُ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَكُونُ فِي أُمَّتِي - أَوْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ - خَسْفٌ، أَوْ مَسْحٌ، أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۱۶: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عبد اللہ بن عمر کے ہاں گیا اور ان سے کہا کہ فلاں شخص آپ کو سلام کتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اس نے (دین اسلام میں) نئی بات کا اضافہ کر دیا ہے۔ اگر اس نے کسی نئی بات کو نکالا ہے تو اس کو میرا سلام نہ کتا، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، میری امت یا اس امت میں تقدیر کا انکار کرنے والوں میں (زمین میں) دھنسن جانا اور شکلیں تبدیل ہونا یا پتھروں کی بارش کا ہونا ہو گا (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ) امام ترمذی نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۷- (۳۹) وَهَذَا عَلَى رِضَى اللَّهِ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ حَدِيثَ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ وَلَدَيْنِ مَا نَأْتِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هُمَا فِي النَّارِ». فَلَمَّا رَأَى الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِهَا قَالَ: «لَوْ رَأَيْتُ مَكَانَهُمَا لَأَبْغَضْتُهُمَا». قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَوَلَدِي وَمَنْكَ؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي النَّارِ». ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ» رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۱۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خدیجہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دو بچوں کے بارے میں دریافت کیا جو جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے۔ آپ نے فرمایا، دونوں دوزخ میں ہیں۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ کے چہرے پر ناہنیدگی ملاحظہ فرمائی تو آپ نے فرمایا، اگر تو ان دونوں کے مقام سے آگاہ ہو جائے تو تو انہیں متوجس سمجھے۔ خدیجہ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! میرے اس بچے کا کیا حال ہے جو آپ سے ہے۔ آپ نے فرمایا، وہ جنت میں ہے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایماندار اور ان کے بچے جنت میں اور مشرک اور ان کے بچے دوزخ میں ہیں۔ بعد ازاں آپ نے آیت کریمہ تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ انکی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملائیں گے۔“ (احمد)

وضاحت: یہ حدیث مسند احمد میں نہیں ہے البتہ امام احمد کے بیٹے عبد اللہ نے اس حدیث کو (زیادات میں) بیان کیا ہے۔ اس کی سند میں محمد بن عثمان راوی فیر معروف ہے۔ کچھ معلوم نہیں کہ یہ کون ہے؟

(مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۲۰۸)

۱۱۸- (۴۰) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَمَّا خَلَقَ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنِي كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبَيْضًا مِنْ نُورٍ، ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى آدَمَ، فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ! مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: ذُرِّيَّتُكَ. فَرَأَى رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ وَبَيْضَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ: أَيُّ رَبِّ! مَنْ هَذَا؟ قَالَ: دَاوُدُ. فَقَالَ: رَبِّ! كَمْ جَعَلْتَ عُمَرَاءَ؟ قَالَ: سِتِّينَ سَنَةً. قَالَ: رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمَرَايَ أَرْبَعِينَ سَنَةً. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَلَمَّا انْقَضَى عُمَرُ آدَمَ إِلَّا أَرْبَعِينَ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ آدَمُ: أَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمَرَايَ أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: أَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنُكَ دَاوُدَ؟ فَجَحَدَ آدَمُ، فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَنَسِيَ آدَمَ فَآكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ، فَنَسِيتُ ذُرِّيَّتَهُ، أَخْطَأَ أَخْطَأْتُ ذُرِّيَّتَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے آدم (علیہ السلام) کی تخلیق کی اس کی کمر بڑھاتے پھیرا تو اس سے ہر ذی روح نفس باہر آیا جس کو ان کی اولاد سے قیامت کے روز تک پیدا ہونا تھا اور ہر نفس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی چمک کو اجاگر کیا بعد ازاں ان کو آدم (علیہ السلام) پر پیش کیا۔ آدم (علیہ السلام) نے استفسار کیا اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟ اللہ نے فرمایا تمہاری اولاد ہے۔ پھر آدم نے ان میں ایک نفس کو دیکھا تو اس کی آنکھوں کے درمیان نور کی چمک نے اس کو تعجب میں مبتلا کر دیا۔ آدم (علیہ السلام) نے دریافت کیا اے میرے پروردگار! یہ کون ہے؟ اللہ نے فرمایا (اس کی عمر) ساٹھ سال ہے۔ آدم (علیہ السلام) نے کہا اے پروردگار! اس کو میری عمر سے چالیس سال عطا کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدم (علیہ السلام) کی عمر ختم ہونے میں چالیس سال باقی رہ گئے تو ان کے پاس نیک الموت آیا۔ آدم نے سوال اٹھایا کہ کیا میری عمر کے (ابھی) چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ نیک الموت نے کہا کیا آپ نے اپنی عمر کے چالیس سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیے تھے؟ آدم (علیہ السلام) نے انکار کیا تو ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہے اور آدم (علیہ السلام) نے بھول کر درخت کھایا تو ان کی اولاد بھی لسیان میں مبتلا ہوئی اور آدم (علیہ السلام) سے غلطی ہوئی تو ان کی اولاد سے بھی خطائیں سرزد ہوئیں (ترمذی)

۱۱۹- (۴۱) وَهْنُ أَبِي الدُّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ حِينَ خَلَقَهُ، فَضَرَبَ كَيْفَهُ الْيُمْنَى، فَأَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَاءَ كَانَتْهُمْ الذَّرُّ؛ وَضَرَبَ كَيْفَهُ الْيُسْرَى فَأَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاءَ كَانَتْهُمْ الْحُمَمُ، فَقَالَ لِلَّذِي فِي بَيْعِيهِ: إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا أَبَالِي، وَقَالَ لِلَّذِي فِي كَيْفِهِ الْيُسْرَى: إِلَى النَّارِ وَلَا أَبَالِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۱۹: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں کندھے پر ضرب لگا کر سفید نورانی لولاد کو نکالا گویا کہ وہ چوٹیوں کی طرح تھی اور ان کے بائیں کندھے پر ضرب لگا کر سیاہ رنگ کی لولاد کو نکالا گویا وہ کونڈہ تھی تو دائیں جانب والوں کے بارے میں کہا (یہ) جنت والے ہیں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے اور بائیں جانب والوں کے بارے میں کہا (یہ) دوزخ والے ہیں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے (احمد)

۱۲۰ - (۴۲) وَهْنُ ابْنِ نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ - يُقَالُ لَهُ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ - دَخَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ يَعُوذُونَ، وَهُوَ يَنْكِي، فَقَالُوا لَهُ: مَا يُنْكِيكَ؟ أَلَمْ يَفْعَلْ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اقْرَأْ حَتَّى تَلْقَانِي؟» قَالَ: بَلَى، وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِمِصْبِي قَبْضَةً وَأُخْرَى بِأَلْيَمِي الْأُخْرَى وَقَالَ: هَذِهِ لِهَذِهِ، وَهَذِهِ لِهَذِهِ، وَلَا أَبَالِي، وَلَا أَدْرِي رَفَى آتَى الْقَبْضَتَيْنِ أَنَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۰: ابو نضرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا نام ابو عبد اللہ تھا ان کے احباب ان کے ہاں ان کی بیمار پرسی کے لیے آئے تو وہ رونے لگے۔ ان کے رفقاء نے ان سے کہا آپ کس لیے رو رہے ہیں؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نہیں فرمایا کہ ”تم مونچھوں کے ہاں کٹواتے رہنا یہاں تک کہ تمہاری مجھ سے ملاقات ہو“ انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا البتہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل نے اپنے دائیں ہاتھ میں کچھ انساؤں کو پکڑا اور باقی ہاتھ کو دوسرے ہاتھ میں لیا اور فرمایا یہ جنت کے لیے ہیں اور یہ دوزخ کے لیے ہیں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے اب میں نہیں جانتا کہ میں کس قسمی میں ہوں؟ (احمد)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مونچھوں کا کٹوانا سنتِ مؤکدہ بلکہ فطرتِ قدیمہ سے ہے اور اس پر دلومت کرنا جنت میں داخلے کے اسباب میں سے ایک سبب ہے اور اس کے چھوڑنے سے بھیگتی اختیار کرنا خیر کثیر سے محرومی ہے خیال رہے کہ کسی بھی سنت کو معمولی جان کر اس کو ترک نہیں کرنا چاہیے اور اللہ کے خوف سے ہرگز بے پرواہ نہیں رہنا چاہیے کہ کہیں اللہ مذاب میں گرفتار نہ کر دے (واللہ اعلم)

۱۲۱ - (۴۳) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ الْمِيثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ بْنِ عَمَّانَ - بِعَيْنِي عَرَفَهُ - ، فَأَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَاهَا ، فَفَرَّهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قَبْلًا قَالَ: «أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟» قَالُوا: بَلَى! شَهِدْنَا أَنْ نَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ. أَوْ نَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ» رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ”نعمان“ یعنی داؤدی عرفہ میں آدم علیہ السلام کی حیثیت سے تمام انساؤں کو (جن کو پیدا کرنا تھا) نکالا اور ان کو اپنے

سامنے چوٹیوں کی مانند پھیلا دیا۔ پھر ان سے آنے سامنے وعدہ لیا اور کہا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور کہا ”کیوں نہیں ہم نے گواہی دی (یہ وعدہ ہم نے اس لیے لیا) کہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہم تو اس سے بیوقوف تھے (یا تم یہ نہ کہہ دو) کہ ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں نے شرک کیا تھا اور ہم نے ان کے پیچھے چل کر ان کی پیروی کی۔ کیا تو ہمیں باطل پرست لوگوں کے افضل کی وجہ سے عذاب میں گرفتار کرتا ہے؟“ (احمد)

۱۲۲ - (۴۴) وَهْنُ أَبِي بَنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ قَالَ: جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ أَرْوَاجًا، ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ، فَتَكَلَّمُوا، ثُمَّ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ، ﴿وَأَشْهَدُهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: فَإِنِّي أَشْهَدُ عَلَيْكُمْ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضَيْنِ السَّبْعَ، وَأَشْهَدُ عَلَيْكُمْ آبَاكُمْ آدَمَ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَمْ نَعْلَمْ بِهَذَا، إَعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ غَيْرِي، وَلَا رَبَّ غَيْرِي، وَلَا تَشْرِكُوا بِي شَيْئًا. إِنِّي سَارِسِلُ إِلَيْكُمْ رَسُولِي يَذْكُرُونَكُمْ عَهْدِي وَمِيثَاقِي، وَأَنْزَلَ عَلَيْكُمْ كِتَابِي. قَالُوا: شَهِدْنَا بِأَنَّكَ رَبُّنَا وَإِلَهُنَا. لَا رَبَّ لَنَا غَيْرَكَ، وَلَا إِلَهَ لَنَا غَيْرَكَ. فَأَقْرَأُوا بِذَلِكَ، وَرَفَعَ عَلَيْهِمْ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، فَرَأَى الْغَنَى وَالْفَقِيرَ، وَحَسَنَ الصُّورِ وَدُونَ ذَلِكَ. فَقَالَ: رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتُ بَيْنَ عِبَادِكَ! قَالَ: إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَشْكُرَ. وَرَأَى الْأَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مِثْلُ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّورُ، خُصُّوا بِمِيثَاقِي آخِرُ فِي الرِّسَالَةِ وَالنَّبُوَّةِ، وَهُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ﴾ كَانَ فِي تِلْكَ الْأَرْوَاحِ، فَأَرْسَلَهُ إِلَى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحَدَّثَ عَنْ أَبِي: أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۲: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل کے فرمان ”اور جب تیرے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا“ کی تفسیر بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو (نکلنے کے بعد) جمع کیا اور ان کو ذکر و موعظ بتایا، ان کو مختلف اقسام میں کیا پھر انہیں شکل عطا کی اور انہیں بلوایا۔ انہوں نے (اللہ کی مشیت کے مطابق) بات کی۔ بعد ازاں ان سے عہد و میثاق لیا اور انہیں ان کی ذوات پر گواہ بتایا کہ ”کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟“ انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے گواہی دی (پھر) اللہ نے فرمایا ”میں تم پر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو گواہ بناتا ہوں نیز تم پر تمہارے باپ آدم کو گواہ بناتا ہوں کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہمیں تو اس کا علم نہ تھا یقین کرو کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور نہ میرے علاوہ کوئی پروردگار ہے“ میرے ساتھ ہمیں کسی کو شریک نہیں کرنا ہو گا یقیناً میں تمہاری جانب اپنے پیغمبروں کو بھیجتا رہوں گا جو ہمیں میرے ساتھ (کیا ہو) عہد و بیان یاد دلائے رہیں گے اور تم پر اپنی کتابوں کو نازل کروں گا۔ انہوں نے کہا ”ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ہمارا پروردگار اور معبود ہے“ تیرے سوا ہمارا کوئی پروردگار نہیں ہے اور تیرے علاوہ

ہمارا کوئی معبود نہیں ہے چنانچہ انہوں نے ان باتوں کا اقرار کیا اور آدم علیہ السلام اونچا کر کے سب کو دکھائے گئے۔ آدم علیہ السلام ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا (ان میں) ملحدانہ طور فقیر ہیں نیز خوبصورت اور بد صورت ہیں۔ آدم علیہ السلام نے استفسار کیا، اے میرے پروردگار! تو نے اپنے بندوں کو مساوی کیوں نہیں کیا۔ اللہ نے جواب دیا، میں نے چاہا کہ میرا شکر یہ ادا کیا جائے۔ نیز آدم علیہ السلام نے ان انبیاء علیہم السلام کو دیکھا کہ وہ روشن قدیم ہیں، ان کی روشنی نمایاں ہے ان سے خصوصی عہد و میثاق لیا گیا جس کا تعلق رسالت و نبوت کے ساتھ تھا۔ اس کی وضاحت اللہ کے اس ارشاد میں ہے کہ ”جب ہم نے انبیاء علیہم السلام سے عہد و پیمان لیا“ سے اللہ کے قول ”عیسیٰ بن مریم“ تک پڑھا یعنی عیسیٰ علیہ السلام بھی ان ارواح میں تھے کہ ان کی روح کو مریم علیہا السلام کی جانب بھیجا پس بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی روح مریم علیہا السلام کے منہ سے (رحم میں) داخل کی گئی (احمد)

۱۲۳- (۴۵) وَهَذَا أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَتَذَكَّرُ مَا يَكُونُ، إِذْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَكَانِهِ فَصَدَّقُوهُ، وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهِ فَلَا تَصَدِّقُوا بِهِ، فَإِنَّهُ يُصَيِّرُ إِلَى مَا جَبَلٌ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۳: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہم آپس میں مستقبل میں ہونے والے واقعات کے بارے میں بحث مباحثہ کر رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم کسی پہاڑ کے بارے میں سنو کہ وہ اپنی جگہ سے نکل ہو گیا ہے تو اس کی تصدیق کرو (لیکن) جب تم کسی شخص کے بارے میں سنو کہ اس کی عادت تبدیل ہو گئی ہے تو اس کی تصدیق نہ کرو۔ اس لیے کہ ہر شخص وہی کام کرے گا جس پر وہ پیدا کیا گیا ہے (یعنی تقدیر تبدیل نہیں ہو سکتی) (احمد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے، امام زہریؒ کی ابوالدرداءؒ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔ اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ کسی شخص کی عادت تبدیل نہیں ہو سکتی۔ ہرگز نہیں اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہ فرماتے کہ تم خود کو بہترین اخلاق سے متصف کرو نیز ارشاد رہا ہے: (ترجمہ) ”وہ شخص کلامیاب ہے جس نے اپنے نفس کو بہترین اخلاق کے ساتھ پاکیزہ بنا لیا۔“ البتہ تقدیر میں تبدیلی ممکن نہیں نیز اصل خلقت اور طبع میں تبدیلی نہیں ہو سکتی (واللہ اعلم)

۱۲۴- (۴۶) وَهَذَا أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَا يَزَالُ يُصَيِّبُكَ فِي كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّوَةِ الْمَسْمُومَةِ الَّتِي أَكَلْتُ. قَالَ: «مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ مِثْلُهَا إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ وَآدَمُ بْنُ أَبِي طَيْبٍ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۴: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا، اے اللہ کے رسول!

آپؐ کو ہر سال زہر آلود بکری کے کھانے کی وجہ سے درد و امن گیر ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے اُس بکری سے جو کچھ بھی تکلیف ہوتی ہے وہ اس وقت سے میری تقدیر میں تحریر شدہ ہے جب (ابھی) آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں تھے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر مجہلی راوی ضعیف ہے (مرعاۃ جلد ۱ صفحہ ۲۴)

(۴) بَابُ اثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

(عذاب قبر کے ثبوت)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۲۵ - (۱) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «وَالْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ؛ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ»، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: «يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ».

وَفِي رَوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ» نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ، يُقَالُ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ، وَيُنَبِّئُ مُحَمَّدًا مَتَّقًا عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا "مسلمان انسان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ہو رہی ہے "اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پختہ قول کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے" (اس سے مقصود کلمہ توحید ہے) اور ایک روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپؐ نے فرمایا "یہ آیت عذاب قبر کے اثبات کے طور پر نازل ہوئی ہے۔ مرنے والے (قبر میں) پوچھا جائے گا، تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا، میرا رب اللہ ہے اور میرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (بخاری، مسلم)

۱۲۶ - (۲) وَهَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَطْحَابُهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَنَاهُ مَلَكَانِ فَيَقْعِدَانِهِ، فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ لِمُحَمَّدٍ ﷺ: قَامَا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ. فَيُقَالُ لَهُ: أَنْظِرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبَدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا

اِدْرِىْ! كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ! فَيُقَالُ: لَا دَرِيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ، وَتُضْرَبُ بِمِطَاقٍ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبُهُ ، فَيَصِيْحُ صَوْبَهُ يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ .

۱۳۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کسی انسان کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے رقتاء (اس کے دفن کے بعد) اس سے واپس لوٹتے ہیں تو وہ انسان ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اسے ٹھٹھاتے ہیں اور (اس سے) سوال کرتے ہیں کہ تو اس شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا رائے رکھتا تھا؟ ایماندار (انسان) جواب دیتا ہے ”میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ اس سے کہا جائے گا کہ اپنے جہنم کے ٹھکانے کو دیکھ کہ اللہ نے اس کے بدلے میں تجھے جنت کا ٹھکانہ عطا کیا ہے۔ وہ دونوں کی جانب دیکھے گا البتہ متفق اور کافر سے سوال کیا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے تھی؟ وہ جواب دے گا، مجھے کچھ علم نہیں، میری رائے تو وہی تھی جو لوگوں کی تھی۔ اسے کہا جائے گا کہ آتوئے حق بات کا علم حاصل کیا اور نہ ہی تو نے قرآن پڑھا چنانچہ اس کو لوہے کے ہتھوڑوں سے مارا جائے گا۔ وہ زبردست چیخیں مارے گا کہ ان چیزوں کو جنوں اور انسانوں کے علاوہ اس کے قریب (تمام مخلوقات) سنیں گے (بخاری، مسلم) اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۱۲۷ - (۳) وَهَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَإِنْ أَحَدَكُمُ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعَدَاوَةِ وَالْعِشْيَةِ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۷: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو صبح و شام اس پر اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو اس کا جنت والا ٹھکانہ اور اگر دوزخی ہے تو اس کا دوزخ والا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے یہاں بھیجے گا (بخاری، مسلم)

۱۲۸ - (۴) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا، فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ، فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذُكَ اللَّهُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَقَالَ: «نَعَمْ، عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ». قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ صَلَاتِي صَلَاةَ إِلَّا تَعَوَّدُ بِاللَّهِ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی عورت ان کے ہاں آئی، اس نے قبر کے عذاب کا ذکر کیا، عائشہ نے اس سے کہا، اللہ تجھے عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

قبر کے عذاب کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا، قبر کا عذاب برحق ہے۔ عائشہؓ نے بیان کیا، اس کے بعد میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز ادا فرماتے تو عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے (بخاری، مسلم)

۱۲۹۔ (۵) وَهَنَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلَى بُعْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ، إِذْ حَدَّثَ بِهِ وَكَادَتْ تَلْقِيهِ. وَإِذَا أَقْبَرُ سِتَّةً أَوْ خَمْسَةً، فَقَالَ: «مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبَرِ؟» قَالَ رَجُلٌ: أَنَا. قَالَ: «فَمَتَى مَاتُوا؟» قَالَ: فِي السَّرِّكَ. فَقَالَ: «إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تَتَلَّى فِي قُبُورِهَا، فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافِنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسَمِّعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ». ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَيْنَا، فَقَالَ: «تَعُودُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ». قَالُوا: «نَعُودُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ». قَالَ: «تَعُودُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». قَالُوا: «نَعُودُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». قَالَ: «تَعُودُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ». قَالُوا: «نَعُودُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ». قَالَ: «تَعُودُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ». قَالُوا: «نَعُودُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو نجار کے ایک باغیچہ میں اپنے حجر پر (سور) تھے اور ہم آپؐ کی معیت میں تھے۔ اچانک حجر نے بھاگنا شروع کیا، قریب تھا کہ وہ آپؐ کو گرا دے۔ وہی جہ یا پانچ قبریں تھیں۔ آپؐ نے دریافت کیا، ان قبر والوں کو کون جانتا ہے؟ ایک شخص نے جواب دیا، میں (جانتا ہوں) آپؐ نے دریافت کیا، یہ کب فوت ہوئے تھے؟ اس نے بتایا، شرک کی حالت میں (فوت ہوئے تھے) آپؐ نے فرمایا، اس اُمت (کے افراد) کا قبروں میں استحسان ہوتا ہے۔ اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم (اپنے مردوں کو قبروں میں) دفن نہیں کرو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ ہمیں قبر کا عذاب سوائے جیسا کہ میں مومن رہا ہوں۔ بعد ازاں آپؐ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور آپؐ نے فرمایا، دونوں کے عذاب سے تم اللہ کی پناہ طلب کرو۔ انہوں نے کہا، ہم دونوں کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، تم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ انہوں نے کہا، ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، تم اللہ کی ظاہری اور باطنی فتنوں سے پناہ طلب کرو۔ انہوں نے کہا، ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ طلب مانگتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، تم دجال کے فتنہ سے تم اللہ کی پناہ طلب کرو۔ انہوں نے کہا، ہم دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں (مسلم)

الفصل الثانی

۱۳۰۔ (۶) هَنَّ ابْنُ مُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ

أَنَّهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: الْمُنْكَرُ، وَالْآخَرُ: النَّكِيرُ. فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. فَيَقُولَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ، ثُمَّ يُنَوِّرُ لَهُ فِيهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ. فَيَقُولُ: ارْجِعْ إِلَى أَهْلِي فَأَخْبِرْهُمْ. فَيَقُولَانِ: نَمْ كَتُمَا الْعُرُوسَ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ. وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهُ، لَا أَذْرِي. فَيَقُولَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ: فَيَقَالُ لِلْأَرْضِ: التَّيَسَّى عَلَيْهِ، فَتَلْتَنِمُ عَلَيْهِ، فَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ، فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذِّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۱۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی مرنے والے کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو سیاہ رنگ کے فرشتے آتے ہیں ان کی آنکھیں نیلگوں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ اس سے دریافت کریں گے، اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ جواب میں کہے گا: وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس پر وہ کہیں گے، ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی اقرار کرے گا بعد ازاں اس کی قبر ستر ہاتھ لمبائی میں اور ستر ہاتھ چوڑائی میں کشادہ کر دی جاتی ہے، پھر اس کی قبر کو منور کر دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے تم سو خواب ہو جاؤ۔ وہ کہے گا: مجھے اپنے گھر واپس جانے دیں تاکہ میں انہیں (یہ حالات) بتا سکوں۔ وہ کہیں گے، تم دہسن کی مانند سو استراحت ہو جاؤ جس کو اس کے گھر والوں میں سے صرف وہی فرد بیدار کر سکتا ہے جو اس کے ہاں سب سے زیادہ پیارا ہے (مقصود اس کا خاندان ہے) یہاں تک کہ اللہ اس کو اس کے آرام کی جگہ سے اٹھائے گا اور اگر وہ منافق ہو گا تو کہے گا، میں نے لوگوں سے جو باتیں سنیں اسی طرح کی باتیں میں نے کہیں، مجھے کچھ علم نہیں۔ دونوں فرشتے اسے کہیں گے، ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی بات کہے گا چنانچہ قبر کو حکم دیا جائے گا کہ اس پر سکر جاوے قبر اس پر سکر جائے گی، جس سے اس کی پسلیاں (اصل حالت سے) زائل ہو جائیں گی۔ چنانچہ وہ ہمیشہ عذاب قبر میں جلا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی قبر سے اٹھائے گا (تندی)

۱۳۱ - (۷) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِي، فَيَقُولَانِ لِي: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّي اللَّهُ. فَيَقُولَانِ لِي: نَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُولُ: دِيْنِي الْإِسْلَامُ. فَيَقُولَانِ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ. فَيَقُولَانِ لِي: وَمَا يَذْرُؤُكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: «يُثَبِّتُ اللَّهُ

الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ﴿۱﴾ الْآيَةُ قَالَ: فَيَنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَالْبُسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَيُفْتَحْ قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ رُوحِهَا وَطِينُهَا، وَيُفْسَحُ لَهُ فِيهَا مَدُّ بَصِيرِهِ. وَأَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهُ، قَالَ: وَيَعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيَجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ، لَا أَدرِي! فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ، لَا أَدرِي! فَيَقُولَانِ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ، لَا أَدرِي! فَيَنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ، وَالْبُسُوهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ. قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسُمُومِهَا. قَالَ: وَيَضِيقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى يَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ، ثُمَّ يَقْبِضُ لَهُ أَعْمَى أَصَمٍّ، مَعَهُ مِزْزَبَةٌ مِنْ حَدِيدٍ، لَوْ ضَرَبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تَرَابًا، فَيُضْرِبُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ، فَيُصَيِّرُ تَرَابًا، ثُمَّ يَعَادُ فِيهِ الرُّوحُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۱۳۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، مومن کی پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے، میرا رب اللہ ہے (پھر) وہ اس سے دریافت کرتے ہیں، تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے، میرا دین اسلام ہے (پھر) وہ دریافت کرتے ہیں، یہ کون شخص تھا جو تم میں بھیجا گیا؟ وہ جواب دیتا ہے، وہ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ اس سے دریافت کرتے ہیں، تجھے کیسے معلوم ہوا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ اللہ کا قول کہ ”جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عاقبت قدی عطا کرتا ہے“ اس کی تصدیق کرتا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا (پھر) آسمان سے ایک منگھڑی کرنے والا نازل کرتا ہے کہ میرا بندہ سچا ہے، بہت سے اس کا بستر بچھاؤ اور جنت کا (ہی) اسے لباس پہناتو اور جنت کی جانب اس کا دروازہ کھول دو چنانچہ (اس کے لیے) دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا، اس کو جنت کی بلوریم اور خوشبو پہنچتی ہے اور اس کی قبر (کی جگہ) تاحۃ نظر کشادہ کر دی جاتی ہے اور کافر کی موت کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے فرمایا، اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ میت کو بٹھا کر اس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے، میں کچھ بھی نہیں جانتا (پھر) وہ اس سے دریافت کرتے ہیں، تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے، میں کچھ بھی نہیں جانتا (پھر) اس سے دریافت کرتے ہیں، جو شخص تم میں بھیجا گیا وہ کون تھا؟ وہ جواب دیتا ہے، میں کچھ بھی نہیں جانتا (اس پر) آسمان سے منگھڑی کرنے والا آواز کرتا ہے، اس نے غلط بیانی کی ہے اس کا آگ سے بستر تیار کرو اس کو آگ کا لباس پہناتو اور دوزخ کی جانب اس کا دروازہ کھول دو۔ آپ نے فرمایا، اس کو آگ کی گرمی اور اس کی بلوریم پہنچے گی۔ آپ نے فرمایا، اور اس کی قبر اس پر تنگ ہو جائے گی یہاں تک کہ اس کی پٹلیاں عقیقت ہو جائیں گی پھر اس پر اندھا، برا فرشتہ مقرر کیا جائے گا جس کے پاس لوہے کا ہتھوڑا ہو گا، اگر اس کو کسی پہاڑ پر بھی مارا جائے تو پہاڑ مٹی بن جائے۔ چنانچہ وہ اس کو اس شدت کے ساتھ مارے گا کہ اس کی آواز انسانوں اور جنوں کے علاوہ مشرق، مغرب میں موجود سب

سین گے (اس سے) وہ مٹی بن جائے گا پھر اس میں روح لوٹائی جائے گی (احمد، ابوداؤد)

۱۳۲ - (۸) وَمَنْ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ بَكِي حَتَّى يُبَلِّغَ لِحَيْتَهُ، فَقِيلَ لَهُ: تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تُبَكِّي، وَتُبَكِّي مِنْ هَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَإِنَّ نَجَامَهُ فَمَا بَعْدَهُ يُسَرُّ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَنْجَ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ». قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْطَحُ مِنْهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۳۲: عثمان رضی اللہ عنہ (کا معمول تھا) کہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ (آنسوؤں سے) اپنی داڑھی تر کر لیتے تھے۔ ان سے کہا گیا: آپ جنت اور دوزخ کے ذکر سے تو روتے نہیں ہیں اور قبر (کے خوف) سے روتے ہیں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بے شک قبر آخرت کی گھاٹیوں میں سے پہلی گھاٹی ہے اگر کوئی شخص اس سے چھٹکارا پا گیا تو اس کے بعد والی گھاٹیاں اس سے آسان ہوں گی اور اگر اس سے ہی چھٹکارا (حاصل) نہ ہو سکا تو اس سے بعد والی گھاٹی اس سے بھی زیادہ دشوار ہو گی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے (دنیا میں) قبر سے زیادہ کبھی کوئی وحشت ناک منظر نہیں دیکھا (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۱۳۳ - (۹) وَفَضْلُهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَّغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِإِخْوَانِكُمْ، ثُمَّ سَلُّوا لَهُ بِالشَّيْءِ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۳۳: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو قبر پر کھڑے ہو کر فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو نیز اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو، اس لیے کہ اب اس سے سوال ہو رہا ہے (ابوداؤد)

۱۳۴ - (۱۰) وَمَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ لُطْفٌ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ سَعَةٌ وَتِسْعُونَ تَيْتَانِ، نَهْسُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، لَوْ أَنَّ تَيْتَانِ مِثْلَهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَتَبَتْ خَضِرَاءُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ، وَقَالَ: «سَبْعُونَ» بَدَلُ «تِسْعَةٍ وَتِسْعُونَ».

۱۳۴: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر کی قبر میں اس پر ننانوے زبردست زہریلے اور بڑے سانپ مقرر کیے جاتے ہیں وہ قیامت تک اس کو نوچتے اور ڈستے رہیں گے۔ اگر ان میں سے ایک سانپ زمین پر پھونک مارے تو زمین (کبھی) سبزے کو نہ اگائے (داری) امام ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے البتہ ننانوے کی جگہ ستر سانپوں کا ذکر ہے۔

الفصل الثالث

۱۳۵- (۱۱) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِينَ تُوُفِّيَ، فَلَمَّا صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَسَوَّى عَلَيْهِ، سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَبَّحْنَا طَوِيلًا، ثُمَّ كَبَّرَ، فَكَبَّرْنَا. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ؟ قَالَ: وَلَقَدْ تَضَاقَقَ عَلَيَّ هَذَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ قَبْرُهُ حَتَّى فَرَجَهُ اللَّهُ عَنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۱۳۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میت میں سعد بن معاذ کی وفات پر گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نماز جنازہ سے فارغ ہوئے انہیں قبر میں اتارا گیا اور ان کی قبر (کی مٹی) برابر کی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی دیر تک سبحان اللہ کہتے رہے۔ ہم بھی (آپ کے ساتھ) سبحان اللہ کہتے رہے۔ اس کے بعد آپ نے اللہ اکبر کے کلمات کہے تو ہم نے (بھی) اللہ اکبر کے کلمات کہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا اے اللہ کے رسول! آپ نے سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے کلمات کیوں کہے ہیں؟ آپ نے جواب دیا اس نیک انسان پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی یہاں تک کہ اللہ نے اس کو کشادہ کر دیا (احمد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے اس حدیث کی سند میں محمود بن عبدالرحمن راوی معروف نہیں ہے (مشکوٰۃ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۹)

۱۳۶- (۱۲) وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذَا الَّذِي نَحْرَكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ، لَقَدْ ضَمَّ ضُمَّةً ثُمَّ فَرَجَ عَنْهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۱۳۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سعد) وہ شخص ہے جس کی روح (کے چڑھنے) سے عرش الہی خوشی سے جھونکے لگا اور جس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور اس کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتوں نے شمولیت اختیار کی۔ انہیں (قبر میں) ایک بار بھیجا گیا بعد ازاں ان کی قبر کو کشادہ کر دیا گیا (نسائی)

وضاحت: قبر ہر انسان کو دہاتی ہے، مؤمن کو محبت اور پیار سے دہاتی ہے اور کافر کو بصورت عذاب بھیجتی ہے البتہ وہ مسلمان جن سے گناہ صادر ہوئے اور وہ مرنے سے پہلے تائب نہ ہوئے ہوں تو ان کے لیے بھی قبر ایک بار کھنڈہ بنتی ہے جیسا کہ سعد بن معاذ کے بارے میں بیہقی میں مذکور ہے کہ وہ پیشاب میں کوتاہی کرتے اور پیشاب کے چھینے ان کے جسم اور ان کے کپڑوں پر گرتے تھے۔ اس لیے ان پر قبر تنگ ہو گئی۔ اس کے بعد جب نبی صلی

اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی تو ان کی قبر کشادہ ہو گئی۔ یہی کی یہ روایت صحیح نہیں ہے۔
(واللہ اعلم)

۱۳۷- (۱۳) وَهَنَ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطْبًا. فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يُفْتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ، فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ، صَحَّ الْمُسْلِمُونَ صَجَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هَكَذَا، وَزَادَ التَّسْلِيَّ. حَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَنْ أَفْهَمَ كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا سَكَتَ صَجَّتْهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيبٍ مِنِّي: أَيْ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ! مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ قَوْلِهِ؟ قَالَ: «قَدْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِمَّنْ فِتْنَةُ الدَّجَالِ».

۱۳۷: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، آپ نے (خطبہ میں) قبر کے فتنے کا ذکر کیا جس میں انسان جلا ہوتا ہے۔ جب آپ نے اس کا ذکر کیا تو مسلمان جھج اٹھے۔ بخاری نے اس طرح بیان کیا ہے اور نسائی میں اضافہ ہے کہ حج و پکار کی وجہ سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو نہ سمجھ سکی جب ان کی حج و پکار زیادہ ہوئی تو میں نے اپنے نزدیک (بیٹھے ہوئے) ایک شخص سے کہا کہ اللہ تجھے برکات سے نوازے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری بات کیا فرمائی ہے؟ اس نے بتایا، آپ نے فرمایا کہ مجھے (وحی کے ذریعہ) بتایا گیا ہے کہ تم قبروں میں دجال کے فتنہ کے قریب فتنہ میں جلا کیے جاؤ گے۔

۱۳۸- (۱۴) وَهَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُنِلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا، فَيَجْلِسُ يَمْسُحُ عَيْنَيْهِ، وَيَقُولُ: دَعُونِي أُصَلِّيْ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ.

۱۳۸: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جب (نیک) میت کو قبر کے سپرد کیا جاتا ہے تو سورج اسے یوں دکھائی دیتا ہے جیسا کہ سورج ڈوبنے کے وقت ہوتا ہے تو مرنے والا (اللہ) کر بیٹھ جاتا ہے، اپنی آنکھیں مٹاتا ہے اور (فرشتوں سے) کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دیں میں نماز ادا کرنا چاہتا ہوں (ابن ماجہ)

۱۳۹- (۱۵) وَهَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ، فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ مِنْ غَيْرِ فَرْعٍ وَلَا مَشْعُوبٍ، ثُمَّ يُقَالُ: «فِيمَنْ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ. فَيُقَالُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، فَصَدَّقْنَاهُ. فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ اللَّهَ؟ فَيَقُولُ: مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللَّهَ، فَيُفَرِّجُ لَهُ فُرْجَةً قَبْلَ النَّارِ، فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحِطُّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللَّهُ،

ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا، فَيَقَالُ لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مَتَّ، وَعَلَيْهِ تَبَعْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. وَيجلس الرجلُ السَّوِيُّ فِي قَبْرِهِ فِرْعَا شَشْعُوبًا، فَيَقَالُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي! فَيَقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا قَفَلْتُهُ، فَيُفْرَجُ لَهُ قَبْلُ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا، فَيَقَالُ لَهُ: أَنْظِرْ إِلَى مَا صَرَفَ اللَّهُ عَنْكَ، ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى النَّارِ، فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحِطُّ بِبَعْضِهَا بَعْضًا، فَيَقَالُ لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مَتَّ، وَعَلَيْهِ تَبَعْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، مرے والا قبر کے سپرد ہوتا ہے تو وہ اپنی قبر میں (اٹھ کر) بیٹھ جاتا ہے، اسے گہراٹ اور پریشانی نہیں ہوتی بعد ازاں اس سے سوال کیا جاتا ہے کہ تو کس (دین) پر تھا؟ وہ جواب دیتا ہے، میں اسلام پر تھا۔ پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے، یہ (مشور) شخص کون تھا؟ وہ جواب دیتا ہے وہ شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے، وہ اللہ کے رسول تھے، وہ اللہ کے ہیں سے ہمارے پاس روشن فلاں لائے، ہم نے ان کی تصدیق کی۔ پھر اس سے سوال ہو گا، کیا تو نے اللہ کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دے گا، کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ کو دیکھ پائے۔ پھر دوزخ کی جانب سے ایک کھڑکی کھل جاتی ہے وہ دوزخ کا مشاہدہ کرتا ہے کہ اس میں توڑ پھوڑ کا سلسلہ جاری ہے تو اس سے کہا جائے گا دوزخ کی جانب دیکھ! جس کے عذاب سے تجھے اللہ نے محفوظ کر لیا ہے۔ پھر اس کے لیے جنت کی جانب سے کھڑکی کھول دی جاتی ہے وہ جنت کے حسن و زیبائش کا مشاہدہ کرتا ہے اور جنت کی حوروں اور عملات کی جانب نظر اٹھاتا ہے۔ اسے بتا دیا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے۔ اس لیے کہ تو یقین پر تھا اور اسی پر تو موت سے ہم کنار ہوا اور اگر اللہ نے چاہا تو اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا اور بدکار شخص اپنی قبر میں گھبرایا ہوا اور خوفزدہ حالت میں اٹھ کر بیٹھا ہے۔ اس سے سوال کیا جاتا ہے کہ تو کس دین پر تھا؟ وہ جواب دیتا ہے، میں نہیں جانتا۔ پھر اس سے سوال ہوتا ہے، یہ شخص کون تھا؟ وہ جواب دے گا، میں نے لوگوں سے جو بات سنی میں نے وہی بات کہی۔ پھر اس کے لیے جنت کی جانب کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ وہ جنت کے حسن اور زیبائش کو دیکھتا ہے اور اس کی حوروں اور عملات کا ملاحظہ کرتا ہے۔ پھر اس کو کہا جائے گا، دیکھ! اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں سے تجھ کو دور کر دیا ہے۔ پھر اس کے لیے دوزخ کی جانب سے کھڑکی کھل جاتی ہے۔ وہ دیکھے گا کہ دوزخ میں توڑ پھوڑ ہو رہی ہے۔ اس سے کہا جائے گا، یہ تیرا ٹھکانہ ہے تو شک و تذبذب میں رہا اسی پر فوت ہوا اور اگر اللہ نے چاہا تو اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا (ابن ماجہ)

وضاحت: قبر سے مقصود عالم برزخ ہے اس کا تعلق دنیا اور آخرت دونوں سے ہوتا ہے۔ یہ نہ سمجھا جائے کہ قبر سے مقصود وہ گڑھا ہے جس میں مردہ انسان کو دفن کیا جاتا ہے جب کہ بعض فوت شدہ لوگ پانی میں ڈوب کر مر جاتے ہیں، بعض آگ میں جل کر راکھ ہو جاتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو درندے کھا جاتے ہیں وہ ان کے پیڑوں میں پہنچ جاتے ہیں لیکن اگر غور کیا جائے تو ان تمام صورتوں میں اصل زمین ہے اور ظاہر ہے کہ زمین نے جملہ زندوں کو اپنے اندر سا رکھا ہے وہیں فوت شدہ گن بھی اسی میں ہیں اگرچہ اکثریت ایسے لوگوں کی

ہے جو قبروں میں دفن ہوتے ہیں۔ اسی لیے محدثین ابواب میں عذابِ قبر کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔
 عذابِ قبر کے اثبات میں جہاں کتاب و سنت میں کثرت کے ساتھ دلائل موجود ہیں وہاں عقل بھی اس کا انکار
 نہیں کرتی ہے بلکہ اہل سنت کا عذابِ قبر کے برحق ہونے پر اجماع ہے۔ مزید تفصیل کے لیے حافظ ابن قیم کی
 کتاب "الروح" کا مطالعہ کریں (مرعات جلد ۱، صفحہ ۲۱۸)

(۵) بَابُ الْإِغْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

(کتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑنا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۴۰ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحَدَثَ فِيَّ أَمْرًا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہمارے اس دین میں نئی بات کو ایجاد کیا جو دین اسلام سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے (بخاری، مسلم) وضاحت: اس حدیث کی تشریح یہ ہے کہ دین اسلام کے دو سرچشمے ہیں۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث صحیحہ۔ جو شخص کتاب و سنت میں اپنی رائے کو داخل کرتا ہے تو اس کی رائے کو دین اسلام میں ہرگز کچھ حیثیت حاصل نہ ہوگی بلکہ اس کو رد کیا جائے گا۔ دین اسلام میں کسی کی رائے معتبر نہیں اور نہ ہی کسی کی تقلید جائز ہے۔ یہ حدیث دین اسلام کا بہت بڑا اصول ہے اور اس کو بنیادی قاعدہ کی حیثیت حاصل ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ہر طرح کی بدعت کو رد کریں خواہ وہ بظاہر مستحسن ہی کیوں نہ معلوم ہوتی ہوں (واللہ اعلم)

۱۴۱ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا بَعْدُ، فَلَنْ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بعد! یعنی اللہ کی حمد اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد تمام کلاموں سے بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور تمام کلاموں سے بدترین کلام وہ ہیں جنہیں (دین اسلام میں) ایجاد کیا گیا ہے اور تمام بدعت گمراہی ہیں (مسلم)

۱۴۲ - (۳) وَفَن ابْن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ابْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطْلَبٌ دِمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهِرِقَ دَمَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ ناپسندیدہ تین انسان ہیں۔ حرم پاک میں کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا دین اسلام میں جاہلیت کا طریقہ اختیار کرنے والا اور کسی شخص کا ناحق خون گرانے کے لیے کوشش کرنے والا۔

(بخاری)

۱۴۴ - (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ أُمَّتٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أْبَى». قِيلَ: وَمَنْ أْبَى؟ قَالَ: «مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أْبَى». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی البتہ وہ جس نے انکار کیا۔ دریافت کیا گیا کون ہے جس نے انکار کیا؟ آپ نے فرمایا جس شخص نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس شخص نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا (بخاری)

۱۴۶ - (۵) وَفَن جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِكَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ، فَقَالُوا: إِنَّ لِيَصَاحِبِكُمْ هَذَا مَثَلًا، فَأَضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا. قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ. فَقَالُوا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَادَّةً وَبَعَثَ دَاعِيًا، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَآكَلَ مَعَهُ الْمَادَّةَ، وَمَنْ لَمْ يَجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَادَّةِ. فَقَالُوا: أَوَلَوْهَا لَهُ يَفْقَهُهَا. قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ. فَقَالُوا: الدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالِدَّاعِيَ مُحَمَّدٌ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں کی جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچی جب کہ آپ سوئے ہوئے تھے۔ فرشتوں نے کہا تمہارے اس صاحب (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی ایک مثل ہے، تم اس کو بیان کرو۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ شخص نیند میں ہے۔ دوسرے نے کہا اس کی صرف آنکھیں سوئی ہوئی ہیں جبکہ اس کا دل بیدار ہے۔ انہوں نے بیان کیا اس کی مثل اس شخص کی ہے جس

نے محل تعمیر کیا اور اس میں دسترخوان بچھایا اور دعوت دینے والے کو بھیجا پس جس شخص نے دعوت دینے والے (کی دعوت) کو قبول کر لیا وہ محل میں داخل ہوا اور اس نے دسترخوان سے کھانا تناول کیا اور جس شخص نے دعوت دینے والے (کی دعوت) کو قبول نہ کیا وہ نہ محل میں داخل ہوا اور نہ اس نے دسترخوان سے کھانا تناول کیا۔ فرشتوں نے کہا، اس مثل کی اس کے لیے تشریح کیجئے کہ وہ اس کو سمجھ پائے۔ ایک نے کہا یہ شخص نیند میں ہے۔ دوسرے نے کہا، آنکھوں میں نیند ہے اور دل بیدار ہے اور انہوں نے (وضاحت کرتے ہوئے) کہا، محل سے مراد جنت ہے اور بلائے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پس جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں (بخاری)

۱۴۵ - (۶) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا بِهَا كَانَتْهُمْ تَقَالُيْمُهَا: فَقَالُوا: أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَا أَنَا فَأُصَلِّيَ اللَّيْلَ أَبَدًا. وَقَالَ الْآخَرُ: أَنَا أَصُومُ النَّهَارَ أَبَدًا، وَلَا أَفْطِرُ. وَقَالَ الْآخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟! أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أُخْشَاكُمْ لِلَّهِ، وَأَتَقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأَفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ مِثْلِي فَلَيْسَ مِنِّي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تین شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ (ان سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ جب انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں سچا کیا گیا تو انہوں نے کسی حد تک آپ کی عبادت کو معمولی گردانا اور انہوں نے محسوس کیا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا نسبت ہے؟ آپ کے تو اللہ نے پہلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں؟ چنانچہ ان میں سے ایک نے عہد کیا، میں تو ہمیشہ رات بھر نوافل ادا کرتا رہوں گا۔ دوسرے نے عہد کیا، میں ہمیشہ دن بھر روزہ رکھوں گا کبھی افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے عہد کیا، میں عورتوں سے کنارہ کش رہوں گا کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور آپ نے ان سے دریافت کیا، تم نے اس طرح کی باتیں کی ہیں؟ خبردار! اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور زیادہ پرہیزگار ہوں۔ اس کے بلوجود میں روزہ رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا، میں رات کو نوافل ادا کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جس شخص نے میرے طریقے سے روگردانی کی وہ میری ملت پر نہیں ہے (بخاری، مسلم)

۱۴۶ - (۷) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا، فَرَخَّصَ

فِيهِ، فَتَنَزَّهُ عَنْهُ قَوْمٌ، فَلَبَّغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؛ فَخَطَبَ فَحَمَدَ اللَّهَ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ؟! قَوْلَ اللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِإِلَهِهِ، وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام سرانجام دیا، آپ نے کام (کو کرنے) کی اجازت عطا فرمائی لیکن کچھ لوگوں نے اس سے دور رہنا چاہا۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی۔ آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا، ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اس کام سے دور رہنا چاہتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں ان سے زیادہ اللہ (کے عذاب) کا علم رکھتا ہوں اور ان سے زیادہ اللہ کا ڈر رکھتا ہوں (بخاری، مسلم)

وضاحت: صحیح مسلم کی حدیث میں وضاحت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے مہینے میں صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد غسل جنابت فرمایا۔ بعض صحابہ کرام نے آپ کے اس عمل کو پرہیزگاری کے خلاف سمجھا اس پر آپ نے انہیں کلمے انداز میں خبردار کیا کہ اسلام میں بعض کام عزیمت پر مبنی ہیں اور بعض میں رخصت موجود ہے۔ رخصت پر عمل کرنا بھی پرہیزگاری ہے اور رخصت کو چھوڑ کر عزیمت پر عمل کرنا مناسب نہیں ہے (مرعات جلد ۱ صفحہ ۲۳۳)

۱۴۷- (۸) وَهْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ يُؤْتِرُونَ التَّحْلَلَ، فَقَالَ: «مَا تَصْنَعُونَ؟». قَالُوا: كُنَّا نَصْنَعُهُ. قَالَ: «لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَتْ خَيْرًا». فَتَرَكُوهُ؛ فَتَفَصَّصَ. قَالَ: فَذَكِّرُوا ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ؛ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ، فَخُذُوا بِهِ؛ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (جب) مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں کو پیوند کرتے تھے۔ آپ نے دریافت کیا، یہ تم کیوں کرتے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا، ہم (حسب عادت) یہ کام کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، شاید اگر تم یہ کام نہ کرو تو بہتر ہو۔ انہوں نے (پیوند کرنا) چھوڑ دیا تو کھجوروں نے پھل کم دیا۔ رافع کہتے ہیں کہ لوگوں نے پھل کم دینے کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا (اس پر) آپ نے فرمایا، میں تو انسان ہوں جب میں تمہیں تمہارے دین کی کوئی بات بتاؤں تو تم اسے قبول کرو اور جب میں تمہیں اپنی رائے سے کوئی بات بتاؤں تو میں انسان ہوں (مسلم)

۱۴۸- (۹) وَهْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعْثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا، فَقَالَ: يَا قَوْمُ! إِنِّي زَايْتُ الْجَبَشَ بَعِينِي، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ! فَالْتَّجَاءُ التَّجَاءُ. فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَذْلَجُوا فَاظْلَقُوا عَلَيَّ

مَهْلِهِمْ ، فَتَجَوَّا . وَكَذَّبَتْ طَافِئَةٌ مِنْهُمْ فَاصْصَبُوا مَكَانَهُمْ ، فَصَبَحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ
وَاجْتَنَحَهُمْ . فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ ، وَمَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنْ
الْحَقِّ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۸: ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اس (شریعت) کی مثل جس کے ساتھ اللہ نے مجھے مبعوث کیا ہے اس شخص کی مانند ہے جو کسی قوم کے پاس گیا اور (انہیں) مطلع کیا کہ اے لوگو! میں نے ایک لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں بھاگ جاؤ بھاگ جاؤ۔ چنانچہ اس قوم سے ایک گروہ نے اس کی بات کو تسلیم کیا۔ وہ آرام سے شروع رات میں ہی چل نکلے اور نجات پا گئے اور ایک گروہ نے اس کی بات کو غلط قرار دیا۔ انہوں نے اپنے گھروں میں ہی صبح کی چنانچہ لشکر نے بوقت صبح ان پر حملہ کیا انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا اور انہیں جس جس کر دیا۔ یہ (پہلی مثل اس شخص کی مثل ہے جس نے میری تصدیق کی اور اس دین کے پیچھے چلا جس کو میں لایا اور (دوسری مثل) اس شخص کی مثل ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جس دین حق کو میں نے پیش کیا ہے اس کی تکذیب کی (بخاری، مسلم)

۱۴۹- (۱۰) وَهَذَا مِنْ هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْفَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَصَاةَتْ مَا حَوْلَهَا، جَعَلَ الْفَرَّاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا، وَجَعَلَ يَحْجِزُهُنَّ وَيَغْلِيْنَهُ فَيَتَفَحَّمْنَ فِيهَا، فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تَفَحَّمُونَ فِيهَا . هَذِهِ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ، وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهَا، وَقَالَ فِي آخِرِهَا: قَالَ: «فَذَلِكَ مَثَلِي وَمَثَلِكُمْ، أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، هَلُمُّ عَنِ النَّارِ، هَلُمُّ عَنِ النَّارِ! فَتَغْلِبُونِي . تَفَحَّمُونَ فِيهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثل اس شخص کی مانند ہے جس نے آگ روشن کی جب اس کے ارد گرد روشنی ہو گئی تو پروانے اور دیگر کیڑے پتے جو خود کو علوتہ آگ میں گراتے ہیں اس میں گرنے لگ گئے جبکہ آگ روشن کرنے والا انہیں (آگ میں گرنے سے) روکتا رہا لیکن وہ اس پر غالب آ گئے اور انہوں نے (بزور) آگ میں چھلانگیں لگائیں۔ میں تمہیں (ہٹانے کی خاطر) تمہاری کمرؤں کو پکڑتا ہوں لیکن تم ہو کہ دونخ میں بزور چھلانگیں لگا رہے ہو۔ یہ بخاری کی روایت ہے

اور مسلم کی روایت میں بھی اسی طرح ہے البتہ اس کے آخر میں ہے کہ یہ میری اور تمہاری مثل ہے۔ میں تمہاری کمرؤں کو پکڑ کر (تمہیں) دونخ سے ہٹاتا ہوں (میری طرف) لپکو اور دونخ سے دور رہو۔ (میری طرف) لپکو اور دونخ سے دور رہو لیکن تم مجھ پر غالب آ کر (بزور خود کو) دونخ میں گرا رہے ہو (بخاری، مسلم)

۱۵۰- (۱۱) وَهَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَلِبَتِ الْمَاءَ، فَأَنْبَتَ الْكَلَاءُ وَالْعُشْبُ الْكَثِيرُ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَفَنَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ أُخْرَى، إِنَّمَا هِيَ قَيْعَانٌ لَا تُمِصُكُ مَاءً، وَلَا تُنْبِتُ كَلَاءً، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَهَّ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلِمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۵۰: ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس علم اور روشنی کو دے کر مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثل اس کثیر بارش کی ہے جو زمین پر برسی چنانچہ زمین کا ایک کھڑا عرصہ تھا اس نے بارش کے پانی کو قبول کیا اور گھاس اور گھنے نبرے کو اگایا اور زمین کا ایک کھڑا سخت ہے جس نے پانی ذخیرہ کر لیا۔ اللہ نے اس کے ساتھ لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ لوگوں نے پانی پیا (جانوروں کو) پلایا اور آپاشی کی لیکن زمین کا ایک کھڑا چٹیل میدان ہے نہ وہ پانی ذخیرہ کرتا ہے اور نہ وہاں سبزہ گھاس وغیرہ اگتا ہے۔ یہ (پہلی مثل) اس شخص کی مثل ہے جس نے اللہ کے دین کی سمجھ حاصل کی اور جس چیز کے ساتھ مجھے اللہ نے بھیجا ہے اس کے ساتھ فائدہ حاصل کیا۔ اس نے خود بھی علم حاصل کیا اور لوگوں کو بھی اس سے سکھایا نیز (یہ دوسری مثل) اس شخص کی مثل ہے جس نے علم کی جانب (تکبر کی وجہ سے) میلان نہ کیا اور اللہ کی (ارسال کردہ) اس روشنی سے کچھ حاصل نہ کیا جس کے ساتھ مجھے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے (بخاری مسلم)

۱۵۱- (۱۲) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ﴾، وَقَرَأَ إِلَى: ﴿وَمَا يَذْكُرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾. قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَإِذَا رَأَيْتَ - وَعِنْدَ مُسْلِمٍ: رَأَيْتُمْ - الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ؛ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَاهُمُ اللَّهُ، فَاحْذَرُوهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ آیت) تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ وہ ذات ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی“ اس کی کچھ آیات محکم ہیں ”اور فصاحت حاصل نہیں کرتے ہیں مگر وہ جو اصل والے ہیں“ تک تلاوت کی۔ عائشہ کہتی ہیں ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو دیکھے اور مسلم شریف میں ہے کہ ”جب تم دیکھو“ ایسے لوگوں کو جو تشابہات کے پیچھے چلتے ہیں تو یہ وہ لوگ ہیں جن کا اللہ نے نام رکھا ہے پس تم ان کی مجلس سے دور رہو (بخاری مسلم) وضاحت: جن آیات کے معنی ظاہر ہیں وہ محکم ہیں اور جن کے معنی غیر واضح ہیں وہ تشابہ ہیں۔ جب لوگ تشابہات سے استدلال کر کے اختلاف اور جھگڑے کی فضا پیدا کریں تو ان سے بحث نہ کی جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے روک دیا ہے (واللہ اعلم)

۱۵۲- (۱۳) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: هَجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا، قَالَ: فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْرِفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ، فَقَالَ: «إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت حاضر ہوا۔ عبد اللہ نے بیان کیا کہ آپ نے دو انسانوں کی آواز سنی جو ایک آیت کے بارے میں جھگڑ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب پہنچے۔ آپ کے چہرہ مبارک پر ناراضگی کے آثار تھے۔ آپ نے فرمایا: تم نے پہلے لوگ اللہ کی کتاب میں اختلاف کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئے (مسلم)

وضاحت: ایسا اختلاف جو کفر اور بدعت تک پہنچائے، اس سے ڈرایا گیا ہے لیکن صحیح مسئلہ معلوم کرنے کے لیے اور باطل کو ختم کرنے کے لیے مباحثہ کرنا درست ہے (واللہ اعلم)

۱۵۳- (۱۴) وَهَنَّ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرِّمْ عَلَى النَّاسِ، فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مُسْأَلَتِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ شخص ہے جو کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرتا ہے جو لوگوں پر حرام نہ تھی لیکن اس کے سوال کی وجہ سے اس کو حرام کیا گیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں اس سائل کا ذکر ہے جو بلا ضرورت اور بے فائدہ مسائل پوچھتا رہتا ہے جبکہ ضرورت کے پیش نظر مسائل معلوم کرنا ناجائز نہیں ہے (واللہ اعلم)

۱۵۴- (۱۵) وَهَنَّ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَيَأْتَاكُمْ وَإِيَّاكُمْ، لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں دجال کذاب قسم کے لوگ نمودار ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں پیش کریں گے جن کو تم نے اور نہ ہی تمہارے آباء و اجداد نے سنا ہو گا پس تم خود کو ان سے اور ان کو اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈالیں (مسلم)

۱۵۵- (۱۶) وَهَنَّ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَأُونَ التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، وَيَقْسِرُونَهَا

بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَصْدِقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُواهُمْ، وَهُوَ قَوْلُهُ: آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا» ، الْآيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب عبرانی زبان میں تورات کی تلاوت کرتے تھے اور مسلمانوں کے لئے عربی زبان میں اس کی تفسیر کرتے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم یہود و نصاریٰ کی نہ تصدیق کرو اور نہ انہیں جھٹلاؤ بلکہ تم اقرار کرو کہ ”ہم اللہ پر اور جو کتاب ہماری جانب نازل کی گئی اس پر ایمان رکھتے ہیں“ (بخاری)

۱۵۶- (۱۷) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَفَى بِالْمَرْءِ كِذْبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کے لئے یہی جھوٹ کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے (آگے) بیان کرے (مسلم)

۱۵۷- (۱۸) وَفَنَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّتِهِ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ فِي أُمَّتِهِ خَوَارِثُونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ، وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّمَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ يَدِهِمْ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس اُمت میں بھیجا ہے تو اس نبی کے اس کی اُمت میں مددگار ہوتے تھے اور ایسے رفقاء ہوتے تھے جو اس کی سنت پر عمل کرتے تھے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد ثلاثین لوگ پیدا ہوتے آئے جو ایسی باتیں کہتے جن پر وہ عمل نہ کرتے تھے اور ایسے کام کرتے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا جس جو شخص ان کے ساتھ ہاتھ سے جملہ کرے وہ مومن ہے اور جو شخص ان کے ساتھ دل سے جملہ کرے وہ مومن ہے اور اس کے بعد ایمان رائی کے دانے کے برابر بھی نہیں ہے (مسلم)

۱۵۸- (۱۹) وَفَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورٍ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا. وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے ہدایت کی جانب دعوت دی اس کو ان لوگوں کے ثواب کے برابر ثواب ہو گا جو اس کی پیروی کریں گے۔ اس سے ان کے ثواب میں کچھ کمی واقع نہیں ہوگی اور جس شخص نے گمراہی کی جانب دعوت دی اس کو ان لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ملے گا جنہوں نے اس کی پیروی کی اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی واقع نہیں ہوگی (مسلم)

۱۵۹ - (۲۰) وَصَّيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسلام آغاز میں غریب تھا اور غریب (اسی طرح) غریب ہو گا جیسا کہ آغاز میں غریب تھا پس غریب لوگوں کے لئے خوشخبری ہے (مسلم)

وضاحت: اسلام کے آغاز میں دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے لوگ قلیل تعداد میں تھے اور آخر زمانے میں قتل کے ظہور، بدعات کے پھیلنے اور سنت نبویہ کے آثار مٹ جانے کی وجہ سے اسلام کے حاملین قلیل تعداد میں ہوں گے۔ غریب سے مراد وہ شخص ہے جو وطن سے دور ہوتا ہے جس طرح وطن سے دور رہنے والے انسان کی کچھ حیثیت نہیں ہوتی، اس طرح اس دور میں بھی اسلام کے پیروکار نہایت کمپرسی کی حالت میں ہوں گے۔ پس ایسے لوگوں کو خوشخبری دی گئی ہے کہ وہ ان نامساعد حالات میں بھی اسلام کے دامن کو تھامے ہوئے رہیں اور اصلاحی کوششوں میں مصروف ہوں۔ علامہ شامی رحمہ اللہ نے کتاب الاعتصام کے مقدمہ میں اس حدیث کی نہایت عمدہ تفسیر کی ہے (واللہ اعلم)

۱۶۰ - (۲۱) وَصَّيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَسَنَدُ كُرْحِدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ: «ذُرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فِي كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، وَحَدِيثِي مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ: «لَا يَزَالُ مِنْ أَمْتِي» وَ[الْأَخْرَسُ]: «لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أَمْتِي» فِي بَابِ: ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۱۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان مدینہ کی طرف سمت آئے گا جیسا کہ سانپ اپنی تل کی طرف سمت آتا ہے (بخاری، مسلم) اور ہم ابو ہریرہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”تم مجھے چھوڑے رکھو جب تک کہ میں تمہیں چھوڑے رکھوں“ کتاب السننک میں اور معاویہ اور جابر سے مروی دو حدیثیں کہ ”میری امت سے ہمیشہ رہے گا“ اور میری امت سے ایک جماعت ہمیشہ رہے گی“ کو ”باب ثواب هذه الأمة“ میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

الفصل الثانی

۱۶۱- (۲۲) هُنَّ رَبِيعَةُ الْجَرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ، فَقِيلَ لَهُ: لَتَنَّمَّ عَيْنُكَ، وَلَتَسْمَعْ أَذُنُكَ، وَلَيَعْقِلَ قَلْبُكَ. قَالَ: «فَنَامَتْ عَيْنِي، وَسَمِعْتُ أَذْنَائِي، وَعَقِلَ قَلْبِي». قَالَ: «فَقِيلَ لِي: سَيِّدُ بَنِي دَارٍ، فَصَنَعَ فِيهَا مَادِبَةً وَأَرْسَلَ دَاعِيَا؛ فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِي، دَخَلَ الدَّارَ، وَأَكَلَ مِنَ الْمَادِبَةِ، وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِي، لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَادِبَةِ، وَسَخَطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ». قَالَ: «فَاللَّهُ السَّيِّدُ، وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِي، وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ، وَالْمَادِبَةُ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۲۱: رَبِيعَةُ جَرَشِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فرشتہ آیا۔ آپؐ سے کہا گیا کہ آپؐ کی آنکھ سوئی ہو اور آپؐ کے کان سنتے ہوں اور آپؐ کا دل سمجھتا ہو۔ آپؐ نے فرمایا: پس میری آنکھیں نیند میں ہو گئیں اور میرے کان سنتے رہے اور میرا دل سمجھتا رہا۔ آپؐ نے فرمایا: مجھ سے کہا گیا کہ ایک آقا نے ایک محل تعمیر کیا اس میں دسترخوان لگایا اور بلائے والے کو بھیجا پس جس شخص نے بلائے والے (کے بلاوے) کو قبول کیا وہ محل میں داخل ہوا اور دسترخوان سے تناول کیا۔ آقا اس سے خوش ہوا اور جس شخص نے بلائے والے (کے بلاوے) کو قبول نہ کیا وہ محل میں داخل نہ ہوا اس نے دسترخوان سے تناول نہ کیا اور آقا اس سے ناراض ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ آقا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلائے والے ہیں اور محل اسلام ہے اور دسترخوان جنت ہے (داری)

وضاحت: اس حدیث میں آنے والے سے مقصود فرشتہ ہے اور آنکھ میں نیند ہونے سے مقصود یہ ہے کہ آپؐ کی آنکھ کسی جانب نہ اٹھے، آپؐ کے کان کسی جانب نہ جھکیں اور آپؐ کا دل حاضر ہو تاکہ آپؐ تمثیل سمجھ سکیں (واللہ اعلم)

۱۶۲- (۲۳) وَهْنُ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا الْفَيْنُ أَحَدَكُمْ مُتَكِنًا عَلَى أَرْجِيئِهِ، يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أُمِرْتُ بِهِ أَوْ نُهِيتُ عَنْهُ، فَيَقُولُ: لَا أَقْدِرُ، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالتَّبَهَقِيُّ فِي «دَلَالِ النُّبُوَّةِ».

۲۲: ابو رافع رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو میں نہ پاؤں کہ وہ اپنی چارپائی پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اس کے پاس میرا حکم یا میری نئی پہنچے تو وہ کہے کہ میں نہیں جانتا جس چیز کو ہم نے اللہ کی کتاب میں پایا ہم نے اس کی پیروی کی۔

(احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی نے ولائل النبوة میں روایت کیا۔)

وضاحت: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث صحیحہ سے اعراض کرنے والا قرآن پاک سے اعراض کرنے والا ہے۔ اس لیے کہ حدیث بھی قرآن پاک کی مانند حجت شرعیہ ہے۔ نیز اس اصول کا بھی رد ہوتا ہے کہ خبر واحد کے ساتھ کتاب اللہ پر زیادتی جائز نہیں۔ اس حدیث کے مصداق مولوی عبداللہ چکڑالوی، مسٹر پرویز اور اس نظریے کے دیگر لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا انکار کرتے ہیں (اللہ رب العزت ایسے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے)

۱۶۳ - (۲۴) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَيْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَاجْلُوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَاحْرَمُوهُ، وَإِنْ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ؛ أَلَا لَا يَجِلُّ لَكُمْ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ، وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ، وَلَا لُقْطَةٌ مُعَاهِدٌ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ، فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ، فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ، فَلَهُ أَنْ يَعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قَرَاهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَزَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ، وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ: «كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ».

۱۶۳: مقدم بن معد کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! مجھے قرآن پاک کے ساتھ ساتھ قرآن کا مثل دیا گیا ہے۔ خبردار! عنقریب ایک پیٹ بھرا انسان جو اپنے پیٹ پر (ٹیک لگائے) ہو گا وہ (اپنے ساتھیوں سے) کہے گا کہ اس قرآن کو لازم سمجھو اس میں جو حلال ہے اس کو حلال سمجھو اور جو حرام ہے اس کو حرام سمجھو حالانکہ جن چیزوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے (ان کی حرمت) اسی طرح کی ہے جس طرح کی حرمت ان چیزوں کی ہے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے خبردار! تمہارے لیے گھریلو گدھا اور کوئی کچلی والا درندہ حلال نہیں ہے اور کسی عہد والے (کافر) کا گرا ہوا مال حلال نہیں ہے البتہ اگر اس کا مالک اس سے دستبردار ہوتے ہوئے اس کو چھوڑ دے اور جو شخص کسی قوم کا مسلمان بنے ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کی مسلمان داری کریں۔ اگر وہ اس کی مسلمان نوازی نہ کریں تو وہ مسلمان کے مثل ان سے معاملہ لے سکتا ہے (ابوداؤد) داری نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور اسی طرح ابن ماجہ نے اس قول ”جیسا کہ اللہ نے حرام قرار دیا ہے“ تک روایت کیا ہے۔

۱۶۴ - (۲۵) وَعَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مَتَكِبًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ؟ أَلَا وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَّظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنْتَهَا لِمَلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ، وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجِلْ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ، وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ، وَلَا أَكَلَ إِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمْ الَّذِي عَلَيْهِمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ: أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمِصْصِيصِيُّ، قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ.

۱۱۳: عراض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا، کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے پٹنگ پر ٹیک لگائے یہ خیال رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف ان چیزوں کو حرام فرمایا ہے جو قرآن پاک میں ہیں؟ اللہ کی قسم! بلاشبہ خبردار! میں نے بعض (کلموں) کا حکم دیا ہے اور نصیحت کی ہے اور بعض چیزوں سے روکا ہے، وہ قرآن پاک کی مثل ہے بلکہ زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال قرار نہیں دیا کہ تم یہودیوں اور عیسائیوں کے گھروں میں بلا اجازت داخل ہو جاؤ اور نہ تم ان کی عورتوں کی پٹائی کرو اور نہ ان کے پھلوں کو (جبراً) حاصل کرو جب کہ وہ تمہیں مل دے رہے ہیں جو ان کے ذمہ ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اشعث بن شعبہ ممیسی راوی شکم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۶۵)

۱۶۵ - (۲۶) وَهْنُهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَجْهِهِ فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً، ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، وَوَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَانَ هَذِهِ مَوْعِظَةً مَوْدِعَ فَأَوْصِنَا، فَقَالَ: «أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ كَانَ عَبْدٌ حَبِيبًا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعْصِ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَبْرِي إِيخْتِلَافًا كَثِيرًا؛ فَعَلِيكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ؛ فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ يَدْعُهُ، وَكُلُّ يَدْعَةٍ صَلَاةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلَاةَ.

۱۱۵: عراض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری امامت کرا لی۔ بعد ازاں آپ ہماری جانب متوجہ ہوئے۔ آپ نے ہمیں مؤثر وعظ فرمایا جس سے آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور دل خوفزدہ ہو گئے۔ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ تو الوداعی وعظ معلوم ہوتا ہے، آپ وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا، میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (امیر کی) بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو پس تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا پس تم میری اور خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں، کی سنت کو تھامے رکھنا۔ سنت کو مضبوطی سے پکڑو اور سنت پر سختی کے ساتھ عمل پیرا رہو اور خود کو (نئے کلموں سے) بچاؤ۔ ہر نیا کلام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) ترمذی اور ابن ماجہ نے نماز کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: اس حدیث میں جس امیر کی سب و اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد وہ امیر ہے جس کا تعین خلیفہ نے کیا ہے۔ اگر وہ امیر حبشی غلام بھی ہو تو اس کی اطاعت ہر حال میں کرنا ضروری ہے اور اس کی مخالفت سے خطرہ ہے کہ کہیں باہم جنگ و جدال قائم نہ ہو جائے اور فسادات رونما نہ ہو جائیں۔ اس سے مقصود خلیفہ

نہیں ہے کیونکہ حبشی غلام خلیفہ نہیں بن سکتا۔

علامہ تورپشتیؒ نے وضاحت کی ہے کہ خلفاء راشدین سے مقصود چار خلفاء ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ اور علیؓ ایک دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ میرے بعد خلافت کا زمانہ تیس سال ہے۔ علیؓ کی خلافت کے ختم ہونے پر تیس سال مکمل ہو جاتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ان کے علاوہ کوئی خلیفہ نہیں ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے کہ میری امت میں بارہ خلفاء ہوں گے لیکن ان کا مقام خلفاء راشدین کا نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ ان چاروں خلفاء کو رشد و ہدایت کے ساتھ موصوف کیا گیا ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مقابلہ میں ان کی سنت کا بھی ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنے اجتہاد کے ساتھ آپؐ کی سنت سے استخراج کرتے ہیں تو وہ خطا نہیں کرتے۔ اس لئے کہ ان کا طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے وہ تو معمول کاموں میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے احتراز کرتے تھے اور جب انہیں کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دلیل نہ ملتی تو بحث و تمحیص اور باہمی مشاورت کے بعد ایک رائے پر اتفاق کرتے اور یہ رائے بوجہ دلیل نہ ہونے کے سنت ہوتی تھی۔

بدعت ذہ کام ہے جس کا شریعت میں کچھ اصل نہ ہو لیکن دین اسلام میں اس کو داخل کیا گیا ہو۔ اس سے امت مسلمہ کو ڈرایا گیا ہے کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے اور تمام بدعات شرعیہ مذموم ہیں تفصیل کے لئے دیکھیں (الاعتصام علامہ شامی جلد ۱ صفحہ ۱۳-۱۴، مرعات جلد ۱ صفحہ ۲۶۳)

۱۶۶ - (۲۷) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطُّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ: «هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ»، ثُمَّ خَطَّ خَطُّوَطًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، وَقَالَ: «هَذِهِ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ»، وَقَرَأَ: ﴿وَأَنْ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ، فَاتَّبِعُوهُ﴾ (الْآيَةُ). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالْذَاوَرِيُّ.

۱۶۶: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے (سمجھانے کے) لئے ایک سیدھا خط کھینچا اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے بعد ازاں اس کے دائیں اور بائیں جانب کچھ خط کھینچے اور فرمایا یہ شیطان کے راستے ہیں اور ہر راہ (کے کنارے) پر شیطان ہے جو (لوگوں کو) ان راستوں کی جانب بلاتا ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور میرا یہ راستہ سیدھا ہے تم اس کا پیروی کرو“ (احمد، نسائی، ذاری)

۱۶۷ - (۲۸) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ»، وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي «آزْبُعِيهِ»: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَيْنَاهُ فِي «كِتَابِ الْحُجَّةِ» بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۶۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش نفس اس کے تابع نہ ہو جس کو میں لایا ہوں (شرح السنہ) امام نوویؒ نے اربعین نووی میں بیان کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ہم نے اس حدیث کو "کتاب الحجۃ" میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۶۸ - (۲۹) وَهَنَّ بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُزَنِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَنِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي، فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُورِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا؛ وَمَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۶۸: بلال بن حارث مزن بنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے میری سنت سے ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد زندہ نہ رہی تھی تو اس شخص کو ان لوگوں کے ثواب کے برابر اجر ملے گا جنہوں نے اس پر عمل کیا جبکہ ان کے ثواب سے کچھ کمی نہ ہوگی اور جس شخص نے گمراہی کی بدعت کو ایجاد کیا جس کو اللہ اور اس کا رسول پسند نہیں کرتے تو اس کو ان لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ملے گا جنہوں نے اس پر عمل کیا جب کہ اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی واقع نہیں ہوگی۔ (ترمذی)

۱۶۹ - (۳۰) وَرَوَاهُ ابْنُ مَسَاجَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

جَدِّهِ

۱۶۹: ابن ماجہ نے اس حدیث کو کثیر بن عبد اللہ بن عمرو سے اس نے اپنے والد سے اس نے کثیر کے دادا سے روایت کیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں کثیر بن عبد اللہ راوی غایت درجہ ضعیف ہے۔ (البحر والتعديل جلد ۷ صفحہ ۷۵۸، البحرین جلد ۲ صفحہ ۱۳۲، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۰۶، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۳۲، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۶۰)

۱۷۰ - (۳۱) وَهَنَّ عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الدِّينَ لَيَارِزُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا يَارِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا، وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ مِنَ الْحِجَازِ مَغِغِلَ الْأُزُوتَةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ. إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرْبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ، فَطُونِي لِلْغُرَبَاءِ، وَهُمْ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَنِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۰: عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ دین (اسلام) حجاز میں سمٹ آئے گا جیسا کہ سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ آتا ہے اور دین (اسلام) حجاز میں

محفوظ ہو گا جیسا کہ پہاڑی بکری پہاڑ کی بلندی میں پناہ لیتی ہے۔ بلاشبہ دین (اسلام) کا آغاز اجنبیت میں ہوا اور یقیناً اس کا آخر بھی اس کے آغاز کی مانند ہو گا ”پس خوشخبری ہے اجنبیوں کے لیے“ یہ وہ لوگ ہیں جو میرے بعد میری سنت کی اصلاح کریں گے جسے لوگ بگاڑ دیں گے۔ (ترمذی)

۱۷۱ - (۳۲) وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي كَمَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَدَوُ التَّلْعِ بِالتَّلْعِ، حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَمَى أُمَّهُ غِلَاطِيَّةً، لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ. وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ بَيْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ بِلَّةً، وَتَفَرَّقَ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ بِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا بِلَّةً وَاحِدَةً. قَالُوا: مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۷۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت پر ایک ایسا وقت آئے گا جب وہ بنی اسرائیل کے ٹھیک ٹھیک نقش قدم پر چلنا شروع کر دیں گے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں ایسا شخص ہوا ہے جس نے اپنی ماں سے علانیہ زنا کیا ہے تو میری امت میں بھی ضرور ایسا شخص ہو گا جو یہ کام کرے گا اور بلاشبہ بنو اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے جبکہ میری امت تتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ایک جماعت کے علاوہ سبھی دوزخ میں ہوں گے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا، جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن زیاد بن اہم افریق راوی ضعیف ہے۔ اس حدیث کی مزید تشریح اور وضاحت کے لیے ابن حزم کی کتاب ”الفصل“ اور علائہ شامی کی کتاب ”الاعتصام“ کا مطالعہ کریں۔ (الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۳۸۰ تقریباً التذیب جلد ۱ صفحہ ۳۸۰ تاریخ بغداد جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۷)

۱۷۲ - (۳۳) وَفِي رَوَايَةِ أَحْمَدَ، وَابْنِ دَاوُدَ، عَنْ مَعَاوِيَةَ: «بَيْنَتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ، وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَتَجَارَى بِهِمْ بِلَكِ الْأَهْوَاءِ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ، لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَقْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ».

۱۷۲: احمد اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ ۷۲ دوزخ میں اور ایک جنت میں ہو گا (اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو صحابہ کرام کی) جماعت کی موافقت کرنے والے ہیں اور بے شک میری امت میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جن میں (بدعات کی) خواہشات یوں سرایت کر جائیں گی جیسا کہ بولے کتے کی بیماری اس کے ساتھی میں منتقل ہو جاتی ہے، اس کی کوئی رگ کوئی جوڑ بقی نہیں رہتا مگر بیماری اس میں داخل ہو جاتی ہے۔

۱۷۳ - (۳۴) وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي - أَوْ قَالَ: «أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ - عَلَى ضَلَالَةٍ، وَيَذُلُّ اللَّهُ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ میری امت یا امت محمدیہ کو اللہ تعالیٰ گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے اور جو شخص جماعت سے الگ ہوا، اسے الگ دونخ میں داخل کیا جائے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن سفیان تہمی راوی ضعیف ہے، امام بخاری نے اس کو منکر الحدیث کہا ہے (میزان الاعتدال جلد صفحہ ۲۸۰ مرعات جلد صفحہ ۲۸۰)

۱۷۴ - (۳۵) وَحَنَّهُ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ، فَإِنَّهُ مِنْ شَذَى النَّارِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ.

۱۷۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سواد اعظم کی اتباع کرو، پس بے شک جو شخص (اس سے) دور ہوا وہ دونخ میں داخل کیا گیا۔ ابن ماجہ نے اس حدیث کو انس سے روایت کیا۔

وضاحت: یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے لیکن سب طرق ضعیف ہیں (مرعات جلد صفحہ ۲۸۰)

۱۷۵ - (۳۶) وَحَنَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا بُنَيَّ! إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لَا أَحَدٌ فَا فَعَلٌ». ثُمَّ قَالَ: «يَا بُنَيَّ! وَذَلِكَ مِنْ سُنَّتِي، وَمَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (مطلب کرتے ہوئے) فرمایا، اے میرے بیٹے! اگر تو صبح کو اٹھے اور شام کو سوئے اور تیرے دل میں کسی شخص کے بارے میں کوئی کھوٹ نہ ہو تو تو ایسا ہی کیا کر، بعد ازاں آپ نے فرمایا، اے میرے بیٹے! یہ میری سنت سے ہے اور جس شخص نے میری سنت کو محبوب جانا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس شخص نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا (ترمذی)

۱۷۶ - (۳۷) وَحَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي، فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ». رَوَاهُ .

۱۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا اس کو سو شہیدوں کا ثواب حاصل ہو گا۔

وضاحت: صاحب مشکوٰۃ نے اس حدیث کے بعد جگہ خالی چھوڑی ہے، یہ ذکر نہیں کیا کہ یہ حدیث کس کتاب سے نقل کی گئی ہے۔ صاحب مرعات نے ذکر کیا ہے کہ امام بیہقی نے اس حدیث کو "کتاب الزہد" اور ابن عدی

نے "الکامل" میں ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ ابن عدیؒ حسن بن مجہؒ خُزاعی راوی کے بارے میں کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس راوی میں کچھ حرج نہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ راوی ہلک ہے۔ دار قطنیؒ نے اسے متروک الحدیث کہا ہے نیز ابوحاتمؒ نے اسے ضعیف کہا ہے (مرعات جلد ۱ صفحہ ۲۸۲)

۱۷۷ - (۳۸) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ آتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ: «إِنَّا نَسْمَعُ أَحَادِيثَ مِنْ يَهُودٍ نَعْجِبُنَا، أَفْتَرَى أَنْ تَكْتَبَ بَعْضُهَا؟ فَقَالَ: «أَمْتَهُوَ كُنُونَ أَنْتُمْ كَمَا تَهْوَكِبُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى ؟! لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَبِيَّةٍ ، وَلَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۱۷۷: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جب آپؐ کے پاس عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ ہم یہودیوں سے کچھ ایسی احادیث سنتے ہیں جو ہمیں اچھی لگتی ہیں۔ آپؐ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ کیا ہم کچھ احادیث ضبط تحریر میں (لے آیا) کریں؟ آپؐ نے فرمایا: کیا تم یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح پریشان ہونا چاہتے ہو؟ (جب کہ) میں تمہارے پاس روشن واضح دین لے کر آیا ہوں۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہو جائیں تو ان کے لیے بھی میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ ہو گا۔ (احمد، بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جالد بن سعید ہمدانی راوی قوی نہیں لیکن یہ حدیث جالد راوی کے علاوہ کسی اور راوی سے بھی مروی ہے جس سے اس کی تائید ہو رہی ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۵۲، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۲۹، مرعات جلد ۱ صفحہ ۲۸۲)

۱۷۸ - (۳۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا، وَعَمِلَ فِي سُنَّتِهِ ، وَأَمِنَ النَّاسَ بَوَائِقَهُ ، دَخَلَ الْجَنَّةَ» . فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ لَكَثِيرٌ فِي النَّاسِ؟ قَالَ: «وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۱۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے حلال کھانا تناول کیا اور سنت کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کی تکلیف سے محفوظ رہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ ایک شخص نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! اس دور میں اس قسم کے لوگ کثرت کے ساتھ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: میرے بعد کی صدیوں میں بھی اس قسم کے لوگ ہوں گے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبشر راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۶۳)

۱۷۹ - (۴۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عَشْرًا أَمْرًا بِهِ هَلَكَ ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعَشْرٍ مَا أَمْرٌ بِهِ نَجَا» .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ تم لوگ ایسے دور میں ہو کہ جس شخص نے تم میں سے احکامات (شرعیہ) کے دسویں حصے پر عمل نہ کیا وہ تباہ و برباد ہو گیا۔ بعد ازاں ایک ایسا دور آئے گا کہ جس نے احکامات (شرعیہ) کے دسویں حصے پر عمل کیا وہ نجات پا جائے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فہم بن حماد راوی صدوق ہے لیکن وہ کثرت کے ساتھ غلطیوں کا کرتا تھا۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۶۳)

۱۸۰- (۴۱) وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ»، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿مَا ضَرَبْتُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۱۸۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہدایت کے بعد جب کوئی قوم گمراہی میں مبتلا ہوتی تھی تو اس کا باہمی جھگڑا ہوا کرتا تھا۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”انہوں نے اس مثال کو آپ کے لیے صرف اس لئے پیش کیا ہے کہ وہ آپ سے جھگڑا کریں بلکہ کفار تو جھگڑا لو ہیں“ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۱۸۱- (۴۲) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «لَا تَشَدُّوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيَشَدَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ»، فَإِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ، فَشَدَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ، فَنَلَّكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالْدِّيَارِ ﴿رَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ﴾. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۸۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خود پر تشدد نہ کرو کہ اللہ بھی تم پر سخت کرے گا۔ بلاشبہ ایک قوم نے اپنے آپ پر تشدد کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سختی کی۔ تشدد کرنے والوں کے باقی ماندہ لوگ عیسائیوں کے گرجا گھروں اور یہودیوں کے معبد خانوں میں ہیں (اس کی دلیل ارشاد باری تعالیٰ ہے جس کا ترجمہ ہے) ”انہوں نے رہبانیت کو ایجاد کیا ہم نے ان پر رہبانیت کو لازم نہیں کیا تھا“ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سعید بن عبد الرحمن بن ابی العیاض راوی مجہول کے مشابہ ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۶۳)

۱۸۲- (۴۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَزَلَ الْقُرْآنُ

عَلَى خَمْسَةِ أَوْجِهٍ: حَلَالٍ، وَحَرَامٍ، وَمُحْكَمٍ، وَمُتَشَابِهٍ، وَأَمْثَالٍ. فَأَحْلُوا الْحَلَالَ، وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ، وَاعْمَلُوا بِالْمُحْكَمِ، وَأَمِنُوا بِالْمُتَشَابِهِ، وَاعْتَبِرُوا بِالْأَمْثَالِ. هَذَا لَفْظُ الْمُصَابِيحِ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَلَفْظُهُ: «فَاعْمَلُوا بِالْحَلَالِ، وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ، وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ».

۱۸۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پاک کا نزول پانچ طرح پر (مشتمل) ہے۔ حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔ پس تم حلال کو حلال اور حرام کو حرام گردانو اور محکم پر عمل کرو اور متشابہ پر ایمان لاؤ اور امثال سے عبرت حاصل کرو۔ (یہ الفاظ مصابیح کے ہیں) اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں اسے روایت کیا اور اس کے الفاظ ہیں ”پس حلال پر عمل کرو اور حرام سے بچو اور محکم کی اتباع کرو۔“

۱۸۳ - (۴۴) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَمْرُ ثَلَاثَةٌ: أَمْرٌ بَيْنَ رَشْدِهِ، فَاتَّبِعْهُ، وَأَمْرٌ بَيْنَ غَيْبِهِ، فَاجْتَنِبْهُ، وَأَمْرٌ اخْتَلَفَ فِيهِ فَيَكِلُهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (شرعی احکامات) تین طرح ہیں (ایک) وہ حکم جس کا درست ہونا ظاہر ہے (دوسرا) وہ حکم جس کا غیر صحیح ہونا ظاہر ہے اور (تیسرا) وہ حکم جس میں اختلاف ہے۔ پس اس (تیسرے حکم) کا معاملہ اللہ کے سپرد کیجئے (احمد) وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی کہتے ہیں کہ مجھے کسی ذریعہ سے بھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کسی نے اس حدیث کو مسند احمد کی جانب منسوب کیا ہو اور میرا خیال ہے کہ یہ حدیث مسند احمد میں نہیں ہے البتہ امام سیوطی نے اس حدیث کو ”المجمع الکبیر“ میں ابن مسیح کی طرف منسوب کیا ہے، اس کا نام بھی احمد ہے۔ اس میں یہی الفاظ ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۶۵)

وضاحت: مختلف ذریعہ حکم سے مقصود تشابہات قرآن اور امور قیامت ہیں (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۱۸۴ - (۴۵) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَذُبُّ الْإِنْسَانَ كَذِبِ الْغَنَمِ، يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاجِيَةَ، وَإِيَّاكُمْ وَالشَّعَابَ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۱۸۳: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بلاشبہ شیطان انسان کے لیے بھیڑا ہے جیسے بکریوں کے لیے بھیڑا (ہوتا) ہے۔ بھیڑا اس بکری کو پکڑتا ہے جو (ریوڑ سے) الگ اور دور ہوتی ہے اور جو (غفلت کی وجہ سے) ایک جانب ہو۔ تم خود کو وادیوں سے بچاؤ اور تم جماعت کو لازم پکڑو، مسلمانوں کے ساتھ رہو (احمد)

۱۸۵- (۴۶) وَهْنُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو ذَاوُدَ.

۱۸۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جماعت سے ہشت بھر جدا ہوا اس نے اسلام کے عقد کو اپنی گردن سے اتار دیا (احمد، ابوداؤد)

۱۸۶- (۴۷) وَهْنُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ». رَوَاهُ فِي «الْمَوْطَأِ»

۱۸۶: مالک بن انس سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ (دونوں سے مقصود) اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے (موطا)

وضاحت: اصول حدیث میں مرسل اس حدیث کو کہتے ہیں جسے تابعی، صحابی کا نام ذکر کیے بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے جب کہ اصول فقہ میں یہ مشہور ہے کہ تبع تابعی کا قول خواہ وہ منقطع ہوا محض ہو اس کو بھی مرسل کہا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ امام مالک تابعی نہیں ہیں بلکہ تبع تابعی ہیں اور یہ حدیث امام مالک کے بلاغات سے ہے اور سفیان بن عیینہ کے قول کے مطابق امام مالک کے بلاغات صحیح ہیں نیز یہ حدیث مستدرک حاکم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے (مرعات جلد ۱ صفحہ ۲۹)

۱۸۷- (۴۸) وَهْنُ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الشَّعْبِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَخَذْتُ قَوْمٌ بِدَعَةٍ إِلَّا رُفِعَ مِنْهَا مِنَ السُّنَّةِ؛ فَمَتَّسَكَ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ إِحْدَاثٍ بِدْعَةٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۸۷: غضیف بن حارث مثلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بھی کسی قوم نے بدعت کو نکالا تو اس کی مثل سنت اٹھالی گئی پس سنت کے ساتھ وابستگی رکھنا بدعت کو اچھل کرے سے بہتر ہے (احمد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۶)

۱۸۸- (۴۹) وَهْنُ حَسَّانَ، قَالَ: مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةٍ فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللَّهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا، ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۱۸۸: حَنَّان سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کسی قوم نے اپنے دین میں جب بھی کسی بدعت کو اپنایا
کیا تو اللہ نے اتنی سُنّت کو اٹھالیا پھر قیامت تک اس سُنّت کو واپس نہیں لوٹایا (دارمی)

وضاحت: راوی کا مکمل نام حَنَّان بن عطیہ بخاری ہے، یہ ثقہ تابعی ہیں۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قربان
مبارک نہیں ہے بلکہ ان کا اپنا قول ہے (واللہ اعلم)

۱۸۹- (۵۰) وَعنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ وَقَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ، فَقَدْ اَعَانَ عَلَى هَذِهِ الْاِسْلَامِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» مُرْسَلًا.

۱۸۹: ابراہیم بن میسرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، جس شخص نے کسی بدعتی کی عزت افزائی کی اس نے اسلام کے گرانے پر مدد کی۔
(بیہقی نے شعب الایمان میں مرسل روایت کیا)

۱۹۰- (۵۱) وَعنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيهِ؛ هَذَا اللهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا، وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُوءَ الْحِسَابِ وَفِي رَوَايَةٍ، قَالَ: مَنْ اقْتَدَى بِكِتَابِ اللهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقَى فِي الْآخِرَةِ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «فَمَنْ اتَّبَعَ هَذَا فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى». رَوَاهُ رِزِينَ.

۱۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں جس شخص نے اللہ کی کتاب کا علم حاصل
کیا پھر اس کے مضامین پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت پر ثابت رکھیں گے اور قیامت کے دن برے حساب
سے محفوظ کریں گے اور ایک روایت میں ابن عباس کا قول ہے کہ جس شخص نے اللہ کی کتاب کی اقتدا کی وہ دنیا
میں گمراہ نہیں ہو گا اور آخرت میں عذاب میں مبتلا نہیں ہو گا۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے)
”جو شخص میری ہدایت کے پیچھے لگا وہ گمراہ نہیں ہو گا اور نہ ہی وہ بدبخت ہو گا“ (رزین)

۱۹۱- (۵۲) وَعنَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا، وَعَنْ جُبْنَى الصِّرَاطِ سُورَانِ، فِيهِمَا أَبْوَابٌ مُفْتَحَةٌ، وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُورٌ مُرْخَاةٌ، وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُولُ: اسْتَقِيمُوا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُوا، وَفَوْقَ ذَلِكَ دَاعٍ يَدْعُو، كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ أَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ: وَيْحَكَ! لَا تَفْتَحْهُ، فَإِنَّهُ إِنْ تَفْتَحَهَا تُلْجِئُ». ثُمَّ فَسَّرَهُ فَأَخْبَرَ: «أَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْإِسْلَامُ، وَأَنَّ الْأَبْوَابَ الْمُفْتَحَةَ مُحَارِمُ اللهِ، وَأَنَّ السُّورَ الْمُرْخَاةَ حُدُودُ اللهِ، وَأَنَّ الدَّاعِيَ عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْآنُ، وَأَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهِ رَأْيُ اللهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ». رَوَاهُ رِزِينَ، وَرَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۹۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم کی مثال بیان کی ہے۔ سیدھے راستے دونوں پہلوؤں میں دو دیواریں ہیں، ان میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور ان دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں اور سیدھے راستے کے سر پر ایک دعوت دینے والا پکار رہا ہے کہ صراطِ مستقیم پر چلو اور (ادھر ادھر) نہ بھگو اور اس سے اوپر ایک داعی ہے جو پکارتا رہتا ہے۔ جب بھی کوئی شخص ان دروازوں میں سے کسی دروازے کو کھولے گا ارادہ کرتا ہے تو پکارنے والا کہتا ہے تجھ پر افسوس ہے تو دروازہ نہ کھول، اگر تو نے دروازہ کھول دیا تو تو اس میں داخل ہو جائے گا بعد ازاں آپ نے اس کی تفریح کرتے ہوئے فرمایا، صراطِ مستقیم اسلام ہے اور کھلے دروازے اللہ کی محرمات ہیں اور ڈھانچنے والے پردے اللہ کی حدود ہیں اور صراطِ مستقیم کے سر پر دعوت دینے والا قرآنِ پاک ہے اور اس سے اوپر دعوت دینے والا اللہ (کی جانب سے) وعظ کرنے والا ہے جو ہر مومن کے دل میں ہوتا ہے (رزین، احمد)

۱۹۲- (۵۳) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ، وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ أَخْصَرَ مِنْهُ .

۱۹۳: اس حدیث کو امام احمد نے اور امام بیہقی نے شُعَبِ الْإِيمَانِ میں نواس بن سمعان سے اور اسی طرح امام ترمذی نے بھی نواس سے روایت کیا ہے البتہ انہوں نے اس سے مختصر بیان کیا ہے۔

۱۹۳- (۵۴) وَمَنْ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ كَانَ مُسْتَبْتًا؛ فَلْيَسْتَنْ مَنْ قَدْ مَاتَ، فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ. أَوَّلَئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا أَفْضَلَ هَذِهِ الْأُمَّةِ، أَبْرَهًا قُلُوبًا، وَأَعَمَّقَهَا عِلْمًا، وَأَقْلَبَهَا تَكَلُّفًا اخْتَارَهُمُ اللَّهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ، وَلَا قَامَةَ دِينِهِ، فَأَعْرِفُوا لَهُمْ فَضْلَهُمْ، وَاتَّبِعُوهُمْ عَلَى آثَارِهِمْ، وَتَمَسَّكُوا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَسَبِيْرِهِمْ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ. رَوَاهُ رِزِينٌ.

۱۹۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص مستبت (کسی کی) اقتداء کرنے والا ہے تو وہ ان لوگوں کی اقتداء کرے جو (اسلام پر) فوت ہوئے اس لیے کہ زندہ لوگ قتل سے محفوظ نہیں ہیں۔ یہ صحابہ کرام اُمّتِ اسلامیہ میں سب سے افضل ہیں۔ ان کے دل زیادہ اطاعت والے ہیں اور ان کا علم بہت گہرا ہے اور وہ تنگنات سے عاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے پیغمبر کی رفاقت اور اپنے دین کے قیام کے لیے منتخب فرمایا۔ پس ان کی (دوسروں پر) فضیلت کو تسلیم کرو اور ان کے نقش قدم پر چلو اور جہاں تک ممکن ہو ان کے اخلاق اور ان کی سیرت پر عمل پیرا رہو۔ یقیناً وہ لوگ ہدایت کے راستے پر تھے (رزین)

وضاحت: یہ اثر منقطع ہے (مکتبہ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۶۸)

۱۹۴- (۵۵) وَمَنْ جَابِرٌ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذِهِ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرَةِ، فَسَكَّتْ فَبَجَلْ يَقْرَأُ وَوَجْهَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: نِكَالَتِكَ الثَّوَاكِلُ! مَا تَرَى مَا يُوَجِّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟! فَنَظَرَ عُمَرُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ، رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ بَدَأَ لَكُمْ مُوسَى اتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ؛ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَادْرَكَ نُبُونِي لَا تَبْعَنِي». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تورات سے کچھ نقل کر کے لائے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تورات سے منقول (باتیں) ہیں آپ خاموش رہے۔ عمر نے (ان کو) پڑھنا شروع کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ (مبارک) خیر ہونے لگا (چنانچہ) ابو بکر بول اٹھے: عمر! تجھے تم پانے والیاں گم پائیں۔ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی جانب نہیں دیکھ رہا؟ اس پر عمر نے آپ کے رخ انور کی جانب دیکھا اور پکارا: میں اللہ کی اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ ہم اللہ کو رب تسلیم کرنے پر راضی ہیں، اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو (اللہ کا) رسول تسلیم کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، اگر تمہارے سامنے موسیٰ علیہ السلام ظاہر ہو جائیں اور تم ان کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم صراطِ مستقیم سے دور ہو جاؤ گے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہو جائیں اور میری نبوت کے لئے وہ دیکھ پائیں تو یقیناً میری تبعہ داری کریں گے (داری)

۱۹۵- (۵۶) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَلَامِي لَا يَنْسَخُ كَلَامُ اللَّهِ، وَكَلَامُ اللَّهِ يَنْسَخُ كَلَامِي، وَكَلَامُ اللَّهِ يَنْسَخُ بَعْضُهُ بَعْضًا».

۱۸۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا کلام اللہ تعالیٰ کے کلام کو منسوخ نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کر سکتا ہے اور (بعض اوقات) اللہ کا کلام اللہ کے کلام کو منسوخ کر سکتا ہے (دار قطنی)

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے۔ محمد بن واؤد قطری راوی نے جو دو جموں حدیث بیان کی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے (کتاب النوادر للدار قطنی جلد ۳ صفحہ ۱۳۵)

۱۹۶- (۵۷) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَادِيثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنْسَخِ الْقُرْآنِ».

۱۹۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ ہماری احادیث کا بعض (دیگر) بعض کو منسوخ کرتا ہے جیسا کہ قرآن کا بعض (دیگر) بعض کو منسوخ کرتا ہے۔ (دار قطنی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں محمد بن حارث اور محمد بن عبدالرحمن راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۰۳، جلد ۳ صفحہ ۶۱۸، کتاب النواور جلد ۴ صفحہ ۱۳۵، مرعات جلد ۱ صفحہ ۲۹۹)

۱۹۷- (۵۸) وَفَنَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَإِنَّ اللَّهَ فَرَضَ فَرَائِضًا فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا، وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءٍ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا. رَوَى الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ الدَّارِقُطِيُّ.

۱۹۷: ابو حبلہ ثعلبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے (تم پر) چند احکام واجب کیے ہیں، تم انہیں ضائع نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ نے کچھ کاموں کو حرام قرار دیا ہے، تم ان کی حرمت کو توڑنا نہیں اور اللہ تعالیٰ نے کچھ حدود مقرر کی ہیں، تم نے ان سے تجاوز نہ کرنا اور چند چیزوں کے ذکر کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے، تم ان کے بارے میں بحث نہ کرنا۔ (دارقطنی)

وضاحت: جن احکام کے بارے میں خاموشی ہے ان کے غافل پر قدغن نہیں اور ان کے تارک مجرم نہیں اسی حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے (واللہ اعلم)

کِتَابُ الْعِلْمِ (علم کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۹۸۔ (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ»، وَمَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدٍ، فَلَيْتَبَوَّأُ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۹۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہی ہو (یعنی اگرچہ قلیل احادیث ہوں) اور کچھ حرج نہیں۔ اور جس شخص نے میری جانب جھوٹی باتوں کی نسبت کی وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے (بخاری)

وضاحت: قرآن پاک اور حدیث پاک دونوں کو پیش کرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس لیے حدیث میں لفظ آیت کا ذکر ہوا ہے۔ قرآن پاک کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ پاک نے اٹھائی ہے اس کے باوجود آپؐ فرما رہے ہیں کہ ایک ”آیت ہی پہنچاؤ“ تو اس سے مراد حدیث پاک کا پہنچانا ہے۔ آپؐ کی جانب غلط احادیث کی نسبت کرنا ہرگز درست نہیں۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ ترغیب و ترہیب میں احادیث وضع کر کے ان کی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی جاسکتی ہے، درست نہیں ہے۔ البتہ بنی اسرائیل کے عہد کے واقعات بلاشبہ بطور عبرت کے بیان کیے جاسکتے ہیں بشرطیکہ وہ واقعات کتابِ دُست کے خلاف نہ ہوں (واللہ اعلم)

۱۹۹۔ (۲) وَفَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يَرَى أَنَّهُ كَذَبٌ، فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۹: سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی، یہ جانتے ہوئے کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ انسان جھوٹوں میں سے ایک ہے (مسلم)

۲۰۰ - (۳) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین اسلام کی سمجھ بھی عطا کرتا ہے اور بلاشبہ میں علم کو تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ ہی (علم میں قسم) عطا کرتا ہے (بخاری، مسلم)

۲۰۱ - (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ سونے چاندی کی کانوں کی طرح کانیں ہیں، جو لوگ (دور) جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ ان میں فقاہت موجود ہو (مسلم)

۲۰۲ - (۵) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَاسْلَطَهُ عَلَى هَلَكْتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعْلِمُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۲: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صرف دو انسان ہیں جن پر حسد کرنا درست ہے۔ ایک وہ انسان جس کو اللہ نے مال عطا کیا اور اس کو راہ صواب میں خرچ کرنے پر مسلط کیا ہے اور ایک وہ انسان جس کو اللہ نے شریعت کا علم عطا کیا، وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور تعلیم دیتا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: حسد کا مفہوم یہ ہے کہ انسان یہ گمان کرے کہ فلاں کے پاس جو نعمت ہے وہ اس سے چھین جائے اگرچہ اسے میرے آئے یا نہ آئے۔ کسی سے حسد کرنا شرعاً جائز نہیں۔ اگر انسان یہ گمان کرے کہ فلاں کے پاس جو نعمت ہے وہ مجھے بھی مل جائے یا فلاں کے پاس جتنا علم ہے مجھے بھی مل جائے بشرطیکہ اس کے حصول کا مقصد نیک ہو تو یہ رشک ہو گا ہر حال نیک کاموں میں حسد کرنا جائز ہے لیکن بُرے کاموں میں جائز نہیں ہے (واللہ اعلم)

۲۰۳ - (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان جب فوت ہو جاتا ہے تو اس کے تین اعمال کے سوا دیگر اعمال کا ثواب منقطع ہو جاتا ہے۔ صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور نیک اولاد جو میت کے لئے دعا کرتی ہے (مسلم)

۲۰۴ (۷) وَفَضَّلَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا، نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ يَسَّرْ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَاللَّهُ يَفِي عَوْدِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْدِ أَخِيهِ. وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ. وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ بِهِ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ. وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ. وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی ایماندار کو دنیا کی کسی مصیبت سے (نجات دلا کر) راحت پہنچائی تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کسی مصیبت سے (نجات عطا فرما کر) راحت پہنچائے گا اور جس شخص نے کسی تنگ حال کو آسانی سے ہم کنار کیا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا اور اللہ اس بندے کی مدد کرتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اور جو شخص علم کے راستے پر چل کر علم حاصل کرتا ہے تو اللہ اس کے لئے جنت کی جانب (جائے) کے لئے راستہ ہموار کرتا ہے اور جو لوگ اللہ کے کمروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں درس و تدریس میں مشغول رہتے ہیں تو ان پر سکینت و طمأنینہ کا نزول ہوتا رہتا ہے اور رحمت الہی ان پر سایہ ظن رہتی ہے اور فرشتے ان کا احاطہ کیئے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود فرشتوں میں کرتا ہے اور جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا تو اس کا حسب و نسب اس کو آگے نہیں کر سکے گا (مسلم)

۲۰۵ - (۸) وَفَضَّلَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ، فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَتُهُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا؟ قَالَ: فَأَتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ. قَالَ: كَذَبْتُ؛ وَلَكِنَّكَ فَأَتَلْتُ لِأَنْ يَقَالَ: جَرِيءٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُجِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى الْفَىٰ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ، وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَتُهُ فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ، وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ. قَالَ: كَذَبْتُ؛ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ: إِنَّكَ عَالِمٌ، وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُجِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى الْفَىٰ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ

وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ، فَأَتَيْنِي بِهِ فَعَرَفْتُهُ نَعْمَةً فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَزَكُّتُ مِنْ سَبِيلٍ نَجِبْتُ أَنْ يَتَفَقَّ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ. قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيَقَالَ: هُوَ جَوَادٌ؛ فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُجِبَ عَلَيَّ وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے پہلا آدمی جس کے خلاف قیامت کے دن فیصلہ کیا جائے گا وہ ہو گا جو (اللہ کی راہ میں) شہید کیا گیا۔ اس کو (بارگاہِ الہی میں) پیش کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے انعامات یاد دلائے گا وہ ان کا اقرار کرے گا۔ اللہ (اس سے) دریافت کرے گا کہ تو نے (انعامات کے بدلے) کیا عمل کیا تھا؟ وہ جواب دے گا: میں نے (فقط) حیرے لیے لڑائی لڑی یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: 'تو جھوٹ کہتا ہے۔' تو نے صرف اس لیے جنگ لڑی تھی کہ تجھے بہادر کہا جائے چنانچہ تجھے بہادر کہا گیا پھر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم دیں گے، اسے چرے کے بل ٹھہٹ کر دوزخ میں گرا دیا جائے گا اور (دوسرا) وہ آدمی جس نے (شریعت کا) علم حاصل کیا، اسے (لوگوں کو) سکھایا اور قرآن پاک کی تلاوت کی۔ اس کو (بارگاہِ الہی میں) پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے انعامات یاد دلائے گا۔ وہ ان کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا کہ تو نے ان انعامات کے مقابلہ میں کیا عمل کیا۔ وہ جواب دے گا: میں نے علم حاصل کیا، (اسے لوگوں کو) سکھایا اور میں تیری رضا کے لیے قرآن پاک کی تلاوت کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: 'تو جھوٹ پوتا ہے البتہ تو نے اس لیے علم (شریعت) حاصل کیا تھا تاکہ تجھے معلم کہا جائے اور تو قرآن کی اس لیے تلاوت کرتا رہا تاکہ تجھے قاری کہا جائے، چنانچہ تجھے کہا گیا۔ اس کے بعد اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، اسے چرے کے بل ٹھہٹ کر دوزخ میں گرا دیا جائے گا اور (تیسرا) وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے وافر مال دیا، اس کو ہر قسم کے مل و دولت سے نوازا گیا۔ اسے پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے انعامات یاد کروائے گا۔ وہ ان کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا۔ تم نے انعامات کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا: میں نے ایسا کوئی راستہ نہیں چھوڑا جسے تو پسند کرتا تھا کہ اس میں مل خرچ کیا جائے، میں نے اس میں تیری رضا جوئی کے لیے مل خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: 'تو جھوٹ کہتا ہے جب کہ تو نے محض اس لیے مل خرچ کیا تاکہ تجھے غنی کہا جائے۔ چنانچہ تجھے کہا گیا۔ اس کے بعد اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا کہ اسے اونٹ سے منہ ٹھہٹ کر دوزخ میں گرا دیا جائے (مسلم)

۲۰۶ - (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَإِنْ اللَّهُ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا، اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۶: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'بے شک اللہ (کتاب و سنت کے) علم کو بدمذہبوں کے دلوں سے نکل کر نہیں اٹھائے گا البتہ علماء کو فوت کر کے

اٹھائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو عوام الناس جاہل لوگوں کو (اپنا) سردار بنائیں گے۔ ان سے مسائل دریافت کیے جائیں گے، علم نہ ہونے کے باوجود وہ فتویٰ دیں گے۔ اس طرح وہ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے (بخاری، مسلم)

۲۰۷- (۱۰) وَهْنٌ شَفِيقٌ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَذْكُرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! لَوِ دِدْتُ أَنَّكَ ذَكَرْتَنِي فِي كُلِّ يَوْمٍ. قَالَ: أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ ابْنِي أَكْرَهُ أَنْ أُمْلِكُكُمْ، وَابْنِي أَنْحَوْلَكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْحَوْلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۷: شفیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے۔ ان سے ایک شخص نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روز وعظ کیا کریں (اس کے جواب میں) عبد اللہ بن مسعود نے کہا: خبردار! مجھے ایسا کرنے سے یہ بات مانع ہے کہ میں پسند نہیں کرتا کہ تمہیں آفتاب میں ڈالوں اور میں تمہیں وعظ کرنے میں تمہاری رعایت کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آگیا جانے کے ڈر سے ہماری رعایت کیا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۲۰۸- (۱۱) وَهْنٌ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تَفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۰۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی جملہ زبان سے نکالتے تو اس کو تین بار دہراتے تاکہ جملہ (کا مطلب) سمجھ میں آجائے اور جب کسی قوم کے ہاں آتے اور انہیں سلام کہنے کا ارادہ کرتے تو انہیں تین بار سلام کہتے (بخاری)

۲۰۹- (۱۲) وَهْنٌ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ أَبْدَعَ بِنِي فَأَحْمِلْنِي فَقَالَ: «مَا عِنْدِي». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَا أَذَلُّ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۹: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا: میری سواری (چلنے سے) عاجز آگئی ہے، آپ مجھے سوار کرائیں۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس سواری نہیں ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو اس شخص کے بارے میں بتاتا ہوں جو اس کو (اپنی سواری پر) سوار کرے گا۔ (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (کسی کی) اچھے کام پر راہ نمائی کرتا ہے تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کرنے والے کو ملتا ہے۔ (مسلم)

۲۱۰ - (۱۳) **وَمِنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِي صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَاءَ قَوْمٌ عَرَاءَ مُجْتَابِي التِّمَارِ أَوْ الْعَبَاءِ، مُتَقَلِّدِي السِّيُوفِ، عَامَتُهُمْ مِنْ مُضَرَ، بَلَّ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ، فَمَتَمَّرَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمَّا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، فَأَمَرَ بِإِلَافِادَنَ، وَأَقَامَ فَصَّلَى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾، وَالْآيَةُ الَّتِي فِي الْحَشْرِ ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مِمَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ، مِنْ دِرْهَمِهِ، مِنْ ثَوْبِهِ، مِنْ صَاعِ بُزِهِ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ، حَتَّى قَالَ: وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَصْرَةَ كَاذَتْ كَفَّهُ تَعَجَّرَ عَنْهَا، بَلَّ قَدْ عَجَزَتْ، ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ. حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَهْتَلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَنْ سَنَ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۲۱۰: جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہم دن کے اول وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، کچھ لوگ آئے جن کے جسم پر کچھ زیادہ لباس نہ تھا۔ (البتہ) انہوں نے اون کی دھاری دار چادریں جسم پر لٹکائی ہوئی تھیں اور وہ تلواروں سے مسلح تھے۔ ان میں سے اکثر افراد بلکہ سبھی معمر قبیلہ کے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ وہ بھوکے ہیں تو آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا آپ (گھر کے) اندر تشریف لے گئے، پھر باہر آئے۔ آپ نے بلالؓ کو حکم دیا۔ اس نے اذان اور تکبیر کی۔ آپ نے نماز کی امامت کرائی۔ اس کے بعد آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا (اور یہ تین آیات تلاوت کیں جن کا ترجمہ ہے)

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا“ سے ”بے شک اللہ تم پر تمکین ہے“ تک اور پھر آپ نے سورہ حشر کی آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے)

”تم اللہ سے ڈرو اور ہر نفس کو غور کرنا چاہیے کہ اس نے آخرت کے لئے کیا آگے بھیجا ہے۔“ (آپ کی ترغیب پر) کسی شخص نے دیناروں سے (کسی نے) دراهم سے (کسی نے) کپڑوں سے (کسی نے) گندم کا صاع (کسی نے) کھجور کا صاع صدقہ دیا حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگرچہ کھجور کا ایک حصہ دو۔ راوی نے بیان کیا چنانچہ ایک انصاری (دراہم کی) تھیلی اٹھا لایا، قریب تھا کہ اس کی تھیلی اس (کے اٹھانے) سے عاجز آ جاتی بلکہ عاجز آ ہی گئی بعد ازاں لوگ لاسے ہی گئے یہاں تک کہ میں نے غلے اور کپڑے کے دو ڈھیر دیکھے اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور (خوشی سے) تھمتا رہا ہے گویا کہ سونے کی مانند دمک رہا ہے اور آپ نے فرمایا، جس شخص نے اسلام میں اچھا طریقہ جاری کیا اس کو اس کا ثواب اور ان لوگوں کا ثواب ملتا رہے گا جنہوں نے اس پر اس کے بعد عمل کیا، ان کے نامہ ثواب سے کچھ کمی نہ ہوگی اور جس شخص نے اسلام میں برا طریقہ

جاری کیا تو اس پر اس کا گناہ ہو گا جنہوں نے اس کے بعد اس پر عمل کیا ان کے گناہوں سے کچھ کی نہ ہوگی (مسلم)

۲۱۱- (۱۴) وَهُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دِمَهِهَا؛ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَسَنَدُكَ حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ: «لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي» فِي بَابِ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۲۱۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی جان کو جب اس پر ظلم کرتے ہوئے قتل کیا جاتا ہے تو آدم کے پہلے بیٹے پر بھی اس کے خون کا حصہ ہوتا ہے اس لیے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل (کی رسم) کا آغاز کیا (بخاری، مسلم) اور عقربہ بن معاویہ کی حدیث (جس کے الفاظ ہیں) کہ ”لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي“ کو ”بَابِ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ“ میں ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

الفصل الثانی

۲۱۲- (۱۵) عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ [لِحَدِيثِ بَلَّغْنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ]، مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهُ رِضًى لَطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْخَيَاتَانِ فِي جُوفِ الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ»، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَبْطِ أَخَذَ وَافِرٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَسَمَاءُ التِّرْمِذِيُّ قَيْسُ بْنُ كَثِيرٍ.

دوسری فصل

۲۱۲: کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق کی جامع مسجد میں ابو الدرداء کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے کہا اے ابو الدرداء! میں تیرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شر سے ایک حدیث (سننے) کے لیے آیا ہوں میں کسی دوسرے کام سے نہیں آیا بلکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ ابو الدرداء نے بیان کیا میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو علم طلب کرنے کی راہ پر چلا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی راہ پر چلائے گا اور فرشتے اپنے پروں کو طالب علم کی خوشنودی کے لیے بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے آسمانوں اور زمین کی تمام چیزیں اور پانی کے اندر رہنے والی مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں اور عالم کو عابد پر فضیلت حاصل ہے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کو دیگر تمام ستاروں پر فضیلت ہے، علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام وراثت اور درہم کا ورثہ نہیں چھوڑتے بلکہ انہوں نے علم کا ورثہ چھوڑا ہے۔ پس جس شخص نے اس سے (علم) حاصل کیا اس نے وافر حصہ لیا (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی) اور امام ترمذیؒ نے (کثیر بن قیس راوی کی جگہ) قیس بن کثیر ذکر کیا ہے۔

۲۱۳ - (۱۶) وَهَنَّ ابْنُ أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَضَّلَ الْعَالِمُ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الثَّمَلَةِ فِي جُحْرِهَا، وَحَتَّى الْحُوتُ، لَيَصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۱۳: ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو انسانوں کا تذکرہ کیا گیا۔ ان میں ایک عابد اور دوسرا عالم تھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا، عالم کی عابد پر (اس طرح) فضیلت ہے جس طرح تم میں سے اولیٰ درجہ کے انسان پر میری فضیلت ہے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے، آسمانوں اور زمین میں رہنے والے حتیٰ کہ چوٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی (سمندر میں) بھی اس شخص کے لیے دعائیں کرتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے (ترمذی)

۲۱۴ - (۱۷) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مَكْحُولٍ مُرْسَلًا، وَلَمْ يَذْكُرْ: رَجُلَانِ وَقَالَ: «فَضَّلَ الْعَالِمُ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾، وَسَرَدَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ.

۲۱۴: نیز دارمی نے اس حدیث کو مکحول سے مرسل بیان کیا ہے (اس میں) وہ انسانوں کا ذکر نہیں ہے (البتہ) بیان کیا کہ عالم کو عابد پر فضیلت حاصل ہے جیسا کہ مجھے تم میں سے معمولی درجہ والے پر فضیلت حاصل ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے اس آیت کی تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں“ اور (بتیہ) حدیث کو آخر تک بیان کیا ہے۔

۲۱۵ - (۱۸) وَهَنَّ ابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ»، وَإِنْ رَجَالًا يَأْتُونَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَهُونَ فِي الدِّينِ، فَلَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۱۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'عام لوگ تمہارے تابع ہیں اور کچھ لوگ تمہارے پاس زمین کے اطراف و آکناف سے آئیں گے، وہ علم دین کا فہم چاہیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم ان کے ساتھ نیک سلوک کی میری وصیت قبول کرو (ترمذی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبہارون عبدی راوی متروک الحدیث ہے۔ بعض نے اس کو کذاب کہا ہے۔ (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۷۶، الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۲۰۰۵، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۴۹)

۲۱۶- (۱۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ، ضَالَّةُ الْحَكِيمِ، فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ الرَّسَائِيُّ يَضَعُفُ فِي الْحَدِيثِ.

۲۱۷: ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'وائلی کی بات دانا کی گمشدہ (متاع) ہے وہ جہاں ایسی بات کو پائے تو وہی اس کا زیادہ حق وار ہے (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور ابراہیم بن فضل راوی (فہن) حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۱۷- (۲۰) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'ایک عالم شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ غالب ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں روح بن جنت (راوی) ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۲۳۳، المجموع جلد ۳۰۰، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۵۲، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۷ صفحہ ۷۵)

۲۱۸- (۲۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمَقْلَدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوْهَرِ وَاللُّؤْلُؤِ وَالذَّهَبِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» إِلَى قَوْلِهِ «مُسْلِمٌ». وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ مَثْنٌ مَشْهُورٌ، وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ، وَقَدْ رَوَى مِنْ أَوْجِهٍ كُلِّهَا ضَعِيفٌ.

۲۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'علم کا حصول ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور نااہل کو علم سکھانے والا اس شخص کی مانند ہے جو خزیروں کو جواہرات، موتی اور سونے کے ہار پہناتا ہے (ابن ماجہ) امام بیہقی نے 'شُعَبُ الْإِيمَانِ' میں (لفظ) "مسلم" تک ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کا متن مشہور اور سند ضعیف ہے نیز یہ حدیث (کئی) طرق سے مروی ہے جو سب ضعیف

ہیں۔

وضاحت: بعض مصنفین نے لفظ ”مُسْلِم“ کے ساتھ ”مُسْلِمَہ“ کا بھی اضافہ کیا ہے لیکن اس کا ذکر کسی طریق میں نہیں، اگرچہ عقلی لحاظ سے یہ بات درست ہے۔ جملہ الدین مزی کہتے ہیں کہ یہ حدیث تعدد طرق کی وجہ سے حسن کے درجہ تک پہنچتی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۷۶)

۲۱۹ - (۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حُصَلَتَانِ لَا جَمْعَ عَيْنٍ فِيْ مَنَافِقٍ: حُسْنُ سَمْتٍ، وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّينِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو خصلتیں کسی منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ حُسن خلق اور دین کا فہم (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ منافق میں ایک خصلت پائی جا سکتی ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ مومنین کو یہ رغبت دلانی گئی ہے کہ وہ حدیث میں مذکور دونوں خصلتوں کے ساتھ خود کو موصوف کریں اور ان کی مخالف خصلتوں سے کنارہ کش رہیں اس لیے کہ منافق ان دونوں خصلتوں سے عاری ہوتا ہے۔ اس حدیث کی سند میں غلف بن ایوب عامری راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۷۶)

۲۲۰ - (۲۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص علم کی تلاش میں نکلا وہ واپس آنے تک اللہ کے راستے میں ہے (ترمذی، دارمی)

۲۲۱ - (۲۴) وَعَنْ سَخْبَرَةَ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَبَّ الْعِلْمَ كَانَ كَقَارَةِ لِمَا مَضَى». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ يَعْضِفُ الْأَسْنَادَ، وَأَبُو دَاوُدَ الرَّائِي يُضَعِّفُ.

۲۲۱: عجمہ ازوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے علم (شرعی) کو پڑھا تو علم کا پڑھنا اس کے گزشتہ مغائر گناہوں کا کفارہ ہو گا (ترمذی، دارمی)

امام ترمذی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے نیز ابو داؤد راوی (فہن) حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۲۲ - (۲۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتَّى يَكُونَ مُسْتَهَاءَ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن علم (کی باتیں) سننے سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے (ترمذی)

۲۲۳ - (۲۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلَيْهِ ثُمَّ كَتَمَهُ؛ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِمَّنْ نَارُهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے علم کی بات دریافت کی گئی اور اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی (احمد، ابوداؤد، ترمذی)

۲۲۴ - (۲۷) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَنَسٍ.

۲۲۴: ابن ماجہ نے اس حدیث کو انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یوسف بن ابراہیم راوی ضعیف ہے۔ البتہ روایت کے لحاظ سے متن درست ہے۔ اگر کسی حدیث کی ایک سے زائد اسناد ہوں تو کسی ایک سند کا ضعیف ہونا اس حدیث کے متن پر اثر انداز نہیں ہوتا (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ ص ۷۷)

۲۲۵ - (۲۸) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِجَارِي بِهِ الْعِلْمَاءَ، أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، أَوْ يُصَرِّفَ بِهِ وُجُوهُ النَّاسِ إِلَيْهِ؛ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۵: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی شخص نے اس لئے علم حاصل کیا کہ وہ اس کے ساتھ علماء سے جھگڑا کرے یا کم عقل لوگوں کو شک و شبہ میں ڈالے یا اس کے ساتھ لوگوں کو اپنی جانب مائل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسحاق بن یحییٰ راوی کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں متروک ہے، محدثین کے نزدیک یہ راوی قوی نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۲۰۳ مرعات جلد ۱ ص ۳۲۱)

۲۲۶ - (۲۹) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

۲۲۶: نیز اس حدیث کو ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حماد بن عبد الرحمن راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۵۹۶ مرعات جلد ۱ ص ۳۲۱)

۲۲۷ - (۳۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُتَنَغَّى بِهِ وَجْهُهُ اللَّهُ، لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا؛ لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». يَعْنِي رِيحَهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے ایسا علم حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ کی رضا کو حاصل کیا جاتا ہے (لیکن یہ) اس نے صرف اس لئے حاصل کیا تاکہ اس کے ذریعہ دنیوی مفادات حاصل کرے تو وہ قیامت کے دن جنت کی محک بھی نہیں پائے گا (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: ایسا شخص اس دعوے میں داخل نہیں ہے جو دین کے علم کو تو اللہ کی رضا کے لئے حاصل کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دنیوی مفادات کے حصول کا میلان بھی رکھتا ہے۔ جنت کی محک نہ پاسنے سے مقصود یہ ہے کہ وہ پہلے پہل جنت میں داخل نہیں ہو گا بعد ازاں اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہو گا (واللہ اعلم)

۲۲۸- (۳۱) وَهَذَا ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَضَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا؛ قُرْبَ حَامِلٍ فَقِيهِ، وَرُبَّ حَامِلٍ فَقِيهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِينَ، وَلِزُومُ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنْ دَعَوْتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ.

۲۲۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس شخص کے چرے کو ترو تازہ رکھے جس نے میری بات کو سنا، اس کو محفوظ کیا، اس کو یاد رکھا اور اس کو (لوگوں تک) پہنچایا۔ پس ایسے لوگ بہت ہیں جو علم کے حامل تو ہیں لیکن فقیہ نہیں ہیں یعنی استنباط کا محکمہ نہیں رکھتے اور ایسے لوگ بھی بہت ہیں جو علم ایسے لوگوں تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔ تین خصلتیں ایسی ہیں جنہیں مومن کا دل ترک نہیں کرتا بلکہ انہیں اپناتا ہے۔ اللہ کی رضا کے لئے خالص عمل کرنا، مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنا کیوں کہ ان کی دعا ان کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے (شافعی، بیہقی)

۲۲۹- (۳۲) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ، وَابْنَ دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرَا: «ثَلَاثٌ لَا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ» إِلَى آخِرِهِ.

۲۲۹: نیز احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور داری نے اس حدیث کو زید بن ثابت سے بیان کیا ہے جبکہ ترمذی اور ابوداؤد نے ”خصلتیں ایسی ہیں جنہیں مومن کا دل ترک نہیں کرتا“ سے حدیث کے آخر تک کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۲۳۰- (۳۳) وَهَذَا ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «نَضَرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَلَبَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ، قُرْبَ مُبْلَغٍ أَوْعَى لَهُ مِنْ سَامِعٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۳۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے اللہ اس شخص (کے چہرے) کو بارونق رکھے جس نے ہم سے کسی بات کو سنا، اس کو اسی طرح پہنچایا جس طرح سنا۔ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو بات پہنچائی جاتی ہے تو وہ اس بات کو سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والے اور سمجھنے والے ہوتے ہیں (ترمذی، ابن ماجہ)

۲۳۱- (۳۴) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

۲۳۱: نیز داری نے اس حدیث کو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۲۳۲- (۳۵) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ»، فَمَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدٍ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرو جب تک کہ تمہیں اس کا علم حاصل نہ ہو (اس لیے) کہ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے (ترمذی)

۲۳۳- (۳۶) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ».

۲۳۳: نیز اس حدیث کو ابن ماجہ نے ابن مسعود اور جابرؓ سے نقل کیا ہے لیکن ان الفاظ کو کہ ”تم مجھ سے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرو جب تک کہ تمہیں اس کا علم نہ ہو“ کا ذکر نہیں کیا۔

۲۳۴- (۳۷) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». وَفِي زَوَايَا: «مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قرآن پاک کی تفسیر اپنی رائے کے ساتھ کی تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے اور (ایک) روایت میں ہے کہ جس شخص نے قرآن پاک کی تفسیر بلا دلیل کی تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے (ترمذی)

وضاحت: حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ تفسیر قرآن میں زیادہ صحیح صورت یہ ہے کہ قرآن کی قرآن کے ساتھ تفسیر کی جائے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو احادیث صحیحہ کی روشنی میں تفسیر کی جائے۔ اگر احادیث بھی نہ ہوں تو اقوال صحابہؓ اور اس کے بعد لغت عرب کے استعمالات کی روشنی میں تفسیر بیان کی جائے (مرعات جلد ۱ صفحہ ۳۳۰، ۳۳۱)

۲۳۵- (۳۸) وَهْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَاصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۳۵: جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے قرآن پاک کی تفسیر اپنی رائے کے ساتھ کی اور تفسیر بھی درست کی (پھر بھی) اس نے (شرعی لحاظ سے) غلط کیا ہے (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں سہیل بن ابی حمزہ راوی حکم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۲، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۷۵، مرعات جلد ۱ صفحہ ۳۳۲)

۲۳۶- (۳۹) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالْمُرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرًا رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ».

۲۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن پاک میں (نک کر کے ہوئے) جھگڑا کرنا کفر ہے (احمد، ابوداؤد)

۲۳۷- (۴۰) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَوْمًا يَنْذَرُونَ فِي الْقُرْآنِ، فَقَالَ: «إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَهْدَا: ضَرَبُوا كِتَابَ اللَّهِ بَعْضُهُ بَعْضٍ، وَإِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللَّهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا، فَلَا تُكَذِّبُوا بَعْضُهُ بَعْضٍ، فَمَا عَلِمْتُمْ بِهِ فَقُولُوا، وَمَا جَهِلْتُمْ فَكَلِّمُوا إِلَىٰ عَالِمِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهٍ.

۲۳۷: عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو سنا کہ وہ قرآن پاک کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا، تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئے۔ انہوں نے اللہ کی کتاب کے بعض (مطالب) کو (دیگر) بعض کے ساتھ رو کیا حالانکہ اللہ کی کتاب نازل ہوئی تھی، اس کا بعض اس کے بعض کی تصدیق کرتا ہے۔ پس تم اس کے بعض کی بعض کے ساتھ تکذیب نہ کرو۔ پس تمہیں جو باتیں (قواعد کے مطابق) معلوم ہوں تو تم اس کے قائل ہو جاؤ اور جن کا علم تمہیں حاصل نہ ہو سکے تو اس کے علم کو اس کے عالم (یعنی اللہ) کی طرف سوچ دو (احمد، ابن ماجہ)

۲۳۸- (۴۱) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْزَابٍ، لِكُلِّ آيَةٍ مِّنْهَا ظَهَرٌ وَبَطْنٌ، وَلِكُلِّ حَدِيثٍ مُّطْلَعٌ». رَوَاهُ ابْنُ شَرِجٍ الشَّعْبِيُّ.

۲۳۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن پاک سات قرأتوں میں نازل ہوا، ان میں سے ہر آیت کا ظاہر اور باطن ہے اور ہر سطح کے معانی کے اور اک کے لیے الگ الگ استعداد درکار ہے (شرح السنہ)

وضاحت: سات قرأتوں سے مقصود یہ نہیں کہ ہر ہر آیت اور ہر ہر لفظ کی سات قراتیں ہیں، بلکہ صرف چند الفاظ ایسے ہیں جن کی ادائیگی مختلف قرات میں ہو سکتی ہے۔ قرآن پاک جو اس وقت ہمارے ہاں متداول ہے اس کی قرات متواتر ہے۔ اب اس کے خلاف دوسری کوئی قرات جائز نہیں۔ ظاہر سے مقصود ظاہری معنی ہے اور باطن سے مقصود فہم اور تدبر کے بعد جو معنی ذہن میں آتا ہے وہ ہے (واللہ اعلم)

۲۳۹- (۴۲) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **وَالْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ: أَبَةٌ مُحْكَمَةٌ، أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ، أَوْ قَرِيبَةٌ عَادِلَةٌ. وَمَا كَانَ يَسْوَى ذَلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.**

۲۳۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، علم (دین) تین ہیں۔ محکم آیات، احادیث صحیحہ اور علم القرائن ہیں کہ جس کی روشنی میں وارثوں کے درمیان ترکہ عادلانہ انداز میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور ان کے علاوہ (بسی علوم) زائد ہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۴۰- (۴۳) وَهْنُ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **«لَا يَقْصُ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُحْتَالٌ»**. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۴۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امیر یا جس کو اجازت دی گئی وہی وعظ کرتا ہے یا پھر منکبر وعظ کرتا ہے (ابوداؤد)

۲۴۱- (۴۴) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، وَفِي رَوَاتِهِ: «أَوْ مَرَأٍ» بَدَلًا «أَوْ مُحْتَالٍ».

۲۴۱: دارمی نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے بیان کیا ہے۔ اس کی روایت میں ”منکبر“ کی جگہ پر ”مریا کار“ کا ذکر ہے۔

۲۴۲- (۴۵) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **«مَنْ أَفْنَى بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ، وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَ»**. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۴۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے اور جس شخص نے اپنے بھائی کو ایسی بات کا مشورہ دیا جس کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ بھلائی اس کے برعکس ہے تو اس نے (مشورہ طلب کرنے والے سے) خیانت کی (ابوداؤد)

۲۴۳ - (۴۶) **وَمَنْ مَعَاوِةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْأَغْلُوطَاتِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۲۴۳: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطات (بڑے) سے منع فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن سہد بجلی دمشقی راوی مجہول ہے (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۸ ص ۸۱)

۲۴۴ - (۴۷) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاثْنِي مَقْبُوضٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

۲۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'میراث اور قرآن کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو بلاشبہ میں فوت ہونے والا ہوں (ترمذی)

۲۴۵ - (۴۸) **وَمَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَشَخَّصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: «هَذَا آوَانٌ يُخْتَلَسُ فِيهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ، حَتَّى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

۲۴۵: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں تھے۔ آپ نے اپنی نظر آسمان کی جانب اٹھائی۔ پھر فرمایا 'یہ وقت ہے جس میں علم (یعنی وحی) کو لوگوں سے چھین لیا جائے گا پھر وہ اس پر قدرت نہ پائیں گے (ترمذی)

وضاحت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی اور وحی کا انتظار کیا۔ اللہ رب العزت کی طرف سے آپ کو وحی ہوئی کہ آپ کی وفات کا وقت قریب ہے تو آپ نے فرمایا کہ وحی کے اٹھانے جانے کا وقت قریب ہے (واللہ اعلم)

۲۴۶ - (۴۹) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رَوَانِيَّةٌ: «يُوشِكُ أَنْ يُضْرَبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ، فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي جَامِعِهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: [إِنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَمِثْلُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، قَالَ إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ] أَنَّهُ قَالَ: هُوَ الْعُمَرِيُّ الرَّاهِدُ وَإِسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.**

۲۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں 'قریب ہے کہ لوگ اونٹوں کے جگر ماریں گے یعنی سفر کریں گے، وہ علم طلب کریں گے (لیکن) مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا کسی کو نہ پائیں گے (ترمذی)

امام ترمذی نے جامع ترمذی (تفسیر کے باب) میں ذکر کیا ہے کہ ابن عیینہ نے کہا ہے کہ اس عالم سے مقصود

امام مالکؒ بن انس ہیں اور اسی طرح کا قول عبدالرزاق سے بھی منقول ہے۔ اسحق بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عیینہؒ سے سنا وہ کہتے تھے کہ اس سے مقصود عمری زاہد ہے اور اس کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔
وضاحت: کسی حدیث کا راوی حدیث کو بیان کرتے وقت روایت کے الفاظ ذکر کرے تو اس سے مقصود مرفوع حدیث ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مجینہؒ نے اس حدیث کو مراحتاً مرفوع ذکر کیا ہے۔ تابعین کرامؒ کے دور میں امام مالکؒ سے بڑا عالم مدینہ منورہ میں کوئی دوسرا نہ تھا البتہ بعد کے دور میں تمام اسلامی شہروں میں جلیل القدر ائمہ کرامؒ اور محدثین عظامؒ کثرت کے ساتھ موجود رہے (واللہ اعلم)

۲۴۷ - (۵۰) وَمَعْنَاهُ، فِيمَا أَعْلَمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۲۴۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اس حدیث کے بارے میں جس قدر مجھے علم ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک اللہ عزوجل اس اُمت میں ہر صدی کے بعد ایسے انسانوں کو بھیجے گا جو اُمتِ مسلمہ کے لئے دین کی تجدید کریں گے (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ ہر صدی کے اختتام پر ایسے اہل علم انسان ہوں گے جو کتب و سنت کا احیاء اور شرک و بدعت کا استیصال کریں گے۔ مذکورہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول نہیں ہے بلکہ راوی ابو طلحہ کا قول ہے۔ اُمتِ مسلمہ کے مجدد بصورتِ تبلیغ یا تالیف کتب یا بصورتِ تدریس الکتاب و السنۃ کو شل رہیں گے۔ ضروری نہیں کہ ایک وقت میں ایک ہی مجدد ہو بلکہ متعدد مجدد بھی ہو سکتے ہیں۔
(عون المعبود جلد ۴ صفحہ ۱۷۸)

۲۴۸ - (۵۱) وَعَنِ ابِرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَبْدَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمُ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عَدُوَّهُ، يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِبِينَ، وَاتِّحَالَ الْمُبْطِلِينَ، وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

وَسَنَدُ كَرِّ حَدِيثِ جَابِرٍ: «فَاتِمَا شِفَاءَ الْبَعِي السُّؤَالِ» فِي بَابِ التَّيْمِيمِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۲۴۸: ابراہیم بن عبدالرحمن عذری سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس علم کو پیچھے آنے والوں میں سے اللہ عادل محفوظ کریں گے، وہ اس علم سے غلو کرنے والوں کی تحریف اور باطل پرست لوگوں کے غلط و محو اور جاہلوں کی تاویلوں کی نفی کرتے رہیں گے۔ امام بیہقی نے اس حدیث کو ”المُدخل“ میں مُرسل ذکر کیا ہے۔

ہم عنقریب جابرؓ سے مروی حدیث ”لواقیت کا علاج دریافت کرتا ہے“ کا ذکر ان شاء اللہ تمم کے باب میں کریں گے۔

الفصل الثالث

۲۴۹- (۵۲) عَنْ الْحَسَنِ مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ طَلِبُ الْعِلْمِ لِيُخْبِرَ بِهِ الْإِسْلَامَ، فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ ذَرْجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

تیسری فصل

۲۴۹: حسن سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص پر موت طاری ہوئی اور وہ طلب علم میں مصروف تھا تاکہ علم کے ساتھ اسلام کو تازگی دے تو جنت میں اس کے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان ایک درجے کا فاصلہ ہو گا (داری)

۲۵۰- (۵۳) وَهْنَهُ مُرْسَلًا، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ: أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ، وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ؛ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَضْلُ هَذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضْلِي عَلَى أَذْنَاكُمْ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۵۰: حسن سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ ان میں سے افضل کون ہے؟ دو آدمیوں میں ایک عالم تھا، وہ فرض نماز ادا کرتا پھر لوگوں کو علم کی تعلیم دینے بیٹھ جاتا اور دوسرا دن کو روزے رکھتا اور رات کو قیام کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز ادا کرتا ہے پھر لوگوں کو علم سکھانے بیٹھتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے ایسی ہے جیسا کہ میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ انسان پر ہے (داری)

۲۵۱- (۵۴) وَهْنُ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيهُ فِي الدِّينِ؛ إِنْ احْتَبَجَ إِلَيْهِ نَفْعٌ، وَإِنْ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ أَغْنَى نَفْسَهُ». رَوَاهُ رَزِينٌ.

۲۵۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص بہترین ہے جو (علم) دین کی سمجھ رکھتا ہے۔ اگر اس کی طرف رجوع کیا جائے تو وہ فائدہ دیتا ہے اور اگر اس سے لوگ بے پروائی کریں تو وہ خود کو بے پرواہ بنا لیتا ہے (رزین)

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے نیز اس حدیث کی سند میں عیسیٰ راوی متروک الحدیث ہے (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۴)

۲۵۲ - (۵۵) وَهْنٌ عِزْرَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ أَبَيْتُ فَمَرَّتَيْنِ، فَإِنْ أَكْثَرْتُ فَلَثَمَاتٍ مَرَاتٍ، وَلَا تُعَمِّلُ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ، وَلَا الْفَيْنِكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقْصُصُ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَعَمِلَهُمْ، وَلَكِنْ أَنْصَيْتُ، فَإِذَا أَمْرُكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَسْتَهْزِئُونَ، وَأَنْظِرِ الشَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ، فَإِنَّ عَهْدَتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۵۲: عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہر جمعہ میں ایک بار لوگوں کو وعظ کیا کرو۔ اگر آپ اس (مشورے) کو تسلیم نہیں کرتے تو دو بار (وعظ کیا کرو) اور اگر زیادہ ہی (وعظ کرنا) ہے تو تین بار (وعظ کیا کرو) اور قرآن پاک سے (سنا سنا کر) لوگوں کو آیتوں میں نہ ڈالو اور میں تمہیں اس حل میں نہ دیکھوں کہ تم لوگوں کے ہاں جاؤ اور وہ اپنی باتوں میں (مصروف) ہوں تو تم انہیں وعظ (بیان) کرنا شروع کر دو، ان کی باتوں کے سلسلہ کو منقطع کر دو اور انہیں آیتوں میں ڈال دو بلکہ تم خاموشی اختیار کرو اور جب وہ تم سے وعظ کا مطالبہ کریں تو انہیں وعظ سناؤ بشرطیکہ ان کی چاہت ہو نیز قافیہ بندی والے دعائیہ کلمات سے اجتناب کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کو پایا ہے کہ وہ (کلف کے ساتھ) قافیہ بندی نہیں کرتے تھے (بخاری)

۲۵۳ - (۵۶) وَهْنٌ وَائِلَةُ بْنُ الْأَسْفَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَأَذْرَكَ، كَانَ لَهُ كَيْفَلَانِ مِنَ الْآخِرَةِ؛ فَإِنْ لَمْ يُدْرِكْهُ، كَانَ لَهُ كَيْفَلٌ مِنَ الْآخِرَةِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۵۳: داہد بن اسفج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے علم کی جستجو کی اور اس کو حاصل کر لیا اس کو دو ثواب حاصل ہوں گے لیکن اگر علم کو حاصل نہ کر سکا تو اس کو ایک ثواب حاصل ہو گا (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ربیعہ راوی ہے جو منکر احادیث بیان کرتا ہے (المرجوع والتعديل جلد ۱ صفحہ ۱۰۱، الکامل جلد ۳ صفحہ ۲۳۵، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۲۲، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۳)

۲۵۴ - (۵۷) وَهْنٌ ابْنُ مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ مِتَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنُ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ: عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، أَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَخَيَاتِهِ، تَلَحُّقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایماندار انسان کو اس کی وفات کے بعد اس کے اعمال اور اس کی نیکیوں میں سے جن کا (ثواب) ملتا رہتا ہے، ان میں سے ایک علم ہے جس کو اس نے حاصل کیا اور پھیلایا نیز ایک اولاد ہے جس کو اس نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے یا قرآن پاک ہے جو اس نے کسی کو دیا اور اس نے وارث بنایا یا اس نے مسجد تعمیر کی یا مسافروں کے لئے سرائے تعمیر کی یا سرکھدوائی یا تندرستی اور زندگی میں اس نے اپنے مل میں سے صدقہ الگ کر دیا۔ ان تمام کا ثواب اس کو اس کی وفات کے بعد ملتا رہے گا (ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان)

۲۵۵- (۵۸) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَوْحَى إِلَيَّ: أَنَّهُ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ، سَهَّلْتُ لَهُ طَرِيقَ الْجَنَّةِ، وَمَنْ سَلَّتْ كَرِيْمَتِيْهِ؛ أَبْتَنَتْهُ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةُ. وَفَضَّلُ فِيْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ فِيْ عِبَادَةٍ. وَمِلَاكُ الدِّينِ الْوَرَعُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۵۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ عزوجل نے میری جانب وحی کی کہ جو شخص علم کی جستجو میں چلا میں اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دوں گا اور میں جس شخص کی دو محبوب چیزیں (یعنی آنکھیں) چھین لوں تو میں ان دونوں کی وجہ سے اس کو جنت کا ثواب عطا کروں گا اور علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے اور دین (اسلام) کا دار و مدار پرہیزگاری پر ہے (بیہقی شعب الایمان)

۲۵۶- (۵۹) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَدَارَسُ الْعِلْمُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ إِحْيَائِهَا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۵۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رات کو ایک گھڑی علم کا پڑھنا اور پڑھانا رات بھر (عبادت میں) بیدار رہنے سے بہتر ہے (داری)
وضاحت: علامہ البلی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکتوۃ علامہ البلی جلد ۱ صفحہ ۸۵)

۲۵۷- (۶۰) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهِ فَقَالَ: «كِلَاهُمَا عَلَى خَيْرٍ، وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ؛ أَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَذْعُونَ اللَّهَ وَيَزْعُبُونَ إِلَيْهِ، فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ. وَأَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُونَ الْفَقْهَ أَوْ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُونَ الْجَاهِلَ، فَهُمْ أَفْضَلُ، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا». ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۵۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی مسجد میں دو مجالس کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے فرمایا، ”دونوں مجالس خیر ہیں (البتہ) ان میں سے ایک کو دوسری پر فضیلت ہے۔ اس مجلس والے اللہ سے دعا کرتے ہیں اور اس کی طرف رغبت کرتے ہیں اگر اللہ چاہے گا تو ان کو (ان کا مطلوب) عطا کرے گا ورنہ روک لے گا اور دوسری مجلس والے فقہ اور علم (شرعی) سیکھتے ہیں اور جاہل کو تعلیم دیتے ہیں پس یہ افضل ہیں اور بلاشبہ مجھے معلم (مناکر) بھیجا گیا ہے۔“ بعد ازاں آپؐ ان میں تشریف فرما ہوئے (داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن زیاد بن اہم راوی ضعیف ہے (المخرج والتعديل جلد ۵ صفحہ ۱۰۰) تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۸۰، تاریخ بغداد جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۷، مرآت الغائب جلد ۱ صفحہ ۲۳۸

۲۵۸ - (۶۱) وَهْنُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُمِّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا حَدَّثَ الْعِلْمَ الَّذِي إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فِيهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَنْ حَفِظَ عَلَى أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهَا، بَعَثَهُ اللَّهُ فِيهَا، وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا.

۲۵۸: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، علم کی (کتنی) حد ہے؟ جب کوئی شخص وہیں تک رسائی حاصل کر پاتا ہے تو فقیہ (کہلاتا) ہے؟ آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے میری امت تک دینی امور میں چالیس حدیثیں پہنچا دیں تو اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالملک بن ہارون بن عترة راوی ضعیف ہے، امام ابن معینؒ نے اس کو کذاب کہا ہے نیز اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں (اللطائف و معارف الرجال جلد ۲ صفحہ ۳۸۲، المجموع جلد ۲ صفحہ ۳۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۶۶، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۶)

۲۵۹ - (۶۲) وَهْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ تَذَرُونَ مَنْ أَحْوَدُ جُودًا؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «اللَّهُ تَعَالَى أَحْوَدُ جُودًا، ثُمَّ أَنَا أَحْوَدُ بَنِي آدَمَ، وَأَحْوَدُهُمْ مَنْ بَعْدِي رَجُلٌ عِلِمٌ عِلْمًا فَتَشْرَهُ، يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمِيرًا وَحَدَهُ، أَوْ قَالَ: أَقَّةً وَاحِدَةً»

۲۵۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ تم جانتے ہو کہ کون زیادہ بخشنے والی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ سب سے زیادہ بخشنے والی ہے پھر اولادِ آدم میں سے میں سب سے زیادہ بخشنے والی ہوں اور میرے بعد سب سے زیادہ وہ شخص بخشنے والی ہے جس نے علم حاصل کیا اور اس کو پھیلایا۔ وہ قیامت کے دن آئے گا، وہ اکیلا ہی امیر ہو گا یا فرمایا، ایک امت ہو گا (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سید بن عبدالعزیز راوی متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۵۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۶)

۲۶۰- (۶۳) وَصَّهٗ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ: مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ، وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» وَقَالَ: قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِي حَدِيثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ: «هَذَا مَثَرٌ مَشْهُورٌ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ، وَلَيْسَ لَهُ اِسْنَادٌ صَحِيحٌ».

۲۶۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو شخص (ایسے) لالچی ہیں جو قناعت سے عاری ہیں۔ ایک علم کا لالچی ہے جو علم کی تحصیل میں سیر نہیں ہوتا اور دوسرا دنیا کا حرص ہے جو اس کی جستجو سے سیر نہیں ہوتا۔ امام بیہقی نے تین احادیث کو شعب الایمان میں ذکر کیا ہے۔ امام بیہقی کہتے ہیں کہ امام احمد نے ابوالدرداءؓ کی حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ لوگوں میں اس کا متن مشہور ہے جب کہ اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

۲۶۱- (۶۴) وَفِي عَوْنٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ، وَصَاحِبُ الدُّنْيَا، وَلَا يَسْتَوِيَانِ؛ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزِدُّهُ رِضًا لِلرَّحْمَنِ، وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادَى فِي الطَّغْيَانِ. ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ: «كَلَّا إِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَفَى اَنْ رَّاهُ اسْتَفْنَى» قَالَ: وَقَالَ الْاُخَرُ: «اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ» رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۶۱: عون سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دو لالچی انسان ایسے ہیں جو قناعت نہیں کرتے۔ ایک عالم اور دوسرا دنیا دار (لیکن) وہ دونوں (انجام کے لحاظ سے) برابر نہیں ہیں۔ عالم انسان زیادہ سے زیادہ رحمن کی رضا کا طالب ہوتا ہے اور دنیا دار سرکشی میں بڑھتا جاتا ہے۔ بعد ازاں عبداللہ بن مسعود نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”ہرگز نہیں بلاشبہ انسان سرکش ہو جاتا ہے جب خود کو دیکھتا ہے کہ وہ (لوگوں سے) مستغنی ہے“ راوی کہتا ہے کہ دنیا دار کے لیے عبداللہ بن مسعود نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ سے اس کے بندوں میں سے علماء ڈرتے ہیں“ (داری)

وضاحت: یہ روایت مرسل منقطع ہے، اس کی سند میں ابوبکر داہری راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۱ صفحہ ۳۵)

۲۶۲- (۶۵) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اُنْسَا مِنْ اُمَّتِي سَتَيَفْقَهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، يَقُولُوْنَ: تَأْتِي الْاُمَرَاءَ فَنُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَرِلَهُمْ بِدِينِنَا. وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ، كَمَا لَا يُجْتَنَى مِنَ الْقِتَادِ اِلَّا الشُّوْكَ، كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنَى مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: كَاَنَّهُ يَعْنِي - الْخَطَايَا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۲۶۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

میری امت میں سے کچھ لوگ دین میں فقاہت کے مدعی ہوں گے اور وہ قرآن پاک کی تلاوت کریں گے۔ وہ اس بات کا اظہار کریں گے کہ ہم مدار لوگوں کے پاس جاتے ہیں کہ ہم ان سے دنیا حاصل کریں اور دین (کے معاملہ) میں ہم ان کے ساتھ شریک نہیں ہوں گے لیکن اس طرح ہونا ممکن نہ ہو گا جیسے کہ کلنے دار درخت سے سوائے کانٹوں کے کچھ نہیں ملتا اسی طرح ان لوگوں کے قرب سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ محمد بن القبلح (راوی) نے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد شاید مگنہ ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، ولید بن مسلم راوی نے صیغہ ”عَنْ“ کے ساتھ روایت کیا ہے نیز عبید اللہ بن ابی بردہ راوی کو کسی نے ثقہ قرار نہیں دیا (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۷)

۲۶۳ - (۶۶) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ، وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ، لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ، وَلَكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ؛ فَهَانُوا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهِ، كَفَاهُ اللَّهُ دُنْيَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ [فِي] أَحْوَالِ الدُّنْيَا، لَمْ يُبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَّتِهَا هَلَكَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اگر علماء علم شریعت کو (وقت سے) تحفظ عطا کرتے اور اس کو اہل لوگوں کے سپرد کرتے تو وہ اس کی وجہ سے اپنے زمانے کے لوگوں کے سردار بن جاتے لیکن انہوں نے اس کو دنیا دار لوگوں کے سپرد کیا تاکہ وہ اس کے فطیل ان سے دنیا حاصل کر لیں پس وہ ان کے سامنے ذلیل ہو گئے۔ میں نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے کہ جس شخص نے تمام غموں کی بجائے ایک آخرت کے غم کو اپنا لیا تو اللہ اس کے لیے دنیا کے غموں سے کافی ہو جائے گا اور جس شخص کو دنیا کے مختلف تفرقات سرگرداں رکھیں تو اللہ کو کچھ پرواہ نہیں کہ وہ دنیا کی کس دلدلی میں ہلاک ہو گیا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نسل بن سعید راوی منکر احادیث بیان کرتا ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۳۸۲ تقریباً التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۰۷، المجموعین جلد ۳ صفحہ ۵۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۸)

۲۶۴ - (۶۷) وَرَوَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ: «مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ إِلَى آخِرِهِ».

۳۳: نیز بیہقی نے اس حدیث کو شُعَبُ الْإِيمَانِ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اس قول کہ ”جس شخص نے اپنے غموں کو ایک غم بنایا“ سے (آخر تک) روایت کیا ہے۔

۲۶۵ - (۶۸) وَهَنَّ الْأَعْمَشُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفَقَةُ الْعِلْمِ الْبَسِيانُ، وَإِضَاعَتُهُ أَنْ تُحْدِثَ بِهِ غَيْرُ أَهْلِهِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا.

۳۶۵: ۱: امش سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، علم کی آفت اس کو بھول جاتا ہے اور اس کو ضائع کرتا یہ ہے کہ تو علم کو باطل لوگوں کے سامنے بیان کرے۔

(داری نے اس حدیث کو مرسلہ بیان کیا ہے)

وضاحت: یہ روایت منقطع ہے، ۱: امش کا کسی صحابی سے سماع ثابت نہیں (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۸)

۲۶۶- (۶۹) وَهْنُ سُفْيَانَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لِكَعْبٍ: مَنْ أَرْبَابُ الْعِلْمِ؟ قَالَ: الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ. قَالَ: فَمَا أَخْرَجَ الْعِلْمُ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ؟ قَالَ: أَلْطَمَعُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۲۱: سفیان ثوری بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے دریافت کیا کہ اہل علم کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جو علم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ عمر نے دریافت کیا کہ کس چیز نے علم کو علماء کے دل سے نکالا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لالچ (داری)

وضاحت: یہ حدیث مضطرب ہے، سفیان ثوری اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان واسطے ہیں۔

(مکتوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۸)

۲۶۷- (۷۰) وَهْنُ الْأَخْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ. فَقَالَ: «لَا تَسْأَلُونِي عَنِ الشَّرِّ، وَسَلُونِي عَنِ الْخَيْرِ» يَقُولُهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «وَالْأَنْ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ، وَإِنْ خَيْرَ الْخَيْرِ خَيْرُ الْعُلَمَاءِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۶۷: اخوص بن حکیم اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا، تم مجھ سے شر کے بارے میں سوال نہ کرو (بلکہ) تم مجھ سے خیر کے بارے میں دریافت کرو۔ آپ نے اس بات کو تین بار دہرایا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، بُدوں کے بدترین (لوگ) بُرے علماء ہیں اور بھلوں کے بہترین (لوگ) بھلے علماء ہیں (داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیۃ بن ولید راوی مدلس اور اخوص راوی ضعیف ہے (المرج والتعديل جلد ۲ صفحہ ۸۷، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۱، ترویج التذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵، مکتوۃ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۹)

۲۶۸- (۷۱) وَهْنُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَنْ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَالِمٌ لَا يُسْتَفْعَى بِهِمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۶۸: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے بدترین مقام اس عالم کا ہو گا جس نے اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھایا۔

وضاحت: یہ حدیث موقوف ہے (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۹)

۲۶۹- (۷۲) وَهْنُ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ: هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا! قَالَ: يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ، وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَنْفَعَةِ الْمُضِلِّينَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۶۹: زیاد بن حذیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ اسلام کو کون سی چیز برباد کرتی ہے؟ زیاد کہتے ہیں کہ میں نے نفی میں جواب دیا۔ عمر نے فرمایا، عالم کی لغزش اور منافق کا قرآن پاک کے ساتھ مجاہدہ کرنا اور راہِ صواب سے ہٹکے ہوئے ائمہ کا (اپنی خواہش کے مطابق) فیصلے کرنا دین اسلام کو تباہ کر دیتا ہے (داری)

۲۷۰- (۷۳) وَهْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: الْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَلِكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۷۰: حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ علم دو قسم کا ہے (ایک) وہ علم جس کے اثرات دل پر (ظاہر) ہوتے ہیں، یہ علم نفع بخش ہے (دوسرا) وہ علم جو زبان (کی حد) تک ہے پس یہ علم آدم کے بیٹے پر اللہ (کی طرف) سے حجت ہو گا (داری)۔

۲۷۱- (۷۴) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَاءَيْنِ؛ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَشَّتُهُ فَيَكُفُّنَّ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَشَّتُهُ قُطِعَ هَذَا الْبُلْعُومُ - يَعْنِي مَجْرَى الطَّعَامِ -. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو (قسم کے) علم حاصل کیے ہیں جبکہ ان میں سے ایک علم کو تو میں نے تم میں پھیلایا ہے اور دوسرے علم کو اگر میں پھیلاؤں تو (گلے کی) یہ ٹلی کٹ دی جائے جس سے کھانا (حلق سے) اترتا ہے (بخاری)

وضاحت: جس علم کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عام طور پر نہیں پھیلا یا اس سے مراد فتنوں اور جنگوں سے متعلق احادیث تھیں۔ بعض سفاک اور ظالم حکمرانوں کا تذکرہ تھا جن کے ہاتھوں سے بھی ابو ہریرہ اکلا تھے اور کبھی کبھار کہتا تھا "ان کا ذکر بھی کرتے تھے" البتہ وضاحت سے اجتناب کیا (واللہ اعلم)

۲۷۲- (۷۵) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ:

اللَّهُ أَعْلَمُ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ: ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۲: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: اے لوگو! جس شخص کو کسی چیز کا علم ہے وہ اس کو بیان کرے اور جس شخص کو علم نہیں تو وہ ”اللہ اعلم“ (کے الفاظ) کہے۔ اس لیے کہ یہ بھی علم ہے کہ جس مسئلہ کو تم نہیں جانتے اس (کے بارے) میں ”اللہ اعلم“ کے کلمات کہو۔ اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا ہے کہ ”اے رسول! آپ کہہ دیں کہ میں تم سے تبلیغ دین پر معاوضہ طلب نہیں کرتا ہوں اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں سے ہوں“ (بخاری، مسلم)

۲۷۳ - (۷۶) وَهْنُ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ؛ فَانظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳: محمد بن سیرینؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ علم (حدیث) دین ہے اس لیے خوب تحقیق کرو کہ تم کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو یعنی راویوں کے حالات کی جانچ پڑتال کرو (مسلم)

۲۷۴ - (۷۷) وَهْنُ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْقُرَاءِ! اسْتَقِيمُوا، فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا، وَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۴: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: اے لوگو! جو قرآن پاک (اور سنت) کے حافظ ہو! استقامت اختیار کرو۔ اس لیے کہ تم سب سے آگے ہو اور اگر تم ہی نے دائیں بائیں چلنا شروع کر دیا تو تم سخت گمراہ ہو جاؤ گے (بخاری)

۲۷۵ - (۷۸) وَهْنُ ابْنِ مُرَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ

مِنْ جِبِّ الْحُزَنِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا جِبُّ الْحُزَنِ؟ قَالَ: «وَادِ فِي جَهَنَّمَ تَتَعَوَّدُ مِنْهُ جَهَنَّمَ كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعًا مَرَّةً». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ يَدْخُلُهَا؟ قَالَ: «الْقُرَاءُ الْمُرَاوُونَ بِأَعْمَالِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ، وَزَادَ فِيهِ: «وَأَنَّ مِنْ أَبْغَضِ الْقُرَاءِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَزُورُونَ الْأُمَرَاءَ». قَالَ الْمُحَارِبِيُّ: يَعْنِي الْجَوْرَةَ.

۲۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ سے غمناکی کے گڑھے میں (داخل کیے) جانے سے پہلے طلب کرو۔ انہوں نے استفسار کیا: اے اللہ کے رسول! غمناکی کا گڑھا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس کے عذاب سے جہنم روزانہ چار سو بار پہنچتی ہے۔ آپ سے استفسار کیا گیا: اے اللہ کے رسول! اس میں کون داخل ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: وہ علماء داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں ریاکاری کرتے ہیں (ترمذی، ابن ماجہ) ابن ماجہ میں یہ الفاظ مزید ہیں کہ اللہ کے

ہاں سب سے زیادہ مبغوض قاری وہ ہوں گے جو امراء (کی ملاقات) کے لیے ان کے گھروں کا طواف کرتے ہیں۔
حارثی راوی کہتا ہے کہ ان سے مراد ظالم امراء ہیں۔

۲۷۶ - (۷۹) وَهَنَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ، وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رِسْمُهُ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى، عُلَمَاؤُهُمْ سُرْمٌ تَحْتَ أَوْدِيمِ السَّمَاءِ، مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ، وَفِيهِمْ تَعَوُّدٌ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»

۲۷۶: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مقرب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف حروف باقی رہ جائیں گے۔ ان کی مسجدیں بلند و بالا اور ہدایت (یعنی نمازیوں) سے خالی ہوں گی۔ اس دور کے علماء آسمان کی چھت کے نیچے بدترین لوگ ہوں گے، انہی سے فتنوں کا آغاز ہو گا اور انہی پر ان کا اختتام ہو گا (یعنی شعب الایمان) وضاحت: اس حدیث کی سند میں بشر بن ولید قاضی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۳۶، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۹۹)

۲۷۷ - (۸۰) وَهَنَّ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا، فَقَالَ: «ذَاكَ عِنْدَ أَوَانٍ ذَهَابِ الْعِلْمِ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنَقْرَأُ آيَاتَهُ، وَنَقْرَأُ آيَاتَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: «لَكَلَّتْ أَمَّاكَ زِيَادًا! إِنْ كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقَى رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ! أَوْ لَيْسَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَأُونَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا؟!» رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَابْنُ مَاجَةَ، وَزَوَى الْبَيْهَقِيُّ عَنْهُ نَحْوَهُ.

۲۷۷: زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (خوفناک) چیز کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا، اس (خوفناک) چیز کا ظہور علم کے اٹھ جانے کے وقت ہو گا میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! علم کیسے اٹھ جائے گا جب کہ ہم قرآن پاک پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور قیامت تک ہمارے بیٹے اپنے بیٹوں کو پڑھاتے رہیں گے؟ آپ نے فرمایا، زیاد! تجھے میری ماں گم پائے، میں تو تجھے مینہ کا سب سے زیادہ سمجھتا ہوں (دیکھ) کیا یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل میں پڑھتے ہیں لیکن ان میں جو کچھ ہے اس پر عمل نہیں کرتے (احمد، ابن ماجہ) امام ترمذی نے بھی زیاد بن لبید سے اس حدیث کی مثل بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اقطاع ہے، سالم بن ابی الجعد راوی کا زیاد بن لبید سے سماع ثابت نہیں ہے (مرعات الفائق جلد ۱ صفحہ ۳۳۳)

۲۷۸ - (۸۱) وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي أَمَانَةَ .

۲۷۸: اسی طرح دارمی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۲۷۹- (۸۲) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِمُوهُ النَّاسَ، تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِمُوهَا النَّاسَ، تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوهُ النَّاسَ؛ فَإِنِّي أَمْرُؤُكُمْ مَقْبُوضٌ، وَالْعِلْمُ سَبَبُ نَجَاتٍ، وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ حَتَّى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۲۷۹: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو، تم علم فرائض کا علم سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ، تم قرآن کو سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ۔ بلاشبہ میں انسان ہوں فوت ہو جاؤں گا اور عنقریب علم ختم ہونے لگ جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ کسی فرض کے بارے میں دو آدمیوں میں اختلاف ہو جائے گا تو وہ کسی ایسے عالم انسان کو نہیں پائیں گے جو ان کے درمیان فیصلہ کرے (داری، دارقطنی) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں سلیمان بن جابر راوی مجہول ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۹۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۹۴)

۲۸۰- (۸۳) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْفَعُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۸۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس علم کی مثال جس سے فائدہ حاصل نہیں کیا جاتا اس خزانے کی مانند ہے جس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا جاتا۔ (احمد، داری)

کِتَابُ الطَّهَارَةِ

(طہارت کا بیان)

الفصل الأول

۲۸۱- (۱) عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **«الطَّهْرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأَانِ - أَوْ تَمْلَأَانِ - مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ: كُلُّ النَّاسِ يَغْذُو: قَبَائِعَ نَفْسِهِ فَمُعْتَقَهَا أَوْ مُوقِفَهَا»** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِي رَوَايَةٍ: **«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، تَمْلَأَانِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ»** . لَمْ أَجِدْ هَذِهِ الرِّوَايَةَ فِي «الصَّحِيحَيْنِ»، وَلَا فِي كِتَابِ التَّحْمِيدِي، وَلَا فِي «الْجَامِعِ»؛ وَلَكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ بِذَلِكَ «سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ» .

تیسری فصل

۲۸۱: ابوالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پاکیزگی نصف ایمان ہے، الحمد للہ (کنا) ترازو کو بھر دے گا، سبحان اللہ اور الحمد للہ کے کلمات (کا ثواب) آسمانوں اور زمین کے درمیان کو (ثواب سے) بھر دیں گے نماز روشنی ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن (حیرے حق میں) حیرے لئے دلیل ہے یا حیرے خلاف دلیل ہے۔ تمام لوگ صبح اٹھتے ہیں۔ (ان میں سے) ہر شخص اپنے نفس کو فروخت کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ یا تو اپنے نفس کو آزاد کر دیتا ہے یا ہلاکت میں ڈال دیتا ہے (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللہ اکبر کے کلمات (ثواب کے لحاظ سے) آسمان و زمین کے درمیان کو بھر دیں گے اس کتب کے مصنف کہتے ہیں کہ میں نے اس روایت کو بخاری، مسلم، کتب الحمیدی اور جامع الاصول میں نہیں پایا البتہ امام دارمی نے (اپنی کتب مسند دارمی میں) سبحان اللہ اور الحمد للہ کی بجائے اس کلمہ کا ذکر کیا ہے۔

وضاحت: قیامت کے روز الحمد للہ، سبحان اللہ اور اللہ اکبر جیسے کلمات کا وزن کیا جائے گا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ان کا محسوس وجود نہیں ہے تو ان کلمات سے ترازو کیسے بھر جائے گا؟ اس کی وضاحت یہ ہے کہ ان

کلمات کے ثواب کو اگر جسم عطا کر دیا جائے تو اس جسم سے ترازو بھر جائے گا۔ قیامت کے روز میزان کے وقت ہر قسم کے اوتال اور اعلیٰ جسم کی شکل اختیار کریں گے اور مزید برآں کتاب و سنت کی نصوص سے اعمال کے وزن کا بھی پتہ چلتا ہے (واللہ اعلم)

۲۸۲- (۲) وَفِي رِوَايَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَدْلَكُمُ عَلَى مَا يَمَحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا. وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟». قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَلِكَ الرِّبَاطُ».

۲۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز سے خبردار نہ کروں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو محو کر دے گا اور درجات کو بلند کر دے گا۔ انہوں نے جواب دیا اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا مشقت کے اوقات میں مہلکہ آرائی سے وضو کرنا، مساجد کی جانب قدموں کا زیادہ اٹھنا اور نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا۔ یہ رباط ہے۔ وضاحت: مؤطا امام مالک میں بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مذکور ہے۔ اس میں ”رباط“ کا لفظ تین مرتبہ تکرار کے ساتھ آیا ہے (مؤطا امام مالک حدیث نمبر ۳۸۶)

۲۸۳- (۳) وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ: «فَذَلِكَ الرِّبَاطُ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ، رَدَّدَ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: ثَلَاثًا.

۲۸۳: اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ یہ رباط ہے، یہ رباط ہے (اس کا) دو بار ذکر ہے (مسلم) ترمذی کی روایت میں یہ جملہ تین بار ذکر ہوا ہے۔ وضاحت: سرحدی چھوٹی کو دشمن سے محفوظ رکھنے کے لیے وہاں پڑاؤ ڈالنے کو رباط کہتے ہیں۔ جس طرح سرحدی چھوٹی پر خود کو پابند کرنے سے انسان خود کو دشمن سے محفوظ کر لیتا ہے، اسی طرح نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنے سے انسان اپنے نفس کی بُری خواہشات سے محفوظ رہتا ہے نیز نفس سے جملہ کرنا دراصل جہاد اکبر ہے (واللہ اعلم)

۲۸۴- (۴) وَفِي عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۴: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اچھے طریقے سے وضو کیا تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں (بخاری، مسلم)

۲۸۵ - (۵) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ - أَوِ الْمُؤْمِنُ - فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشْتُهَا بِدَاةٍ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا بِرِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان یا مومن گھس وضو کرتا ہے تو جب وہ اپنے چہرے کو دھوئے گا تو اس کے چہرے سے تمام وہ گناہ جن کا تعلق اس کی آنکھوں کے ساتھ ہوتا ہے پانی سے یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوئے گا تو اس کے دونوں ہاتھوں سے وہ تمام گناہ جن کا تعلق اس کے ہاتھوں کے ساتھ ہوتا ہے پانی سے یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پاؤں دھوئے گا تو تمام وہ گناہ جن کا تعلق اس کے پاؤں کے ساتھ ہوتا ہے پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے صاف ہو جاتا ہے (مسلم)

۲۸۶ - (۶) وَعَنْ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَمْرٍ يُسْلِمُ نَحْضَرُهُ صَلَاةً مُتَكُونَةً، فَيُحْسِنُ وَضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَزَكَاةَهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ، مَا لَمْ يُكُنْ كَبِيرَةً، وَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۶: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی مسلمان پر فرض نماز کا وقت آتا ہے تو وہ اچھے انداز سے وضو کرتا ہے نیز خشوع، خضوع اور رکوع وغیرہ درست کرتا ہے تو وہ نماز اس کے ساتھ گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے جب تک کہ وہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور یہ کفارہ نہ بھر حاصل ہوتا رہے گا (مسلم)

۲۸۷ - (۷) وَهَنْهُ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ تَمَضَّمَضَ وَاسْتَشْتَرَى، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ الْيُمْنَى إِلَى الْوُرْقَى ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْوُرْقَى ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءَيْنِ هَذَا. ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ وَضُوءِي هَذَا، ثُمَّ بَصَلَنِي زَكْعَنَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بَشِيئَةً، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ.

۲۸۷: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (وہ بیان کرتے ہیں کہ) انہوں نے وضو کیا اپنی دونوں ہتھیلیوں پر تین بار پانی گرایا۔ پھر منہ میں پانی ڈالا اور ناک صاف کی۔ پھر تین بار چہرہ دھویا۔ پھر اپنے ہاتھ اپنے ہاتھ کو کہنی تک

تین بار دھویا۔ پھر بائیں ہاتھ کو کبھی تک تین بار دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر اپنے واسطے پاؤں کو تین بار دھویا پھر بائیں پاؤں کو تین بار دھویا۔ بعد ازاں بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے میرے اس وضو کی مانند وضو کیا۔ پھر آپ نے فرمایا، جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر اس نے دو رکعت نفل نماز لڑا کی، ان میں اپنے نفس سے (دنیا کی) باتیں نہ کہیں تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں (بخاری، مسلم) حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں۔

۲۸۸- (۸) وَهَنْ عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ، فَيُحَسِّنُ وَضْوءَهُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۸: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مسلمان ابھی طرح وضو کرتا ہے پھر کھڑا ہو کر دل اور نظری توجہ کے ساتھ دو رکعت نفل نماز لڑا کرتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے (مسلم)

۲۸۹- (۹) وَهَنْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحَسِّنُ - أَوْ يُسَيِّغُ - الْوُضْوءَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - وَفِي رَوَايَةٍ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَخَذَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ». هَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي «صَحِيحِهِ»، وَالْحَمِيدِيُّ فِي «أَفْرَادِ مُسْلِمٍ»، وَكَذَا ابْنُ الْأَثِيرِ فِي «جَامِعِ الْأَصُولِ».

وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِي الدِّينِ النَّوَوِيُّ فِي آخِرِ حَدِيثِ مُسْلِمٍ عَلَى مَا رَوَيْنَاهُ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ».

وَالْحَدِيثُ الَّذِي رَوَاهُ مُحْيِي السُّنَنِ فِي «الصَّحَاحِ»: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضْوءَ، إِلَى آخِرِهِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي «جَامِعِهِ» بِعَيْنِهِ إِلَّا كَلِمَةً «أَشْهَدُ قَبْلَ» وَأَنَّ مُحَمَّدًا».

۲۸۹: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے جو شخص وضو کرتا ہے اور نفل وضو کرتا ہے پھر - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - کتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَذَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - کتا ہے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل دیئے جاتے ہیں، وہ ان میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ امام مسلم نے صحیح مسلم میں اور حمیدی نے مسلم کی مفرد روایات میں اور اسی طرح

ابن الاثیر نے جامع الاصول میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور شیخ محی الدین نووی نے مسلم کی حدیث کے آخر میں ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم نے اس کو بیان کیا ہے اور امام ترمذی نے (یہ الفاظ) زیادہ کیے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ تو مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاکیزہ رہنے والوں میں سے بنا" اور وہ حدیث جس کو امام محی السنہ نے "صحاح" میں ذکر کیا ہے (جس کے الفاظ ہیں) کہ "جس شخص نے وضو کیا اور محمد وضو کیا" سے آخر تک اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی جامع میں اسی طرح بیاب ذکر کیا ہے البتہ "اَنَّ مُحَمَّدًا" کے لفظ سے پہلے "اَشْهَدُ" کا لفظ ذکر نہیں کیا ہے۔

وضاحت: جنت کے آسموں دروازے جتنی کے اعزاز میں کھولے جاتے ہیں وگرنہ جنت میں تو اس نے ایک دروازے سے داخل ہونا ہے۔ ترمذی میں اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي الْخ کے الفاظ کی صحت محل نظر ہے اس لئے کہ سند میں اضطراب اور خطا ہے۔ علامہ ناصر الدین البانی کہتے ہیں کہ یہ الفاظ صحیح سند سے ثابت ہیں، اضطراب و رفع ہے (ارواء الغلیل علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۵)

۲۹۰ - (۱۰) وَهَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَإِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُّحْتَجِلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ. فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُعْطِلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ، مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کو قیامت کے دن بلایا جائے گا تو ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کے نشانات کی برکت سے چمکتے ہوں گے پس تم میں جو شخص استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اپنی سفیدی کو بدھائے تو وہ ایسا کرے (بخاری، مسلم)

۲۹۱ - (۱۱) وَهَنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَتَبْلُغُ الْحُلِيَّةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن جنت میں وہاں تک زیور پہنے ہو گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچا رہا (مسلم)

الفصل الثانی

۲۹۲ - (۱۲) هَنَّ ثَوْبَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ». رَوَاهُ مَالِكٌ. وَأَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۲۹۲: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، استقامت اختیار کرو اور تم ہرگز اس کا حق ادا نہیں کر سکو گے اور سمجھ لو کہ تمام اعمال میں سے بہتر عمل نماز ہے

اور وضو (کی مداومت) پر صرف مومن ہی محافظت کر سکتا ہے (مالک، احمد، ابن ماجہ، دارمی)

۲۹۳- (۱۳) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طَهْرٍ، كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے وضو پر وضو کیا اس کے لیے دس نیکیاں ثبت ہو جاتی ہیں (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند افریقی راوی ضعیف اور ابو غنیہ ہلی مجہول الحلی ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۶۱ میں، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۹۶)

الفصل الثالث

۲۹۴- (۱۴) هُنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ. وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهُّورُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۲۹۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی طہل وضو ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ہے، سلیمان بن قرم اور ابو یحییٰ ثقات دونوں راوی ضعیف ہیں۔

(میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۸۶، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۹۶)

۲۹۵- (۱۵) وَعَنْ شَيْبٍ بْنِ أَبِي رُوحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَرَأَ الرُّومَ، فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الطَّهُّورَ؟! وَلَئِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ وَلَيْكَ» رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۲۹۵: شیب بن ابی روح رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی، اس میں سورۃ روم تلاوت کی۔ آپ کو اس میں اشتباہ ہو گیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا، ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں (لیکن) وضو صحیح نہیں کرتے۔ یہی تو ہمیں قرآن پاک (پڑھنے) میں اشتباہ پیدا کرتے ہیں (نسائی)

۲۹۶- (۱۶) وَهْنُ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ، قَالَ: عَذَّبَنُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَدَيْ - أَوْ فِي

یَدِهِ - قَالَ: «التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُهُ، وَالتَّكْوِيْلُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَالطَّهْوَرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۹۶: بنو سلیم کے ایک شخص سے روایت ہے (جو صحابی ہیں) وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند خصائل کو میرے ہاتھ یا اپنے ہاتھ (کی انگلیوں) پر شمار کیا۔ آپ نے فرمایا: 'مُحِبُّ اللہ نصف تراویح کو اور الحمد للہ تمام کو اور اللہ اکبر آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دے گا اور روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں جری بن کلیب ترمذی راوی مہمل ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۹۷) مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۹۷

۲۹۷ - (۱۷) وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ الصَّنَابِغِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَإِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ. وَإِذَا اسْتَنْشَرَ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ. وَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ، حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ. فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ. فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ. فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ، حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ. ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ». رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۹۷: عبد اللہ عطاکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ایماندار شخص وضو کرتا ہے (اور) منہ میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب ناک جھارتا ہے تو اس کی ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنا چہرہ دھو تا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی دونوں آنکھوں کی پلکیوں سے نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھو تا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے دونوں ہاتھوں کے ہاتھوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے یہاں تک کہ اس کے کانوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پاؤں دھو تا ہے تو اس کے پاؤں سے یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ہاتھوں کے نیچے سے گناہ نکل جاتے ہیں اس کے بعد مسجد کی جانب چلنا اور نماز ادا کرنا اس کے لئے زائد ہوتا ہے۔
(مالک، نسائی)

۲۹۸ - (۱۸) وَهَذَا أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَى الْمُقْبِرَةَ فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاجِفُونَ، وَوَدِدْتُ أَنَا قَدْ رَأَيْتُ

إِخْوَانَنَا. قَالُوا: أَوْلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ». فَقَالُوا: كَيْفَ نَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: «أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غَرًّا مُحَجَّلَةٌ، بَيْنَ ظَهْرِي خَيْلٌ ذُهُمٌ بِهِمْ، أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟» قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غَرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ، وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تیس) قبرستان میں تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا، ”تم پر سلامتی ہو۔ اے ایماندار لوگو! اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ میری آرزو ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا، تم میرے اصحاب ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔ صحابہ کرام نے استفسار کیا، اے اللہ کے رسول! آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی تک نہیں آئے؟ آپ نے جواب دیا، مجھے بتاؤ کہ اگر کسی شخص کا سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والا گھوڑا ایسے گھوڑوں کے درمیان ہو جو بالکل سیاہ رنگ کے ہیں تو کیا وہ اپنے گھوڑے کو پہچان نہ لے گا؟ صحابہ کرام نے کہا، اے اللہ کے رسول! بالکل۔ آپ نے فرمایا، بلاشبہ وہ آئیں گے، ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے روشن ہوں گے اور میں حوض (کوثر) پر ان کے انتظام کے لیے ہوں گا (مسلم)

۲۹۹- (۱۹) وَهَذَا أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالشُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، فَنَنْظُرُ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيَّ، فَأَعْرِفُ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ، وَمَنْ خَلْفِي مِثْلَ ذَلِكَ، وَعَنْ يَمِينِي مِثْلَ ذَلِكَ، وَعَنْ شِمَالِي مِثْلَ ذَلِكَ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ نَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيمَا بَيْنَ نُوحٍ إِلَى أُمَّتِكَ؟ قَالَ: «هُمْ غَرًّا مُحَجَّلُونَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ، لَيْسَ أَحَدٌ كَذَلِكَ غَيْرُهُمْ، وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتُونَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ، وَأَعْرِفُهُمْ بِسُغَى بَيْنِ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ

۲۹۹: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن میں وہ پہلا وہ شخص ہوں گا جسے سجدہ کی اجازت ہوگی اور میں ہی پہلا شخص ہوں گا جس کو سر اٹھانے کی اجازت ملے گی۔ میں اپنے سامنے نظر دوڑاؤں گا تو دوسری امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ اسی طرح اپنے پیچھے اور اپنے دائیں بائیں جانب دیکھوں گا اور اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ (دوسری امتوں میں سے جو نوح علیہ السلام سے لے کر آپ کی امت تک ہیں) اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا، ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں وضو کے نشانات کی وجہ سے روشن ہوں گی۔ ان کے علاوہ کوئی اس طرح کا نہ ہو گا۔ میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کے اعمال ثلے انہیں ان کے دائیں

ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کی اولاد ان کے آگے چل پھر رہی ہوگی (احمد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن اسمعیل راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر ۱۹۰، البحرچ والتحدیل جلد ۵
صفحہ ۶۸۲، التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۵، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۳،
مکملۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۹۹)

(۱) بَابُ مَا يُوجِبُ الْوُضُوءُ

(وضو کو واجب کرنے والی چیزیں)

الفصل الأول

۳۰۰ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ مَنْ أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جو بے وضو ہے جب تک وہ وضو نہ کرے (بخاری، مسلم)

۳۰۱ - (۲) وَعن ابنِ عمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ، وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وضو کے بغیر نماز قبول نہیں اور حرام مال سے صدقہ قبول نہیں (مسلم)

۳۰۲ - (۳) وَعن علي بنِ ابي طالبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَكُنْتُ اسْتَجِيبُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ، فَأَمَرْتُ الْعَقْدَادَ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: «يَغْسِلُ ذِكْرَهُ وَيَتَوَضَّأُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۲: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بہت تڑپی والا انسان تھا۔ میں شرم محسوس کرتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کروں، اس لیے کہ آپ کی بیٹی میرے نکاح میں تھیں۔ میں نے عقداد سے کہا۔ اس نے آپ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا، وہ اپنے آگے تاسل کو دھوئے اور وضو کرے (بخاری، مسلم)

وضاحت: تڑپی اس رطوبت کو کہتے ہیں جو شہوت کے وقت یا عورت کے ساتھ لہو و لعب اور بوس و کنار کے وقت آگے تاسل سے خارج ہوتی ہے وہ نجس ہے، اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا۔

اگر نڈی کپڑے یا جسم کے کسی حصہ پر لگ جائے تو اسے دھونا چاہیے (واللہ اعلم)

۳۰۳ - (۴) وَهْنُ ابْنِ مُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
«تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْأَجَلُّ مُحْيِي السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذَا مَنْسُوخٌ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ:
۳۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس
چیز کے بتول کرنے سے وضو کرو جو آگ پر تیار ہوئی ہے (مسلم)
شیخ محی السنہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کی تلخ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔

۳۰۴ - (۵) قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ كَيْفَ شَاءَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی دستی کا گوشت
تکول فرمایا بعد ازاں آپ ﷺ نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا (بخاری، مسلم)

۳۰۵ - (۶) وَهْنُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ:
«أَتَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟» قَالَ: «إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ، وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ». قَالَ: «أَتَتَوَضَّأُ مِنْ
لُحُومِ الْإِبِلِ؟» قَالَ: «نَعَمْ! فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ». قَالَ: «أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟»
قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: «أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ؟» قَالَ: «لَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا بکری کا گوشت کھانے کے بعد ہمیں وضو کرنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اگر تم چاہو تو
وضو کرو اور چاہو تو وضو نہ کرو۔ اس نے دریافت کیا، کیا ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ ﷺ نے
فرمایا، ہاں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو۔ اس نے دریافت کیا، کیا میں بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز
ادا کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں۔ اس نے دریافت کیا، کیا میں اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز ادا کر سکتا
ہوں؟ آپ ﷺ نے نفی میں جواب دیا (مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں جس وضو کا ذکر ہے اس سے شرعی وضو مراد ہے۔ جہاں تک اونٹ کے گوشت کو
کھانے سے وضو ٹوٹنے کا مسئلہ ہے تو اس حدیث میں صراحتاً ذکر ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ
جاتا ہے جبکہ بکری کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد دوبارہ وضو کرنا چاہیئے۔
اس میں کیا حکمت ہے اس سے ہمیں کچھ آگہی نہیں ہے۔ یہ حکم تعبیری ہے اور عقل اس کے اور اک سے قاصر
ہے۔ اونٹوں کے پاؤں میں نماز ادا کرنے سے اس لیے نہیں منع کیا گیا ہے کہ اس کا گوشت نجس ہے بلکہ اس لیے

روکا گیا ہے کہ کہیں اونٹوں کی آمدورفت یا بھانسنے کی وجہ سے نماز میں غلط نہ واقع ہو جائے اور نماز ادا کرنے والے انسان کا شعور و حضور نہ ٹوٹ جائے (واللہ اعلم)

۳۰۶- (۷) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا، فَاشْكَلْ عَلَيْهِ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا. فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں ہوا جیسی چیز کو محسوس کرے اور اس کو اشتباہ لاحق ہو جائے کہ آیا پیٹ سے کوئی چیز خارج ہوئی ہے یا نہیں تو اسے چاہیے کہ وہ مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو نہ پائے (مسلم)

۳۰۷- (۸) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمُضْمَضٌ، وَقَالَ: «إِنْ لَهُ دَسْمًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۷: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ یا پھر کھلی کی اور فرمایا بلاشبہ اس میں پکناہٹ ہے (بخاری، مسلم)

۳۰۸- (۹) وَهْنُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بَوْصُوءًا وَاحِدًا، وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ! فَقَالَ: «عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ!» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۸: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن (پانچ) نمازیں ایک وضو کے ساتھ ادا کیں اور اپنے مونوں پر مسح کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ نے آج ایسا کام کیا ہے جو آپ پہلے نہیں کیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا اے عمر میں نے یہ کام جان بوجھ کر کیا ہے (مسلم)

۳۰۹- (۱۰) وَهْنُ سُؤَيْدِ بْنِ التُّعْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصُّهْبَاءِ - وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ - صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ، فَلَمْ يَأْتِ إِلَّا بِالسُّوْنِيِّ، فَأَمَرَ بِهِ فَنُزِيَ، فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَآكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ، فَمُضْمَضٌ وَمُضْمَضُنَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۰۹: سُؤید بن ثعلبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ خیبر کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں نکلے اور مقام خیبر کے نزدیک صہبہ مقام پر پہنچے۔ آپ نے (وہیں) عصر کی نماز ادا کی۔

بعد ازاں آپؐ نے زاہر راہ (کھانا) طلب کیا۔ آپؐ کے پاس صرف ستولائے گئے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ اس کو (پانی میں) حل کیا جائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتول کیا اور ہم نے بھی بتول کیا۔ بعد ازاں آپؐ مغرب کی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے منہ میں پانی ڈالا (اور منہ صاف کیا) ہم نے بھی منہ میں پانی ڈالا (اور منہ صاف کیا) بعد ازاں آپؐ نے نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا (بخاری)

الفصل الثانی

۳۱۰- (۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ صُوبٍ أَوْ رِيحٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۳۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک ہوا خارج ہونے کی آواز یا بدبو نہ آئے وضو نہیں ٹوٹتا (احمد، ترمذی)

۳۱۱- (۱۲) وَفَعْنِ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ الْمَذْيِ، فَقَالَ: «مِنْ الْمَذْيِ الْوُضُوءُ، وَمِنْ الْمَبْنِيِّ الْغُسْلُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا: مذی سے وضو اور مبنی سے غسل ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی کمزور حائض والا ہے، صحیح روایت وہی ہے جس میں مقداد کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنے کا ذکر ہے (الاعمال و معرفۃ الرجل جلد ۳ صفحہ ۳۳، التاریخ الکبیر جلد ۸ صفحہ ۳۲۲۰، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۲۲۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۶۵)

۳۱۲- (۱۳) وَفَعْنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۲: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی چابی وضو ہے اور نماز میں (کلام وغیرہ کو) حرام قرار دینے والی تکبیر (تحریم) ہے اور (کلام وغیرہ کو) حلال کرنے والا (آخری) سلام ہے (ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

۳۱۳- (۱۴) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۳۱۳: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو علی رضی اللہ عنہ اور ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

۳۱۴- (۱۵) وَهْنُ عَلِيٍّ بْنِ طَلْحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَلَا تَأْتُوا الْيَسَاءَ فِيْ أَعْجَازِهِنَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۱۴: علی بن طلح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے اور تم عورتوں سے دیر میں بچل نہ کرو (ترمذی، ابوداؤد)

۳۱۵- (۱۶) وَهْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وَكَاءُ السَّهْرِ، فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطَلَّتِ الْيُوكَاءُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۱۵: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آنکھیں دیر کی رسی ہیں جب آنکھیں نیند کرتی ہیں تو رسی کھل جاتی ہے (داری)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم راوی کو امام احمد رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔
(المجرح والتحریل جلد ۲ صفحہ ۱۵۹۰ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۹۷ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۰۳)

۳۱۶- (۱۷) وَهْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وِكَاءُ السَّهْرِ الْعَيْنَانِ، فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذَا فِي غَيْرِ الْقَاعِدِ، لِمَا صَحَّ:

۳۱۶: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیر کی رسی دونوں آنکھیں ہیں پس جب کوئی شخص نیند کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ (جاگنے کے بعد) وضو کرے۔

(ابوداؤد)

شیخ امام محی السنۃ نے بیان کیا اس سے مقصود وہ شخص ہے جو بیٹھ کر نہیں سوتا۔ اس لئے کہ انس سے صحیح حدیث مروی ہے۔

۳۱۷- (۱۸) هَنَّ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفِقَ رُؤُوسُهُمْ، ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّأُونَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ: يَنَامُونَ. بَذَلَ: يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفِقَ رُؤُوسُهُمْ

۳۱۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام عشاء (کی نماز) کا انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے سر (نیند کی وجہ سے) جھکنے لگ جاتے وہ نماز ادا کرتے اور وضو نہیں کرتے تھے (ابوداؤد، ترمذی) البتہ ترمذی کی روایت میں انتظار کرنے کے مقام پر سونے کا ذکر ہے۔
وضاحت: نیند مطلقاً ناقض وضو ہے۔ یہ احادیث، نقض کے حکم سے قبل کی ہیں (ارواء الغلیل جلد ۱ صفحہ ۱۳۹)

۳۱۸- (۱۹) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْوُضُوءَ عَلَى مَنْ تَامَ مُضْطَجِعاً، فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو اس شخص پر واجب ہو جاتا ہے جو لیٹ کر سوتا ہے اس لیے کہ جب وہ لیٹ جاتا ہے تو اس کے جوڑ وھیلے ہو جاتے ہیں (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت ۱: دراصل گہری نیند وضو کے لیے ناقض ہے چونکہ لیٹ کر سوتے اور ٹیک لگا کر سوتے سے غلبہ طور پر یہی امکان ہوتا ہے کہ نیند گہری ہوگی، احساس اور شعور بھی نہیں رہتا، اس لیے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (ارواء الغلیل جلد ۱ صفحہ ۳۹)

وضاحت ۲: یہ حدیث ضعیف اور منکر ہے نیز ابو خالد دالمی (راوی) کا بقاؤہ رحمہ اللہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۳۹۷)

۳۱۹- (۲۰) وَهْنُ بُسْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا مَسَّ لِحْدُكُمُ ذَكَرُهُ، فَلْيَتَوَضَّأْ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۹: بُسْرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے۔

(مالک، احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: اس مسئلہ میں عورت کا حکم بھی مرد جیسا ہے۔ وہ بھی اگر اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے گی تو اس کا وضو بھی ٹوٹ جائے گا بشرطیکہ درمیان میں کوئی کپڑا وغیرہ مائل نہ ہو (واللہ اعلم)

۳۲۰- (۲۱) وَهْنُ طَلْقِ بْنِ عِلْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَنِ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ. قَالَ: «وَهَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مَنَّهُ؟». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذَا مَنْسُوخٌ؛ لِأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَسْلَمَ بَعْدَ قُلُوبِ طَلْقِ بْنِ عِلْبٍ.

۳۲۰: طلح بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آوی کا اپنی شرمگاہ کو وضو کرنے کے بعد ہاتھ لگانے کے بارے میں (حکم) دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: وہ تو اس کے جسم کا ایک ٹکڑا ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے اس حدیث کو نسائی کی مش بیان کیا ہے۔

شیخ امام محی السنہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے اس لیے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ طلق بن علی کے آنے کے بعد مسلمان ہوئے۔

۳۲۱- (۲۲) وَقَدْ رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بَيْنَهُ إِلَى ذِكْرِهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالذَّهْرِيُّ قُطَيْبٌ

۳۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ کی طرف لے جائے اور درمیان میں کوئی کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو تو اسے وضو کرنا چاہیے (شافعی، دار قطنی)

۳۲۲- (۲۳) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ؛ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ».

۳۲۲: نسائی نے اس حدیث کو بسرة رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے البتہ اس نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس کے اور اس کی شرمگاہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔

وضاحت: طلق بن علی کی حدیث کو منسوخ یا ضعیف قرار دینے سے بہتر ہے کہ بسرة اور طلق بن علی کی حدیث کے درمیان جمع و تطبیق کی جائے۔ ہاتھ اور شرمگاہ کے درمیان اگر کوئی کپڑا حائل نہ ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اگر کوئی کپڑا حائل ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر شہوت کے ساتھ کپڑے کے اوپر سے بھی شرمگاہ کو چھوا جائے تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا (مرعاۃ جلد ۱ صفحہ ۳۹۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۰۴، حاشیہ ابو داؤد احمد شاکر جلد ۱ صفحہ ۳۵)

۳۲۳- (۲۴) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْبَلُ بَعْضَ أَرْوَاحِهِ نَمَّ يَصْلِي وَلَا يَتَوَضَّأُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا بِحَالٍ إِسْنَادُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنُ إِسْرَافِيلَ عَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا مُرْسَلٌ، وَابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ

۳۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیتے، بعد ازاں نماز ادا کرتے اور وضو نہیں کرتے تھے (ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) امام ترمذی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ائمہ حدیث کے نزدیک کسی حالت میں بھی عروہ کی اس حدیث کی اسناد عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح نہیں ہے۔ نیز ابراہیم تمیمی کی حدیث کی اسناد عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح نہیں ہے امام ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث منقطع ہے اور ابراہیم تمیمی کا عائشہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

وضاحت: بیوی کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ بخاری و مسلم میں عائشہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لیٹی ہوئی تھی اور میرے پاؤں آپ کے قبلہ کی طرف ہوتے تھے جب آپ سجدہ

کرتے تو مجھے ہاتھ لگاتے، میں پاؤں کھینچ لیتی۔

ابریہمؑ کی حدیث جس کو امام ابو داؤد نے مرسل قرار دیا ہے، کو علامہ ناصر الدین البانی نے صحیح قرار دیا ہے اس لیے کہ یہ حدیث دیگر طرق سے بھی مروی ہے جن میں بعض صحیح ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۰۵)

۳۲۴- (۲۵) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمَسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دستی کا (بھنا ہوا) گوشت تھول کید۔ بعد ازاں اپنے ہاتھ کو اس ٹٹ کے ساتھ صاف کیا جو آپ کے نیچے (بجھا ہوا) تھا۔ بعد ازاں آپ نے نماز ادا کی (ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۲۵- (۲۶) وَهْنُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: قَرُبْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جَنْبًا مَشُوبًا فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۲۵: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے دستی کا بھنا ہوا گوشت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کید۔ آپ نے اس سے تھول کید۔ بعد ازاں آپ نماز (ادا کرنے) کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے وضو نہ کیا (احمد)

الفصل الثالث

۳۲۶- (۲۷) هُنَّ ابْنُ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ أَشْوَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَطْنَ الشَّاةِ، ثُمَّ صَلَّيْتُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۳۲۶: ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری کا دل اور کیلی وغیرہ بھونی (آپ) نے اس سے کھایا۔ بعد ازاں آپ نے نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا (مسلم)

۳۲۷- (۲۸) وَهْنُهُ، قَالَ: أُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ، فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا هَذَا يَا أَبَا رَافِعٍ؟» فَقَالَ: شَاةٌ أُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ. قَالَ: «نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا أَبَا رَافِعٍ!»، فَنَاولْتُهُ الذِّرَاعَ. ثُمَّ قَالَ: «نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ»، فَنَاولْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ. ثُمَّ قَالَ: «نَاوِلْنِي الْآخَرَ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا إِنَّكَ لَوْ سَكَّتَ لَنَاوَلْتَنِي ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَّتَ». ثُمَّ دَعَا فَتَمَضَّضَ

فَأَهُ ، وَغَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ، ثُمَّ عَاذَ إِلَيْهِمْ ، فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا ، فَآكَلَ ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۳۲۷: ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس کو بکری ہدیہ دی گئی۔ انہوں نے اسے (ذبح کیا اور اس کے گوشت کو) ہڈیاں میں ڈالا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا اے ابورافع! یہ کیا ہے؟ ابورافع نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمیں بکری ہدیہ دی گئی تھی۔ میں نے اس (کے گوشت) کو ہڈیاں میں ڈال کر پکایا ہے۔ آپ نے فرمایا اے ابورافع! مجھے دستی کا ٹکڑا دو۔ چنانچہ میں نے آپ کو دستی کا ٹکڑا پیش کیا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا مجھے دوسری دستی بھی دو۔ میں نے آپ کو دوسری دستی بھی پیش کر دی۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے اور دستی دو (اس پر) ابورافع نے جواب دیا اے اللہ کے رسول! بکری کی دو ہی دستیاں ہوتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا خبردار! اگر تو خاموش رہتا تو مجھے یکے بعد دیگرے دستی پکڑاتا رہتا جب تک کہ تو خاموش رہتا بعد ازاں آپ نے پانی منگوا یا اپنے منہ کو صاف کیا اور اپنی انگلیوں کے پوروں کو صاف کیا پھر آپ کھڑے ہوئے۔ آپ نے نماز ادا کی۔ پھر ان کی جانب گئے تو آپ نے ان کے ہاں ٹھنڈا گوشت پایا (جو گرم نہ تھا)۔ آپ نے اس سے تناول کیا۔ پھر آپ مسجد میں داخل ہوئے آپ نے نماز ادا کی اور پانی استعمال نہیں کیا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں جن سے اس کو تقویت حاصل ہو رہی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۷۵)

۳۲۸- (۲۹) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ ثُمَّ دَعَا بَعَاءً إِلَى آخِرِهِ .

۳۲۸: نيزداری نے اس حدیث کو ابوعبید سے بیان کیا ہے البتہ انہوں نے پانی طلب کرنے سے حدیث کے آخر تک کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۳۲۹- (۳۰) وَهَذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَأَبِي وَأَبُو طَلْحَةَ جُلُوسًا ، فَأَكَلْنَا لَحْمًا وَخَبْرًا ، ثُمَّ دَعَوْتُ يَوْضُوهُ ، فَقَالَا : لِمَ تَتَوَضَّأُ ؟ فَقُلْتُ : لِهَذَا الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْنَا . فَقَالَا : أَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ؟ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ خَيْرٌ مِنْكَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ

۳۲۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں میرے والد اور ابو طلحہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے گوشت روٹی تناول کیا۔ بعد ازاں میں نے وضو کے لیے پانی طلب کیا۔ ان دونوں نے (مجھ سے) دریافت کیا کہ آپ کس لیے وضو کرتے ہیں؟ میں نے کہا اس کھانے کو تناول کرنے کی وجہ سے۔ ان دونوں نے کہا کیا تم پاکیزہ چیزوں (کے تناول کرنے) سے وضو کرتے ہو۔ ان چیزوں کے تناول سے تو اس شخص نے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہیں کیا تھا جو تجھ سے بہتر تھا (احمد)

۳۳۰- (۳۱) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ: قُبِلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتُهُ وَجَسَّهَا يَبْدُهُ مِنَ الْمَلَامَةِ. وَمَنْ قُبِلَ امْرَأَتُهُ أَوْ جَسَّهَا يَبْدُهُ، فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالشَّافِعِيُّ.

۳۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کسی انسان کا اپنی بیوی کا بوسہ لینا اور اسے ہاتھ لگانا "مَلَامَةٌ" سے ہے اور جس شخص نے اپنی بیوی کا بوسہ لیا یا اس کو اپنا ہاتھ لگایا تو اس پر وضو واجب ہے (مالک، شافعی)

وضاحت: صحابی کی موقوف روایت اگر صحیح مرفوع روایت کے مخالف ہو تو وہ محبت نہیں۔ بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی اس کو "مَلَامَةٌ" کہا جاسکتا ہے۔ "مَلَامَةٌ" کی تفسیر جملع ہے۔ قرآن پاک کی آیت "لَوْلَا مَسَنَمُ لَفُتَنَتَكُمُ الْفِتَنُ" سے مقصود عورت کو ہاتھ لگانا نہیں بلکہ جملع کرنا ہے جیسا کہ اس کی تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور بیوی کا بوسہ لینے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا اگرچہ بوسہ لینا شہوت سے غلی نہیں ہوتا (واللہ اعلم)

۳۳۱- (۳۲) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ يَقُولُ: مِنْ قُبِلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتُهُ الْوُضُوءُ. رَوَاهُ مَالِكٌ

۳۳۱: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خاوند کا اپنی بیوی سے بوسہ لینا وضو کو توڑ دیتا ہے (مالک)

وضاحت: یہ موقوف روایت ہے، مرفوع کے مقابلہ میں اس کو محبت حلیم نہیں کیا جاسکتا (واللہ اعلم)

۳۳۲- (۳۳) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمَسِ، فَتَوَضَّأُوا مِنْهَا.

۳۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا "بوسہ لینا" "مَلَامَةٌ" ہے پس اس سے وضو کرو (دارقطنی)

وضاحت: اس اثر کی سند میں محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان راوی حافظہ کے لحاظ سے ضعیف ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۹۳ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۰۸)

۳۳۳- (۳۴) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْوُضُوءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ». رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ، وَقَالَ: عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَلَا رَأَاهُ، وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ، وَيَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُولَانِ

۳۳۳: عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تميم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر پینے والے خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (دار قطنی)
امام دار قطنی کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے تیم داری سے سنا ہے اور نہ ہی ان کو دیکھا ہے (اس کے علاوہ
اس حدیث کی سند میں) یزید بن خالد اور یزید بن محمد دونوں راوی مجہول ہیں۔

وضاحت: پیشاب اور پاخانے کے مقاتل کے سوا جسم کے کسی حصے سے نکلنے والے خون سے وضو نہیں ٹوٹتا۔
بخاری شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذات الرقاع میں تھے، ایک
فحص کو حیر لگا جس سے اس کے جسم سے خون بہنے لگا۔ اس نے رکوع کیا۔ سجدہ کیا اور نماز میں مصروف رہا۔
ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ نے دعا کی۔ آپ نے وضو کرنے کا
حکم نہیں دیا اور نہ ہی نماز ٹوٹنے کا حکم دیا۔

اس مضمون کی احادیث کو علامہ زہلیؒ امام دار قطنیؒ اور امام شوکانیؒ نے بیان کیا ہے۔ جن احادیث میں وضو
ٹوٹنے کا ذکر ہے وہ سب ضعیف ہیں، ان کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ البتہ استحاضہ کے خون کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا
ہے۔ فاطمہ بنت ابی عیسیٰ کو استحاضہ کی تکلیف تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ تجھے ہر نماز کے
لیے وضو کرنا چاہیے۔ یہ خون پیشاب کی جگہ سے نہیں آتا بلکہ ایک رگ سے آتا ہے۔ اسی طرح تھے آلے اور
تکسیر چھوٹے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔ خون بہنے، تھے آلے اور تکسیر چھوٹے کے بارے میں جو احادیث ابن ماجہ
وغیرہ میں مذکور ہیں وہ سب ضعیف ہیں۔ علامہ شوکانیؒ نے نیل الاوطار اور امام زہلیؒ نے نصب الرکبہ میں ان
احادیث پر تفصیل سے بحث کی ہے (واللہ اعلم)

(۲) بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ (بیت الخلاء کے آداب)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۳۴- (۱) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا، مُتَّقِينَ عَلَيْهَا. قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذَا الْحَدِيثُ فِي الصَّخْرَاءِ؛ وَأَمَّا فِي الْبُيَّانِ، فَلَا بَأْسَ لِمَا رَوَى:

پہلی فصل

۳۳۴: ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم قضاء حاجت کی جگہ میں جاؤ تو نہ قبلہ کی جانب منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ کرو الہتہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو (بخاری، مسلم)
شیخ امام محی السنۃ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کا تعلق جنگل سے ہے اور آبادی میں کچھ حرج نہیں۔
وضاحت: مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرنے کا حکم ان لوگوں کے لیے ہے جو مدینہ الرسول میں آباد تھے یا ان لوگوں کے بارے میں حکم ہے جن کا قبلہ مشرق اور مغرب کے علاوہ ہے۔ مقصود یہ ہے کہ ایسی جگہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرو جس طرف قبلہ نہیں ہے۔ آبادی اور غیر آبادی میں کچھ فرق نہیں (واللہ اعلم)

۳۳۵- (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ. مُتَّقِينَ عَلَيْهَا

۳۳۵: عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں (اپنی بہن) حفصہ کے گھر کی چھت پر اپنے کسی کام سے گید میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ قضاے حاجت کر رہے تھے۔ قبلہ کی جانب آپ کی پیٹھ تھی اور (ملک) شام کی طرف آپ کا چہرہ تھا (بخاری، مسلم)
وضاحت: جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب منہ کر کے پیشاب

پاخانہ کرنے سے منع فرمایا لیکن آپ کی وفات سے ایک سال قبل میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ قبلہ کی جانب منہ کر کے پیشاب کر رہے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آبادی کا حکم جنگل کے حکم سے الگ ہے۔ اس کو پابند نہیں کیا جاسکتا۔ بعض دفعہ بیٹ الخلاء اس انداز سے بنے ہوتے ہیں جن میں قبلہ کی جانب منہ کرنے سے احتراز ممکن نہیں ہوتا جب کہ جنگل میں یہ مشکل پیش نہیں آتی اس لیے وہاں پابند کر دیا گیا۔ صحیح قول یہی ہے کہ صحراء و آبادی ہر جگہ قبلہ کی طرف منہ کرنا یا پیٹھ کرنا منع ہے (زاد المعاد جلد ۲ صفحہ ۸۱، ارواء الغلیل جلد ۱ صفحہ ۱۰۹)

۳۳۶ - (۳) وَمَنْ سَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانَا - يَغْنِي رَسُولُ اللَّهِ - أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطِ أَوْ بَوْلٍ، أَوْ أَنْ نَسْتَجِيَّ بِالْيَمِينِ، أَوْ أَنْ نَسْتَجِيَّ بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، أَوْ أَنْ نَسْتَجِيَّ بِرَجْعٍ أَوْ بِعَظْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۶: سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا کہ ہم پاخانہ یا پیشاب (کی حالت) میں قبلہ کی طرف منہ کریں یا دائیں ہاتھ کے ساتھ طہارت کریں یا تین ڈھیلوں سے کم کے ساتھ طہارت کریں یا گوبر یا ہڈی کے ساتھ طہارت کریں (مسلم) وضاحت: گوبر یا ہڈی سے طہارت کرنے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ یہ اللہ کی مخلوق جنوں کی خوراک ہے (دیکھیں حدیث نمبر ۳۵۰)

۳۳۷ - (۴) وَمَنْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔ ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ خبیث جنوں اور غیث مادہ جنوں سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“ (بخاری، مسلم)

۳۳۸ - (۵) وَمِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: «إِنَّهُمَا لِيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ؛ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَبْرِئُ مِنَ الْبَوْلِ - وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: لَا يَسْتَبْرِئُ مِنَ الْبَوْلِ -؛ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمِشِي بِالْيَمِينِ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا بِصَفْطَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ صَنَعْتَ هَذَا؟ فَقَالَ: «لَعَلَّهُ أَنْ يَخْفَفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَبَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ آپ نے فرمایا: ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے لیکن کسی بڑے کام میں ان کو عذاب نہیں ہو رہا بلکہ ان میں سے ایک محض پیشاب سے بچاؤ اختیار نہیں کرتا تھا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے (خود کو) دور نہیں رکھتا تھا جب کہ دوسرا انسان چنل خور تھا۔ بعد ازاں آپ نے گھجور کی

بزرگ شہداء، اس کے دو حصے کر دیئے۔ پھر آپؐ نے ہر قبر پر ایک کو گاڑ دیا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپؐ نے یہ کام کیوں کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، جب تک یہ دونوں ٹہنیاں خشک نہ ہوں شاید ان دونوں سے عذاب کی تخفیف ہو جائے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اگر کوئی شخص کسی قبر پر کسی درخت کی بزرگ شہداء رکھے گا تو قبر والے کو اس سے فائدہ ہو گا بلکہ یہ تو آپؐ کی خصوصیت ہے۔ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے قبروں پر پھول فچھلور کرنے، ان پر چادریں چڑھانے اور ان پر چراغ روشن کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ یہ بدعت کے کام ہیں اور ان کے کرنے والے گمراہ ہیں۔ آپؐ کی دعا کی برکت سے عذاب میں تخفیف ہوئی ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں صراحت ہے۔ وگرنہ بزرگ شہداء میں کچھ خصوصیت نہیں (رواء الفیل جلد ۱ صفحہ ۱۰)

۳۳۹ - (۶) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اتَّقُوا اللَّاعِنِينَ». قَالُوا: وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لعنت کا باعث بننے والے دو کاموں سے بچو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! لعنت کے وہ دو کام کون سے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، جو لوگوں کی عام گزرگاہ یا ان کی سائے دار جگہ میں فضائے حاجت (کے لیے) بیٹھے ہیں (مسلم)

۳۴۰ - (۷) وَهْنُ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ»، وَإِذَا أَتَى الْمَخَلَّةَ، فَلَا يَمَسُّ ذِكْرَةَ يَمِينِهِ، وَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۰: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص پانی نوش کرے تو وہ (پانی والے) برتن میں سانس نہ لے اور جب فضائے حاجت کے لیے جائے تو اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ ہی دائیں ہاتھ کے ساتھ استنجاء کرے (بخاری، مسلم)

۳۴۱ - (۸) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْزِلْ، وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص وضو کرے تو اسے چاہیے کہ اپنا ناک صاف کرے اور جو شخص وضو کے استعمال کرے تو اسے چاہیے کہ وہ وتر یعنی طاق استعمال کرے (بخاری، مسلم)

۳۴۲- (۹) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ، فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةُ، مِنْ مَاءٍ وَغَتْرَةٍ يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے کھلے میدان میں جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کی چھاگل اور برجمی اٹھائے رکھتے۔ آپ پانی کے ساتھ طہارت کرتے تھے (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۳۴۳- (۱۰) هَنَّ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ. وَفِي زَوَاتِيهِ: وَضَعَ بَذَلُ: نَزَعَ

دوسری فصل

۳۴۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاء حاجت جانے کا ارادہ کرتے تو اپنی انگوٹھی اتارتے (ابوداؤد، نسائی، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے اور اس کی روایت میں انگوٹھی اتارنے کی جگہ انگوٹھی رکھنے کا ذکر ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کے منکر ہونے کی تائید کی ہے اور بتایا کہ جمہور محدثین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸)

۳۴۴- (۱۱) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْبِرَازَ انْطَلَقَ حَتَّى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کا ارادہ کرتے تو آپ (جنگل کی طرف) جاتے یہاں تک کہ کوئی شخص آپ کو نہ دیکھ پاتا (ابوداؤد)

۳۴۵- (۱۲) وَهْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَأَرَادَ أَنْ يَبُولَ، فَأَتَى دِمَشًا فِي أَصْلِ جِدَارٍ، فَقَالَ: ثُمَّ قَالَ: «إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُولَ، فَلْيُرْتَدْ لِبَوْلِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۵: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے پیشاب کرنے کا ارادہ کیا تو آپ دیوار کے قریب نرم جگہ میں آئے اور آپ نے

پیشاب کیا بعد ازاں آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی محض پیشاب کرنے کا ارادہ کرے تو پیشاب کرنے کے لیے نرم جگہ تلاش کرے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک مجہول راوی ہے جس کی وجہ سے امام نوویؒ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ بعض احادیث جن میں پیشاب سے پہلو اختیار کرنے کا ذکر ہے اس کی تائید کر رہی ہیں۔ (مرآۃ جلد ۱ صفحہ ۴۸)

۳۴۶- (۱۳) وَهْنٌ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَّةَ لَمْ يَرْفَعْ نَوْنَهُ حَتَّى يَذْنُوبَ مِنَ الْأَرْضِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالْذَاوِمِيُّ.

۳۴۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قلعے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اپنا کپڑا اوپر نہیں اٹھاتے تھے یہاں تک کہ زمین کے قریب چلے جاتے (ترمذی، ابوداؤد، داری) وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے، امش راوی کا انس بن مالک سے سماع ثابت نہیں ہے (مرآۃ جلد ۱ صفحہ ۴۸)

۳۴۷- (۱۴) وَهْنٌ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لَوْلِيهِ، أَعْلَمُكُمْ: إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ، فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَذْبِرُوهَا، وَأَمْرٌ بِثَلَاثَةِ أَحْجَابٍ. وَنَهَى عَنِ الرُّوْبِ وَالزِّمَةِ. وَنَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ الرَّجُلُ يَمِينِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالْذَاوِمِيُّ.

۳۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'بلاشبہ میں تمہارے لیے اسی طرح ہوں جس طرح والد اپنے لڑکوں کے لیے ہوتا ہے۔ میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں کہ جب تم قلعے حاجت کے لیے جلو تو قبلہ کی جانب نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ کرو اور آپؐ نے تین ڈھیلوں کا حکم دیا اور آپؐ نے گوبر اور ہڈی سے منع فرمایا نیز آپؐ نے منع فرمایا کہ کوئی محض اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ طہارت کرے (ابن ماجہ، داری)

۳۴۸- (۱۵) وَهْنٌ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ يَذْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيُمْنَى لِيُظْهِرَهُمْ، وَطَعَامِهِ، وَكَانَتْ يَدُهُ الْبُسْرَى لِحَلَاثِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَدَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ وضو اور کھانے اور پیاں ہاتھ طہارت اور کمرہ کاہوں (ناک کے فضلہ وغیرہ) کے لیے تھا (ابوداؤد) وضاحت: معلوم ہوتا ہے کہ بائیں ہاتھ سے تنج نہیں کرنی چاہیے جب کہ صحیح حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ سے تنج کیا کرتے تھے (واللہ اعلم)

۳۴۹- (۱۶) وَهْنٌ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ

فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيعُ بِهِنَّ، فَإِنَّهَا تُجْزَى عَنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَالْذَاَرِمِيُّ.

۳۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو وہ اپنے ساتھ تین ڈھیلے لے جائے ان کے ساتھ طہارت کرے بلاشبہ وہ اس کو کفایت کریں گے (احمد، ابوداؤد، نسائی، دارمی)
وضاحت: پانی کی بجائے اگر صرف ڈھیلوں پر اتکا کر لیا جائے تو بھی درست ہے (واللہ اعلم)

۳۵۰ - (۱۷) وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَا تَسْتَنْجُوا بِالرُّوْبِ وَلَا بِالْعِظَامِ، فَإِنَّهَا زَادَ إِخْوَانُكُمْ مِنَ الْجَنِّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: زَادَ إِخْوَانُكُمْ مِنَ الْجَنِّ.

۳۵۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گوبر اور ہڈی کے ساتھ طہارت نہ کرو۔ اس لئے کہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے (ترمذی، نسائی)
ابنہ نام نسائی نے ”تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے“ کا ذکر نہیں کیا۔

۳۵۱ - (۱۸) وَفِي زُوَيْنِعِ بْنِ ثَلَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا زُوَيْنِعُ! لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَقُولُ بِكَ بَعْدِي، فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ، أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا، أَوْ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ ذَاتَيْهِ، أَوْ عَظْمٍ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا أَتَمَّهُ بَرِيٌّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۱: زوینح بن ثابت سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (مطلب کر کے) فرمایا اے زوینح! شاید میرے بعد میری زندگی وراثت ہو جائے تو لوگوں کو بتانا کہ جس شخص نے اپنی داڑھی کو گرہ دی یا (نظریہ کو دور کرنے کے لئے) تانت کا تھانہ پہنایا یا جانور کے گوبر یا ہڈی کے ساتھ طہارت کی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں (ابوداؤد)

۳۵۲ - (۱۹) وَفِي أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اِكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ. وَمَنْ اسْتَجَمَرَ فَلْيُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ. وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ، فَلْيَلْفِظْ، وَمَا لَكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَسْتَلِغْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ. وَمَنْ أَتَى الْعَائِطَ فَلْيُسْتَبْرِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَيْبًا مِنْ زَمَلٍ فَلْيَسْتَبْرِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَيْنِ آدَمَ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالْذَاَرِمِيُّ.

۳۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سرمہ لگایا ہے تو وہ طلاق تعداد میں لگائے اور جس شخص نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس شخص نے ایسا نہ کیا (اس پر) کچھ حرج نہیں اور جس شخص نے طہارت کرنی ہے تو وہ طلاق تعداد میں ڈھیلے استعمال کرے جس شخص نے یہ کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا (اس پر) کچھ حرج نہیں اور جس نے (کچھ) کھلیا پھر خلال کے ذریعہ جو (کھڑا وغیرہ) نکلا اس کو پھینک دے اور جو زبان کے ساتھ مل جائے اس کو نگل جائے جس شخص نے یہ کام کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا (اس پر) کچھ حرج نہیں اور جو شخص بیٹ الخلاء میں جائے تو وہ پردے میں بیٹھے اور اگر ریت کے ٹیلے کے علاوہ پردے کے لیے (کوئی چیز) نہ مل سکے تو اس کی جانب پیٹھ کر کے (تھائے حاجت) بیٹھے اس لیے کہ شیطان انسانوں کی پیٹھوں کے ساتھ کھیلتا ہے جس شخص نے یہ کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا (اس پر) کچھ گناہ نہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۴۳)

۳۵۳- (۲۰) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَبِّهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ، أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ، فَإِنَّ عَامَةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا: «ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ، أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ».

۳۵۳: عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص غسل خانے میں پیشاب نہ کرے پھر وہیں غسل کرے یا وضو کرے اس لیے کہ اکثر دوسرے اس سے ہوتا ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی) البتہ ترمذی اور نسائی نے غسل یا وضو کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں حسن راوی مدلس ہے، وہ عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے لفظ عن کے ساتھ روایت کرتا ہے البتہ غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع پر صحیح حدیث موجود ہے۔

(صحیح ابوداؤد حدیث نمبر ۱۲)

۳۵۴- (۲۱) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْحَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي جُحْرِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ».

۳۵۴: عبد اللہ بن سرحس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی بل میں پیشاب نہ کرے (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: بل میں ٹھوڈی جانور اور زہریلے کیڑے کوڑے رہتے ہیں اس لیے اس میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے (واللہ اعلم)

۳۵۵- (۲۲) وَهْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اتَّقُوا الْمَلَاعِينَ

الثَلَاثُ الْبَرَّازُ فِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةُ الطَّرِيقِ، وَالْظِّلِّ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۵: مَعْلُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لعن کے تین اسباب سے دوری اختیار کرو۔ گھٹاؤں، شارح عام اور سیوں میں بول و براز کیلئے بیٹھنا (ابوداؤد، ابن ماجہ) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ حدیث کے شواہد ہیں جن سے تقویت حاصل ہو رہی ہے۔ (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۵)

۳۵۶ - (۲۳) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْعَاطِطَ كَأَيْفَتَيْنِ عَنْ عَوْرَتَيْهِمَا يَتَحَدَّثَانِ، فَإِنَّ اللَّهَ يَمَقُّ عَلَى ذَلِكَ، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۶: ابوسعید (معدی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو انسان اس طرح قضائے حاجت نہ بیٹھیں کہ انہوں نے شرمگاہ سے کپڑا اٹھایا ہوا ہو اور باتیں کر رہے ہوں اس لیے کہ اللہ اس (کلم) پر ناراض ہوتا ہے (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۵۷ - (۲۴) وَهْنُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ هَذِهِ الْحُسُوشَ مُحْتَضَرَةٌ، فَإِذَا آمَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ، فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبَيْثِ وَالْخَبَائِثِ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷: زید بن أرقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قضائے حاجت بیٹھنے کے محفلت میں (جن شیطان) موجود ہوتے ہیں پس جب تم میں سے کوئی شخص بیٹھ الخلاء میں جائے تو وہ یہ دعا پڑھے (جس کا ترجمہ ہے) ”میں اللہ کے ساتھ خبیث جنوں اور خبیث مادہ جنوں سے پناہ طلب کرتا ہوں“ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۵۸ - (۲۵) وَهْنُ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَتَرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجَنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ: بِسْمِ اللَّهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

۳۵۸: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنوں کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ (جب) ہوتا ہے جب کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ کے (تذی) اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔ وضاحت: اس حدیث کی سند قوی نہیں، البتہ شواہد کے لحاظ سے حدیث صحیح ہے۔ (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۵)

۳۵۹- (۲۶) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: «عُفْرَانُكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹ اللہ سے باہر تشریف لاتے تو ”عُفْرَانُكَ“ (میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں) کے کلمات کہتے (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۶۰- (۲۷) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي ثَوْبٍ أَوْ رُجُومٍ، فَاسْتَنْجَيْ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ، فَتَوَضَّأَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَزَوَى الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ.

۳۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹ اللہ کے لیے پانی کے لیے پتھر یا چمڑے کے برتن میں پانی لایا۔ آپ نے اس کے ساتھ طہارت کی۔ بعد ازاں مٹی کے ساتھ اپنا ہاتھ صاف کیا۔ بعد ازاں میں آپ کے ہاں دو سرا برتن لایا۔ آپ نے (اس سے) وضو کیا (ابوداؤد، دارمی اور نسائی نے اس کا معنی ذکر کیا ہے۔)

۳۶۱- (۲۸) وَهْنُ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا بَالَ تَوَضَّأَ، وَنَضَحَ فَرْجَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۶۱: حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تو (حاجت ہونے کے بعد) وضو کرتے اور اپنی شرم گاہ پر (پکڑوں کے اوپر سے) چھینٹے مارتے (ابوداؤد، نسائی) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے لیکن بوجہ شواہد کے صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ ص ۸۷)

۳۶۲- (۲۹) وَهْنُ أُمِّمَةَ بِنْتِ زَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ يُقُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۶۲: اُمِّمَةُ بِنْتُ زَيْفَةَ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہیلی کے لیے مجھور کی کڑی کا ایک پیالہ تھا جس میں آپ رات کو پیشاب کرتے تھے (ابوداؤد، نسائی) وضاحت: بخاری، مسلم میں اس مضمون کی حدیث موجود ہے کہ مرض الموت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیالہ مگوایا گیا تاکہ آپ اس میں پیشاب کریں۔ معلوم ہوا کہ ضرورت کے پیش نظر ایسا کرنا درست ہے۔ (واللہ اعلم)

۳۶۳- (۳۰) وَهْنُ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَا أَبُولُ قَائِمًا، فَقَالَ: «يَا عُمَرُ! لَا تَبْلُ قَائِمًا، فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللَّهُ: قَدْ صَحَّ:

۳۳۳: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا: اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو (مترجم بیان کیا) میں نے پھر کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا (ترمذی، ابن ماجہ)

شیخ امام محی السنۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (مُذَنَّفٌ سے) یہ روایت صحیح ثابت ہے۔

۳۶۴- (۳۱) وَهَذَا حَدِيثٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ سُبَّاطَةُ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. قِيلَ: كَانَ ذَلِكَ لِعُذْرٍ.

۳۳۳: مُذَنَّفٌ رضی اللہ عنہ سے صحیح (سند کے ساتھ) ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے کوڑا خانہ کے پاس گئے (وہاں) آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا (بخاری، مسلم) بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے عذر کی وجہ سے ایسا کیا۔ شیخ امام محی السنۃ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

وضاحت: اگر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی صورت میں کپڑوں اور جسم پر چھینٹے پڑنے کا اندیشہ نہ ہو تو کچھ حرج نہیں، ایسا کرنا بلا کراہت جائز ہے اور جن اہل سنت میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے وہ سب ضعیف ہیں البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب کیا کرتے تھے (اللہ اعلم)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۳۶۵- (۳۲) هُوَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ؛ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِمِيُّ

تیسری فصل

۳۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جو شخص تمہیں بتائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تو اس کی بات نہ مانو، آپ تو بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے (احمد، ترمذی، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریک بن عبد اللہ قاضی راوی حکم فیہ ہے (الجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۰۲، تاریخ بغداد جلد ۱ صفحہ ۲۸۳، تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲۳۲، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۱)

۳۶۶- (۳۳) وَهَذَا زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ جِبْرِيلَ آتَاهُ فَوَيْلًا مَا أَوْحَى إِلَيْهِ، فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ، أَخَذَ عُزْفَةً مِنْ الْمَاءِ، فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۳۳۱: زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل

علیہ السلام شروع ہی (کے دور) میں آپ کے ہاں آئے انہوں نے آپ کو وضو (کرنے) اور نماز (ادا کرنے) کا طریقہ بتلایا۔ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو آپ نے پانی کا ایک چلو لیا اور اس کے ساتھ اپنی شرمگاہ پر (کپڑے کے اوپر سے) چھینٹا مارا (احمد دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لبیع راوی مکمل یہ ہے (البرج والتدریل جلد ۵ صفحہ ۷۸۲، میزان الاحوال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵، ترویج التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، مرآۃ جلد ۱ صفحہ ۳۳۳)

۳۶۷ - (۳۴) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَجَافَيْنِي جَبْرَيْلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَسَمِعْتُ مُحَمَّداً - يَعْنِي الْبُخَارِيَّ - يَقُولُ: الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ الرَّائِي مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۳۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد جب آپ وضو کریں تو (شرمگاہ پر کپڑے پر) چھینٹے ماریں (ترمذی)

امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور میں نے محمد یعنی امام بخاری سے سنا وہ کہتے تھے کہ حسن بن علی ہاشمی راوی مکرر الحدیث ہے۔

۳۶۸ - (۳۵) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ يَكُونُ زَيْنَ مَاءٍ، فَقَالَ: «مَا هَذَا يَا عُمَرُ؟». قَالَ: «مَا تَتَوَضَّأُ بِهِ». قَالَ: «مَا أَمَرْتُ كُلَّمَا بَلَغْتَ أَنْ تَتَوَضَّأَ، وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیلئے عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پانی کا آب خورہ لیے کھڑے تھے۔ آپ نے دریافت کیا اے عمر یہ کیا ہے؟ عمر نے جواب دیا آپ کے وضو کرنے کے لیے پانی ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے یہ حکم نہیں ملا ہے کہ جب میں پیشاب کروں تو وضو کروں اگر میں ایسا کروں تو یہ کام سنت ہو جائے گا (ابوداؤد ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن یحییٰ الترمذی راوی ضعیف ہے (میزان الاحوال جلد ۵ صفحہ ۷۸۲، علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۸)

۳۶۹ - (۳۶) وَهْنُ أَبِي أَيُّوبَ، وَأَنْسِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ: «فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا، وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ»، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا مُنْشَرُ الْأَنْصَارِ! إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَتَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهْرِ، فَمَا طَهَّرُوكُمْ؟» قَالُوا: نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، وَنَتَنَسَّلُ

مِنَ الْجَنَابَةِ، وَنَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. قَالَ: «فَهُوَ ذَاكَ، فَعَلَيْكُمْ مَوَاجَهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ.

۳۶۹: ابویوبؓ، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اس میں کچھ لوگ ہیں جو پاکیزہ رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پاکیزہ رہنے والوں کو اچھا جانتا ہے۔" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انصار! اللہ نے (وجہ) پاکیزہ رہنے کے تمہاری تعریف کی ہے۔ تمہاری پاکیزگی کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نماز کی ادائیگی کے لیے وضو کرتے ہیں، جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی کے ساتھ طہارت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: بس یہی بات ہے ان کو لازم کر لو (ابن ماجہ)۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ شواہد کی بنا پر صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ ص ۱۸)

۳۷۰ - (۳۷) وَهَنَ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ، وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ: إِنِّي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةِ. قُلْتُ: أَجَلُ! أَمَرْنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ، وَلَا نَسْتَنْجِي بِأَيْمَانِنَا، وَلَا نَكْتَفِي بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ وَلَا عَظْمٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

۳۷۰: سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بعض مشرکوں نے (بطور) استہزاء کے کہا کہ میں تمہارے پیغمبر کو جانتا ہوں کہ وہ تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے یہاں تک کہ تھکے حاجت (کے آداب) بھی بتاتا ہے۔ میں نے جواب دیا: بالکل درست ہے۔ آپؐ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم قبلہ کی جانب منہ نہ کریں اور نہ ہی دائیں ہاتھ کے ساتھ طہارت کریں اور تین ڈھیلوں سے کم پر اکتفا نہ کریں نیز ڈھیلوں میں گوبر اور ہڈی نہ ہو (مسلم، احمد) اور اس حدیث کے الفاظ سند احمد کے ہیں۔

۳۷۱ - (۳۸) وَهَنَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِي يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا، ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ إِلَيْهَا. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَنْظِرُوا إِلَيْهِ نَبُولُ كَمَا نَبُولُ الْمَرْأَةِ. فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «وَنَحَكَ! أَمَا عَلِمْتُمْ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَآئِيلَ؟! كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمُ النَّبُولُ قَرَضُوهُ بِالْمَقَارِ بَيْضَ، فَتَنَاهُمُ، فَعُذِبَ فِي قَبْرِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۳۷۱: عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپؐ کے ہاتھ میں چڑے کی ڈھل تھی، آپؐ نے اس کو رکھا اور اس کی جانب بیٹھ کر پیشاب کیا۔ کسی شخص نے کہا: اس شخص کو دیکھو! یہ اس طرح پیشاب کرتا ہے جس طرح عورت پیشاب کرتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کو سنا۔ آپؐ نے فرمایا: تمہ پر السوس ہے! کیا تجھے معلوم نہیں کہ بنو اسرائیل کے (لوگوں کے) ایک شخص کو (عذاب) لاحق ہوا۔ جب بنو اسرائیل کے کمپڑوں کو پیشاب کے قطرے

لگ جاتے تو وہ اس کو قہنجی کے ساتھ کٹ دیتے۔ اس شخص نے ان کو (کٹنے سے) منع کیا تو اس وجہ سے وہ قبر کے عذاب میں گرفتار ہوا (ابوداؤد، ابن ماجہ)
وضاحت: بنو اسرائیل کو حکم تھا کہ کپڑے پر جس جگہ پیشاب کے قطرے گر جائیں وہیں سے کپڑے کو کٹ دیں لیکن اُمّتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لوگوں پر اللہ پاک کا خصوصی کرم و فضل ہے۔ انہیں صرف یہ حکم ہے کہ وہ کپڑے کو پانی کے ساتھ پاک کریں (واللہ اعلم)

۳۷۲- (۳۹) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ عَنْ أَبِي مُوسَى .

۳۷۲: نیز امام ترمذی نے اس حدیث کو عبدالرحمن بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۳۷۳- (۴۰) وَهْنٌ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ جَلَسَ يُبَوِّلُ إِلَيْهَا. فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! أَلَيْسَ قَدْ نَهَى عَنْ هَذَا؟ قَالَ: بَلْ إِنَّمَا نَهَى عَنْ ذَلِكَ فِي الْفَضَاءِ. فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ، فَلَا تَأْسَ. رواه ابو داود .

۳۷۳: مروان اصغر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا انہوں نے اپنی سواری کو قبلہ رخ بٹھایا۔ بعد ازاں بیٹھ کر اس کی جانب پیشاب کیا۔ میں نے اعتراض کیا کہ اے ابو عبدالرحمن! کیا اس سے روکا نہیں گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ بالکل (درست ہے) آپؓ نے اس سے کھلے میدان میں منع کیا ہے لیکن جب آپ اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز پردہ بن رہی ہے تو پھر کچھ حرج نہیں ہے (ابوداؤد)
وضاحت: عبداللہ بن عمرؓ کا اپنا فہم ہے لہذا حجت میں ہے (واللہ اعلم)

۳۷۴- (۴۱) وَهْنٌ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آذَنَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۳۷۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے (فارغ ہو کر) باہر آتے تو یہ دعائیہ کلمات کہتے (جس کا ترجمہ ہے) ”سب حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھے عافیت عطا کی“ (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن مسلم کی راوی ضعیف الحدیث ہے (المخرج والتحلیل جلد ۲ صفحہ ۳۸۸) نیز الامتدال جلد ۱ صفحہ ۲۳۸ تقریب التنبہ جلد ۱ صفحہ ۳۷ مشکوٰۃ البیہ جلد ۱ صفحہ ۳۰

۳۷۵- (۴۲) وَهْنٌ ابْنِ مُسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ وَفَدُ الْجَبْرِ عَلَى

النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ أُمَّتُكَ أَنْ يَسْتَنْجُوا بِعَظْمِ أَوْ زَوْفَةِ أَوْ حُمَمَةٍ؛ فَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَ لَنَا فِيهَا رِزْقًا. فَتَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ. زَوَاهُ أَبُو ذَاوَدَ

۳۷۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب جنوں کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ اپنی اُمت کو اس سے منع فرمائیں کہ وہ ہڈی یا گوبر یا کوئلے کے ساتھ طہارت کریں اس لیے کہ اللہ نے ان میں ہمارا رزق رکھا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان چیزوں سے منع کر دیا (ابوداؤد)

(۳) بَلْبُ السَّوَاكِ

الفصل الأول

۳۷۶- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْلَا أَنْ أَسْقَى عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتَهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ»، وَبِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے یہ (خوف) نہ ہوتا کہ میں اپنی اُمت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں ان کو حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کریں اور ہر نماز کے وقت سواک کریں (بخاری، مسلم)

وضاحت: سواک کرنے سے منہ کی بدبو زائل ہوتی ہے دانت صاف ہو جاتے ہیں، اس سے معدہ کو بھی تسکین حاصل ہوتی ہے۔ بہترین سواک پیلو کے درخت کی ہے۔ چونکہ نماز ادا کرنے والا نماز میں اللہ سے سرگوشی کرتا ہے اس لیے اس کا منہ جس قدر صاف اور پاکیزہ ہو گا اسی قدر اللہ کا قرب زیادہ ہو گا (واللہ اعلم)

۳۷۷- (۲) وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: «يَأْتِي شَيْءٌ كَانَ يَنْذِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟» قَالَتْ: «بِالسَّوَاكِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۷: شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تو پہلا کام کیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا سواک کرتے تھے (مسلم)

۳۷۸- (۳) وَعَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَسْوُضُ فَاهُ بِالسَّوَاكِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۸: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب تہجد (کی نماز) کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے انگوٹوں کو سواک کے ساتھ صاف کرتے تھے (بخاری، مسلم)

وَفِي رَوَايَةٍ: «الْخِثَانُ» بَدَلُ: «إِعْقَاءِ الْبَحِيَّةِ». لَمْ أَجِدْ هَذِهِ الرِّوَايَةَ فِي «الصَّحِيحَيْنِ» وَلَا فِي كِتَابِ «الْحُمَيْدِيِّ»، وَلَكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ «الْجَامِعِ»، وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِي «مَعَالِمِ الشُّنَنِ»:

۷۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'وس کلام فطرت سے ہیں۔ لب (کے ہالوں) کو تراشنا، واڑھی کو چھوڑنا، مسواک کرنا، ناگ میں پانی داخل کرنا، ناخنوں کو تراشنا، (جسم میں میل پچیل کے جمع ہونے کی) جگہوں کو دھونا، بغل کے ہالوں کو اکھیڑنا، زیر ناف ہالوں کو مونڈنا اور پانی کے ساتھ طہارت کرنا (اس حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ) میں دسویں کلام کو بھول رہا ہوں شاید وہ منہ میں پانی ڈالتا ہے (مسلم)

ایک روایت میں داڑھی بولھانے کی جگہ پر ختہ کرنے کا ذکر ہے (امام بغویؒ فرماتے ہیں) میں نے اس روایت کو بخاری اور مسلم میں اور نہ ہی ”مئیدی“ کی کتاب میں پایا ہے البتہ ”جامع الاصول“ کے مؤلف نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔ اسی طرح امام خطابیؒ نے ”معالم السنن“ میں بیان کیا ہے۔

٣٨٠ - (٥) وَفَنُ أَبِي دَاوُدَ، بِرَوَايَةِ عُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ.

۳۸۰: یہ روایت ابو داؤد میں بروایت قتاد بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی منقول ہے۔

الفصل الثاني

٣٨١ - (٦) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السَّوَّاءُ مَطْهُرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّيِّ، رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَاحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَزَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي «صَحِيحِهِ» بِإِسْنَادٍ.

دوسری فصل

۱۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ کی رضا کا سبب ہے (شافعی، احمد، دارمی، نسائی) اور امام بخاریؒ نے اس حدیث کو صحیح بخاری

میں بلاسند (مطیعاً) ذکر کیا ہے۔

۳۸۲- (۷) وَهْنُ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَزْبَعُ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَبَاءُ - وَيُرْوَى الْخَتَانُ -، وَالتَّعَطُّرُ، وَالسِّوَاكُ، وَالْيَكْحَاحُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۲ ابو ایوب (انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کے طریقہ سے ہیں۔ خیا کرنا اور ایک روایت میں (حیا کی جگہ) غٹنے کا ذکر ہے، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور ٹھک کرنا (تہذیبی)

۳۸۳- (۸) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْفُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَقِظُ، إِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۸۳ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات یا دن کو جب بھی سوتے تو بیدار ہو کر وضو سے پہلے مسواک کرتے (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: جس حدیث میں دن کا لفظ ہے وہ حدیث ضعیف ہے (مکتبہ علامہ ابیانی جلد ۱ صفحہ ۴۲)

۳۸۴- (۹) وَهْنُهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَاكُ، فَيُعْطِي السِّوَاكَ لِأَعْيِلِهِ، فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ، ثُمَّ أَعْيِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے پھر آپ مجھے مسواک پکڑاتے تاکہ میں اس کو صاف کر دوں چنانچہ میں پہلے مسواک کرتی بعد ازاں اس کو صاف کرتی اور آپ کی خدمت میں واپس لوٹا دیتی (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۳۸۵- (۱۰) هُوَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَزَانِي فِي الْمَنَامِ أَسَوَّكُ بِسِوَاكِ، فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخِرِ، فَنَاقَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيلَ لِي: كَبِيرٌ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۳۸۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں۔ میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا

میں نے ان دونوں میں سے کم عمروا لے کو مسواک دی تو مجھے کہا گیا کہ مسواک بڑی عمروا لے کو دو! چنانچہ میں نے ان دونوں میں سے بڑی عمروا لے کو مسواک پکڑائی (بخاری، مسلم)

۳۸۶- (۱۱) وَهْنُ ابْنِ أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا جَاءَنِي جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسَّوَاكِ، لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفَى مُقَدَّمُ فَيَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۸۶ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری پاس جب بھی جبرئیل علیہ السلام آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا۔ مجھے ڈر لاحق ہوا کہ میں اپنے منہ کے اگلے حصے کو اکیر پھینکوں گا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن یزید البائی راوی ضعیف ہے (التعفاء الصغیر ۲۵۵، المرح والتهذیب جلد ۶ صفحہ ۳۳۲، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۱، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۶، مرعات جلد ۱ صفحہ ۳۳۸)

۳۸۷- (۱۲) وَهْنُ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمُ فِي السَّوَاكِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۷ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے مسواک کے بارے میں تمہیں مبالغہ کی حد تک حکم دیا ہے (بخاری)

۳۸۸- (۱۳) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَسْنِئُ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَأَوْحَى إِلَيْهِ فِي فَضْلِ السَّوَاكِ أَنْ كَثُرَ، أَعْطَى السَّوَاكَ أَكْبَرَهُمَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۸ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کے قریب دو شخص تھے۔ ایک شخص دوسرے سے (عمر میں) بڑا تھا۔ آپ کی جانب مسواک کی فضیلت کے بارے میں وحی کی گئی اور آپ کو حکم دیا گیا کہ ان دونوں میں سے عمر میں بڑے شخص کو مسواک دیں۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اگر لوگ ترتیب سے بیٹھے ہوئے ہوں تو دائیں طرف والے انسان کو مقدم رکھا جائے اور اگر ترتیب مفقود ہو تو جو شخص عمر میں بڑا ہو اس کو مقدم رکھا جائے (واللہ اعلم)

۳۸۹- (۱۴) وَهْنُهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَفْضُلُ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۸۹ عاکفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسواک کرنے کے بعد ادا کی گئی نماز کو اس نماز پر جس کے لئے مسواک نہیں گئی، متر ورجہ فضیلت حاصل ہوگی۔

(یعنی شعبہ الامکان)

وضاحت: امام ابن خزیمہ نے اس حدیث کو ”صحیح ابن خزیمہ“ میں ذکر کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ اس حدیث کے بارے میں دل مطمئن نہیں ہے۔ خدشہ ہے کہ محمد بن اسحاق راوی نے ابن شہاب زہری سے نہیں سنا (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۳۳)

۳۹۰ - (۱۵) وَفَعْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي، لَأَمَرْتُهُمْ بِالتَّيَوُّكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَلَا أَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ». قَالَ: فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكَهُ عَلَى أَذُنِهِ مَوْضِعُ الْقَلَمِ مِنْ أَذُنِ الْكَاتِبِ، لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَنْ، ثُمَّ رَدَّ إِلَى مَوْضِعِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «وَلَا أَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

۳۹۰ ابو سلمہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ زید بن خالد یعنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انہیں ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم دیتا اور میں عشاء کی نماز کو رات کے تہائی حصے تک مؤخر کر دیتا۔ راوی (ابو سلمہ) بیان کرتے ہیں کہ زید بن خالد یعنی رضی اللہ عنہ مسجد میں تمام نمازیں ادا کرتے تھے اور ان کی مسواک اپنے کان پر ہوتی جیسے کاتب اپنے کان پر قلم رکھتا ہے۔ وہ جب بھی نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑے ہوتے تو مسواک کرتے اور پھر مسواک کو اس کے اپنے مقام پر رکھ دیتے تھے (ترمذی، ابوداؤد) البتہ امام ابوداؤد نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے) اس جملہ کے ”میں عشاء کی نماز کو تہائی رات تک مؤخر کر دیتا“ کو بیان نہیں کیا ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

(۴) بَابُ سُنَنِ الْوُضُوءِ

وضو کے مستنون افعال

الفصل الأول

۳۹۱- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۹۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ برتن میں اس وقت تک ہاتھ نہ ڈالے جب تک ہاتھ کو تین بار دھو نہ لے۔ اس لئے کہ اس کو علم نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ نے کمال رات گزاری ہے (بخاری، مسلم) وضاحت: نیند سے بیدار ہونے کے بعد ہاتھوں کو دھونا مستحب ہے ورنہ ہاتھ ڈالنے سے پانی ٹپاک نہیں ہو گا۔ ہر حال احتیاط کی راہ اختیار کی جائے (واللہ اعلم)

۳۹۲- (۲) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَبْرِئْ ثَلَاثًا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْسُتُ عَلَى خَيْشُومِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو (اور وضو کرے) تو اسے چاہئے کہ وہ تین بار ناک صاف کرے اس لئے کہ شیطان اس کی ناک میں رات گزارتا ہے (بخاری، مسلم)

۳۹۳- (۳) وَقِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَاصِمٍ، كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ فَدَعَا بِوُضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَرَّ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. زَوَاهُ مَالِكٌ، وَالْإِسَائِيُّ. وَلِأَبِي دَاوُدَ نَحْوُهُ ذِكْرُهُ صَاحِبٌ

والجامع۔

۳۹۳۔ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو فرماتے تھے؟ انہوں نے وضو کے لئے پانی مٹکولایا۔ اپنے دونوں ہاتھوں پر (پانی) ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو دو بار دھویا۔ اس کے بعد تین بار منہ میں پانی ڈالا اور تین بار ناک میں پانی داخل کیا۔ اس کے بعد اپنے چہرے کو تین بار دھویا۔ اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ سر کا مسح کیا دونوں ہاتھوں کو آگے سے لے گئے اور پیچھے سے واپس لے آئے، اپنے سر کے اگلے حصے سے مسح کا آغاز کیا پھر دونوں کو گدی کی جانب لے گئے پھر ان کو واپس کیا یہاں تک کہ ہاتھ اس جگہ پر واپس آگئے جہاں سے آغاز کیا تھا۔ پھر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا (مالک، نسائی) اور ابوداؤد میں بھی اسی طرح روایت ہے۔ نیز جامع الاصول کے مؤلف نے بھی اس کو ذکر کیا ہے۔

۳۹۴۔ (۴) وَفِي الْمَتَفَقِّ عَلَيْهِ: قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ: تَوَضَّأَ لَنَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَعَا بِإِنَاءٍ، فَكَفَّاهُ مِنْهُ عَلَى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفِّ وَاحِدِهِ. فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا. فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَذْبَرَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا كَانَ وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

وَفِي رَوَايَةٍ: فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ، بَدَأُ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاوِ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

وَفِي رَوَايَةٍ: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَرَّ ثَلَاثًا ثَلَاثَ غُرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ.

وَفِي رَوَايَةٍ أُخْرَى: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفِّهِ وَاحِدَةً، فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا.

وَفِي رَوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ.

وَفِي أُخْرَى لَهُ: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَرَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ.

۳۹۳۔ بخاری و مسلم میں ہے کہ عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا وضو کر کے دکھلائیں۔ چنانچہ انہوں نے برتن مٹکولایا اور اس سے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو تین بار دھویا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو (برتن میں) ڈالا اور اس میں سے (پانی کو) نکالا۔ منہ میں اور ناک میں ایک ہی چلو سے پانی ڈالا۔ آپ نے (ہر اعضاء) تین بار دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ (برتن میں) ڈالا اور اس میں سے (پانی کو) نکالا تو

اپنے دونوں ہاتھوں کو کھینچ کر دو بارہ دھویا۔ پھر اپنے ہاتھ کو برتن میں ڈالا اور اس میں سے (پانی کو) نکالا اور اپنے چہرے کو تین بار دھویا۔ پھر اپنے ہاتھ کو (برتن میں) ڈالا اور اس میں سے (پانی کو) نکالا اور اپنے سر کا مسح کیا۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو آگے کی طرف سے لے گئے اور پیچھے کی طرف سے واپس لائے۔ پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا۔ پھر بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اس کیفیت کے ساتھ تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے سر کے اگلے حصے سے آغاز کیا پھر ان دونوں ہاتھوں کو اپنی گدی تک لے گئے پھر ان کو لوٹایا یہاں تک کہ وہ اس جگہ پر واپس آگئے جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے تین چلوؤں سے منہ اور ناک میں پانی ڈالا اور ناک صاف کی۔ اور ایک دوسری روایت میں کہ آپؐ نے ایک چلو سے منہ اور ناک میں پانی ڈالا، آپؐ نے تین تین بار یہ کلام کیا ایک بار آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لے کر آئے پھر اپنے دونوں پاؤں کو دونوں ٹخنوں تک دھویا۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ پھر آپؐ نے اپنے سر کا مسح کیا اور بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے ایک چلو سے تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔

۳۹۵- (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً، لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۵۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں (ہر ہر عضو کو) ایک ایک بار دھوا اس پر اضافہ نہیں کیا (بخاری)

۳۹۶- (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۶۔ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں (ہر ہر عضو کو) دو دو بار دھوا (بخاری)

۳۹۷- (۷) وَعَنْ عُسْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ، فَقَالَ: أَلَا أُرِيكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَتَوَضَّأْنَا ثَلَاثًا ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۷۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے "مقاعد" (ٹہنی جگہ) میں وضو کیا اور اعلان فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ نہ بتاؤں؟ اس طرح انہوں نے وضو میں تین تین بار اعضاء کو دھوا (مسلم)

وضاحت: وضو کے اعضاء کو ایک ایک بار دھونا ضروری ہے اور دو یا تین تین بار دھونا مستحب ہے اور بعض اعضاء کو ایک بار دھونا اور بعض کو تین بار دھونا بھی جائز ہے۔ البتہ احادیث میں سر کے مسح میں تکرار کا ذکر نہیں ہے اس لیے کہ سر کا مسح ایک بار ہے (واللہ اعلم)

۳۹۸- (۸) وَفَنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَاءِ الْطَّرِيقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ، فَتَوَضَّأُوا وَهُمْ عُجَالٌ، فَأَنْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلَوُّحٌ لَمْ يَمْسَسْهَا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، أَسْبِقُوا الْوُضُوءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۸: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئے۔ ہم راستے میں ایک تلماب کے قریب سے گزرے تو کچھ ساتھیوں نے عصر (کی نماز) کے وقت جلدی سے وضو کیا۔ ہم وہاں پہنچے، ان کی ایزیایں چمک رہی تھیں، ان تک پانی نہیں پہنچا تھا (یہ حالت دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایزیوں کے لئے دوغ ہے، وضو مکمل کرو (مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں دونوں پاؤں کا دھونا ضروری ہے۔ تمام صحابہ کرام کا یہی مسلک تھا۔ وضو میں جن اعضاء کو دھونے کا ذکر ہے ان میں تحدید ہے یہی وجہ ہے کہ پاؤں کو دھونا جاتا ہے اور سر کا مسح کیا جاتا ہے، اس میں تحدید کا ذکر نہیں ہے۔ اگر پاؤں کا بھی مسح ہوتا تو اس میں تحدید کا ذکر نہ ہوتا۔ (واللہ اعلم)

۳۹۹- (۹) وَفَنَ الْمُغْبِرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۹: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ آپ نے اپنی پیشانی، گھڑی اور مونوں پر مسح کیا (مسلم)

وضاحت: سر کا مسح احادیث صحیحہ سے تین طرح جائز ہے۔ ۱۔ صرف سر پر مسح کرنا ۲۔ صرف گھڑی پر مسح کرنا ۳۔ سر اور گھڑی دونوں پر مسح کرنا (واللہ اعلم)

۴۰۰- (۱۰) وَفَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الْيَمَنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ: فِي طَهْرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنْعَلِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حسب استطاعت اپنے تمام کاموں کی ابتدا دائیں جانب سے کرتے تھے (مثلاً وضو کرتے وقت، کھنسی کرتے وقت اور جوتا پہنتے وقت) (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۰۱- (۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَإِذَا لَيْسَتْكُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ، فَأَبْذَأُوا بِأَيِّمَيْكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۴۰۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لہجس پہنو اور جب تم وضو کرو تو اپنی دائیں جانب سے ابتدا کرو (احمد، ابوداؤد)

۴۰۲- (۱۲) وَحَنْ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۰۲ سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا وضو نہیں ہے جو بسم اللہ میں کہتا (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: بسم اللہ کہنے کی روایات صحیح نہیں ہیں اس لئے فرض کا حکم لگانا درست نہیں۔ سنت کا قول آرج ہے۔ (واللہ اعلم)

۴۰۳- (۱۳) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۴۰۳ نیز احمد اور ابوداؤد نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے۔

۴۰۴- (۱۴) وَالذَّازِمِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَزَادُوا فِي أَوَّلِهِ: وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وَضُوءَ لَهُ.

۴۰۴ نیز داری نے اس حدیث کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے انہوں نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے اور حدیث کے شروع میں اضافہ کیا ہے کہ "اس شخص کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں ہے۔"

وضاحت: مشکوٰۃ المصابیح کے مؤلف کا "داری" کی اس حدیث کے بارے میں یہ ذکر کرنا کہ ابوسعید خدری نے اپنے والد سے بیان کیا ہے درست نہیں ہے۔ "داری" میں اس طرح ذکر نہیں ہے اور اسی طرح یہ بھی مذکور نہیں کہ "اس شخص کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں ہے۔" یہ مؤلف کا نسخہ ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۷)

۴۰۵- (۱۵) وَحَنْ لُقَيْطُ بْنُ صَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي

عَنِ الرَّضْوَةِ. قَالَ: «أَسْبَغَ الرَّضْوَةَ، وَخَلَّلَ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَبَالِغٌ فِي الْأَسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَزَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَى قَوْلِهِ: «بَيْنَ الْأَصَابِعِ».

۳۰۵: قیط بن مبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! مجھے وضو کے (طریقے کے) بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا "کمل وضو کریں اور انگلیوں کے درمیان خلال کریں اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ سے کام لیں البتہ روزے کی حالت میں مبالغہ نہ کریں۔" (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے اس کے قول "انگلیوں کے درمیان خلال کریں" تک ذکر کیا ہے۔ وضاحت: وضو میں انگلیوں کا خلال 'منہ اور ناک میں پانی ڈالنا اور جھارنا فرض ہیں (واللہ اعلم)

۴۰۶ - (۱۶) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلَّلْ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۰۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرو (ترمذی) اور ابن ماجہ نے اس کی مثل روایت بیان کی ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۴۰۷ - (۱۷) وَهْنُ الْمُسْتَوْدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخُصْرِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۰۷: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ وضو فرماتے تو اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کو اپنی بھٹکیا انگلی کے ساتھ ملتے تھے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۰۸ - (۱۸) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ، فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ خَنْبِهِ، فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ، وَقَالَ: «هَكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو پانی کا ایک چلو لیتے اور اس کو اپنے حلق کے نیچے داخل کرتے، اس سے داڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے 'مجھے میرے رب نے اسی طرح کا حکم دیا ہے (ابوداؤد)

وضاحت ۳۱: واڑمی کا خلال چہرے کے دھونے کے علاوہ الگ نہیں ہے۔ وضو میں واڑمی کا خلال اور اس کا مسح مسنون ہے، فرض نہیں۔ ظاہر ہے کہ کھنی واڑمی والے شخص کے چہرے اور واڑمی کے لئے ایک چلو پانی ناکلی ہے۔ البتہ غسلِ جنابت میں واڑمی کا خلال فرض ہے (واللہ اعلم)

وضاحت ۳۲: اس حدیث کی سند میں ولید بن زید اور ابی لہٰث ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۳۸، مرعات جلد ۱ صفحہ ۴۷۴)

۴۰۹- (۱۹) وَفَنَّ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُحْلِلُ لِحَبْتِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

۳۰۹: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی واڑمی کا خلال کیا کرتے تھے (ترمذی، دارمی)

۴۱۰- (۲۰) وَفَنَّ أَبِي حَبْتَةَ، قَالَ: زَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَيْهِ حَتَّى أَتَفَاھَمَا، ثُمَّ مَضَمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذَرَاغِيهِ ثَلَاثًا، وَتَمَسَّحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: أَحَبُّتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طَهُورُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ.

۳۱۰: ابو حبتہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا یہاں تک کہ ان دونوں کو اچھی طرح صاف کیا پھر تین بار منہ میں پانی ڈالا اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار اپنے چہرے کو دھویا اور تین بار اپنے ہاتھوں کو دھویا اور ایک بار اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں کو گھٹنوں تک دھویا بعد ازاں کھڑے ہوئے اور وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پیا۔ پھر فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ تمہیں بتاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو کیا کرتے تھے (ترمذی، نسائی)

۴۱۱- (۲۱) وَفَنَّ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ: نَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ إِلَى عَلِيٍّ حِينَ تَوَضَّأَ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيَمْنَى فَمَلَأَ فَمَهُ، فَمَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَتَنَزَّلَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى، فَعَلَّ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طَهُورِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَهَذَا طَهُورُهُ، رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۱۱: عبد خیر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے اور علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کو (برتن میں) ڈالا اور (پانی لے کر) اپنے منہ اور ناک میں ڈالا اور اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ (ناک کو) صاف کیا۔ آپ نے یہ کام تین مرتبہ کیا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا جس

مقص کو یہ بات پسند ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو (کی کیفیت) کو معلوم کرے (تو وہ جان لے کہ) یہ آپ کا وضو تھا (داری)

۴۱۲ - (۲۲) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَضْمَضٌ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفِّ وَاحِدَةٍ، فَعَلَّ ذَلِكَ ثَلَاثًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۳: عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے ایک پھلی سے منہ اور ناک میں پانی ڈالا، آپ نے تین بار ایسا کیا (ابوداؤد، ترمذی)

۴۱۳ - (۲۳) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَأَذْنَيْهِ: بَاطِنَهُمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ، وَظَاهِرَهُمَا بِإِبْهَامَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اور اپنے کانوں کے اندرونی حصوں کو انگشت شہادت کے ساتھ اور باہری حصے کا دونوں انگوٹھوں کے ساتھ مسح کیا (نسائی)

۴۱۴ - (۲۴) وَهْنُ الرُّبَيْعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا رَأَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ، قَالَتْ: فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ، وَصَدَعِيهِ، وَأَذْنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً.

وَفِي رَوَايَةٍ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعِيهِ فِي جُحْرِي أُذُنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرَّوَايَةَ الْأُولَى، وَاحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ.

۳۳: ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ وہ کہتی ہیں کہ آپ نے اپنے سر کے اگلے اور پچھلے حصے اور کن پٹیوں اور کانوں کا ایک بار ہی مسح کیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے وضو کیا اور اپنی دونوں انگلیوں کو اپنے کانوں کے سوراخ میں داخل کیا (ابوداؤد) اور ترمذی نے پہلی اور احمد اور ابن ماجہ نے دوسری روایت کو بیان کیا ہے۔

۴۱۵ - (۲۵) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ، وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدِهِ.

۳۵: عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اپنے سر کا مسح ہاتھوں کی تری کے بجائے پانی سے کیا (ترمذی) اور مسلم نے اس حدیث کو دلائل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۴۱۶- (۲۶) وَهَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ذَكَرُ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَافِقِينَ، وَقَالَ: الْأَذْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَذَكَرَا: قَالَ حَمَّادٌ: لَا أَذْرِي: «الْأَذْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ» مِنْ قَوْلِ أَبِي أَمَامَةَ أَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۳۴۱: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو (کے طریقے) کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ دونوں آنکھوں کے ناک سے ملنے والے حصے کا مسح فرماتے نیز آپ نے فرمایا: دونوں کان سر کے حکم میں ہیں، (ابن ماجہ، ابوداؤد، ترمذی) مؤخر الذکر دونوں نے بیان کیا ہے کہ حملہ کا قول ہے ”مجھے معلوم نہیں کہ دونوں کان سر کے حکم میں ہیں“ والی بات ابو امامہ کا قول ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

وضاحت: کانوں کے مسح کے لئے الگ پانی لینا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں (الاحادیث الصیحہ جلد ۱ صفحہ ۵۷، زاد المعاد جلد ۱ صفحہ ۳۹)

۴۱۷- (۲۷) وَهَنْ غَمْرُ بْنُ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ، فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «هَكَذَا الْوُضُوءُ، فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ آسَأَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ مَعْنَاهُ.

۳۴۲: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ آپ سے وضو (کی کیفیت) کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ آپ نے اس کو تین تین بار اعضاء دھو کر دکھائے۔ پھر آپ نے فرمایا: وضو اس طرح ہے۔ پس جس شخص نے اس پر زیادتی کی اس نے غلط کیا اور (حد سے) تجاوز کیا اور (اپنے آپ پر) ظلم کیا (نسائی، ابن ماجہ) امام ابوداؤد نے اس حدیث کا مفہوم بیان کیا ہے۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت میں تین بار سے کم دھونے پر بھی یہی سرزنش ہے لیکن یہ زیادتی شاید بلکہ منکر ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۱)

۴۱۸- (۲۸) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَضْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ. قَالَ: أَيْ بَنِي سَلِ اللَّهُ الْجَنَّةَ، وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنَ النَّارِ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَتَعَذُّونَ فِي الظُّلُمِ وَالِدُعَاوِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۸: عبد اللہ بن مسفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے اپنے بیٹے کو یہ کہتے سنا، ”اے اللہ! میں تجھ سے جنت کی دائیں جانب سفید محل کا سوال کرتا ہوں۔“ انہوں نے کہا، ”اے میرے بیٹا! اللہ سے جنت کا سوال کر اور دونوں سے پناہ طلب کر۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے کہ بلاشبہ اس امت میں ایسے لوگ (روما) ہوں گے جو طہارت اور دعا میں غلو (اختیار) کریں گے (احمر، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۴۱۹ - (۲۹) وَهْنُ أَبِي بَنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: وَإِنَّ لِلْوُضُوءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ: الزُّلْهَانُ، فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْمَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ، لِأَنَّا لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ خَارِجَةٍ، وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا.

۳۱۹: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وضو میں دوسرے ڈالنے والے شیطان کو ”زُلْهَان“ کہا جاتا ہے پس تمہیں پانی کے دوسرے سے بچنا چاہئے (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند محدثین کے ہاں قوی نہیں ہے، اس لئے کہ ہماری وائست کی حد میں اس حدیث کو خارجہ کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کیا اور خارجہ (راوی) محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

۴۲۰ - (۳۰) وَهْنُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۲۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو سے فراغت کے بعد دیکھا کہ آپؐ نے اپنے کپڑے کے کنارے کے ساتھ اپنے چہرہ مبارک کو صاف کیا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، رشید بن سعد اور عبد الرحمن بن زیاد بن احم افراقی راوی ضعیف ہیں (الضعفاء الصغیر ۲۲، المرح والتمیز جلد ۵ صفحہ ۳۹، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۰)

۴۲۱ - (۳۱) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خِرْقَةٌ يُشَفُّ بِهَا أَعْضَاءُهُ بَعْدَ الْوُضُوءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ، وَأَبُو مُعَاذٍ الرَّائِي ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۳۲۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک

قولیہ قاجس کے ساتھ آپؐ وضو کے بعد اپنے اعضاء کو خشک کرتے تھے (ترمذی) امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث درست نہیں نیز ابو مَعْلَا (راوی) محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

وضاحت: وضو کے بعد قولیہ کے ساتھ وضو کے اعضاء کو خشک کرنے کی یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں، ان سے استدلال درست نہیں البتہ ایک حدیث جس کا ذکر علامہ عینی نے امام نسائی سے کیا ہے، انہوں نے اس کو اپنی کتاب ”الکافی“ میں ذکر کیا ہے وہ صحیح ہے۔ اس میں ذکر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قولیہ قاجس کے ساتھ آپؐ وضو کے بعد اپنے چہرے کو صاف کیا کرتے تھے۔

البتہ بخاری شریف میں حدیث ہے کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رومل دیا، آپؐ نے نہ لیا۔ آپؐ اپنے ہاتھوں کو صاف کر رہے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رومل کے ساتھ وضو کے اعضاء کو خشک نہ کیا جائے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس حدیث کے متعدد جواب دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپؐ نے اس لیے رومل نہ لیا کہ آپؐ کو جلدی تھی وگرنہ وضو کے بعد اعضاء کو خشک کرنے کو آپؐ کمرہ نہیں جانتے تھے اس کے علاوہ بھی اختلاف ہو سکتے ہیں بہر حال وضو کے بعد رومل استعمال کرنا باندھنا دونوں مہلح ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں (مرعاۃ جلد ۴ صفحہ ۴۴۰ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۸۴)

الفصل الثالث

۴۲۲ - (۳۲) عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ - هُوَ مُحَمَّدُ الْبَاقِرُ - حَدَّثَكَ جَابِرٌ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً، وَمَرَّتَيْنِ وَمَرَّتَيْنِ، وَثَلَاثًا وَثَلَاثًا؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ.

تیسری فصل

۴۲۳ ثابت بن ابی صفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد باقر سے دریافت کیا کہ (کیا) آپؑ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار دو بار اور تین تین بار وضو کیا۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ثابت بن ابی صفیہ راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۴۳)

وضاحت: محمد باقر شیعوں کے المیہ اثنا عشریہ فرقے کے پانچویں امام تھے۔ ان کا شمار اہل بیت میں تھا۔ محمد باقر بن علی (زین العابدین) بن حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب۔ محمد باقر کے صاحبزادے کا نام جعفر اور لقب صلوات تھا۔ یہ المیہ اثنا عشریہ فرقے کے چھٹے امام تھے اور ان کے نام کی مناسبت سے ہی اہل تشیع نے اپنی فقہ کا نام ”فقہ جعفریہ“ رکھا ہے۔ (واللہ اعلم)

۴۲۳ - (۳۳) وَفَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ: «هُوَ نُورٌ عَلَى نُورٍ»

۳۲۳: عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اعضاء کو) دو دو بار دھویا اور فرمایا: ”یہ نور علی نور“ ہے۔

وضاحت: صحیح بخاری میں وارد ہے کہ آپؐ نے دو دو مرتبہ اعضاء کو دھویا۔ حدیث کا یہ جملہ کہ آپؐ نے فرمایا! ”یہ نور علی نور“ ہے“ کا کوئی اصل نہیں۔ شاید سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہو۔
(الترغیب والترہیب جلد ۱ صفحہ ۹۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۳۲)

۴۲۴ - (۳۴) وَفَنَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَقَالَ: «هَذَا وَضُوءِي وَوَضُوءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي، وَوَضُوءُ إِبْرَاهِيمَ». رَوَاهُمَا زَيْدٌ، وَالتَّوَوُّيُّ صَعَفَ الثَّانِي فِي: «شرح مسلم».

۳۲۴: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار اعضاء کو دھویا اور فرمایا کہ یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام اور ابراہیم علیہ السلام کا وضو ہے۔ زیدؒ نے ان دونوں احادیث کو ذکر کیا اور امام نوویؒ نے شرح مسلم میں دوسری حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۲۵ - (۳۵) وَفَنَّ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَكَانَ أَحَدُنَا يَكْفِيهِ الْوَضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۲۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر (فرض) نماز کے لئے وضو کرتے لیکن ہم میں سے ہر ایک کے لئے وضو کافی رہتا جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہوتا (داری)۔

۴۲۶ - (۳۶) وَفَنَّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ وَضُوءَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ، عَمَّنْ أَخَذَهُ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ الْغَسِيلِ، حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَمَرَ بِالْوَضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ، فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِالسَّوَالِغِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَوَضَعَ عَنْهُ الْوَضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ. قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ: يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةَ عَلَى ذَلِكَ، فَقَعَلَهُ حَتَّى مَاتَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۳۶: محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ عبد اللہ بن عمر ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے خواہ بلوضو ہوتے یا بے وضو ہوتے! انہوں نے یہ مسئلہ کس سے لیا ہے؟ عبید اللہ نے جواب دیا کہ ان کو اسماء بنت زید بن خطاب نے بتایا تھا کہ عبد اللہ بن مظہر بن ابی عامر (جس کو فرشتوں نے غسل دیا) نے ان کو بتایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا گیا تھا خواہ آپ بلوضو ہوں یا بے وضو ہوں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر نماز کے لئے وضو کرنا مشکل ہو گیا تو آپ ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم دیے گئے اور (ہر نماز کے لیے نئے) وضو کی پابندی اٹھائی مگر جب وضو ٹوٹ جائے (تو نیا وضو کیا جائے)۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر محسوس کرتے تھے کہ ان میں اس کی قوت موجود ہے چنانچہ وہ تازندگی ہر نماز کے لئے وضو کرتے رہے (احمد)

۴۲۷۔ (۳۷) وَفَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِسَعْدِ بْنِ هَوَاقِصٍ، فَقَالَ: «مَا هَذَا الشَّرَفُ يَا سَعْدُ؟». قَالَ: أَفَى الْوُضُوءِ سَرَفٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ! وَإِنْ كُنْتُ عَلَى نَهْرٍ جَارٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۷: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے قریب سے گزرے جب کہ وہ وضو کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے سعد! یہ اسراف کیسا؟ انہوں نے جواب دیا: کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا (اور واضح کیا کہ) اگرچہ آپ نہر کے کنارے ہوں جس میں پانی رواں دواں ہو (احمد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور وضو میں اسراف یہ ہے کہ تین سے زیادہ مرتبہ اعضاء کو دھویا جائے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۷۵)

۴۲۸۔ (۳۸) وَفَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ، وَابْنُ مَسْعُودٍ، وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ، فَإِنَّهُ يَطْهَرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ؛ لَمْ يَطْهَرْ إِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوءِ».

۳۳۸: ابو ہریرہ، ابن مسعود، ابن عمر رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جس شخص نے وضو کیا اور (اس کے آغاز میں) اللہ کا نام لیا اس نے اپنے تمام جسم کو پاک کر لیا اور جس شخص نے وضو کیا اور (اس کے آغاز میں) اللہ کا نام نہ لیا تو اس نے صرف وضو کے اعضاء کو پاک کیا (دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کے تینوں طرق میں ضعیف رواۃ موجود ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں مرواس بن محمد بن عبد اللہ بن ابی ہریرہ راوی مجہول ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸۸) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یحییٰ بن ہاشم سمار راوی متہم بالکذب ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ابو بکر داہری راوی و قتل اور شتم کا کذب ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۹۹، مشکوٰۃ علامہ تائید الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۳۳)

۴۲۹- (۳۹) وَفَضْلُ ابْنِ زَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ وَضُوءَ الصَّلَاةِ خَرَّكَ خَاتَمَهُ فَرَحَ اصْبِغِهِ. رَوَاهُمَا الدَّارُ قُطْنِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْأَخِيرُ.

۳۲۹ ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے وضو کرتے تو اپنی انگوٹھی کو حرکت دیتے جو آپ کی انگلی میں (پہنی) ہوتی (دار قطنی) اور (ابن ماجہ) روایات کو دار قطنی نے ذکر کیا ہے) اور آخری روایت کو ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عید اللہ راوی ضعیف اور منکر الحدیث ہے نیز محمد بن عید اللہ راوی بھی ضعیف اور غایت درجہ منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۵۶، مرعات جلد ۱ صفحہ ۲۸۹)

(۵) بَابُ الْغُسْلِ

غُسل کے مسائل

الفصل الأول

۴۳۰ - (۱) عَنْ أَبِي مُرَیْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ، ثُمَّ جَهَّزَهَا، فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يَنْزِلْ». مُمْتَقُونَ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۴۳۰ ابو مریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر اس کو مشقت میں ڈالے (یعنی جمل کرے) تو غسل واجب ہو گیا اگرچہ پانی نہیں آیا (بخاری، مسلم)

۴۳۱ - (۲) وَهَذَا أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذَا مَنْسُوخٌ.

۴۳۱ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غسل (واجب ہوتا) پانی نکلنے سے ہے (مسلم)
شیخ امام محی السنۃ نے بیان کیا کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔

۴۳۲ - (۳) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ، فِي الْإِحْتِلَامِ. رَوَاهُ الْإِسْرَمِي، وَلَمْ أَجِدْهُ فِي «الصَّحِيحَيْنِ».

۴۳۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ غسل (واجب ہوتا) پانی نکلنے سے ہے (اس سے مقصود احتلام ہے (ترغی) اور (امام بغوی فرماتے ہیں) میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں پایا۔

وضاحت: جماع کی صورت میں انزال نہ بھی ہو تب بھی غسل واجب ہے۔ غسل واجب نہ ہونے کی حدیث منسوخ ہے یا اس حدیث کا تعلق احتلام کے ساتھ ہے یعنی اگر خواب میں کوئی شخص عورت سے جماعت کرتا ہے اور انزال نہیں ہوتا تو غسل واجب نہیں، انزال کی صورت میں غسل واجب ہے۔ مؤلف نے واضح کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو میں نے بخاری اور مسلم میں نہیں پایا۔ دراصل امام بغویؒ نے ذکر کر کے امام محی السنہؒ پر اعتراض کر رہے ہیں کہ انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول فصل اول میں ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا۔ جب کہ امام محی السنہؒ نے حدیث کی وضاحت کے ضمن میں یہ قول ذکر کیا ہے۔

۴۳۳ - (۴) وَفِي رِوَايَةِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ؛ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلِ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ». فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا، وَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، تَرَبَّتْ بِيَمِينِكَ، فِيمَ يَنْشِبُهَا وَلَدُهَا؟!». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق (بیان کرنے) سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت پر غسل فرض (ہو جاتا) ہے جب اس کو احتلام ہو جائے؟ آپ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے وضاحت فرمائی کہ جب وہ (بیدار ہونے کے بعد) منی دیکھے۔ اس پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور انہوں نے (تجربے سے) استفسار کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! تیرا دایاں ہاتھ خاک آلودہ ہو جائے (اگر ایسا نہ ہوتا ہو) تو عورت کا بچہ اس کے مشابہ کس طرح ہوتا ہے (بخاری، مسلم)

۴۳۴ - (۵) وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَايَةِ أُمِّ سُلَيْمٍ: «أَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ؛ فَمَنْ أَتَاهُمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشُّبَّةُ».

۴۳۴: مسلم میں ام سلیم رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں ہے کہ آدمی کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی اور زرد رنگ کی ہوتی ہے ان میں سے جس کو غلبہ حاصل ہو جائے یا پہلے (درم میں) پتلی جائے اس سبب سے اس سے مشابہت ہو جاتی ہے۔

۴۳۵ - (۶) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَأُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يَدْخُلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ، فَيُخَلِّلُ بِهَا أَصُولَ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ لَهَا الْإِنَاءَ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى

شِمَالِهِ، فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ.

۳۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جہت فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے بعد ازاں وضو کرتے جیسا کہ نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنی انگلیوں کو پانی میں داخل کرتے اور ان کے ساتھ اپنے ہاتھوں کی جڑوں کا خلال کرتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے۔ بعد ازاں اپنے تمام جسم پر پانی بہاتے (بخاری، مسلم)۔
مسلم کی روایت میں ہے کہ شروع میں برتن میں ہاتھوں کو داخل کرنے سے پہلے ان کو دھوتے بعد ازاں دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرمگاہ کو صاف کرتے، پھر وضو کرتے۔

۴۳۶ - (۷) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَسَرْتُهُ بِشَوْبٍ، وَصَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا [ثُمَّ صَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا]، ثُمَّ صَبْتُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا، ثُمَّ غَسَلَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ صَبْتُ عَلَى رَأْسِهِ، وَأَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، فَنَازَلْتُهُ تَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ، فَنَاطَلْتُ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ. مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ.

۳۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا اور آپ کے لئے کپڑے کے ساتھ پردے کا انتظام کیا۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا، ان کو دھویا پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو صاف کیا پھر ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر صاف کیا پھر منہ اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا اور جسم پر پانی بہایا۔ پھر ذرا دُور ہوئے اور اپنے پاؤں کو دھویا (میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے آپ کو روئل دینا چاہا، آپ نے روئل نہ لیا۔ آپ چل دیئے اور آپ اپنے ہاتھوں کو جھاڑ رہے تھے (بخاری، مسلم) الفاظ بخاری کے ہیں۔

۴۳۷ - (۸) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَتْ [النَّبِيَّ] ﷺ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ، فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَ: وَحُدِّي فِرْصَةً مِنْ يَمِينِكَ، فَتَطْهَرِي بِهَا. قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ فَقَالَ: «تَطْهَرِي بِهَا». قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: «سُبْحَانَ اللَّهِ! تَطْهَرِي بِهَا». فَاجْتَذِبْتُهَا إِلَيَّ، فَقُلْتُ لَهَا: تَتَّبِعِي بِهَا أَثَرِ الدَّمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض سے فراغت پر غسل کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے اس کو غسل کی کیفیت سے آگاہ کیا بعد

ازاں آپؐ نے فرمایا تم روٹی وغیرہ کا چھلہ جو کتوری لگایا گیا ہو اس کو وہاں لگاؤ اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔ اس نے تعجب سے دریافت کیا کہ اس کے ساتھ میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اس کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرو۔ اس نے (پھر) دریافت کیا کہ میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپؐ نے فرمایا تعجب ہے اس کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرو (عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے اس کو کھینچ کر اپنے قریب کیا اور اس سے کہا اس کو خون کے نشان کی جگہ پر لگاؤ یعنی شرمگاہ اور جمل جمل خون لگا تھا وہاں خوشبو ملو (بخاری، مسلم)

۴۳۸۔ (۹) وَهَنَ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي إِمْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَعْفَ رَأْسِي، أَفَأَنْقُضَهُ لِعَسَلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ: «لَا، إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْتَمِي عَظِي رَأْسُكَ ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ، ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكَ الْمَاءَ، فَتَطْلَهُرِينَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۸: اُمُّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں ایسی عورت ہوں کہ اپنے (سر کے) بالوں کی مینڈھیوں کو زور سے ہاندھتی ہوں، کیا میں انہیں غسل جنابت کے لئے کھولوں؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا (اور فرمایا) تجھے یہ بات کفایت کرتی ہے کہ تو اپنے سر پر تین چلو پانی بھائے پھر تو اپنے جسم پر پانی ڈالے اور پاکیزگی حاصل کرے (مسلم)

وضاحت: غسل جنابت میں اگر عورت گندھے ہوئے بالوں کو نہ کھولے تو کچھ حرج نہیں کیونکہ غسل کا اصل مقصد پانی کا بالوں کی جڑوں تک پہنچنا ہے۔ البتہ احرام کے لئے غسل میں بالوں کو کھولنا مستحب ہے تاکہ پاکیزگی حاصل ہو جائے حیض کے غسل میں بلی کھولنا لازمی ہیں (الاصول فی التیمم جلد ۱ صفحہ ۲۱۷-۲۲۰ تنزیہ السنن للابن قیم جلد ۱ صفحہ ۲۱۸-۲۱۷، مشکوٰۃ سعید الہام جلد ۱ صفحہ ۱۵۶)

۴۳۹۔ (۱۰) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ، إِلَى خُمْسَةِ أَمْذَادٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی کے ساتھ وضو کرتے اور ایک صاع سے پانچ مد پانی کے ساتھ غسل کرتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایک مد ایک لٹر سے کم ہوتا ہے جب کہ صاع قریباً ۳ لٹر کے برابر ہے، مقصود یہ ہے کہ اسراف نہ کیا جائے البتہ طہارت و نظافت حاصل ہونی چاہئے۔ (واللہ اعلم)

۴۴۰۔ (۱۱) وَهَنَ مُعَاذَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَيَأْخُذُ بِنِي، حَتَّى أَقُولَ: دَعْ لِي دَعْ لِي. قَالَتْ: وَهُمَا جُنُبَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۰: مُعَاذَةُ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے جو میرے اور آپ کے درمیان ہوتا۔ آپ مجھ سے جلدی کرتے تو میں کہتی کہ میرے لیے (پانی) چھوڑیں، میرے لیے (پانی) چھوڑیں۔ معاذہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اور وہ دونوں نہیں ہوتے تھے (طہاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۴۱- (۱۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلْلَ وَلَا يَذْكُرُ إِحْتِلَامًا. قَالَ: «يَغْتَسِلُ». وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنَّهُ قَدْ اخْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا. قَالَ: «لَا غُسْلَ عَلَيْهِ». قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذَلِكَ غُسْلٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِنْ الْبَيْسَاءُ شَقَاتِي» الرَّجَالِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ. وَزَوَى الدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، إِلَى قَوْلِهِ: «لَا غُسْلَ عَلَيْهِ».

دوسری فصل

۳۴۱ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو (مٹی کی) رطوبت کو (جسم یا کپڑے پر) پاتا ہے اور اسے احکام کا خیال نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا: وہ شخص غسل کرے نیز اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے احکام ہو یا یاد رہتا ہے لیکن (جسم یا کپڑے پر) رطوبت نہیں پاتا۔ آپ نے فرمایا: اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: عورت اگر رطوبت دیکھے تو کیا اس پر غسل (واجب) ہے؟ آپ نے اثبات میں جواب دیجے ہوئے فرمایا: بلاشبہ عورتیں تو مردوں کی مثل ہیں (ترمذی، ابوداؤد) داری اور ابن ماجہ نے آپ کے اس فرمان کہ ”اس پر غسل واجب نہیں ہے“ تک ذکر کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث سے قیاس کا ثبوت ملتا ہے نیز احکام الہیہ میں جب خطاب مردوں کو ہو تو اس میں عورتیں بھی شامل کبھی جاتی ہیں البتہ اگر تخصیص کے دلائل ہیں تو پھر ان کو ہی دیکھا جائے گا اور ان کے مطابق حکم لکھا جائے گا (واللہ اعلم)

اس حدیث کا جملہ کہ ”مرد پر غسل واجب نہیں“ ضعیف ہے۔ اس میں عبداللہ عمری الکبیر راوی ضعیف ہے۔ البتہ اُمّ سلیم کا واقعہ درست ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۸)

۴۴۲- (۱۳) وَمِنْهَا، قَالَتْ: [قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ]: «إِذَا جَاوَزَ الْإِخْتَانُ الْإِخْتَانَ، وَجَبَ الْغُسْلُ». فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَغَسَلْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ

وضاحت: یہ حدیث مرفوع نہیں ہے۔ امام ترمذیؒ اور امام ابن ماجہؒ نے عائشہؓ کا قول ذکر کیا ہے تاہم اس طریق کے علاوہ عائشہؓ سے مرفوع صحیح حدیث منقول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۳۸)

٤٤٣ - (١٤) وَهَذَا مِنْ هَدْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَانَةٌ، فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ، وَأَنْفِقُوا الْبُسْرَةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَالْحَارِثُ بْنُ وَجِيهِ الرَّائِزِيُّ وَهُوَ شَيْخٌ، لَيْسَ يَذْكُرُ

۳۳۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بل کے نیچے جنت ہے۔ سب بالوں کو دھو اور جسم کو صاف کرو (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

امام ترمذی نے بیان کیا کہ یہ حدیث غریب ہے اور عابرث بن وجیہ راوی کثرت سے بھول جاتا تھا، اس کا یہ مقام ضعیف (کہ اس پر اعتماد کیا جائے)

وضاحت: اس حدیث کا وارود ار حارث بن وجیہ راوی پر ہے اور وہ غایت درجہ ضعیف ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۳۵، مرعات جلد ۱ صفحہ ۵۰۳)

٤٤٤ - (١٥) وَمَنْ عَلَيْهِ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةِ لَمْ يَغْفِلْهَا فَعَلَّ بِهَا كَذًا وَكَذًا مِنَ النَّارِ». وَقَالَ عَلِيٌّ: فِيمَنْ تَمَّ عَادِيْتُ رَأْسِي، فِيمَنْ تَمَّ عَادِيْتُ رَأْسِي، فِيمَنْ تَمَّ عَادِيْتُ رَأْسِي، ثَلَاثًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَاحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ، إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يَكْزُرَا: فِيمَنْ تَمَّ عَادِيْتُ رَأْسِي.

۳۴۳ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے غسل جنابت سے ایک بل کی جگہ کو چھوڑ دیا، اس کو نہ دھویا تو اس (بل) کی وجہ سے اس کو دوزخ کے شدید عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اسی وجہ سے میں اپنے سر (کے بالوں) کا دشمن ہو گیا ہوں، تین بار کہا (ابوداؤد، احمد، دارمی) البتہ احمد اور دارمی نے اس جملہ کہ ”میں اپنے سر کے بالوں کا دشمن ہو گیا ہوں“ کو تکرار کے ساتھ ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، محمد بن سلّہ راوی نے عطاء بن سائب سے حدیث نقل کی ہے جب کہ اس نے اس سے اختلاط کی حالت میں بھی سنا ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس نے اس سے یہ حدیث اختلاط سے پہلے سنی ہے تو پھر حدیث قلیل قبول ہے اور ایسا ہونا بعید از امکان ہے۔

(مكتوبة علامه ناصر الدین البینی جلد ۱ صفحہ ۱۳۹)

۴۴۵- (۱۶) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغَسْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسلِ چہلت کے بعد وضو نہیں کرتے تھے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ).

۴۴۶- (۱۷) وَفِيهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَرِي، بِذَلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے غسل میں اپنے سر کو عطی (دونی) کے ساتھ دھوئے تھے اسی پر اتکا کرتے، سر پر مزید پانی نہیں گراتے تھے (ابوداؤد) وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۳۹)

۴۴۷- (۱۸) وَفِي يَعْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ حَيٌّ يَبْتَرُّ بِحَبِّ الْحَيَاءِ وَالنَّسْتَرِ، فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَسْتَرِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ وَفِي رَوَاتِهِ، قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَبْتَرُّ، فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَازَ بِشَيْءٍ».

۳۳۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کھلی جگہ میں (بلا پردہ) غسل کر رہا ہے۔ آپ منبر پر بلند ہوئے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت حیا والا ہے، پردہ پوشی کرنے والا ہے۔ حیا اور پردہ پوشی (کے اوصاف) کو محبوب جانتا ہے پس جب تم میں سے کوئی شخص غسل (کا ارادہ) کرے تو کپڑے وغیرہ کے ساتھ پردہ کرے (ابوداؤد، نسائی) اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ پردہ پوشی کرنے والا ہے پس جب تم میں سے کوئی شخص غسل کا ارادہ کرے تو کسی کپڑے وغیرہ کے ساتھ پردہ کرے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۴۴۸- (۱۹) هُنَّ أُمِّي بِنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ نَهَى عَنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ وَالِدَارِمِيُّ.

تیسری فصل

۳۳۸: اُمی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انزال سے غسل کے واجب ہونے

کے بارے میں شروع اسلام میں رخصت تھی بعد ازاں اس سے منع کر دیا گیا (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۴۴۹- (۲۰) وَهْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ زُجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ، فَرَأَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الطُّفْرِ لَمْ يُصْبِ الْمَاءُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ مَسَحْتُ عَلَيْهِ يَدِيكَ أَجَزَاكَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے ذکر کیا کہ میں نے جببت سے غسل کیا اور صبح کی نماز ادا کی تو میں نے دیکھا کہ پانی کے برابر جگہ پر پانی نہیں پہنچا۔ آپ نے فرمایا، اگر تو اپنے ہاتھ کے ساتھ اس پر مسح کر لیتا تو تجھے کافی ہوتا (ابن ماجہ) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، محمد بن عبد اللہ العزری راوی متروک الحدیث ہے۔ (الضعفاء الصغیر ص ۳۳۳، الضعفاء والمتروکین ص ۵۲۱، میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۳۳۵، معراج جلد ۱ ص ۵۰۸)

۴۵۰- (۲۱) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ، وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَغُسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثُّوبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ. فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُ، حَتَّى جُعِلَتِ الصَّلَاةُ خَمْسًا، وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً، وَغُسْلُ الثُّوبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نمازیں پچاس فرض تھیں اور جببت سے غسل کرنا سات بار تھا اور کپڑے کو پیشاب سے پاک کرنا سات بار تھا (لیکن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اللہ سے سوال کرتے رہے یہی تک کہ نمازیں پانچ ہو گئیں اور جببت سے غسل ایک بار رہ گیا اور کپڑے کو پیشاب سے پاک کرنا (بھی) ایک بار رہ گیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوب بن جابر یحییٰ راوی ضعیف ہے (المخرج والتحریر جلد ۲ ص ۸۳، تاریخ الکبیر جلد ۱ ص ۳۰۹، میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۲۸۵، تقریب التہذیب جلد ۱ ص ۸۹)

(۶) بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ

وَمَا يَبَاحُ لَهُ

(جنبی کے ساتھ اختلاط کے بارے میں)

الفصل الأول

۴۵۱- (۱) وَفِي ابْنِ مَرْزُوقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيتُنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا جُنُبٌ، فَأَخَذَ يَدَيَّ، فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ، فَأَسْلَمْتُ، فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ، فَأَغْتَسَلْتُ، ثُمَّ جِئْتُ، وَهُوَ قَاعِدٌ. فَقَالَ: «أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟» فَقُلْتُ لَهُ: فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللَّهِ! إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجَسُ». هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ، وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ: فَقُلْتُ لَهُ: [لَقَدْ] لَقِيتُنِي وَأَنَا جُنُبٌ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ. وَكَذَا الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى.

پہلی فصل

۴۵۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی جب کہ میں جنبی تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ میں آپ کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ تشریف فرما ہوئے۔ میں آگے کے ساتھ (وہاں سے) نکل کر آ رہا تھا اور جائے اقامت پر آیا (وہاں) میں نے غسل کیا پھر میں آیا آپ اسی طرح تشریف فرما تھے آپ نے دریافت کیا اے ابو ہریرہ تو کس رہا؟ میں نے آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا ”سبحان اللہ اللہ پاک ہے“ مومن تو (کسی حالت میں بھی) ناپاک نہیں ہوتا۔ یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور مسلم میں اس کا مضمون ہے اور اس میں ابو ہریرہ کے اس قول کہ ”میں نے آپ کو بتایا“ کے بعد ہے کہ آپ کے ساتھ میری ملاقات ہوئی جب کہ میں جنبی تھا تو میں نے اچھا نہ سمجھا کہ غسل کرنے سے پہلے آپ کے ساتھ مجلس کروں اور اسی طرح بخاری نے دوسری روایت میں ذکر کیا۔

۴۵۲- (۲) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دُكِرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ تُصَيِّبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَوَضَّأْ»، وَأَغْسِلْ ذَكَرَكَ، ثُمَّ نَمْ». مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ محمدؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ رات کو جنبی ہو جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: آپ نماز والا وضو کریں اور (وضو سے پہلے) آلہ تامل کو دھوئیں پھر سوئیں (بخاری، مسلم)

۴۵۳- (۳) وَفَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ جُنْبًا فَرَّادًا أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ، تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی جنبی ہوتے اور کھانا تناول کرنے یا نیند کرنے کا ارادہ کرتے تو نماز والا وضو کرتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: جنبی شخص کا کھانا کھانے یا سونے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے ضروری نہیں (واللہ اعلم)

۴۵۴- (۴) وَفَنَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُوذَ؛ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وَضُوءًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۵۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی یا لونڈی سے جماع کرے، اس کے بعد دوبارہ جماع کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ ان دونوں کے درمیان وضو کرے (مسلم)

وضاحت: وضو کرنا مستحب ہے۔ ”طلحوی“ کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ جماع کرتے اور وضو نہیں کرتے تھے (واللہ اعلم)

۴۵۵- (۵) وَفَنَ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ يَغْسِلُ وَاحِدَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی بیویوں سے جماع کر کے ایک ہی غسل کرتے تھے (مسلم)

۴۵۶- (۶) وَفَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَدُكَرُهُ فِي كِتَابِ الْأَطْعَمَةِ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

۳۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام اوقات میں اللہ کا ذکر فرماتے رہتے (مسلم)

ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کو کتاب ”الطعمہ“ میں ذکر کریں گے، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

وضاحت: پیشاب کرتے وقت، پاخانہ بیٹھے وقت اور حالتِ جماع میں ذکرِ الہی ممنوع ہے۔ یہ تینوں اوقات مستثنیٰ ہیں۔ جمہور محدثین جنبی اور حائضہ کے لئے قرآن پاک کی تلاوت کو ادباً حرام قرار دیتے ہیں نیز حائضہ عورت زہنی تلاوت کر سکتی ہے مگر جنبی نہیں کر سکتا، صحیح قول یہی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ جنبی کے لئے کراہت معقول ہے (اعلام الموقعین لابن قیم جلد ۳ صفحہ ۳۵-۳۴)

الفصل الثانی

۴۵۷- (۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَفْنَةٍ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ جُنْبًا. فَقَالَ: «إِنَّ الْمَاءَ لَا يَجُنبُ»، زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ. وَزَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ.

دوسری فصل

۳۵۷- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی نے (پانی کے) ٹب میں (اتھ ڈال کر) غسل کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ٹب سے وضو کرنے کا ارادہ کیا۔ بیوی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں جنبی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ پانی تو جنبی نہیں ہوتا۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) داری نے ابن ماجہ کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: نہی کی احادیث تنزیہ پر محمول ہوں گی یعنی بچتا بہتر ہے۔ جواز کی احادیث مانع ہیں (واللہ اعلم)

۴۵۸- (۸) وَفِي «شَرْحِ السَّنَةِ» عَنْهُ، عَنْ قَيْمُونَةَ، يَلْفِظُ «الْمَصَابِيحِ».

۳۵۸- شرح السنہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں جب کہ الفاظ مصباح کے ہیں۔

وضاحت: صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، میمونہ رضی اللہ عنہا سے نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین جلد ۱ صفحہ ۱۳۲)

۴۵۹- (۹) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ يَسْتَدْفِي بِيْنِ قَبْلِ أَنْ يَغْتَسِلَ. زَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ، وَزَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَفِي «شَرْحِ السَّنَةِ» يَلْفِظُ «الْمَصَابِيحِ».

۳۵۹- عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل

فرماتے پھر میرے ساتھ (اس سے قبل کہ میں غسل کرتی) گری حاصل کرتے تھے (ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس کی مثل بیان کیا اور شرح السنہ میں مصلاح کے الفاظ ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو عمرو حنظل راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین جلد ۱ صفحہ ۱۳۳)

۴۶۰ - (۱۰) وَهْنٌ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَيَأْكُلُ مِنْهُمَا اللَّحْمَ؛ وَلَمْ يَكُنْ يَخْبِئُهُ، أَوْ يَحْجَرُهُ - عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۳۶۰: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قتلے حاجت سے فارغ ہوتے تو ہمیں قرآن پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول کرتے اور آپ کو قرآن پاک کی تلاوت سے جنت کے علاوہ کوئی چیز نہیں روکتی تھی (ابوداؤد نسائی) اور ابن ماجہ نے اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن سلمہ کوئی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۳۰)

۴۶۱ - (۱۱) وَهْنٌ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۶۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حائضہ عورت اور جنبی قرآن پاک کا قلیل حصہ بھی تلاوت نہ کریں (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں اسلیل بن عیاش راوی ضعیف ہے (المرجع والتحریل جلد ۲ صفحہ ۶۵، تہذیب اکمل جلد ۳ صفحہ ۲۳، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۴۰، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۳)

۴۶۲ - (۱۲) وَهْنٌ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَجْهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، فَإِنِّي لَا أَجِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان گھروں کے دروازوں کو مسجد کی جانب سے تبدیل کرو۔ میں مائتہ اور جنبی کے لئے مسجد (میں داخل ہونے) کو جائز قرار نہیں دیتا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں الفت بن ظیفہ راوی مجهول الحال ہے (ضعیف سنن ابوداؤد نمبر ۳۲، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۱۳۳)

۴۶۳ - (۱۳) وَهْنٌ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَدْخُلُ

الْمَلَائِكَةُ بَيِّنَاتٌ فِيهِ صُورُهُ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنْبٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۳۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، مٹا اور جنبی ہو (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اضطراب اور جہالت ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۱۳۳)

۴۶۶ - (۱۴) وَهْنُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ لَا تَقْرُبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: حَيْفَةُ الْكَافِرِ، وَالْمُتَضَمِّنُ بِالْخُلُوفِ ، وَالْجُنْبُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۳۳۳: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین انسان ایسے ہیں کہ فرشتے ان کے قریب نہیں جاتے۔ کافر کی لاش، ایسا شخص جس نے خلوق (غوشیو) لگا رکھی ہے اور جنبی شخص البتہ اگر اس نے وضو کیا ہو (ابوداؤد)

وضاحت: یہ روایت مقصّل نہیں، حسن بھری اور عمار میں انقطاع ہے۔ خلوق وہ غوشیو ہے جس میں زعفران شامل ہوتا ہے۔ زعفران کا چونکہ رنگ ہوتا ہے، اس لئے مرد کے لئے اس کے استعمال کی ممانعت ہے۔ مرد کے لئے وہ غوشیو جائز ہے جس کا رنگ نہ ہو بلکہ غوشیو عمدہ ہو (مشکوٰۃ سعید اللہام جلد ۱ صفحہ ۱۳۳)

۴۶۵ - (۱۵) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ: أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، وَأَنْ لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۳۵۵: عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تحریر جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام تحریر کیا، اس میں یہ بھی تھا کہ قرآن پاک کو پاک صاف انسان ہاتھ لگائے (مالک، دارقطنی)

وضاحت: قرآن پاک کو وہ شخص ہاتھ لگائے جو مومن ہو نیز حدیث اصغر اور حدیث اکبر سے پاک ہو اور اس کے بدن پر جھلست بھی نہ لگی ہو۔ خیال رہے کہ جو شخص بد وضو ہے وہ حدیث اصغر سے پاک ہے اور جو شخص جنبی نہیں ہے وہ حدیث اکبر سے پاک ہے (واللہ اعلم)

۴۶۶ - (۱۶) وَهْنُ ثَابِعٍ ، قَالَ: إِنِّي لَمُتُّ مَعَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَاجَةَ، فَقَضَى ابْنُ عَمْرِو حَاجَتَهُ، وَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ فِي سِكَّةٍ مِّنَ السُّبُكِ ، فَلَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِبَةٍ أَوْ بُولٍ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا

الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَارَى فِي السِّكَّةِ، صَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْذِيهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ، ثُمَّ صَرَبَ صُرْبَةً أُخْرَى، فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ، وَقَالَ: «إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُرَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَتَيْتَنِي لَمْ أَكُنْ عَلَى طَهْرٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۳۶۶: نافع سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک کام کے لئے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی معیت میں چلا۔ ابن عمر نے اپنا کام سرانجام دیا۔ ابن عمر نے اس دن جو باتیں بتائیں ان میں یہ بات بھی تھی۔ انہوں نے کہا: ایک شخص کسی رستہ میں چل رہا تھا، اس کی ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی جب کہ آپ رفع حاجت یا پیشاب سے (فارغ ہو کر) نکل رہے تھے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ شخص (آپ کی نظروں سے) اوجھل ہو جاتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ (چشم کے لئے) دیوار پر مارے اور ان کے ساتھ اپنے چہرہ کا مسح کیا پھر دوسری بار ہاتھوں کو مارا اور اپنے دونوں بازوؤں کا مسح کیا بعد ازاں اس شخص کے سلام کا جواب دیا اور وضاحت کی کہ مجھے تیرے سلام کے جواب دینے سے صرف اس بات نے روک رکھا کہ میں پوسو نہ تھا (ابوداؤد) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں محمد بن ثابت راوی ضعیف ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۹۵)

۴۶۷- (۱۷) وَهْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أَتَى الشَّيْخَ ﷺ وَهُوَ يَبْذُلُ فُسْلَمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ، ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ، وَقَالَ: «إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَدُكَّرَ اللَّهُ إِلَّا عَلَى طَهْرٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَرَوَى النَّسَائِيُّ إِلَى قَوْلِهِ: حَتَّى تَوَضَّأَ. وَقَالَ: فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ.

۳۶۷: ماجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ پیشاب کر رہے تھے۔ انہوں نے آپ پر سلام کہا۔ آپ نے ان کے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ نے وضو کیا بعد ازاں ان سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اچھا نہ جانا کہ میں اللہ کا ذکر پاک ہوئے بغیر کوں (ابوداؤد) نسائی نے اس جملہ ”یہاں تک کہ آپ نے وضو کیا“ تک بیان کیا۔ ماجر کہتے ہیں کہ جب آپ نے وضو کر لیا تو اس کے سلام کا جواب دیا۔

وضاحت: جب کوئی شخص پیشاب وغیرہ کر رہا ہو تو اسے سلام نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ اس حالت میں وہ سلام کا جواب نہیں دے سکتا (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۴۶۸- (۱۸) هُنَّ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجُئُ، ثُمَّ

يَنَامُ، ثُمَّ يَنْتَبَهُ، ثُمَّ يَنَامُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ

تیسری فصل

۳۶۸: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہو جاتے بعد ازاں نیند کرتے پھر بیدار ہوتے پھر نیند کرتے (احمد)

وضاحت: اگرچہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے لیکن مسند احمد میں ہی اُمّ سلمہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں اپنی بیوی سے جماعت کرتے، آپ صبح کے وقت تک جنبی رہتے پھر آپ غسل کرتے اور روزہ رکھ لیتے، اس کی سند حسن ہے (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۲۹۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۳۵)

۴۶۹ - (۱۹) وَفَن شُعْبَةَ، قَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، يُفْرِغُ يَدَيْهِ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ، فَتَسِي مَرَّةً كَمْ أَفْرَغَ، فَسَأَلْنِي. فَقُلْتُ: لَا أَذْرِي. فَقَالَ: لَا أَمَّ لَكَ! وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَذْرِي؟ ثُمَّ يَقْوَضَا وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى جِلْدِهِ الْمَاءَ، ثُمَّ يَقُولُ: هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَطَهَّرُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۳۶۹: شعبہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ جب جنابت کا غسل کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ پر سات بار پانی ڈالتے بعد ازاں اپنی شرمگاہ کو (بھی سات بار) دھوتے تھے، ابن عباسؓ ایک بار بھول گئے کہ انہوں نے کتنی بار پانی ڈالا۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے علم نہیں۔ انہوں نے کہا: حیرت میں نہ ہو تجھے معلوم کرنے سے کس نے روکا ہے؟ بعد ازاں وہ نماز والا وضو کرتے پھر اپنے جسم پر پانی بہاتے۔ پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح پاکیزگی حاصل کرتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام شعبہ بن رباح کو جسور علماء نے ضعیف قرار دیا ہے (المخرج والتعديل جلد ۳ صفحہ ۱۳۰۳، الاعتناء والمتذکرین صفحہ ۲۹، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۱، تقيتوب التذريب جلد ۲ صفحہ ۱۸، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۱۳۶)

۴۷۰ - (۲۰) وَفَن ابْنِ زَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ، يَغْتَسِلُ عِنْدَ هَذِهِ، وَعِنْدَ هَذِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا آخِرًا؟ قَالَ: «هَذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۷۰: ابو زافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن میں اپنی عورتوں کے ہاں گئے۔ ایک کے ہاں غسل کیا اور پھر دوسری کے ہاں غسل کیا۔ ابو زافع کہتے ہیں کہ میں نے آپ

سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ آخر میں ایک ہی بار غسل کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا، بار بار غسل کرنا زیادہ ثواب کا موجب ہے، زیادہ اچھا ہے اور زیادہ پاکیزگی کی علامت ہے (احمد، ابوداؤد)

۴۷۱- (۲۱) وَهْنُ الْحَكَمِ بْنِ عُمَرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهْوَرِ الْمَرْأَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ: أَوْ قَالَ: «بِسُورِهَا». وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۷۱: عہدِ عظم بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ خلود بیوی کے بچے ہوئے پانی کے ساتھ غسل کرے (ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی) امام ترمذی نے اضافہ کیا کہ ”اس کے جوٹھے (پانی) کے ساتھ“ اور ذکر کیا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۷۲- (۲۲) وَهْنُ حُمَيْدِ الْخَمِيرِيِّ، قَالَ: لَقِيتُ رَجُلًا صَحَبَ النَّبِيَّ ﷺ أَرْبَعَ سِنِينَ، كَمَا صَحَبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ، أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ. زَادَ مُسْنَدُ: وَلِيُغْتَرَّكَ جَمِيعًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَزَادَ أَحْمَدُ فِي أَوَّلِهِ: «نَهَى أَنْ يَغْتَسِلَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَتَوَلَّى فِي مَغْتَسَلٍ».

۴۷۲: عہدِ حمید خیمیری رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک شخص کو ملا جو چار سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کی صحبت میں رہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ عورت خلود کے بچے ہوئے یا خلود عورت کے بچے ہوئے پانی کے ساتھ غسل کرے۔ ”مسند“ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ دونوں ایک بار چلو لیں (ابوداؤد، نسائی) اور امام احمد نے اس روایت کے شروع میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ نے منع فرمایا کہ ہم میں سے کوئی شخص روزانہ کبھی استہل کرے یا غسل خانے میں پیشاب کرے۔

۴۷۳- (۲۳) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ

۴۷۳: نیز ابن ماجہ نے اسی حدیث کو عبد اللہ بن سرجس سے ذکر کیا۔

(۷) بَابُ أَحْكَامِ الْقِيَاهِ

(پانی کے احکامات)

الفصل الأول

۴۷۴ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَسْتَوِلْنَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
وَفِي زَوَايَاهُ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ». قَالُوا: كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا.

پہلی فصل

۴۷۴ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں جو جاری نہیں ہے پیشاب نہ کرے، پھر اس سے غسل کرے (بخاری مسلم)
اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص جب جنبی ہو تو وہ کھڑے پانی میں غسل نہ کرے۔ لوگوں نے دریافت کیا، اے ابو ہریرہ! وہ کیسے غسل کرے؟ انہوں نے جواب دیا، وہ (وہاں سے) پانی لے (اور غسل کرے)

وضاحت: کھڑے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انسان کو بوقت ضرورت اسی پانی سے وضو کرنے کی ضرورت پیش آجائے۔ کوئی ذی شعور انسان ایسے پانی سے غسل نہیں کرے گا جس میں اس نے پیشاب کیا ہو۔ بلکہ اگر کسی تلماب و حوض وغیرہ کے کھڑے پانی سے غسل کرنا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ پانی کے تلماب یا حوض میں داخل نہ ہو بلکہ وہاں سے پانی لے کر دوسری جگہ غسل کرے (واللہ اعلم)

۴۷۵ - (۲) وَفِي جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُثَالَ فِي الْمَاءِ الرَّائِكِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۵ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

۴۷۶ - (۳) وَفِي السَّابِّ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَهَبَتْ بَيْنَ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعَ، فَمَسَحَ رَأْسِي، وَدَعَانِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ. فَظَنَرْتُ إِلَى خَاتِمِ النَّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِمِثْلِ زِرِّ الْحَجَلَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۶: سَابِّ بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری خالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں۔ انہوں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے حق میں برکت کی دعا فرمائی بعد ازاں آپ نے وضو کیا۔ میں نے آپ کے (اعضاء سے) گرنے والے) وضو کے پانی کو پی لیا بعد ازاں میں آپ کی پشت کے پیچھے کھڑا ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے کندھوں کے درمیان جگہ عروسی کی گھنڈی کی مانند نبوت کی مرتقی (بخاری، مسلم)

وضاحت: وضو کرتے وقت اعضاء سے گرنے والا پانی اگرچہ استعمال شدہ پانی ہے لیکن پاک ہے ورنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پینے سے روک دیجئے (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۴۷۷ - (۴) فِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يُنَوِّبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسَّبَاعِ، فَقَالَ: «إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي أُخْرَى لِأَبْنِ دَاوُدَ: «فَإِنَّهُ لَا يَنْجَسُ».

دوسری فصل

۳۷۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو لقمہ و دق صحرا میں ہوتا ہے جہاں چار پائے اور جنگلی ورنڈے (پانی پینے کے لئے) آتے جلتے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جب پانی دو ٹکے ہو تو وہ ٹپاک نہیں ہوتا۔ (احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، دارمی، ابن ماجہ) ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ پانی ٹپاک نہیں ہوتا۔

وضاحت: ایک روایت میں نجر شہر کے ٹکڑوں کا ذکر ہے۔ ایک ٹکڑے میں دو ٹکڑے یا اڑھائی ٹکڑے پانی سٹا ہے جو تقریباً ۸۰ لیٹر کے قریب ہوتا ہے۔ اگر پانی دو ٹکڑوں سے کم ہو تو صرف نجاست کے واقع ہونے سے پانی ٹپاک ہو جائے گا (مشکوٰۃ سعید الخمام جلد ۱ صفحہ ۱۳۳)

۴۷۸ - (۵) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! ائْتَوْصًا مِنْ بَشَرٍ بِضَاعَةٍ، وَهِيَ بَشَرٌ يُلْقَى فِيهَا الْحَيْضُ، وَلُحُومُ الْكِلَابِ، وَالْتَنَنُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يَنْجَسُهُ شَيْءٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۴۷۸: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اے اللہ کے رسول! کیا ہم بضعہ کے کنوئیں سے وضو کریں جبکہ اس میں حیض کے (خون سے لوث) کپڑے کے ٹکڑے، (مرہ) کتوں کے لوتھڑے اور ہٹاک بدبو دار چیزیں گرائی جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ہٹاک نہیں کر سکتی (احمد، ترمذی، ابو داؤد، نسائی)

وضاحت: عام طور پر لوگوں کا معمول ہے کہ وہ پانی کے ذخیرہ کو نجاست سے محفوظ رکھتے ہیں تو کیسے ممکن ہے کہ محلبہ کراٹھ اس میں ہٹاک چیزیں گرائیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کنواں ٹھلی جگہ میں واقع تھا جب سیلابی پانی آتا تو وہ نجاست وغیرہ کو اٹھا کر کنوئیں میں گرا دیتا تھا، لوگ عمداً اس میں گندی چیزیں نہیں گراتے تھے چونکہ بضعہ کنوئیں کا پانی دو قلوں سے بھی زیادہ تھا بلکہ یہ ایک گہری کنواں نما جگہ تھی جہاں پانی چشمے کی طرح جاری رہتا تھا اور اس کیفیت و کثرت کے پانی میں اگر نجاست گرنے سے رنگ، ذائقے یا بو کی تبدیلی واقع نہ ہو تو پانی پاک ہے (واللہ اعلم)

۴۷۹ - (۶) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نُرْكَبُ الْبَحْرَ، وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَتَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هُوَ الطَّهُورُ مَاوُهُ، وَالْجِلُّ مَيْتَتُهُ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! ہم سمندر میں (کشتی پر) سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑی مقدار میں (میٹھا) پانی لے جاتے ہیں۔ اگر ہم اس پانی کے ساتھ وضو کریں تو ہم پیاس سے دو چار ہو جائیں گے، کیا ہم سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کر سکتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سمندر کا) پانی پاک ہے اور سمندر میں مرا ہو (سمندری جانور) حلال ہے (مالک، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۴۸۰ - (۷) وَهْنُ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ الشَّيْخَ ﷺ قَالَ لَهُ: لَيْلَةُ الْجَنِّ: «مَا فِي إِدَاوَتِكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: نَبِيذٌ. قَالَ: «تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَزَادَ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ: فَتَوَضَّأَ مِنْهُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: أَبُو زَيْدٍ مَجْهُولٌ.

۳۸۰ ابو زید سے روایت ہے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جنوں کی رات دریافت کیا کہ تیرے لوٹے میں کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا نیبہ ہے۔ آپ نے فرمایا، کجور عمدہ چیز ہے اور پانی پاک ہے (ابوداؤد) احمد اور ترمذی میں اضافہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کیا۔ اور امام ترمذی نے بیان کیا کہ ابو زید مجہول (راوی) ہے۔

وضاحت: جمہور علماء کا اس حدیث کو ضعیف قرار دینے پر اجماع ہے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۵۳۳)

۴۸۱ - (۸) وَصَّحَ فَصْنُ عُلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجَنِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱ علقمہ کا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرنا درست ہے کہ میں جنوں کی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا (مسلم)

۴۸۲ - (۹) وَهَنَ كَبْشَةُ بِنْتُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، - وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ - أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَسَكَبَتْ لَهُ وَضْوءًا، فَجَاءَتْ هَرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ، فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ، قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَأَيْتِ أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: اتَّعَجِبِينَ يَا ابْنَةُ أَخِي؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، إِنَّهَا مِنَ الطَّوَافِينِ عَلَيْكُمْ أَوْ الطَّوَافَاتِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّتِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۸۲ کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا جو ابو قتادہ کے بیٹے (عبداللہ) کے نکاح میں تھیں بیان کرتی ہیں کہ ابو قتادہ ان کے ہاں آئے۔ اس نے ان کے وضو کے لئے پانی رکھا۔ اچانک بلی آئی (اور) اس سے پینے لگ گئی۔ ابو قتادہ نے بلی کے لئے برتن کو جھکا دیا یہاں تک کہ بلی سیر ہو گئی۔ کبشہ کہتی ہیں کہ ابو قتادہ نے میری جانب دیکھا (اس لئے) کہ میں انکی جانب دیکھ رہی تھی۔ انہوں نے کہا، میری بیٹی! تو تعجب کر رہی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ بلی پلاک نہیں ہے، بلی تو ان جانوروں میں سے ہے جو تمہارے درمیان گھومتے پھرتے ہیں۔

(مالک احمد ترمذی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ دارمی)

۴۸۳ - (۱۰) وَهَنَ دَاوُدُ بْنُ صَالِحٍ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أُمِّهِ، أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةَ إِلَى عَائِشَةَ. قَالَتْ: فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّي، فَأَشَارَتْ إِلَيَّ: أَنْ ضَعِيهَا، فَجَاءَتْ هَرَّةٌ، فَأَكَلْتُ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا، أَكَلْتُ مِنْ خَيْثُ أَكَلَتِ الْهَرَّةُ. فَقَالَتْ: إِنَّ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، إِنَّهَا مِنَ الطَّوَافِينِ عَلَيْكُمْ». وَإِنِّي زَأَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۳: داؤد بن صلح بن دثار رحمہ اللہ اپنی والدہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کو ان کی آزاد کرنے والی مالکہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب ہریرہ دے کر بھیجا۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عائشہ کو نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ عائشہ نے مجھے اشارے سے کہا کہ ہریرہ رکھ دے۔ اچانک بلی آئی، اس نے اس سے کھایا۔ جب عائشہ نماز سے فارغ ہوئیں تو وہیں سے کھانے لگیں جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلی ٹپاک جلاور نہیں ہے، یہ تو تمہارے گرد گھومنے والے جانوروں میں سے ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ بلی کے جموٹے پانی کے ساتھ وضو کرتے تھے (ابوداؤد)

۴۸۴ - (۱۱) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُبِّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْتَوَضَّأُ بِمَا أَفْضَلَتِ الْحُمْرُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَبِمَا أَفْضَلَتِ السَّبَاعُ كُلُّهَا». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّعْرِ».

۳۸۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا ہم گدھوں کے بقی ماندہ پانی کے ساتھ وضو کر سکتے ہیں؟ آپ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کے علاوہ تمام درندوں کے بقی ماندہ پانی کے ساتھ بھی وضو کیا جاسکتا ہے (شرح الشُّعْرِ)

۴۸۵ - (۱۲) وَهْنُ أُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِغْتَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ وَنِيْمُونَةُ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ. رَوَاهُ التَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةٍ.

۳۸۵: اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک برتن سے وضو کیا جس میں گندھے ہوئے آٹے کے نشان تھے (نسائی، ابن ماجہ)

وضاحت: شرط یہ ہے کہ پانی دو ٹکڑوں یعنی ۱۸۰ لیٹر سے کم نہ ہو۔ جیسا کہ حدیث نمبر ۷۷ میں وارد ہے۔ اس کے علاوہ پانی کا جب تک رنگ، ذائقہ یا بو حقیر نہ ہو، پانی پاک ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۴۸۶ - (۱۳) هَنْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتَّى وَرَدُوا حَوْضًا. فَقَالَ عَمْرُو: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ! هَلْ تَرُدُّ حَوْضَكَ السَّبَاعِ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ! لَا تُخْبِرُنَا، فَإِنَّا نَرُدُّ عَلَى السَّبَاعِ وَتَرُدُّ عَلَيْنَا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۳۸۶: یحییٰ بن عبد الرحمن سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک جماعت میں نکلے جس میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے یہاں تک کہ جماعت پانی کے حوض پر پہنچی۔ عمرو بن عاص نے (حوض کے نگران سے مخاطب ہوتے ہوئے) دریافت کیا، اے حوض کے نگران! کیا تیرے حوض پر درندے آتے ہیں (اسی دوران میں) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (بھی) حوض کے نگران کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں نہ بتانا، ہم درندوں پر وارد ہوں گے اور درندے ہم پر وارد ہوں گے (یعنی درندوں کے پانی پینے کے بعد ہم حوض سے پانی لیتے ہوئے قحاح محسوس نہیں کرتے) (ناک)

۴۸۷ - (۱۴) وَزَادَ رَزِينٌ، قَالَ: رَأَيْتُ بَعْضَ الرِّوَاةِ فِي قَوْلِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَأَبْنَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَهَا مَا أَخَذْتُ فِي بَطُونِهَا. وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُورٌ وَشَرَابٌ»

۳۸۷: اور رزین کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بعض روایت نے عمر رضی اللہ عنہ کے قول میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ ان درندوں کے لئے ہے جو انہوں نے اپنے پیٹوں میں اٹھایا اور جو پانی باقی چھوڑا وہ ہمارے لئے پاک ہے اور پینے کے لائق ہے۔

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے، یحییٰ کی عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (مرعات جلد ۱ صفحہ ۵۳۸)

۴۸۸ - (۱۵) وَفَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّلَ عَنِ الْخَبَائِصِ الَّتِي بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ تَرُدُّهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا. فَقَالَ: «لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بَطُونِهَا، وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُورٌ». زَوَّاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۳۸۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ پانی کے وہ حوض جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہیں ان پر (پانی پینے کے لئے) درندے، کتے اور گدھے وارد ہوتے ہیں، کیا وہ پاک ہیں؟ آپ نے فرمایا، درندوں وغیرہ نے جو پانی اپنے پیٹوں میں داخل کیا ہے وہ ان کے لئے ہے اور باقی پانی ہمارے لئے پاک ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد الرحمن بن زید بن اسلم راوی ضعیف ہے (ابن ماجہ و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۲۶۵، البحر والتحدیل جلد ۵ صفحہ ۱۰۷، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۲۳، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۸۰)

۴۸۹ - (۱۶) وَفَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا تَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ

الْمُسْمِسِ، فَإِنَّهُ يُؤْرِثُ الْبَرَصَ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۳۸۹: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سورج کی گرمی سے گرم ہوئے پانی کے ساتھ غسل نہ کرو اس لئے کہ اس پانی سے غسل کرنا برص کی بیماری کا باعث ہے (دارقطنی)

(۸) بَابُ تَظْهِيرِ النِّجَاسَاتِ

(نجاستوں کے پاک کرنے کا ذکر)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۹۰ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِيَّاءِ أَحَدِكُمْ؛ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ». وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «طَهُورُ إِيَّاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، أَوْ لَاهُنَّ بِالتُّرَابِ».

پہلی فصل

۴۹۰ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا پانی پی لے تو اسے چاہئے کہ برتن کو سات بار دھوئے (بخاری، مسلم) مسلم کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کے برتن میں جب کتا منہ ڈال جائے تو وہ اس وقت پاک ہوگا جب اس کو سات بار دھویا جائے (اور) پہلی بار مٹی کے ساتھ (دھویا جائے)

وضاحت: دورِ حاضر کے اطباء اور ڈاکٹر حضرات بیان کرتے ہیں کہ برتن میں کتے کے منہ ڈالنے سے سات بار دھونے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اکثر کتوں کی انتڑیوں میں ایک خطرناک قسم کا پھونسا سا کیڑا ہوتا ہے۔ وہ تقریباً ۳ ملی میٹر لمبا ہوتا ہے۔ جب کتا پانہ کرتا ہے تو اس کے پانہ کے ساتھ اڑے بھی ہوتے ہیں اکثر وہ پشترہ اڑے جن میں کیڑے ہوتے ہیں کتے کی دیر کے ساتھ چنے رہتے ہیں کتے کی عادت ہے کہ جب وہ اپنی زبان کو صاف کرتا ہے تو وہ دیر کی جانب زبان لے جاتا ہے تو زبان کے ذریعے سے کیڑے اس برتن میں چلے جاتے ہیں جس میں وہ منہ ڈالتا ہے۔ اس طرح ان خطرناک جراثیم سے انسان مختلف قسم کی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اس لئے سختی کے ساتھ حکم دیا گیا کہ برتن کو سات بار دھویا جائے بلکہ پہلی بار مٹی کے ساتھ صاف کیا جائے تاکہ جراثیم کے اثرات سے محفوظ رہا جاسکے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۵۵۲)

۴۹۱ - (۲) وَفَضْلُهُ، قَالَ: قَامَ آعْرَابِيٌّ، فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَّاوَلَهُ النَّاسُ . فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعُوهُ وَلَمْ يُقِرُّوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا . مِنْ مَتَاءٍ - أَوْ ذُنُوبًا مِنْ مَتَاءٍ - فَإِنَّمَا يُعِشْتُمْ

مُسْتَبْرِينَ، وَلَمْ تَبْعَثُوا مُعْتَبِرِينَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۸ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دہائی کھڑا ہوا اور اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اس کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ٹکینہ یا بڑا ڈول بھاؤ۔ تم کو اس لیے بھیجا گیا ہے کہ تم (لوگوں پر) آسانی کرو اور تم کو مشقت میں ڈالنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا (بخاری)

۴۹۲ - (۳) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِذْ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ، فَقَامَ يَتَوَلَّى الْمَسْجِدَ. فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَنَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزِرُمُوهُ، دَعُوهُ». فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ: «إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلَحُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا النَّبُولِ وَالْقَذَرِ؛ إِنَّمَا هِيَ لِلذِّكْرِ اللَّهِ، وَالصَّلَاةِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ». أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: وَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَسَنَّهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۹ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دنہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک مسجد میں ایک دہائی محض آیا۔ اس نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ صحابہ کرام نے اس سے کہا: رک جاؤ! رک جاؤ! (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پیشاب کو نہ دوکو۔ اس کو (اس کی حالت پر) چھوڑ دو۔ صحابہ کرام نے اس کو (اس کے حال پر) چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور اس سے کہا کہ یہ مساجد پیشاب پاخانہ وغیرہ کے لئے مناسب نہیں ہیں۔ مساجد تو بس اللہ کا ذکر کرنے، نماز اور قرآن پاک کی تلاوت کے لئے ہیں یا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انس نے بیان کیا کہ آپ نے صحابہ کرام میں سے ایک محض کو حکم دیا۔ وہ پانی کا ڈول لایا اور اس کو اس پر گرا دیا (بخاری، مسلم)

۴۹۳ - (۴) وَهَنَ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ امْرَأَةً رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَتْ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْخِيْضَةِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَصَابَ ثَوْبٌ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْخِيْضَةِ فَلْتَقْرُضْهُ، ثُمَّ لْتَنْصَحْهُ بِمَاءٍ، ثُمَّ لْتَصِلْ فِيهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۰ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال دریافت کیا کہ اس نے (آپ کی خدمت میں) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں کہ جب ہم میں سے کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو وہ اس کو پانچوں کے ساتھ کھرچے۔ بعد

ازاں اس پر پانی کے چھنے مارے (یعنی پانی کے ساتھ صاف کرے) پھر اس میں نماز ادا کرے (بخاری، مسلم)

۴۹۴ - (۵) وَهْنٌ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ. فَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ، فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَآثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳: سلیمان بن یسار سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے منی کے بارے میں دریافت کیا (جب) کپڑا (اس سے) لٹوٹ ہو جائے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تھی۔ آپ (وہی کپڑا پہن کر) نماز کے لیے نکلتے اور دھونے کا نشان آپ کے کپڑے میں نظر آتا تھا (بخاری، مسلم)

۴۹۵ - (۶) وَهْنٌ الْأَسْوَدُ وَهْمَامٌ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۵: اسود اور مہمام سے روایت ہے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کمرچتی تھی۔ (مسلم)

۴۹۶ - (۷) وَبِزَوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ، وَفِيهِ: ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ.

۳۹۶: اور علقمہ اور اسود سے ایک روایت ہے وہ عائشہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں اور اس میں ذکر ہے کہ بعد ازاں آپ اس میں نماز ادا کرتے تھے۔

۴۹۷ - (۸) وَهْنٌ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَخْصَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا آتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرًا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَجْلَسَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حِجْرِهِ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَذَعَا بِمَاءٍ، فَضَحَّحَهُ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۷: ام قیس بن بنت مخصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ اس نے اپنے ننھے بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں دیا جو کھانا پیتا نہ تھا۔ اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوایا۔ اس کے ساتھ اپنے کپڑوں پر چھینے مارے اور کپڑوں کو نہ دھویا (بخاری، مسلم)

وضاحت: جو بچہ صرف دودھ پر اکتفا کرتا ہے، اگر وہ کپڑوں پر پیشاب کر دے تو کپڑوں پر صرف چھینے مارنا کافی ہیں اور جو بچہ دودھ کے علاوہ دوسری خوراک بھی کھاتا ہے تو اس کے پیشاب کرنے سے کپڑا دھونا پڑے گا البتہ اگر بچی صرف دودھ پینے پر اکتفا کرتی ہے تو اس کے پیشاب سے کپڑوں کو دھونا پڑے گا۔ اس فرق کی وضاحت آئندہ حدیث نمبر ۵۰۱-۵۰۲ میں ملاحظہ فرمائیں (واللہ اعلم)

۴۹۸۔ (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طُهِرَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۸: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب چمڑے کو رنگا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے (مسلم)

وضاحت: ہر حیوان کا چمڑا خواہ اس کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں، رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے خواہ حیوان مر چکا ہے البتہ خنزیر کا چمڑا مستثنیٰ ہے اس لئے کہ وہ نجس العین ہے۔ خیال رہے کہ دباغت سے مقصود ٹپاک رطوبتوں کو کیمیکل وغیرہ کے ساتھ زائل کرنا ہے۔ ملاحظہ ہو (المعلیٰ جلد ۱ صفحہ ۸۸، مکمل السلام جلد ۱ صفحہ ۳۰)

۴۹۹۔ (۱۰) وَهَنَهُ، قَالَ: نُصَدِّقُ عَلَى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ بَشَاءً، فَمَاتَتْ، فَمَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فِدَبَعْتُمُوهُ، فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ!»، فَقَالُوا: إِنَّهَا مَيْمُونَةُ، فَقَالَ: «إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ميمونہ رضی اللہ عنہا کی (جانب سے آزاد کردہ) لونڈی پر ایک بکری کا بھدق کیا گیا، بکری فوت ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بکری کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے فرمایا، تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا؟ تم اس کی دباغت کرتے اور اس سے فائدہ حاصل کرتے۔ انہوں نے کہا کہ بکری مردہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اس کا صرف (گوشت) کھانا ہی حرام ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: حدیث سے معلوم ہوا کہ موت کا اثر صرف گوشت پر واقع ہوتا ہے، اس کا کھانا حرام ہو جاتا ہے اور اس کا چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے نیز معلوم ہوا کہ مردہ جانور کی کھل کے ہل، سینک اور دانت وغیرہ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے، اس لئے کہ ان میں زندگی نہیں ہوتی۔ حیوان کے مرنے سے یہ چیزیں ٹپاک نہیں ہوتیں اسی لئے ہاتھی دانت کے استعمال اور اس کے تمھارت کی اجازت ہے (مرعات جلد ۱ صفحہ ۵۳)

۵۰۰۔ (۱۱) وَهَنَ سَوْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: مَاتَتْ لَنَا شَاءٌ، فَذَبَعْنَا مَسْكَهَا، ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَتًّا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۰۰: سودہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مر گئی۔ ہم نے اس کی کھل کو رنگ لیا بعد ازاں ہم اس میں نیزہ بھاتے رہے یہاں تک کہ وہ خراب ہو گئی۔

الْفَصْلُ الثَّانِي

۵۰۱۔ (۱۲) هَنَّ لُبَابَةُ بَنْتُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ

دوسری فصل

الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ.

۵۰۳: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان سے ایک عورت نے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی چادر کے کنارے کو ٹپاک جگہ میں نیچے کر کے چل لیا کروں؟ اُمّ سلمہ نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فریض ہے کہ اس کو اس کے بعد والی جگہ پاک بنا دے گی (الک، احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی) ابوداؤد اور دارمی بیان کرتے ہیں کہ دریافت کرنے والی عورت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی اُمّ ولدہ ہے۔

۵۰۵: (۱۶) وَهْنُ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السَّبَاعِ، وَالزَّكُوبِ عَلَيْهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ.

۵۰۵: مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درعدوں کے چڑے کو پہننے اور ان پر سوار ہونے سے روک دیا ہے (ابوداؤد، نسائی)

۵۰۶: (۱۷) وَهْنُ أَبِي الْمَلِجِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ: أَنْ تَقْرَشَ.

۵۰۶: ابوالملج بن اسلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے درعدوں کے چڑوں (کو پہننے) سے منع کیا (احمد، ابوداؤد، نسائی) ترمذی اور دارمی کی روایت میں اضافہ ہے کہ چڑوں کو بچھلایا جائے (اس سے بھی منع کیا ہے)

۵۰۷: (۱۸) وَهْنُ أَبِي الْمَلِجِ، أَنَّهُ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُودِ السَّبَاعِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي [كِتَابِ] اللَّبَاسِ. [بِلَفْظِ: كَرِهَ جُلُودَ السَّبَاعِ] وَسَنَدُهُ جَيِّدٌ.

۵۰۷: اور ابوالملج بن اسلمہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے درعدوں کے چڑوں کی قیمت کو مکروہ قرار دیا ہے (ترمذی کتاب اللباس) ترمذی میں یہ لفظ ہیں کہ درعدوں کے چڑوں کو مکروہ قرار دیا۔ اس حدیث کی سند جید درجہ کی ہے۔

۵۰۸: (۱۹) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَانَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الثَّمِيَةِ بِإِهَابٍ، وَلَا عَصَبٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

۵۰۸: عبد اللہ بن عکرم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھوپ آیا (جس میں تحریر کیا گیا تھا) کہ تم مواد کے چڑے اور پھول سے فائدہ حاصل نہ کرو۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ مردار کے اس چڑے سے فائدہ نہ اٹھایا جائے جو رنگا ہوا نہیں ہے (اہاب) اس چڑے کو کہتے ہیں جو رنگا ہوا نہیں جو رنگا چاکا ہے اس سے فائدہ اٹھانا درست ہے جیسا کہ سابقہ حدیث میں اس کی وضاحت گزر چکی ہے اور پٹھوں میں چونکہ زندگی ہوتی ہے اس لئے جیسا کہ مردار کے گوشے سے فائدہ اٹھانا ناجائز ہے، اس کے پٹھوں سے بھی فائدہ حاصل کرنا ناجائز ہے۔ اس حدیث کی سند اور متن میں اضطراب پایا جاتا ہے تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔ (تفہیم المیجر ص ۱۷۶)

۵۰۹۔ (۲۰) وَهْنٌ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۵۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مردہ جانوروں کے چمڑوں کو جب رنگ لیا جائے تو ان سے فائدہ اٹھایا جائے (مالک، ابوداؤد)

۵۱۰۔ (۲۱) وَهْنٌ مَيْمُونَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجْرُونَ شَاءَ لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهُمَا، قَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُطَهَّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرْطُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۵۱۰: میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ قریش (قبیلہ) کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے۔ وہ گدھے کی طرح اپنی (مردہ) بکری کو کھینچ کر لے جا رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا، کاش تم اس کا چمڑا اتار لیٹے۔ انہوں نے کہا، وہ تو مردہ ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے چمڑے کو پانی اور کیکر کا چھلکا پاک بنا دیں گے (احمد، ابوداؤد)

۵۱۱۔ (۲۲) وَهْنٌ سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبِّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ، فَإِذَا قَرْبَهُ مُعَلَّقَةٌ، فَسَأَلَ الْمَاءَ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا مَيْتَةٌ. فَقَالَ: «دَبَاغُهَا طَهُورُهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۵۱۱: سلمہ بن محب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں ایک گھر میں تشریف لائے۔ وہاں (بانی کا) مشکیزہ لٹک رہا تھا آپ نے پانی طلب کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اے اللہ کے رسول! مشکیزہ مردار کے (رنگے ہوئے) چمڑے سے ہے۔ آپ نے فرمایا، دباغت نے اس کو پاک کر دیا ہے (احمد، ابوداؤد)

الفصل الثالث

۵۱۲۔ (۲۳) عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ

اللَّهُ! إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُتَيَّنَةً، فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا؟ فَقَالَ: «الْيَسَّ بَعْدَهَا طَرِيقٌ»
 هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: «فَهَذِهِ بِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل

۵۱۲: ابو عبد اللہ شل (قبیلہ) کی ایک عورت سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارا مسجد کی طرف جانے والا راستہ نجاست والا ہے۔ جب بارش برے تو ہم کیا کریں؟ وہ کہتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کیا اس کے بعد اس سے زیادہ پاکیزہ راستہ نہیں ہے؟ میں نے اثبت میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا یہ اس کے مقابلہ میں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: جب پاک راستہ موجود ہے تو نجاست والے راستے پر جانے سے احتراز کرنا چاہئے (واللہ اعلم)

۵۱۳- (۲۴) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَنْوِضُ مِنَ الْمَوْطِيِّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۳: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے اور نجاست کی جگہ کو پال کرنے سے (پاؤں کو) دھوتے نہیں تھے (ترمذی)

۵۱۴- (۲۵) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتَذِيرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمْ يَكُونُوا يَرْتَشُونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۱۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے۔ صحابہ کرام کتوں کے آنے جانے کی وجہ سے (مسجد میں) پانی نہیں گراتے تھے (بخاری)

وضاحت: زندہ کتے کے نجس ہونے کی دلیل نہیں بشرطیکہ اس کے بدن پر کوئی نجاست نہ ہو (واللہ اعلم)

۵۱۵- (۲۶) وَهْنُ الْبَرَاءِ [بْنِ عَازِبٍ] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ،

۵۱۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جانور کا گوشت کھانا حلال ہے اس کے پیشاب کا کچھ حرج نہیں (یعنی وہ پاک ہے) (دارقطنی)

۵۱۶- (۲۷) وَفِي رَوَايَةٍ جَابِرٍ، قَالَ: «مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالذَّارِقُطْنِيُّ

۵۸۱: اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے انہوں نے بیان کیا کہ جس جانور کا گوشت کھلایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کچھ حرج نہیں (احمد، دار قطنی)

وضاحت: دونوں حدیثیں ضعیف ہیں۔ پہلی حدیث میں سوار راوی ضعیف ہے۔ جابر سے مروی حدیث سند احمد میں نہیں ہے، دار قطنی کی روایت کی سند میں عمرو بن حفص اور یحییٰ بن علاء راوی متروک ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۵۲ جلد ۴ صفحہ ۳۹۷، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۵۵، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۵۹)

(۹) بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ (موزوں پر مسح کرنے کا ذکر)

الفصل الأول

۵۱۷- (۱) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَابِنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمَسَافِرِ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُعْتَمِرِينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی نصل

۵۱۷- شریح بن ہابن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے علی رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور معتمروں کے لئے ایک دن اور ایک رات کا عہد مقرر کیا ہے (مسلم)

۵۱۸- (۲) وَفِي الْمُعْتَمِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ عَزَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ. قَالَ الْمُعْتَمِرَةُ: فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الْغَائِطِ، فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا رَجَعَ أَخَذْتُ أَهْرِيقَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَعَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ، ذَهَبَ يَحْسَرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، فَصَاقَ كُمَّ الْجُبَّةِ، فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، وَالْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ، وَعَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ، لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ، فَقَالَ: «دَعُهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ» فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ، وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ، وَبُصِّلَ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً، فَلَمَّا أَحْسَسَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ، فَأَوَّأَ إِلَيْهِ، فَأَذْرَكَ النَّبِيُّ ﷺ إِحْدَى الرِّكَعَتَيْنِ مَعَهُ. فَلَمَّا سَلَّمَ، قَامَ النَّبِيُّ ﷺ، وَقُمْتُ مَعَهُ، فَرَكْعْنَا الرِّكَعَةَ الْبَنَى سَبَقْتَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۸- معتمر بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ جنگ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ معتمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کے لئے فجر

کی نماز سے قبل کھلے میدان کی طرف تشریف لے گئے۔ میں نے آپ کے ساتھ (پانی سے بھرا) لوٹا اٹھایا۔ جب آپ واپس آئے تو میں نے آپ کے ہاتھوں پر لوٹے سے پانی ڈالا۔ آپ نے اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا۔ آپ نے اونٹنی کوٹ پہن رکھا تھا (اس لئے) آپ نے اپنے بازوؤں سے کپڑا ہٹانا چاہا لیکن کوٹ کی آستینیں تنگ ہونے کی وجہ سے آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کوٹ کے نیچے سے نکالا اور کوٹ کو اپنے کندھوں پر رکھا اور اپنے بازوؤں کو دھویا۔ پھر اپنی پیشانی اور کچڑی پر مسح کیا بعد ازاں میں جھکا تاکہ آپ کے (پاؤں سے) موزے اتاروں۔ آپ نے فرمایا: انہیں رہنے دیجئے اس لئے کہ میں نے ان کو جب (پاؤں میں) ڈالا تھا تو پاؤں پاک تھے۔ آپ نے ان پر مسح کیا بعد ازاں آپ سوار ہوئے اور میں بھی سوار ہوا اور ہم رفقاء کے ہاں پہنچے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے اور عبدالرحمن بن عوف امامت کرا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھا چکے تھے جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو محسوس کیا تو وہ پیچھے آنے لگے۔ آپ نے ان کی طرف اشارہ کیا (کہ وہ اپنی حالت پر قائم رہیں) چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اقتداء میں ایک رکعت ادا کی۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں (بھی) آپ کے ساتھ کھڑا ہوا تو ہم نے وہ رکعت پڑھی جو ہم سے روک گئی تھی۔ (مسلم)

الفصل الثانی

۵۱۹۔ (۳) وَهْنُ ابْنِ بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، وَلِلْمُعْتَمِرِ يَوْمًا وَلَيْلَةً، إِذَا تَطَهَّرَ فَلَيْسَ خُفْيُهُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا، رَوَاهُ الْأَثَرُمُ فِي «سُنَنِهِ»، وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ. وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ: هُوَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، هَكَذَا فِي «الْمُنْتَقَى»

دوسری فصل

۵۱۹: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے مسافر کو تین دن اور تین رات اور معتمرم کو ایک دن اور ایک رات کی رخصت عطا کی بشرطیکہ اس نے وضو کر کے موزے پہنے ہوں کہ وہ ان پر مسح کرے۔ (شمس اثرم، ابن خزيمة، دار قطنی) امام خطابی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح سند والی ہے۔ «الْمُنْتَقَى» میں اسی طرح ہے۔

۵۲۰۔ (۴) وَهْنُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا تَنْتَرِعَ خِفَافًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ

۵۲۰: صفوان بن عسل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ ہم تین دن اور تین رات اپنے موزوں کو نہ آتاریں البتہ جنابت سے (اتاریں) جبکہ پاخانہ، پیشاب اور نیند سے نہ آتاریں (ترمذی، نسائی)

۵۲۱۔ (۵) وَهْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَضَّأْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ مُتَعَلِّقٌ. وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا - يَعْنِي الْبُخَارِيَّ - عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَا: لَيْسَ بِصَحِيحٍ. وَكَذَا ضَعَّفَهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۲۱: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جبکہ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کیا۔ آپ نے موزے کے اوپر اور نیچے مسح کیا (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے ذکر کیا کہ یہ حدیث علت والی ہے اور میں نے ابوزرعة اور امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا 'یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور اسی طرح ابوداؤد نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: رجاء راوی کا کاتب مغیرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے (مرعات جلد ۱ صفحہ ۵۸۱)

۵۲۲۔ (۶) وَهْنُهُ، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمَسُّحُ عَلَى الْخُفَيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۵۲۲: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دونوں موزوں کے اوپر مسح کرتے تھے (ترمذی، ابوداؤد)

۵۲۳۔ (۷) وَهْنُهُ، قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ، وَمَسَحَ عَلَى الْجُوزَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۲۳: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں پر جوتوں کے ساتھ مسح کیا (احمد، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں کے اوپر جوتے پہن رکھے تھے۔ آپ نے جرابوں اور جوتوں دونوں پر مسح کیا ہے۔ جرابوں پر آپ کا مسح قصداً تھا۔ خیال رہے کہ جراب موٹی ہو یا باریک، روئی سے بنی ہوئی یا اون سے بنی ہوئی ہو سب پر مسح جائز ہے۔ اس لئے کہ حدیث مطلق ہے، اس میں کچھ قید نہیں ہے اور حدیث صحیح ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۵۲۴ - (۸) **هَنَ الْمُغِيرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَسِيتَ؟ قَالَ: «بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ؛ بِهَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ دَاوُدَ.**

تیسری فصل

۵۲۳: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موزوں پر مسح کیا۔ میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ تو بھول گیا ہے، میرے رب نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بکیر بن عامر بجلی راوی متروک الحدیث ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۵، مرعات جلد ۱ صفحہ ۵۸۳)

۵۲۵ - (۹) **وَهَنَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَىٰ بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمَسْحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ دَاوُدَ مَعْنَاهُ.**

۵۲۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اگر دین رائے اور قیاس کے مطابق ہوتا تو موزوں کا نچلا حصہ اس کے اوپر کے حصہ سے زیادہ مناسب تھا کہ اس کا مسح کیا جائے جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ موزوں کے اوپر کے حصہ پر مسح کرتے تھے (ابوداؤد) داری میں اس کی ہم معنی روایت ہے۔

(۱۰) بَابُ التَّيَمُّمِ (تیمم کے مسائل)

الفصل الأول

۵۲۶- (۱) عَنْ حَدِيقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ تَرَبُّثُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۲۶: محدثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمیں (دیگر) تمام لوگوں پر تین فضیلتیں حاصل ہیں۔ ہماری نماز کی صفیں فرشتوں کی صفوں کی مانند ہیں اور ہمارے لئے تمام زمین مسجد بنا دی گئی ہے اور زمین کی مٹی ہمارے لئے وضو کے قائم مقام ہے جب ہم (وضو کے لئے) پانی نہ پائیں (مسلم)

۵۲۷- (۲) وَعَنْ عِمْرَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا انْقَضَتْ صَلَاتُهُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يَصِلْ مَعَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ يَا فَلَانُ! أَنْ تَصَلِيَ مَعَ الْقَوْمِ؟» قَالَ: أَصَابَتْ بَنِي جَنَابَةٍ، وَلَا مَاءَ. قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ، فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۷: عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سفر میں تھے۔ آپ نے نماز کی امامت فرمائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ایک شخص کو پایا جو (لوگوں سے) الگ تھا وہ لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوا تھا۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ نماز ادا کرنے سے کس نے روکا تھا؟ اس نے جواب دیا، میں جبین ہو گیا اور (غسل کے لئے) پانی نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا، تجھ پر لازم تھا کہ تو مٹی کے ساتھ تیمم کرے وہ تیرے لئے کافی ہے (بخاری، مسلم)

۵۲۸- (۳) وَعَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَجَنَّبْتُ فَلَمْ أُصِيبِ الْمَاءَ، فَقَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ: أَمَا تَذَكَّرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ؟ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَكْتُ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا» فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفِّهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ، وَفِيهِ: قَالَ: «إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِسِدِّيكِ الْأَرْضَ. ثُمَّ تَنْفُخَ، ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّكَ».

۵۲۸: عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اس نے بیان کیا کہ میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہ مل سکا۔ اس نے عڑ سے کہا 'آپ کو یاد ہو گا کہ میں اور آپ سفر میں تھے (م دونوں جنبی ہو گئے) آپ نے تو نماز ادا نہ کی۔ میں مٹی میں لیٹ گیا اور نماز ادا کر لی۔ میں نے اس واقعہ کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا 'تجھے اس طرح (کرنا) کلنی تھا (پنچائی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارا اور ان میں پھونک ماری۔ ان دونوں کو اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیرا (بخاری) اور مسلم میں اس کی مثل ہے اور اس میں ذکر ہے کہ آپ نے فرمایا 'تجھے کلنی تھا کہ تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارتا پھر ان میں پھونک مارتا بعد ازاں ان کے ساتھ اپنے چہرے اور اپنی ہتھیلیوں کا مسح کرتا۔

۵۲۹- (۴) وَهَذَا أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصَّمَّوْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُبُولُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ حَتَّى قَامَ إِلَى جِدَارٍ، فَحَثَّه بِعَصَى كَانَتْ مَعَهُ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ. وَلَمْ أَحِذْ هَذِهِ الرَّوَايَةَ فِي: «الصَّحِيحَيْنِ»، وَلَا فِي: «كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ»؛ وَلَكِنْ ذَكَرَهُ فِي: «شَرْحِ الشَّيْخِ» قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۲۹: ابوالجہیم بن حارث بن صمور رحمۃ اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا 'آپ پیشاب کر رہے تھے۔ میں نے آپ پر سلام کہا۔ آپ نے مجھے جواب نہ دیا بلکہ آپ دیوار کی جانب گئے 'آپ نے دیوار کو اپنی لاشی کے ساتھ کبید ازاں آپ نے دونوں ہتھیلیوں کو دیوار پر رکھا اور اپنے چہرے اور بازوؤں کا مسح کیا بعد ازاں میرے سلام کا جواب دیا (ایام بغوی کہتے ہیں) میں نے اس حدیث کو بخاری مسلم اور کتاب الحمیدی میں نہیں پایا البتہ شرح الشیخ (کے مؤلف) نے اس کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں ابراہیم بن محمد اسلمی راوی متسم با کذب ہے اور ابوالجورث راوی ضعیف ہے مزید برآں اس حدیث میں دونوں بازوؤں کے مسح کا ذکر صحیح نہیں ہے (مشکوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۵) صاحب المرتعات نے بیان کیا ہے کہ اصل حدیث تو بخاری مسلم کی ہے لیکن ان کی روایت میں بازوؤں کے مسح کا ذکر نہیں ہے 'نہ لاشی کے ساتھ دیوار کبید لے کا ذکر ہے اور نہ ہی یہ ذکر ہے کہ جب آپ پیشاب کر رہے تھے تو

اس وقت ابوالہجیم نے آپؐ پر سلام کہا (مرعات جلد ۱ صفحہ ۵۹)

الفصل الثانی

۵۳۰ - (۵) هَنَّ ابْنُ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءَ الْمُسْلِمِ، وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ. فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمْسِمْهُ بَشْرَهُ. فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ: «عَشْرَ سِنِينَ».

دسری فصل

۵۳۰: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ اسے دس سال پانی دستیاب نہ ہو۔ جب پانی دستیاب ہو تو (اسے) اپنے جسم کو پہنچائے یہ بہتر ہے (احمد، ترمذی، ابو داؤد) امام نسائی نے اس کے مثل ”دس سال“ کے الفاظ تک بیان کیا ہے۔

وضاحت: جس طرح آدمی وضو کے ٹوٹنے تک ایک سے زیادہ نمازیں ادا کر سکتا ہے اسی طرح تیمم کے ساتھ بھی جب تک وضو نہ ٹوٹے ایک سے زیادہ نمازیں ادا کر سکتا ہے گویا کہ تیمم وضو کا مطلق بدل ہے (واللہ اعلم)

۵۳۱ - (۶) وَهَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ، فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ، فَاحْتَلَمَ، فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ: هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيْمُمِ؟ قَالُوا: مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ. فَاعْتَسَلَ فَمَاتَ. فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَخْبِرَ بِذَلِكَ. قَالَ: «قَتَلْتُمُوهُ، قَتَلْتُمُوهُ، أَلَا سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا؟ فَإِنَّمَا شِئَاءُ الْعَمِيِّ السُّؤَالُ، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ، وَيُعْصِبَ عَلَى جُرْحِهِ خِرْقَةً، ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا، وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۳۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر میں تھے۔ ہم میں سے ایک شخص کے سر پر پتھر لگا جس سے اس کا سر زخمی ہو گیا پس (رات کو) وہ قتل ہو گیا۔ اس نے اپنے رفقاء سے دریافت کیا، ہملا مجھے تیمم کرنے کی اجازت ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہم تیرے لئے رخصت نہیں پاتے جب کہ تو پانی پر قادر ہے۔ (چنانچہ) اس نے غسل کیا (جس سے) وہ فوت ہو گیا۔ جب ہم (واپس) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور آپؐ کو اس واقعہ کی خبر دی گئی۔ آپؐ نے فرمایا، انہوں نے اس کو موت کے گھاٹ اتارا ہے۔ اللہ کی ان

پر لعنت ہو، انہوں نے کیوں نہ دریافت کیا جب ان کو علم نہ تھا۔ جہالت کا علاج دریافت کرنا ہے، اس کے لئے حکم کلنی تھا اور وہ اپنے زخم پر پٹی باندھتا پھر اس پر مسح کرتا اور باقی جسم کا غسل کرتا (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں زبیر بن خریق راوی لیں الحدیث ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۸، مرعات جلد ۱ صفحہ ۵۹۳)

۵۳۲ - (۷) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ. ۵۳۲: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے البتہ امام اوزاعیؒ کے استلو کا تعین نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۶۶)

۵۳۳ - (۸) وَهْنُ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ، فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا، فَصَلَّيَا، ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ، فَأَعَادَا أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ بَوْضُوءٍ، وَلَمْ يُعِدِّ الْآخَرُ. ثُمَّ آتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَا ذَلِكَ. فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدِّ: «أَصَبْتَ السَّنَةَ، وَأَجَزْتُكَ صَلَاتَكَ». وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ: «لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

۵۳۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دو شخص سفر میں تھے، نماز کا وقت آ گیا لیکن ان دونوں کے پاس پانی نہ تھا ان دونوں نے پاک مٹی کے ساتھ تیمم کیا اور نماز ادا کر لی بعد ازاں انہوں نے نماز کے وقت پانی پایا۔ ایک شخص نے وضو کر کے نماز کو دوبارہ ادا کیا اور دوسرے نے نماز کو نہ لوٹا بعد ازاں وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے (آپؐ سے) اس کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے اس شخص سے کہا جس نے نماز کا اعلاہ نہیں کیا تھا کہ تو نے سنت کی موافقت کی ہے تیری نماز تیرے لئے کافی ہے اور جس نے وضو کر کے نماز کا اعلاہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تجھے دو گنا ثواب ہے (ابوداؤد، دارمی) اور نسائی نے اس کی مثل بیان کیا۔

۵۳۴ - (۹) وَقَدْ رَوَى هُوَ وَأَبُو دَاوُدَ أَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا.

۵۳۴: نسائی اور ابوداؤد نے اس حدیث کو عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۵ - (۱۰) عَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَ

النَّبِيِّ ﷺ مِنْ نَحْوِ بَنِي جَمَلٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرِدَّ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۳۵: ابوالمہم بن حارث بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنجر جمل کی جانب سے تشریف لائے۔ آپ سے ایک شخص ملا۔ اس نے آپ پر سلام کہہ آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔ آپ دیوار کے پاس پہنچے۔ آپ نے اپنے چہرے اور اپنے ہاتھوں کا مسح کیا بعد ازاں اس کے سلام کا جواب دیا (بخاری، مسلم)

۵۳۶- (۱۱) وَهْنُ عُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّهُمْ تَمَسَّحُوا وَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالصَّعِيدِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَضَرَبُوا بِأَكْفِهِمُ الصَّعِيدَ، ثُمَّ مَسَحُوا بِوُجُوهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ عَادُوا، فَضَرَبُوا بِأَكْفِهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرَى، فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ كُلِّهَا إِلَى الْمُنَاكِبِ وَالْأَبْطِ مِنْ بَطْنِ أَيْدِيهِمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۳۶: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فجر کی نماز ادا کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تمم کیا۔ انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو مٹی پر مارا۔ پھر اپنے چہرے کا ایک بار مسح کیا۔ پھر دوبارہ اپنی ہتھیلیوں کو مٹی پر مارا اور اپنی ہتھیلیوں کے ساتھ (بازوؤں کا) کندھوں اور بازوؤں کے نیچے سے بظوں تک مسح کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اس طرح تمم کرنے کا حکم دیا ہو (واللہ اعلم)

(۱۱) بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُونِ

(مسنون غسل کے مسائل)

الفصل الأول

۵۳۷ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةُ فَلْيَغْتَسِلْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۳۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ (کی نماز ادا کرنے) کا ارادہ کرے تو وہ غسل کرے (بخاری، مسلم) وضاحت: قرینہ ہے کہ اس حدیث میں امر استحباب مؤکدہ کے لئے ہے اور وجوب اصطلاحی معنوں میں نہیں ہے بلکہ تاکید کے معنوں میں ہے اس لئے غسل جمعہ کی فرضیت کا قول مروج ہے (واللہ اعلم) مزید تفصیل کے لئے حدیث نمبر ۵۳۰ اور حدیث نمبر ۵۳۲ ملاحظہ فرمائیں۔

۵۳۸ - (۲) وَهْنُ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۸: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر فرض ہے (بخاری، مسلم)

۵۳۹ - (۳) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا، يَغْتَسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ سات دنوں میں ایک دن غسل کرے۔ اس میں اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۵۴۰ - (۴) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَنِعِمَّتْ، وَمَنْ اغْتَسَلَ فَاغْتَسَلَ أَفْضَلُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۵۴۰: سمر بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا تو یہ کافی ہے اور اچھا ہے اور جس شخص نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی)

وضاحت: حسن کاسرہ سے مبلغ ثابت نہیں ہے جب کہ وہ مدّس ہے اور لفظ عن کے ساتھ روایت کر رہا ہے البتہ حدیث کے شواہد کثرت کے ساتھ ہیں اس لئے حدیث قوی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۶۸)

۵۴۱ - (۵) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ غَسَلَ مِيتَةً فَلْيَغْتَسِلْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ: «وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ»

۵۴۱: ابوریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے میت کو غسل دیا اسے چاہیے کہ وہ غسل کرے (ابن ماجہ) احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے اضافہ کیا ہے کہ جو شخص جنازہ اٹھائے وہ وضو کرے۔

وضاحت: غسل میت کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ دیگر دلائل کی بناء پر امر استحباب کے لئے ہے۔ (حکام البیاض علامہ ناصر الدین البانی صفحہ ۶۲)

۵۴۲ - (۶) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ الْجَنَابَةِ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَمِنْ الْحَجَامَةِ، وَمِنْ غُسْلِ الْمَيْتِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۵۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار (چم کے) غسل فرماتے تھے۔ جمعہ سے، جمعہ کے روز، بیگی لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد (ابوداؤد)

۵۴۳ - (۷) وَهْنُ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ اسْلَمَ، فَأَقَرَّهُ النَّبِيُّ ﷺ

يَغْتَسِلُ يَمَاءً وَيَسْدِرُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ ، وَالتَّسَانِيُّ

۵۴۳: قیس بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اسلام لایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پانی میں بھری (کے پچے) ڈال کر غسل کرنے کا حکم دیا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۴۴ - (۸) هُنَّ عِزْرَمَةٌ ، قَالَ : إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوا فَقَالُوا : يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ! أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا ؟ قَالَ : لَا ؛ وَلَكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنْ اغْتَسَلَ ، وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ . وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَأَ الْغُسْلُ : كَانَ النَّاسُ مِنْ جُهْدَيْنِ يَلْبَسُونَ الصُّوفَ ، وَيَعْمَلُونَ عَلَى ظُهُورِهِمْ ، وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيْقًا مَقَارِبَ السَّقْفِ ، إِنَّمَا هُوَ عَرِيشٌ ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ حَارٍ ، وَغَرِقَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الصُّوفِ ، حَتَّى تَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاخٌ أَذَى يَذَلُّكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا . فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ الرِّيَاخَ ، قَالَ : « أَيُّهَا النَّاسُ ! إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمُ ؛ فَاغْتَسِلُوا ، وَلَيْسَ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ ذَهَبِهِ وَطَنِيهِ . » قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ثُمَّ جَاءَ اللَّهُ بِالْخَيْرِ ، وَلَبِسُوا غَيْرَ الصُّوفِ ، وَكَفُّوا الْعَمَلَ ، وَوَسَّعَ مَسْجِدَهُمْ ، وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِي كَانَ يُؤْذِي بَعْضَهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

تیسری فصل

۵۴۴: حکمرانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عراق کے چند اشخاص ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے۔ ان سے کہا اے ابن عباس! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جمعہ کے روز غسل واجب ہے؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا اور کہا البتہ غسل کرنا باعث پاکیزگی اور بہتر ہے اور جو شخص غسل نہ کرے اس پر غسل واجب بھی نہیں ہے اور میں چاہیں ہوتا ہوں کہ غسل کا آغاز کیسے ہوا۔ لوگ (فخر و فائدہ کی وجہ سے) مشقت کی زدگی بسر کرتے تھے، لوئی لباس پہنتے تھے اور اپنی پیٹھوں پر (جو بوجھ اٹھانے کا) کام کرتے تھے اور ان کی مسجد تنگ تھی۔ اس کی چھت زمین کے قریب تھی بس وہ تو ایک گنیا ہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز گرم دن میں نکلے اور لوگ لوئی لباس میں پیسے سے شرابور تھے اور ان سے بدبودار ہوا کے جھوٹے پھیل رہے تھے جس سے دوسرے کو اذیت اٹھانا پڑتی تھی۔ جب آپ نے ان متعفن جموں کو محسوس کیا تو آپ نے فرمایا اے لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کرو اور تم میں سے ہر شخص جس قدر خوشبودار تیل عطرو وغیرہ مہیا کر سکتا ہے (بدن اور کپڑوں پر) چمڑے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بعد ازاں اللہ عزوجل نے (انہیں) خوشحالی سے نوازا اور انہوں نے لوئی لباس کے علاوہ دوسرے لباس پہنے اور محنت مزدوری سے بھی تحفظ حاصل ہو گیا اور مسجد نبوی بھی وسیع ہو گئی اور پیسے کے بدبودار جھوٹے جن سے ایک دوسرے کو اذیت پہنچتی تھی وہ بھی ختم ہو گئے (ابوداؤد)

(۱۲) بَابُ الْحَيْضِ (حیض کے مسائل)

الفصل الأول

۵۴۵- (۱) عَنْ أَنَسٍ [بْنِ مَالِكٍ] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يَوَافِقُوهَا، وَلَمْ يُجَابِعُوهُمْ، فِي الْبُيُوتِ، فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ﴾ الآية. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: - «اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ». فَبَلَغَ ذَلِكَ الْيَهُودَ. فَقَالُوا: مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدْعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ. فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حَضِيرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بَشْرٍ، فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا، أَفَلَا نَجَابِعُهُمْ؟ فَتَعَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى ظَنَّنَا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا. فَخَرَجَا، فَاسْتَقْبَلْتَهُمَا هَدِيَّةً مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَرْسَلَ فِي أَثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا، فَعَرَفَا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا. رواه مسلم.

پہلی فصل

۵۴۵: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ یہودیوں میں جب ان کی عورت حائض ہو جاتی تو وہ اس سے کھانا پینا نہیں رکھتے تھے اور گھروں میں ان سے میل جول نہیں رکھتے تھے۔ صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”لوگ آپ سے حیض کے بارے میں استفسار کرتے ہیں“ آخر آیت تک۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ہر طرح کا ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہو البتہ جملع نہیں کر سکتے۔ آپ کی یہ بات یہودیوں کو پہنچی۔ انہوں نے کہا، یہ شخص ہر معاملہ میں ہماری مخالفت کرتا ہے۔ چنانچہ اسید بن حضیر اور عبادہ بن بشر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! یہودی اس قسم کی باتیں کرتے ہیں، کیا ہم (ان کی مخالفت کرتے ہوئے) حیض کے حالت میں یہودیوں سے جملع نہ کرنے لگ جائیں؟ (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آپ ان دونوں پر ناراض ہو گئے ہیں چنانچہ وہ (مزد نارا منگی سے بچتے ہوئے) باہر نکل گئے (جاتے ہوئے) انہیں ایک شخص سامنے سے ملا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ کا ہدیہ لایا تھا۔ آپ نے ان کے پیچھے (مخمس) بھیجا (دونوں واپس آئے) آپ نے انہیں (دودھ) پلایا انہیں معلوم ہوا کہ آپ ان پر ناراض نہیں ہیں (مسلم)

۵۴۶۔ (۲) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَكِلَانَا جُنُبٌ، وَكَانَ يَأْمُرُنِي، فَأَتَوُورُ، فَيُبَايِعُنِي وَأَنَا حَائِضٌ. وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَىَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْبِلُهُ، وَأَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے (جب کہ) ہم دونوں جنبی ہوتے۔ آپ مجھے حکم دیتے، میں بے بند اوڑھ لیتی، آپ مجھ سے مباشرت فرماتے جب کہ میں حائضہ ہوتی۔ آپ اعتکاف میں ہوتے تو آپ اپنا سر مبارک میری طرف نکالتے، میں آپ کے سر کو دھوتی (حلائکہ) میں حیض والی ہوتی (بخاری، مسلم)

۵۴۷۔ (۳) وَصْنَهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أَنَاؤِلُهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فَمِي، فَيَشْرَبُ، وَاتَّعَرَّقُ الْعَرَقُ، وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أَنَاؤِلُهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فَمِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں (پانی) پیتی بعد ازاں برتن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی۔ آپ میرے ہونٹوں کی جگہ پر اپنے ہونٹ رکھتے اور پانی پیتے اور میں (دانتوں کے ساتھ) ہڈی سے گوشت اتارتی جب کہ میں حائضہ ہوتی بعد ازاں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہڈی دے دیتی، آپ اپنے دانت میرے دانتوں کی جگہ پر رکھتے (مسلم)

۵۴۸۔ (۴) وَصْنَهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَكَبَّرُ فِي جِجْرَتِي وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں ٹھک لگاتے اور قرآن پاک کی تلاوت فرماتے جب کہ میں حائضہ ہوتی (بخاری، مسلم)

۵۴۹۔ (۵) وَصْنَهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «نَاوِلِينِ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ». فَقُلْتُ: إِنِّي حَائِضٌ. فَقَالَ: «إِنَّ حَيْضَتَكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹: عائشہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد سے سلی بکڑائے کو کمال میں نے عرض کیا، میں حائضہ ہوں۔ آپ نے فرمایا، تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے (مسلم)

۵۵۰۔ (۶) وَهَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ، بَعْضُهُ عَلَىَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ، وَأَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۰: میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلور میں نماز ادا کرتے۔ چلور کا کچھ حصہ مجھ پر اور کچھ حصہ آپ پر ہوتا جب کہ میں حائضہ ہوتی (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۵۵۱ - (۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَمَرَهُ حَائِضًا، أَوْ امْرَأَةً فِي ذُبْرَهَا، أَوْ كَاهِنًا؛ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِمَا: «فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ؛ فَقَدْ كَفَرَ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَكِيمٍ الْأَنْزَمِ، عَنْ أَبِي نُعَيْمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

دوسری فصل

۵۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے حائضہ سے جماع کیا یا بیوی کی دبر میں جماع کیا یا مستقبل کی باتیں بتانے والے کی تصدیق کی تو اس نے اس (کتاب و سنت) کے ساتھ کفر کیا جس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا تھا (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور ان دونوں کی روایت میں ہے کہ اگر اس نے کافروں کی بات کی تصدیق کی تو اس نے کفر کیا۔ امام ترمذی نے بیان کیا کہ ہم اس حدیث کو حکیم اثرم سے روایت کرتے ہیں وہ ابو حمید سے وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۵۲ - (۸) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا يَجْلُ لِي مِنْ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: «مَا فَوْقَ الْإِزَارِ، وَالتَّعَقُّفُ عَنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ». رَوَاهُ رَزِينٌ. وَقَالَ مُحْيِي السُّنَنِ: إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

۵۵۲: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! جب میری بیوی حائضہ ہو تو میرے لئے (اس سے) کیا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: بندہ سے اوپر کا جسم (حلال ہے لیکن) اس سے بچنا افضل ہے (رزین) امام محی السنۃ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، یقیناً بن ولید راوی مدلس اور سعد اغفل راوی لین الحدیث ہے جب کہ عبدالرحمن بن عائذ نے معاذ راوی سے نہیں سنا (الجرج والتعديل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲، تنقیح الکمل جلد ۳ صفحہ ۱۴۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۱، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۰۵، مرآت جلد ۱ صفحہ ۶۳)

۵۵۳- (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ، وَهِيَ حَائِضٌ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِنُصْفِ دِينَارٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے جب کہ وہ حائضہ ہے تو وہ نصف دینار صدقہ کرے۔
(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ)

وضاحت: علامہ البانیؒ نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۷۳)

۵۵۴- (۱۰) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فِدِينَارٍ؛ وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ، فَنُصْفُ دِينَارٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: جب خون سرخ رنگ کا ہو تو دینار اور جب زرد رنگ ہو تو آدھا دینار صدقہ کیا جائے (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، عبد الکریم راوی کے ضعف پر اجماع ہے (المرجح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۳۱، التاریخ الکبیر جلد ۶ صفحہ ۱۷۹، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۱۳۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۳۶، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۵۸۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۷۳)

الفصل الثالث

۵۵۵- (۱۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا يَجْعَلُ لِي مِنْ أَمْرَيْنِ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَشَدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا، ثُمَّ شَأْنُكَ بِأَعْلَاهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا.

تیسری فصل

۵۵۵: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جب میری عورت حائضہ ہو تو میرے لئے کیا حلال ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ اپنے بدن کو مضبوط باندھے بعد ازاں تو اس کے اوپر کے حصے کے ساتھ فائدہ حاصل کر (مالک، دارمی نے مرسل روایت کیا)

۵۵۶ - (۱۲) وَمَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ، فَلَمْ نَقْرُبْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَلَمْ نَذْنُ مِنْهُ حَتَّى نَظْهَرُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۵۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب میں حائضہ ہوتی تو میں بستر سے اتر جاتی پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ جاتیں جب تک پاک نہ ہو جاتیں (ابوداؤد)
وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۷۴)

(۱۳) بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ (استحاضہ والی عورت کے مسائل)

الفصل الأول

۵۵۷- (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ، فَلَا أَطْهَرُ؛ أَفَادَعِ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ: وَلَا، إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكَ فَادْعِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَعِصِي عَنكَ الدَّمَ، ثُمَّ صَلِّي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حُبَیْش رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں استحاضہ والی عورت ہوں، پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز ترک کر سکتی ہوں؟ آپ نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا: یہ رگ (کا خون) ہے، حیض (کا خون) نہیں ہے جب تجھے حیض آئے لگے تو نماز ترک کر دینا اور جب ختم ہو جائے تو جسم کو خون سے صاف کر لینا پھر نماز ادا کرتے رہنا (بخاری، مسلم)

الفصل الثاني

۵۵۸- (۲) وَهَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدٌ يَعْرِفُ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ، فَاْمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ؛ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ، فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي، فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۵۸: عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فاطمہ بنت ابی حُبَیْش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان

کو استحاضہ آتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو تو وہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے، پچھتا جاتا ہے پس جب حیض کا خون ہو تو نماز سے رک جائیں اور جب دوسرا خون ہو تو وضو کر اور نماز ادا کر اس لئے کہ وہ رگ کا خون ہے (ابوداؤد)

۵۵۹۔ (۳) وَهْنُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «لَتَنْظُرُ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنْ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يَبْصِيَهَا الَّذِي أَصَابَهَا، فَلَتَرْكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَإِذَا خَلَفَتْ ذَلِكَ، فَلَتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لَتَسْتَنْفِرْ بِتَوْبٍ، ثُمَّ لَتُصَلِّ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ. وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ.

۵۵۹: اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک عورت کا خون بہتا رہتا تھا۔ اُمِّ سَلَمَہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ حاصل کیا۔ آپ نے فرمایا: اس بیماری کے لاحق ہونے سے قبل وہ مہینہ کی جن راتوں اور دنوں میں حیض والی ہوتی تھی اس گنتی کے مطابق ہر ماہ میں نماز ترک کرے جب یہ دن گزر جائیں تو غسل کرے اور کپڑے لپیٹ لے پھر نماز ادا کرے (مالک، ابوداؤد، دارمی) امام نسائی نے اس کی ہم معنی روایت ذکر کی ہے۔

۵۶۰۔ (۴) وَهْنُ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ - قَالَ: يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ: جَدُّ عَبْدِ اسْمُهُ دِينَارٌ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: «تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ، وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَتَصُومُ، وَتُصَلِّي». رَوَاهُ الْإِسْمَاعِيلِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۵۶۰: عدی بن ثابت رحمہ اللہ علیہ اپنے والد سے وہ عدی کے دادا سے بیان کرتے ہیں (یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ عدی کے دادا کا نام دینار ہے) وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے استحاضہ والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ جن دنوں وہ حیض والی رہتی ہے ان دنوں نماز ترک کرے بعد ازاں غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز ادا کرے (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: اگرچہ اس حدیث میں شریک اور ابو ایقان راوی ضعیف ہیں لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس کی شہد ہے جس کی سند بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے۔ اس سے اس حدیث کو تقویت مل رہی ہے (المرح والتمذیل جلد ۴ صفحہ ۲۹۲، تاریخ بغداد جلد ۶ صفحہ ۲۷۰، تقریب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۳۵۱، تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲۳۲، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین جلد ۱ صفحہ ۱۷۶)

۵۶۱۔ (۵) وَهْنُ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ

حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَفْتِيَهُ وَأُخْبِرُهُ، فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي اسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً، فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا؟ قَدْ مَنَعْنِي الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ. قَالَ: «أَنْعَتْ لَكَ الْكَرْسُفُ، فَإِنَّهُ يَذْهَبُ الدَّمُ». قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: «فَتَلْجِمِي». قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: «فَاتَّخِذِي ثَوْبًا». قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، إِنَّمَا أُتِجُ نَجَسًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَأْمُرُكَ بِأَمْرَيْنِ، أَبَهُمَا صَنَعْتَ أَجْزَأَ عَنكَ مِنَ الْآخِرِ، وَإِنْ قَوَيْتَ عَلَيْهِمَا، فَانْتَ أَعْلَمُ». قَالَ لَهَا: «إِنَّمَا هَذِهِ رَكْضَةٌ مِنَ رَكْضَاتِ الشَّيْطَانِ، فَتَحْيِضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ رَفِي عِلْمِ اللَّهِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي، حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكَ قَدْ طَهَرْتَ وَاسْتَقَابَ، فَصَلِّي ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، وَأَيَّامَهَا، وَصُومِي؛ فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِئُكَ. وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحْيِضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهَرْنَ. بِمِثْقَاتِ حَيْضَتَيْنِ وَطَهْرَتَيْنِ. وَإِنْ قَوَيْتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ، فَتَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ: الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَتُؤَخِّرِي الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِي الْعِشَاءَ، ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، فَافْعَلِي. وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي؛ وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذَلِكَ». قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَهَذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۸: مَحَبَّتِ بنتِ محض رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں شدید قسم کے استحاضہ میں مبتلا تھی۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ میں آپ کو صورتِ حال سے آگاہ کر کے آپ سے فتویٰ طلب کروں لیکن میں نے آپ کو اپنی بہن زینب بنت محض کے گھر میں پایا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں شدید قسم کے استحاضہ میں مبتلا ہوں! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ اس استحاضہ نے تو مجھے نماز ادا کرنے اور روزہ رکھنے سے روک دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں تیرے لئے روٹی (کے استعمال) کو ضروری خیال کرتا ہوں، روٹی کا استعمال خون کو ختم کر دے گا۔ زینب نے عرض کیا: خون اس سے زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا: تو (شرمگاہ) پر مضبوطی سے کپڑا باندھ لے۔ زینب نے عرض کیا: وہ تو اس سے کہیں زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا: تو ایک کپڑا مزید رکھ لے۔ اس نے عرض کیا: وہ تو (مہلک کی حد سے بھی) بہت زیادہ ہے، میرا خون (تو تیزی کے ساتھ) بہتا ہے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے دو کالوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے جو تو کرے گی تجھے کفایت کرے گا اور اگر تو ان دونوں کے کرنے پر قدرت رکھے تو پھر تو خوب جانتی ہے۔ آپ نے اس سے کہا کہ یہ خون کا بہنا شیطان کی جانب سے (پیش آنے والی) مصیبتوں میں سے ایک مصیبت ہے تو چھ یا سات روز کو اللہ کے علم کے موافق حیض شمار کر کے بعد ازاں غسل کر یہاں تک کہ جب تو محسوس کرے کہ تو پاک ہو چکی ہے اور بالکل صاف ہو چکی ہے تو تیس یا چوبیس رات اور دن نماز ادا کر اور روزے رکھ۔ یہ تجھے کافی ہیں اور اسی طرح ہر ماہ کر جیسا کہ عورتیں حیض والی ہوتی ہیں اور جیسا کہ وہ اپنے اپنے وقت پر حیض سے پاک ہوتی ہیں

اور اگر تجھے قدرت حاصل ہو کہ تو ظہر کی نماز کو مؤخر کرے اور عصر کی نماز جلد ادا کرے پس تو غسل کر کے ظہر اور عصر کو جمع کر کے ادا کر اور مغرب کی نماز کو تاخیر کے ساتھ اور عشاء کی نماز کو جلدی ادا کر اور غسل کر کے ان دونوں کو جمع کر کے ادا کر اور فجر کی نماز کے لئے غسل کر اور اگر تجھے روزہ رکھنے پر قدرت ہو تو روزہ بھی رکھ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دونوں کاموں میں سے یہ کام مجھے زیادہ پسند ہے۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی)

الفصل الثالث

۵۶۲۔ (۶) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ؛ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حَبِيشٍ اسْتَحْبِضَتْ مِنْكَ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سُبْحَانَ اللَّهِ! إِنَّ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ. لَتَلْجِسَ فِي مَرْكَبٍ، فَإِذَا زَأَتْ صَفَارَةٌ فَوْقَ الْمَاءِ؛ فَلَتَغْتَسِلَ لِلظَّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتَغْتَسِلَ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتَغْتَسِلَ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتَوَضَّأَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ:

تیسری فصل

۵۶۳۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! فاطمہ بنت عیس اتنے سالوں سے استحاضہ (کی بیماری) میں مبتلا ہے اس نے نماز ادا نہیں کی۔ آپ نے فرمایا، تعجب ہے! یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ وہ ایک بڑے برتن میں بیٹھے جب اسے پانی کے رنگ میں زروی نظر آئے تو ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب اور عشاء کے لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے اور ان کے درمیان وضو کرے (ابوداؤد)

۵۶۳۔ (۷) رَوَى مُجَاهِدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَمَّا اسْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ، أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ.

۵۶۳۔ امام ابوداؤد نے ذکر کیا کہ مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ جب استحاضہ والی عورت پر (ہر نماز کے لئے) غسل کرنا دشوار ہو گیا تو آپ نے اس کو حکم دیا کہ وہ دو نمازوں کو جمع کر کے ادا کرے۔

وضاحت: مؤلف نے نفاس کے خون اور اس کے احکام کو بیان نہیں فرمایا اس لئے کہ نفاس کا خون دراصل حیض کا خون ہوتا ہے جو حمل کے دنوں میں بچے کی خوراک بنتا ہے اور باقی ماندہ خون بچے کی پیدائش پر آنا شروع ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن رہتا ہے۔ اس مدت میں عورت کے لئے نماز کی رخصت ہے البتہ روزوں

کی قضا ہوگی اور استحاضہ ایک بیماری ہے اس میں عورت ہر لمبہ کے چھ سات روز حیض کے دنوں کی علوت کے مطابق نماز نہ پڑھے اور مہینے کے دیگر دنوں میں ہر نماز کے لئے الگ الگ وضو کر کے نماز ادا کرے یا دونوں نمازوں کو جمع کرے اور غسل کرے یہ صورت زیادہ مناسب ہے (واللہ اعلم)

کِتَابُ الصَّلَاةِ

(نماز کے مسائل)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۵۶۴۔ (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ؛ مُكْفِرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبْتَ الْكَبَائِرَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اور جمعہ کی نماز اگلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے اگلے رمضان کے روزوں تک ان گناہوں کو مٹا دیں گے جو ان کے درمیانی عرصہ میں ہوئے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے (مسلم)

وضاحت: کبیرہ گناہوں کی معافی توبہ کے ساتھ ہے اور حقوق العباد میں کوئی کمی کی معافی یہ ہے کہ جس شخص کا حق غصب کیا ہے یا جس شخص کی عزت خاک میں ملائی ہے اس سے رابطہ قائم کر کے اس سے معافی طلب کی جائے وگرنہ فیملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے (واللہ اعلم)

۵۶۵۔ (۲) وَفَضْلُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بَيْنَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، هَلْ يَبْقَى مِنْ ذُرِّيَّةٍ شَيْءٌ؟» قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ ذُرِّيَّةٍ شَيْءٌ. قَالَ: «فَذَلِكَ بِمِثْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ بار غسل کرتا ہو تو کیا اس (کے بدن) پر کچھ میل پھیل رہی رہ جائے گی؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: اس (کے جسم) پر کچھ بھی میل پھیل باقی نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا: اسی طرح پانچ نمازوں کی مثل ہے اللہ ان کے ساتھ گناہوں کو معاف کر دے گا۔

(بخاری، مسلم)

۵۶۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک عورت کا ہوسہ لیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپؐ کو بتایا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (جس کا ترجمہ ہے) ”وَنَافِلُ الْوَقْتِ“ دن کے دونوں کناروں میں نماز اور رات کے اوقات میں نماز ادا کرنا یقیناً نیک کام بُرے کاموں کو ختم کر دیتے ہیں۔“ اس شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسولؐ کیا یہ (آیت) صرف میرے حق میں نازل ہوئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، (یہ آیت) میری تمام امت کے لئے ہے اور ایک روایت میں کہ (یہ آیت) ہر اس شخص کے بارے میں ہے جو میری امت میں سے یہ عمل کرے گا (بخاری، مسلم)

٥٦٧- (٤) وَهَنَ أَنَسِي ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ . قَالَ : وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ . وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ، قَامَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا ، فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللَّهِ . قَالَ : « أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا ؟ » قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : « فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ - أَوْحَدَكَ - . مُتَّقِ عَلَيْهِ . »

۵۶۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں حد (کے کام) کو پہنچا ہوں۔ آپ مجھ پر حد قائم کریں۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے اس کے بارے میں دریافت نہ کیا حتیٰ کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ اس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر چکے (تو) وہ شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے حد کا کام کیا ہے، مجھ پر اللہ کی کتاب (کا حکم) قائم فرمائیں۔ آپ نے (اس سے) کہا، کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، آپ نے فرمایا، اللہ نے تیرا گناہ یا حیرتی حد کو معاف کر دیا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ ایک ہی واقعہ ہے، سائل نے شدتِ خوف کی بناء پر اپنے فعل کو لائقِ حد سمجھا۔ پہلی حدیث

میں حد کا ذکر نہیں ہے اور ایک روایت میں وضاحت بھی ہے کہ میں نے بوسہ لیا ہے جملع نہیں کیا۔ اس حدیث میں اگرچہ اس شخص نے حد کا اقرار کیا ہے لیکن آپؐ نے اس سے وضاحت طلب نہیں کی۔ شاید اس لئے کہ آپؐ نے پردہ پوشی کو مناسب سمجھا ہے۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث پر اس باب کا انعقاد کیا ہے کہ جب کوئی شخص حد کا اقرار کرے اور اس کی وضاحت نہ کرے تو امام اس پر پردہ پوشی کرے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اس کے تحت بیان کیا ہے کہ جب کوئی شخص حد کا اقرار کرے لیکن اس کی وضاحت نہ کرے تو خلیفہ وقت پر واجب نہیں ہے کہ اس پر حد قائم کرے بشرطیکہ وہ تائب ہو جائے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴)

۵۶۸ - (۵) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى؟ قَالَ: «الْصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَتْ». قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: «بِرُّ الْوَالِدَيْنِ». قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: «الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ، وَلَوْ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ فرمایا: ماں باپ سے نیکی کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ راوی نے بیان کیا کہ آپؐ نے مجھے یہ باتیں بتائیں اور اگر میں آپؐ سے مزید دریافت کرتا تو آپؐ مجھے زیادہ (معلومات) دیتے (بخاری، مسلم)

۵۶۹ - (۶) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ نَزْكُ الصَّلَاةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلم) بدے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے (مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز چھوڑنا کفر کے تقاضوں میں سے ہے اور اس بات پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ جو شخص نماز کے وجوب کا انکار کرتا ہے تو وہ کافر ہے۔ اگر وہ سُستی کے ساتھ نماز چھوڑتا ہے تو اس کو تڑیب و تڑیب کے ذریعہ نماز ادا کرنے کا علوی بتایا جائے۔ اگرچہ اس شخص کو بھی علماء کافر کہتے ہیں لیکن یہ بڑا کفر نہیں ہے اس لئے کہ کفر کے کئی مراتب ہیں۔ اس کفر کی وجہ سے وہ ہمیشہ ہیچہ دوزخ میں نہیں رہے گا (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۵۷۰ - (۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ إِفْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى، مَنْ أَحْسَنَ وَضَوَّاهُنَّ، وَصَلَّاهُنَّ لَوْ قُتِلَ، وَاتَمَّ

رُكُّوعَهُمْ وَخُسُوعَهُمْ، كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ. وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ
إِنْ شَاءَ غُفِرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذِّبَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ. وَرَوَى مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ.

دوسری فصل

۷۵۰: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو محض (ان کی ادائیگی کے لئے) اچھی طرح وضو کرتا ہے اور اوقات پر نمازیں ادا کرتا ہے اور رکوع درست طور پر کرتا ہے اور نماز خشوع کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اس کے لئے اللہ کا وعدہ ہے کہ اللہ اس کو معاف کرے گا اور جو محض یہ نہیں کرتا تو اس کے لئے اللہ کا وعدہ نہیں ہے۔ اگر اللہ چاہے تو اس کو معاف کرے گا اور اگر چاہے تو عذاب میں مبتلا کرے گا (احمد، ابوداؤد) اور مالک اور نسائی نے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

۵۷۱ - (۸) وَعَنْ أَبِي أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلُّوا خَمْسَكُمْ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ، وَادَّوْزَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ، وَأَطِيعُوا إِذَا أُمِرْكُمْ، تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۷۵۱: ابواسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ نمازیں ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور امیر کی اطاعت کرو۔ تم سلامتی کے ساتھ اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے (احمد، ترمذی)

۵۷۲ - (۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَأَضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَكَذَا رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ» عَنْهُ.

۷۵۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز چھوڑنے پر مار پیٹ کرو اور خواب گاہ میں ان کے بستر الگ کر دو (ابوداؤد، شرح السنہ)

وضاحت: دس سال کی عمر کے بچوں کے بستر جدا ہونے چاہئیں۔ لڑکوں کو ان کے بھائیوں سے اور بیٹیوں کو ان کی بہنوں سے الگ سلائے کا اہتمام کرنا چاہئے، ایک بستر میں نہ لیٹنے دیا جائے۔ اس لئے کہ اس عمر میں شہوت جنم لیتی ہے اور اخلاق کے خراب ہونے کا خطرہ رہتا ہے (واللہ اعلم)

۵۷۳- (۱۰) وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنْ سُبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ .

۵۷۳: اور مصابیح میں یہ حدیث ہبرۃ بن معبد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

۵۷۴- (۱۱) وَفِي بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا؛ فَقَدْ كَفَرَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۵۷۴: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ حمد جو ہمارے اور منافقین کے درمیان ہے، وہ نماز ہے جس شخص نے نماز کو ترک کر دیا وہ کافر ہو گیا۔

(احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جو شخص اسلام میں داخل ہو گیا خواہ وہ صحیح مسلمان ہے یا منافق وہ مسلمان تصور ہو گا۔ جب تک منافق نماز ادا کرتا رہے گا اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور جو شخص نماز ترک کر دے گا وہ اس وقت سے بری ہو گیا بلکہ وہ ترک نماز کی وجہ سے کافر ہو گیا اگرچہ یہ کفر بڑے درجہ کا نہیں ہے یعنی ایسا کفر نہیں ہے جو اس کو کھلیت اسلام سے خارج کر دے (واللہ اعلم)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۵۷۵- (۱۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ، وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسَهَا . فَأَنَا هَذَا، فَأَقْضِ فِي مَا شِئْتُ . فَقَالَ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ . قَالَ: وَلَمْ يَزِدْ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ شَيْئًا . فَقَامَ الرَّجُلُ، فَأَنْطَلَقَ . فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا فَدَعَاهُ، وَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ: «وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَرُلْفَاءَ مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِنُ السَّيِّئَاتِ، ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِينَ آمَنُوا» . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! هَذَا لَهُ خَاصَّةٌ؟ فَقَالَ: «بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً» رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

تیسری فصل

۵۷۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے مدینہ کے نواح میں ایک عورت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی ہے لیکن اس سے جملع نہیں کیا ہے۔ میں حاضر ہوں، میرے بارے میں آپ جو چاہیں فیصلہ کریں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: اللہ نے تیرا پردہ رکھا تھا کاش تو خود پردہ رکھتا۔ ابن مسعود

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کا جواب نہ دیا وہ شخص اٹھا اور چل دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اس نے اس کو بلایا۔ آپ نے اس پر یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور نماز پر مداومت کرو“ دن کے دونوں کناروں اور رات کے وقت میں۔ بلاشبہ نیک کام برے کاموں کو مٹا دیتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت حاصل کرنے والے ہیں“ حاضرین میں سے ایک شخص نے دریافت کیا اے اللہ کے نبی! کیا یہ حکم صرف اسی کے لئے خاص ہے۔ آپ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تمام لوگوں کے لئے ہے (مسلم)

۵۷۶ - (۱۳) وَفَنَ ابْنُ دِرَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ، وَالْوُرُقُ

يَتَهَافُتُ ، فَأَخَذَ بَعْضُ نَسَبٍ مِنْ شَجَرَةٍ . قَالَ : فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوُرُقُ يَتَهَافُتُ . قَالَ : فَقَالَ : « يَا أَبَا ذَرٍّ ! قُلْتُ : لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : « إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَافُتُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ ، كَمَا تَهَافُتُ هَذَا الْوُرُقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ » . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۵۷۶: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موسم سرما میں باہر تشریف لے گئے جب کہ (درختوں کے) پتے مسلسل گر رہے تھے آپ نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑیں (راوی نے بیان کیا) اس سے پتے تیزی کے ساتھ گرنے لگے۔ آپ نے فرمایا اے ابو ذر! میں نے جواب دیا حاضر ہوں۔ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”مسلم نماز ادا کرتا ہے، وہ نماز ادا کر کے اللہ کی رضا جوئی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ اس سے یوں گرتے ہیں جیسا کہ یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں (احمد)“

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مزاحم بن معلویہ النبی راوی مجہول ہے۔ اس کے پلوجو امام منذری نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۸۲، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۱۸۲)

۵۷۷ - (۱۴) وَفَنَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ : « مَنْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا ، غُفِرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ » . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۵۷۷: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دو رکعت نماز ادا کی، ان میں غفلت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہ معاف کر دے گا (احمد)

۵۷۸ - (۱۵) وَفَنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ

ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ : « مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا ، كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . وَمَنْ لَمْ يَحَافِظْ عَلَيْهَا ، لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةٌ ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ » .

وَهَامَانَ وَأَبِي بَنِي خُلَيْبٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالذَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۷۸: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ایک دن نماز کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا، جس شخص نے نماز پر بیٹھنے کی اختیار کی نماز اس کے لئے روشنی، دلیل اور قیامت کے دن نجات کا باعث ہوگی اور جس شخص نے نماز پر بیٹھنے کی اختیار نہ کی تو نماز اس کے لئے روشنی، دلیل اور نجات کا باعث نہ ہوگی اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہلن اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (احمد، دارمی، بیہقی، شعب الایمان)

۵۷۹ - (۱۶) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُبَيْقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ، لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرُ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ الْبُزْجِيُّ. شرح ترجمہ

۵۷۹: عبد اللہ بن شُبَیْق سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے اس کو غسل کی کیفیت سے آگاہ کیا بعد ازاں آپ نے فرمایا تم روٹی وغیرہ کا پہلا جو کھانا کھانا ہو، اس کو وہاں لگو اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔ اس نے تعجب سے دریافت کیا کہ اس کے ساتھ میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا۔ اس کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرو۔ اس نے (پھر) دریافت کیا کہ میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا، تعجب ہے اس کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرو (عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے اس کو کھینچ کر اپنے قریب کیا اور اس سے کہا، اس کو خون کے نشان کی جگہ پر لگو یعنی شرمگاہ اور جمل جمل خون لگا تھا وہاں خوشبو ملے (بخاری، مسلم)

۵۸۰ - (۱۷) وَهْنُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي «أَنْ لَا تُشْرِكَ

بِاللَّهِ شَيْئًا، وَإِنْ قُطِعَتْ وَحُرِّقَتْ. وَلَا تُتْرَكَ صَلَاةُ مَكْتُوبَةٍ مُتَعَمِّدًا؛ فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ. وَلَا تُشْرَبِ الْخُمْرُ؛ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۵۸۰: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل نے مجھے وصیت کی ہے کہ تجھے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا ہو گا اگرچہ حیرے (جسم کے) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور تو چلایا جائے اور تو فرض نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا پس جو شخص فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے تو اس سے امن و امان ختم ہو گیا اور تو شراب نہ پینا اس لئے کہ شراب ہر برائی کی چابی ہے (ابن ماجہ)

(۱) بَابُ الْمَوَاقِيتِ

(نمازوں کے اوقات)

الفصل الأول

۵۸۱- (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ، وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطَوْلِهِ، مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ. وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ الشَّمْسُ. وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ. وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ. وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكَ عَنِ الصَّلَاةِ؛ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۸۱: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظہر کی نماز کا وقت جب سورج ڈھل جائے یعنی زوال کا وقت ختم ہو جائے اور (اس وقت تک رہے گا) جب آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے (یعنی) جب تک عصر کا وقت نہ ہو اور عصر کا وقت اس وقت تک رہے گا جب تک کہ سورج درود نہ ہو جائے اور مغرب کی نماز کا وقت (اس وقت تک شروع نہیں ہو گا) جب تک سرفی غائب نہ ہو جائے اور عشاء کی نماز کا وقت آدمی رات تک ہے اور صبح کی نماز کا وقت فجر کے ظاہر ہونے سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک ہے (طلوع شمس کے وقت) نماز ادا کرنے سے رک جلاؤ اس لئے کہ سورج شیطان کے دو سیگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے (مسلم)

وضاحت: عشاء کی نماز کا مستحب وقت رات کے تیسرے حصے تک ہے البتہ جواز کا وقت آدمی رات تک ہے۔ (مرطت جلد ۲ صفحہ ۱۸)

۵۸۲- (۲) وَفَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ. فَقَالَ لَهُ: «صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ» - يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ - . فَلَمَّا زَالَتْ الشَّمْسُ أَمَرَ بِإِلَاقَةِ فَادَنٍ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مَرْتَفِعَةٌ بَيَاضًا نَقِيَّةً، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ

حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ. فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمَ الثَّانِي أَمَرَهُ: «فَابْرِدْ بِالظُّهْرِ». فَابْرِدَ بِهَا. فَانْعَمَ أَنْ يَبْرِدَ بِهَا. وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ. أَخْرَجَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ. وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاسْتَفَرَّ بِهَا. ثُمَّ قَالَ: «أَيُّ السَّائِلِ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟». فَقَالَ الرَّجُلُ: «أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۲: مزیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا آپ نے اس سے کہ آپ ہمارے ساتھ دو روز نمازیں ادا کریں۔ جب سورج زائل ہوا تو آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ اس نے اذان کی۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، اس نے ظہر (کی نماز) کی اقامت کی۔ پھر اس کو حکم دیا، اس نے عصر کی اقامت کی جب کہ سورج بلند سفید اور صاف تھا۔ پھر اس کو حکم دیا، اس نے مغرب کی اقامت کی جب سورج غروب ہو گیا۔ پھر اس کو حکم دیا، اس نے عشاء کی اقامت کی جب سرخی غائب ہو گئی۔ پھر اس کو حکم دیا، اس نے فجر کی اقامت کی جب صبح صادق ظاہر ہوئی لیکن جب دو سرا دن ہوا تو اس کو حکم دیا کہ وہ اس کو یعنی ظہر کو ٹھنڈا کرے چنانچہ اس نے اچھی طرح اس کو ٹھنڈا کیا اور عصر کی نماز کی اقامت کرائی جبکہ سورج اونچا تھا، اس کو پہلے دن سے تاخیر سے ادا کیا اور مغرب کی نماز سرخی غائب ہونے سے پہلے ادا کی اور عشاء کی نماز رات کے تیسرے حصے کے بعد ادا کی اور فجر کی نماز خوب روشنی میں ادا کی۔ پھر آپ نے فرمایا، نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کرنے والا کمال ہے؟ اس شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں ہوں۔ آپ نے فرمایا، تمہاری نمازوں کے اوقات (وہ اوقات ہیں) جو ان اوقات کے درمیان ہیں جن کا تم نے مشاہدہ کیا ہے (مسلم)

وضاحت: پہلے دن اول وقت میں نماز کا اہتمام کیا گیا اور دوسرے دن آخری وقت میں نماز ادا کی گئی۔ معلوم ہوا کہ ان کے درمیان نمازوں کے اوقات ہیں (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۵۸۳- (۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمِنَى جِبْرِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ، فَصَلَّى بَيْنَ الظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشَّرَاكِ، وَصَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَصَلَّى بَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى بَيْنَ الْفَجْرِ حِينَ حَرَّمَ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ عَلَى الصَّائِمِ. فَلَمَّا كَانَ الْعَدُوُّ صَلَّى بَيْنَ الظُّهْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ، وَصَلَّى بَيْنَ الْعَصْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ، وَصَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلَّى بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَصَلَّى بَيْنَ الْفَجْرِ

فَاسْفَرُ. ثُمَّ التَفَتَ إِلَى فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ! هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ، وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقَّتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت اللہ کے پاس جبرائیلؑ صلی دو دن میری امامت کرائی۔ مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سلیہ اس کی مثل ہو گیا، مجھے مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ رکھنے والے (روزہ) انظار کرتا ہے، مجھے عشاء کی نماز پڑھائی جب سرفی غائب ہو گئی اور مجھے صبح کی نماز پڑھائی جب روزے دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ جب دوسرا دن ہوا تو جبرائیلؑ نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سلیہ اس کے برابر ہو گیا، مجھے عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سلیہ اس کے دو مثل ہو گیا، مجھے مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ دار نے (روزہ) انظار کر دیا، عشاء کی نماز رات کے تیسرے حصے (کے اختتام) پر ختم کی اور مجھے فجر کی نماز نہایت روشنی میں پڑھائی۔ بعد ازاں جبرائیلؑ نے میری جانب التفات کیا اور کہا: اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم یہ وقت آپ سے پہلے انبیاء کا ہے اور (نمازوں کے) اوقات ان دونوں وقتوں کے درمیان ہیں (ابوداؤد، ترمذی)

وضاحت: سورج کا سایہ مختلف شہروں میں مختلف ہوتا ہے جو شرخط استواء کے قریب ہے وہاں سلیہ کم ہوتا ہے اور جو شرخط استواء سے دور ہوتا ہے وہاں سلیہ لمبا ہوتا ہے۔ مکہ مکرمہ ان شہروں میں سے ہے جن میں سلیہ کم ہوتا ہے۔ جب دن بہت لمبا ہو اور سورج کعبہ مکرمہ کے عین اوپر ہو تو کعبہ کا سلیہ نہیں ہوتا اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ذہن میں رہے کہ کعبہ مکرمہ کا وقوع روئے زمین میں بالکل درمیان میں ہے نیز یہ بھی خیال میں رہے کہ پہلے دن میں جبرائیلؑ نے جب نماز کا آغاز کیا ہے تو اس میں وقت کا ذکر ہے اور دوسرے دن جبرائیلؑ کے نماز پڑھانے سے مقصود نماز کا شروع کرنا نہیں ہے بلکہ نماز سے فارغ ہونا ہے اور وہ اس نماز کا آخری وقت ہے جیسا کہ ذکر ہے کہ عصر کی نماز پڑھائی جب سلیہ دو مثل ہو گیا یعنی یہاں عصر کی نماز کا اختتامی وقت بتایا گیا ہے جب کہ اس کا آغاز ایک مثل سے ہوتا ہے البتہ مغرب کی نماز کا وقت دونوں دنوں میں ایک ہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز کے وقت میں گنجائش نہیں ہے اور حدیث میں یہ وضاحت کہ یہ آپ سے پہلے انبیاء کے اوقات ہیں۔ اس سے مقصود مکمل مشابہت نہیں ہے، مقصود صرف نمازوں کے اول و آخر اوقات ہیں (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۵۸۴- (۴) عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْرَجَ الْعَصْرَ شَيْئًا ، فَقَالَ لَهُ: عَزْوَةٌ: أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إَعْلَمَ مَا تَقُولُ يَا عَزْوَةٌ! فَقَالَ: سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، بِحَسَبِ بِأَصَابِعِهِ خُمُسَ صَلَوَاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ»

تیسری فصل

۵۸۴: ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے عصر کی نماز کو (وقت سے) ذرا مؤخر کر دیا۔ عروہؒ نے ان سے کہا، خیال کیجئے بلاشبہ جبرائیلؑ نازل ہوئے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کر والی تھی۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ان سے کہا، ہوش سے بات کرو اے عروہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ عروہؒ نے بیان کیا، میں نے بشیر بن ابی مسعودؒ سے سنا اس نے کہا کہ میں نے ابو مسعودؒ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جبرائیلؑ (آسمان سے) نازل ہوئے انہوں نے میری امامت کرائی۔ میں نے ان کی امامت میں نماز ادا کی (یہ جملہ پانچ مرتبہ دہرایا)

۵۸۵ - (۵) وَهَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عُمَالِهِ أَنْ أَمَمَ أُمُورَكُمْ عِنْدِي الصَّلَاةُ؛ مَنْ حَفَظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِينَهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ بِلَا سِوَاهَا أَضْيَعُ. ثُمَّ كَتَبَ: أَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ أَنْ كَانَ الْفَيْءُ ذِرَاعًا، إِلَى أَنْ يَكُونُ ظِلُّ أَحَدِكُمْ مِثْلَهُ، وَالْعَصْرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً بَيَضَاءً نَبِيَّةً قَدَرًا مَا يَسِيرُ الرَّابِئُ فَرَسَخَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةَ قَبْلِ مَغِيبِ الشَّمْسِ، وَالْمَغْرِبُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ، وَالْعِشَاءُ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ، وَالصُّبْحُ وَالنَّجُومُ بَادِيَةٌ مُشْبِكَةٌ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۵۸۵: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے امراء کی جانب خط لکھ کہ میرے نزدیک تمہارے تمام کاموں میں سے زیادہ اہمیت نماز کو ہے جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اور اس پر ہتھی اختیارات کی اس نے اپنا دین محفوظ کر لیا اور جس شخص نے نماز کو ضائع کر دیا وہ اس کے علاوہ دیگر امور کو زیادہ ضائع کرے گا۔ پھر تحریر کیا کہ ظہر کی نماز ادا کرو جب سلیہ ایک ہاتھ کے برابر ہو یہاں تک کہ تم میں سے ہر شخص کا سلیہ اس کے برابر ہو جائے اور عصر کی نماز ادا کرو جب سورج بلند سفید صاف ہو کر سورج غروب ہونے سے پہلے سواچھ میل یا نو میل کی مسافت طے کرے اور مغرب کی نماز ادا کرو جب سورج غروب ہو جائے اور عشاء کی نماز ادا کرو جب سرخی ہو جائے اور رات کے تیسرے حصہ تک ادا کرو پس جو شخص عشاء کی نماز سے قبل نیند میں چلا جائے اس کی آنکھ کو آرام حاصل نہ ہو پس صبح کی نماز ادا کرو جب ستارے ظاہر ہوں اور ایک دوسرے میں ملے جڑے ہوں (مالک)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اختلال ہے۔ مایع کی عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔
(مرعات جلد ۲ صفحہ ۲۷)

۵۸۶- (۶) وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرِ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خُمُسَةِ أَقْدَامٍ، وَفِي الشِّتَاءِ خُمُسَةُ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ ۱

۵۸۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی نماز پڑھنے کا وقت گرمیوں میں تین قدموں سے لے کر پانچ قدموں تک سلیہ ہوتا اور سردیوں میں پانچ قدموں سے لے کر سات قدموں تک ہوتا (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: گرمیوں میں ظہر کی نماز ادا کرنے کا وقت اس وقت شروع ہو گا جب انسان کا سلیہ اس کے تین قدموں سے لے کر پانچ قدموں تک ہو اور سردیوں میں اس کا سلیہ پانچ قدموں سے لے کر سات قدموں تک ہو یعنی اصلی سلیہ اور زائد سلیہ دونوں کا مجموعہ یہ ہو (واللہ اعلم)

(۲) بَابُ تَعْجِيلِ الصَّلَوَاتِ

فرض نمازیں جلدی (اول وقت پر) ادا کرنا

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۸۷- (۱) وَهَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدَنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ، وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُونَهَا النُّعْمَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا، وَكَانَ يَنْفِلُ مِنْ صَلَاةِ الْعَدَاوِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهُ وَيَقْرَأُ بِالسَّيِّئِينَ إِلَى الْمِائَةِ. وَفِي رَوَايَةٍ: وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۸۷: سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد ابو بززہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ میرے والد نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں (الجماعۃ اوقات کے) کیسے ادا کرتے تھے؟ انہوں نے بیان کیا، آپ سخت گرمی والی (یعنی ظہر کی) نماز کو جسے تم پہلی نماز کہتے ہو جب سورج زائل ہو جاتا تو ادا کرتے تھے اور (پھر) عصر کی نماز ادا کرتے، پھر ہم میں سے کوئی شخص جب مدینہ منورہ کے کنارے اپنے گھر میں آتا تو (اس وقت بھی) سورج روشن ہوتا تھا اور مغرب کی نماز کے بارے میں آپ نے جو فرمایا، وہ میں بھول گیا ہوں اور آپ اچھا جانتے تھے کہ عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا جائے جسے تم اندھیرے والی نماز کہتے ہو اور آپ عشاء کی نماز سے پہلے نیند کرنے اور عشاء کی نماز کے بعد (نُفُوی) باتوں کو مکروہ جانتے تھے اور آپ صبح کی نماز کے بعد جب (مقتدیوں کی جانب چہرہ مبارک) پھیرتے تو ہر شخص اپنے قریب والے کو پہچان لیتا تھا اور آپ ساتھ آیات سے سو آیات تک تلاوت فرماتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے اگر عشاء کی نماز رات کے تیسرے حصہ تک مؤخر ہو جائے اور عشاء کی نماز سے پہلے نیند کرنے کو اچھا نہیں جانتے تھے اور عشاء کے بعد نُفُوی باتوں کو اچھا نہیں جانتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۸۸ - (۲) وَفَنَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةً، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجِبَتْ، وَالْعِشَاءَ: إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَلًا، وَإِذَا قَلُّوا آخَرَ، وَالصُّبْحَ بَقْلَسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۸: محمد بن عمرو بن حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبد اللہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کے اوقات) کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے بیان کیا کہ آپ ظہر (کی نماز) نوال کے ساتھ ہی پڑھا کرتے تھے اور عصر (کی نماز) اس حال میں کہ سورج تیز روشنی والا ہوتا اور مغرب (کی نماز) جب سورج غروب ہو جاتا اور عشاء (کی نماز) جب لوگ کثرت کے ساتھ ہوتے تو جلدی ادا کرتے اور جب لوگ کم ہوتے تو تاخیر سے ادا کرتے اور صبح (کی نماز) اندھیرے میں ادا کرتے (بخاری، مسلم)

۵۸۹ - (۳) وَفَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْظُّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ.

۵۸۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں (ظہر کی نماز) نصف التبار کے بعد ادا کرتے تو ہم گرمی سے بچو اختیار کرتے ہوئے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے (بخاری، مسلم) البتہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

۵۹۰ - (۴) وَفَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ».

۵۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرو۔

۵۹۱ - (۵) وَفَنَ رَوَايَةُ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ «بِالظُّهْرِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَحْجِ جَهَنَّمَ، وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: رَبِّ! أَكَلْتُ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفْسَيْنِ: نَفْسٍ فِي الشِّتَاءِ، وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ، أَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ التَّزْمِيرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفَنَ رَوَايَةُ لِلْبُخَارِيِّ: «فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُومِهَا، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيرِهَا».

۵۹۱: اور بخاری کی روایت میں جو ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں ہے کہ نماز ظہر کو (ٹھنڈا کرو) اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش مارنے سے ہے اور دوزخ نے اپنے رب کی بارگاہ میں شکوہ کیا اس نے کہا: اے میرے پروردگار! میرا بعض بعض کو جلا رہا ہے اللہ نے اس کو دو سانسوں کی اجازت دی۔

ایک سانس (موسم) سرما میں اور دوسری سانس (موسم) گرما میں۔ یہ شدید گرمی ہے جو تم محسوس کرتے ہو اور یہ شدید ٹھنڈک ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔ (بخاری، مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ شدید گرمی جو تم محسوس کرتے ہو دونوں کی گرم ٹو سے ہے اور شدید سردی جو تم محسوس کرتے ہو وہ اس کی ٹھنڈک سے ہے۔

وضاحت: ظہر کی نماز میں تاخیر کرنے کا سبب یہ ہے کہ گرمی کا زور کم ہو جائے تاکہ نمازی کو مشقت نہ ہو دنیا کی شدید ترین گرمی اور شدید ترین سردی دونوں کی گرمی و سردی کا ایک نمونہ ہے (واللہ اعلم)

۵۹۲۔ (۶) وَمَنْ أَنَسَ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً حَتَّىٰ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبِ إِلَى الْعَوَالِي، فَيَأْتِيهِمُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً، وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرتے جب کہ سورج اونچا صاف رنگ والا ہوتا۔ عوالی (بستیوں) کی جانب عصر کی نماز کے بعد جانے والا جب وہیں پہنچتا تو سورج بھی بلند ہوتا تھا اور بعض عوالی (بستیاں) مدینہ الرسول سے چار میل یا اس کے قریب قریب تھیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: مدینہ الرسول سے عوالی بستیوں کی مسافت کے بارے میں بیان امام ذہری کا قول ہے (واللہ اعلم)

۵۹۳۔ (۷) وَمَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بِكَ صَلَاةِ الْمَنَافِقِ: يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ، حَتَّىٰ إِذَا أَصْفَرَتْ، وَكَانَتْ بَيْنَ قُرْنَيْ الشَّيْطَانِ؛ قَامَ فَتَقَرَّرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهُ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا». رواه مسلم.

۵۹۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ منافق کی نماز ہے، وہ بیٹھا رہتا ہے، سورج (کے غروب ہونے) کا انتظار کرتا ہے۔ جب سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے (سر کے) دونوں کناروں کے درمیان ہوتا ہے تو منافق (نماز کے لئے) کھڑا ہوتا ہے اور جلدی جلدی چار رکعت ادا کرتا ہے ان میں بہت ہی کم اللہ کا ذکر کرتا ہے (مسلم)

وضاحت: بلاغہ عصر کی نماز میں تاخیر جائز نہیں اور چونکہ شیطان سورج کے طلوع، غروب اور زوال کے وقت سورج کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تاکہ سورج کی عبوت کرنے والوں کی عبوت اس کے لئے ہو۔ حدیث میں منافق کی نماز کو پرندے کے زمین سے دانہ اٹھانے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ جس طرح پرندہ ٹھوٹکیں مارتا ہے اسی طرح منافق نماز جلدی جلدی ادا کرتا ہے، اس کی نماز میں اطمینان و اعتدال مفقود ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

۵۹۴- (۸) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الَّذِي تَعَوَّهَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَكَانَتْهُمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۵۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص سے عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا اس کا گھر اور مال تباہ و برباد ہو گیا (بخاری، مسلم)

۵۹۵- (۹) وَهْنُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَقَدْ خِطَّ عَمَلَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۵: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے عصر کی نماز کو ترک کیا اس کے اعمال خلیق ہو گئے (بخاری)

۵۹۶- (۱۰) وَهْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيَنْصَرِفُ مَوَاقِعَ نَبَلَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۶: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرتے ہیں ہم میں سے ایک شخص جب نماز سے فارغ ہوتا تو وہ اپنے تیروں کے گرنے کے مقام کو دیکھتا تھا (بخاری، مسلم)

۵۹۷- (۱۱) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانُوا يُصَلُّونَ الْعَتَمَةَ، فَيَمَّا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّمْسُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشاء کی نماز سرخی غائب ہونے کے بعد رات کو تیسرے حصہ تک ادا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۹۸- (۱۲) وَهْنُهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ، فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِعَاتٍ بِمِرْوَطِهِنَّ، مَا يَعْرِفْنَ مِنَ الْغُلَسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرتے۔ عورتیں (آپ کے ساتھ نماز ادا کر کے) واپس جاتیں وہ اپنی چادروں میں لپیٹی ہوتی تھیں اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: فجر کی نماز اندھیرے میں ہوتی تھی یہی وجہ ہے کہ نماز سے فراغت کے بعد بھی یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ جو عورتیں چادروں میں لپیٹی ہوئی ہیں کون ہیں۔ مثلاً وہ نہن ہے یا اتم سکتہ ہے یا خولہ ہے وغیرہ۔

۵۹۹- (۱۳) وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَزَيْدُ بْنُ نَابِتٍ، تَسَحَّرَا، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُورِهِمَا؛ قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلَّى. قُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَائِغِهِمَا مِنْ سُحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: قَدَرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۹: قتلہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سحری کا کھانا کھایا۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی ادائیگی کے لئے اٹھے۔ آپ نے نماز کی امامت فرمائی۔ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ان کے سحری سے فراغت اور نماز میں داخل ہونے کے درمیان کتنا وقت تھا؟ انہوں نے بتایا: بس اتنا وقت کہ کوئی شخص پچاس آیات تلاوت کر پائے (بخاری)

۶۰۰- (۱۴) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمْرَاءٌ يُمَيِّنُونَ الصَّلَاةَ - أَوْ قَالَ: يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟ - قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «صَلِّ الصَّلَاةَ لَوَقْتِهَا. فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا مَعَهُمْ؛ فَصَلِّ، فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۰: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کیا اور فرمایا: تمرا کیا حال ہو گا جب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے جو نماز تاخیر سے ادا کریں گے گویا کہ وہ نماز کو موار کی شکل میں پیش کریں گے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نماز وقت پر ادا کرنا، اگر ان کے ساتھ بھی نماز مل جائے تو پھر ادا کرنا وہ تیری لعل نماز ہوگی (مسلم)

۶۰۱- (۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ؛ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ. وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرِبَ الشَّمْسُ؛ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت کو ادا کر لیا اس نے صبح کی نماز کو ادا کر لیا اور جس شخص نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو ادا کر لیا۔ اس نے عصر (کی نماز) کو ادا کر لیا۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: اراداً نماز کی ادائیگی میں تاخیر جائز نہیں البتہ اگر عذر لاحق ہو گیا یا بھول ہو گئی تو یہ حکم اس کے لئے ہے (واللہ اعلم)

۶۰۲ - (۱۶) وَمَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَلْيُسِّمْ صَلَاتَهُ. وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَلْيُسِّمْ صَلَاتَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص عصر کی نماز کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کر لے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی نماز مکمل کرے اور جب سورج کے طلوع ہونے سے پہلے صبح کی نماز سے ایک رکعت ادا کر لے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے (بخاری)

۶۰۳ - (۱۷) وَمَنْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ نَسِيَ صَلَاةً، أَوْ نَامَ عَنْهَا، فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يَصِلِيَّهَا إِذَا ذَكَرَهَا». وَفِي رَوَايَةٍ: «لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز (ادا کرنا) بھول جائے یا سو جائے اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب اس کو یاد آئے تو ادا کرے اور ایک روایت میں ہے بس اس کا کفارہ یہی ہے (بخاری، مسلم)

۶۰۴ - (۱۸) وَمَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ، إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقْظَةِ. فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا، فَلْيَصِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۴: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیند میں کوئی کوتاہی نہیں، مگر نہ تو بیداری میں ہے جب تم میں سے کوئی شخص نماز بھول جائے یا سو جائے تو جب اسے نماز یاد آئے تو نماز ادا کرے۔ ارشادِ ربّانی ہے ”نماز ادا کرو جس وقت میری یاد آئے“ (مسلم)

الفصل الثانی

۶۰۵ - (۱۹) مَنْ عَلِيَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَا عَلِيُّ! ثَلَاثٌ لَا تُؤَخَّرُ مَا: الصَّلَاةُ إِذَا أَتَتْ، وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالْأَيْمُ إِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری قسط

۶۰۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے علی! تین کام اہم ہیں ان میں تاخیر نہ کرنا۔ نماز جب اس کا وقت آجائے، جنازہ جب حاضر ہو جائے اور وہ عورت جو بلا خلوند ہے جب تو اس کا جوڑ پائے (ترمذی)

مباحثہ: معنی کے لحاظ سے حدیث صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۹۲)

۶۰۶- (۲۰) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْوَقْتُ أَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللَّهِ، وَالْوَقْتُ الْآخَرُ عَفْوُ اللَّهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز کا وقت اللہ کی رضا (کا موجب) ہے اور آخری وقت اللہ کے غم و کرم (کا موجب) ہے (ترمذی)

مباحثہ: اس حدیث کی سند میں یعقوب بن ولید راوی مکرر الحدیث ہے اس لئے حدیث ساقط الاعتبار ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۹۲)

۶۰۷- (۲۱) وَهْنُ أُمِّ فَرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ ضَلُّ؟ قَالَ: «الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَا يُرْوَى الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ، وَهُوَ سَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۶۰۷: اُمّ فروہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ناسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اول وقت نماز ادا کرنا۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ یہ عبد اللہ بن عمر عمری (راوی) سے ہی منقول ہے جب کہ یہ راوی شیعین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

مباحثہ: یہ حدیث شواہد کی بناء پر صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۹۳-۱۹۲)

۶۰۸- (۲۲) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَاةً نَتَيْهَا الْآخِرَ مَرَّتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ تَعَالَى: رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز اس کے بعد دو بار ادا نہیں کی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو فوت کر لیا (ترمذی)

وضاحت: معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک بار آخری وقت میں تمام نمازیں ادا کیں۔ جب ایک شخص نے آپ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ تم یہاں ہمارے پاس رہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو تعلیم دینے کے لئے دوسرے روز تمام نمازیں آخری وقت میں ادا کیں (واللہ اعلم)

۶۰۹ - (۲۳) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ أُمْنِي بِخَيْرٍ - أَوْ قَالَ: عَلَى الْفِطْرَةِ - مَا لَمْ يُؤَخَّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَسْتَبِكَ النَّجُومُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۶۰۹: ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشہ میری امت خیر پر رہے گی یا فرمایا کہ فطرت پر رہے گی جب تک کہ مغرب کی نماز کو ستاروں کے ظاہر ہونے تک موخر نہیں کرے گی (ابوداؤد)

۶۱۰ - (۲۴) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ

۶۱۰: نیز اس حدیث کو امام دارمی نے عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔

۶۱۱ - (۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمْنِي لَا مَرْتَبَهُمْ أَنْ يُؤَخَّرُوا الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ يَصِفِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۶۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈالوں گا تو میں انہیں حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز کو رات کے ٹکٹ یا آدمی رات تک تاخیر سے ادا کرتے (احمد ترمذی، ابن ماجہ)

۶۱۲ - (۲۶) وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اعْتَمُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّكُمْ قَدْ فَضَّلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ، وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۶۱۲: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس (عشاء کی) نماز کو تاخیر سے ادا کرو بلاشبہ تمہیں اس نماز کی وجہ سے دیگر امتوں پر فضیلت عطا کی گئی ہے اور تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز ادا نہیں کی (ابوداؤد)

۶۱۳ - (۲۷) وَعَنْ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَلَاثَةِ. رَوَاهُ أَبُو

دَاوُدَ، وَالذَّارِمِيَّ

۶۱۳: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عشاء کی نماز کے وقت کا مجھے خوب علم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز تیسری رات کے چاند کے غروب ہونے کے وقت ادا کرتے تھے۔ (ابوداؤد، داری)

۶۱۴ - (۲۸) وَهَنَّ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ، فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالذَّارِمِيُّ. وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ: «إِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ».

۶۱۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر کی نماز روشن کر کے ادا کرو اس لئے کہ فجر کو روشن کرنے میں ثواب زیادہ ہے (ترمذی، ابوداؤد، داری) اور نسائی میں یہ الفاظ کہ "اس کا ثواب زیادہ ہے" نہیں ہیں۔

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ صبح کی نماز اندھیرے میں شروع کی جائے اور قرأت طویل ہو اور نماز اس وقت ختم کی جائے جب روشنی ہو جائے تاہم اندھیرے میں شروع کرنے سے مقصود یہ ہے کہ جب فجر کے طلوع ہونے کا یقین ہو جائے تو تب نماز کا آغاز کیا جائے۔ اگر یہ نماز صبح وقت پر ادا ہو تو اس کا ثواب زیادہ ہو گا۔ (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۶۱۵ - (۲۹) وَهَنَّ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيُ الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجُزُورُ فَتُقَسَّمُ عَشْرُ قِسْمٍ، ثُمَّ تُطْبَخُ، فَتَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۶۱۵: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ادا کرتے پھر ہم اونٹنی ذبح کرتے اس (کے گوشت) کو دس حصوں میں تقسیم کرتے پھر اس کو پکایا جاتا ہم سورج غروب ہونے سے پہلے بننا ہوا گوشت کھا لیتے تھے (بخاری، مسلم)

۶۱۶ - (۳۰) وَهَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَكُنَّا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ. فَخَرَجَ إِلَيْنَا جَيْشٌ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ، فَلَا نَذَرِي: أَشْيَى؟ شَغْلُهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَقَالَ جَيْشٌ خَرَجَ: «إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُونَ صَلَاةَ مَا يَنْتَظَرُهَا أَهْلُ

دِينِ غَيْرُكُمْ، وَلَوْلَا اَنْ يَنْقَلَّ عَلَى اُمْنِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ. ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَدِّنَ، فَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۶: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم مسجد میں تھے۔ عشاء کی نماز (ادا کرنے) کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے آنے) کے انتظار میں تھے۔ آپ ہمارے ہاں آئے جب رات کا تیسرا حصہ گزر گیا تھا یا اس کے بعد (آئے) ہم نہیں جانتے کہ آپ کے اہل خانہ نے کسی چیز میں آپ کو مشغول رکھا یا اس کے علاوہ کوئی اور سبب تھا (کہ آپ اصل وقت پر تشریف نہ لائے) جب آپ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: تم ایسی نماز کے انتظار میں ہو کہ تمہارے سوا (کوئی دوسرے) دین والے اس کے انتظار میں نہیں ہیں اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اس قدر تاخیر سے میری اُمت پر بوجھ ہو گا تو میں انہیں ہمیشہ اس وقت نماز پڑھاتا پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا، اس نے نماز کی تکبیر کی اور آپ نے نماز پڑھی (مسلم)

۶۱۷- (۳۱) وَهْنُ جَابِرِ بْنِ سُمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الصَّلَاةَ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ، وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَنْمَةَ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ شَيْئًا، وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۷: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری نمازوں کے (اوکلت کے) مطابق نمازیں ادا کرتے البتہ عشاء کی نماز تمہاری نماز کے وقت سے ذرا تاخیر سے ادا کرتے اور (جب آپ امام ہوتے) نماز میں تخفیف کرتے (مسلم)

۶۱۸- (۳۲) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَنْمَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى مَضَى نَحْوُ ثَمَنِ شَطْرِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: «خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ»، فَاخَذْنَا مَقَاعِدَنَا، فَقَالَ: «وَأَنْ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا وَأَخَذُوا مَضَاجِعَهُمْ، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظَرْتُمْ الصَّلَاةَ، وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ، لَأَخَّرْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَالتِّرْمِذِيُّ.

۶۱۸: ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں عشاء کی نماز ادا کی۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ جب آپ تشریف لائے تو قریباً رات آدھی ہو چکی تھی۔ آپ نے فرمایا: اپنی جگہوں پر رہو چنانچہ ہم اپنی اپنی جگہ پر رہے۔ آپ نے فرمایا: (اس مسجد کے علاوہ) لوگ نماز ادا کر چکے ہیں اور اپنی خواب گاہوں میں جا چکے ہیں اور تم نماز میں ہی رہے ہو، جب تک تم نماز کے انتظار میں رہے ہو اور اگر کمزور انسان کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو نصف رات تک مؤخر کر دیتا (ابوداؤد، نسائی)

۶۱۹- (۳۳) وَهَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلْبَطْهَرِ مِنْكُمْ، وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۱۹: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تم سے جلدی ادا کرتے تھے اور تم عصر کی نماز ان سے جلدی ادا کرتے ہو (احمد، ترمذی)۔

وضاحت: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مخاطب بظاہر صحابہ کرام ہیں اس لئے کہ صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں کر سکتے تھے۔ اُمّ سلمہ کا مقصد یہ ہے کہ جس قدر ظہر کی نماز میں اس کے اپنے وقت کے لحاظ سے قبیل چاہئے اس قدر عصر کی نماز میں اس کے اپنے وقت کے لحاظ قبیل نہیں چاہئے ورنہ ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ عصر کی نماز میں تاخیر مستحب ہے۔ البتہ حدیث اپنے مفہوم کے لحاظ سے مبہم ہے اس لئے کہ اجملی الفاظ میں سے کسی فیصلہ کن نتیجہ پر پہنچنا مشکل ہے۔ اس قسم کی مبہم حدیث کے بالمقابل بہت سی صحیح احادیث ثابت ہیں جن سے عصر کی نماز کا اول وقت میں ادا کرنا مستحب ثابت ہوتا ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۵۹)

۶۲۰- (۳۴) وَهَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ الْحَرُّ ابْرَدَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَلَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب گرمی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تاخیر سے ادا کرتے اور جب سردی ہوتی تو ظہر کی نماز جلدی سے ادا کرتے (نسائی)

۶۲۱- (۳۵) وَهَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي أُمْرَاءُ يَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءٌ عَنِ الصَّلَاةِ لَوْ قُبِهَا حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ قُبِهَا». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَصَلِّيَ مَعَهُمْ؛ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کیا اور فرمایا: میرے بعد تم پر امراء مسلط ہوں گے ان کے لئے وقت پر نمازوں کی ادائیگی سے چند امور رکاوٹ ہوں گے یہاں تک کہ (نمازوں کے) اوقات نہیں رہیں گے پس تم (اصل) اوقات پر نمازیں ادا کرو۔ ایک شخص نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں ان کے ساتھ نماز ادا کروں؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا (ابوداؤد)

۶۲۲- (۳۶) وَهَنْ قَبِيصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمْرَاءُ مِنْ بَعْدِي يُوجِرُونَ الصَّلَاةَ، فَهِيَ لَكُمْ، وَهِيَ عَلَيْهِمْ؛ فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلُّوا الْبَقْلَةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۳۲: تیمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے بعد تم پر ایسے امراء (امیر) بنیں گے جو نمازیں تاخیر سے پڑھائیں گے۔ تمہاری نمازیں تمہارے لئے (نفع دینے والی) ہوں گی اور ان کی نمازیں انکے لئے (نقصان دہ) ہوں گی پس تم ان کی امامت میں نماز ادا کرو جب تک وہ قبلہ کی جانب (رخ کر کے) نماز ادا کرتے رہیں (ابوداؤد)

۶۲۳ - (۳۷) وَفِي عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخَبَّارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مُحْصَرٌّ، فَقَالَ: إِنَّكَ إِمَامٌ عَامَّةٌ، وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرَى، وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامٌ فَتَنَةٌ، وَتَخْرُجُ فَقَالَ: الصَّلَاةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ، فَلَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنَ مَعَهُمْ، وَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۳۳: عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے جب کہ وہ محصور تھے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ آپ مسلمانوں کے امام ہیں اور آپ پر ایسی (معیبت) نازل ہو چکی ہے جس کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں اور ہماری امامت اس فتنے کا قائد کرا رہا ہے اور ہم اس کی امامت میں نماز ادا کرنے میں حرج محسوس کرتے ہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لوگوں کے تمام اعمال سے زیادہ بہتر عمل نماز ہے جب لوگ نیک عمل کریں تو آپ ان کے ساتھ شریک ہوں اور جب وہ برے کام کریں تو انکے برے کاموں سے کنارہ کش رہو (بخاری)

(۳) بَابُ فَضِيلَةِ الصَّلَوَاتِ (نمازوں کے فضائل کا بیان)

الفصل الأول

۶۲۴ - (۱) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوبِهَا» يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۴۴: نمازہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ وہ شخص جس نے طلوع شمس سے پہلے اور اس کے غروب سے پہلے نماز ادا کی وہ ہرگز دوزخ میں داخل نہیں ہو گا۔ اس سے مراد فجر اور عصر کی نماز ہے (مسلم)

۶۲۵ - (۲) وَفَنَ ابْنِ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ». مَتَّقُوا عَلَيْهِ.

۴۲۵: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے دو ٹھنڈی نمازیں ادا کیں وہ جنت میں داخل ہو گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ٹھنڈی نمازوں سے مقصود فجر اور عصر کی نماز ہے اس لئے کہ وہ ٹھنڈے اوقات میں ادا کی جاتی ہیں۔ (واللہ اعلم)

۶۲۶ - (۳) وَفَنَ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَرْجِعُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ - وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ - : كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ، وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ». مَتَّقُوا عَلَيْهِ.

۶۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کے بعد دیگرے رات دن میں فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں اور فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر وہ فرشتے جو تم میں ہوتے ہیں آسمانوں کی جانب چڑھتے ہیں تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے (حالانکہ اللہ پاک ان کے بارے میں بہتر جانتا ہے) تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ وہ جواب دیں گے، ہم نے انہیں چھوڑا جب وہ نماز ادا کر رہے تھے اور ہم ان کے ہاں آئے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے (بخاری، مسلم)

۶۲۷ - (۴) وَهَذَا جُنْدُبُ الْقُسَيْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ؛ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ، فَلَا يَطْلُبُكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ شَيْءٌ؛ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبَهُ مِنْ ذِمَّتِهِ شَيْءٌ يُدْرِكُهُ نَمٌّ يَكْبُهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيحِ»: الْقُسَيْرِيُّ بَدَّلَ الْقُسَيْرِيَّ.

۶۳۷: جُنْدُب قُسَيْرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ کی ضمانت میں ہے۔ پس تم ہرگز ایسا کام نہ کرنا جس کی وجہ سے اللہ تم سے اپنے ذمہ کا حساب مانگے (یعنی نمازی کو کوئی نقصان نہ پہنچا) اللہ اپنے ذمہ کا جس سے حساب مانگے گا اس کو پکڑے گا پھر اسے چرے کے بل دونخ کی آگ میں گرا دے گا (مسلم) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں لفظ ”قُسَيْرِي“ کے بجائے ”قُسَيْرِي“ ہے۔

۶۲۸ - (۵) وَهَذَا أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْبَدَأِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ، لَاسْتَهَمُوا؛ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجُّبِ، لَاسْتَهَمُوا إِلَيْهِ؛ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا (خیر و برکت) ہے تو پھر وہ بالان اور پہلی صف کو قرعہ اندازی کے علاوہ حاصل نہ کر سکیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں گے اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے میں کیا خیر و برکت ہے تو ان دونوں نمازوں میں حاضر ہوں اگرچہ انہیں گھٹ کر آنا پڑے (بخاری، مسلم)

۶۲۹ - (۶) وَهَذَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلُ عَلَى الْمُنَافِقَيْنِ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

مناظقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بوجھل کوئی نماز نہیں ہے۔ اگر انہیں ان دونوں (نمازوں) کے اجر و ثواب کا علم ہو جائے تو ان دونوں نمازوں میں ضرور شریک ہوں اگرچہ گھٹ کر آٹا پڑے (بخاری، مسلم)

۶۳۰- (۷) وَفَن عُمَان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ؛ فَكَأَنَّمَا قَامَ بِصَفِّ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ؛ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۰: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے عشاء (کی نماز) باجماعت ادا کی گویا اس نے آدمی رات قیام کیا اور جس شخص نے صبح (کی نماز) باجماعت ادا کی گویا اس نے تمام رات قیام کیا (مسلم)

۶۳۱- (۸) وَفَن ابْنُ عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَغْلِبَنَّكُمْ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ» قَالَ: «وَتَقُولُ الْأَعْرَابُ: هِيَ الْعِشَاءُ».

۳۳۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دہاتی تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر غالب نہ آجائیں۔ آپ نے فرمایا کہ دہاتی مغرب (کی نماز) کا نام عشاء رکھتے ہیں۔

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ اس نماز کا نام ”مغرب“ منیٰ کے لحاظ سے ہے اور اگر عشاء نام رکھو گے جیسا کہ دہاتی اس کو عشاء کہتے ہیں تو وہ تم پر غالب آجائیں گے اور عشاء کی نماز کے ساتھ التباس ہو جائے گا لیکن صحیح حدیث میں مغرب کی نماز کا نام عشاء اولیٰ اور عشاء کی نماز کا نام عشاء آخری موجود ہے اس لئے نام کی حد تک التباس کو ختم کرنے کے لئے اس کا نام مغرب رکھا گیا (واللہ اعلم)

۶۳۲- (۹) وَقَالَ: «لَا يَغْلِبَنَّكُمْ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءَ، فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ الْعِشَاءُ. فَإِنَّهَا تَغْنَمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۲: اور آپ نے فرمایا تمہاری نماز عشاء کے نام پر دہاتی غالب نہ آئیں اس لئے کہ اللہ کی کتاب میں اس کا نام عشاء ہے (دہاتی عشاء کا نام اس لئے غم کر رہے ہیں) کہ وہ اونٹنیوں کا دودھ غروب شفق کے بعد اندھیرے میں دہاتے ہیں (اور اس وقت کو غم کہتے ہیں) (مسلم)

۶۳۳- (۱۰) وَفَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: «حَسْبُنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى: صَلَاةُ الْعَصْرِ، مَلَأَ اللَّهُ بَيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۶۳۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن فرمایا، انہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ یعنی عصر کی نماز ادا کرنے سے روک لیا اللہ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھرے (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۶۳۴ - (۱۱) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوسری فصل

۶۳۴: ابن مسعود اور سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز وسطیٰ عصر کی نماز ہے (ترمذی)

۶۳۵ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، . عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنَّ فُرْقَانَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ ، قَالَ: «تَشْهَدُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۶۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول (جس کا ترجمہ ہے) ”بلاشبہ فجر کی نماز کی قرأت میں حاضری ہوتی ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ اس قرأت میں رات اور دن کے فرشتے موجود ہوتے ہیں (ترمذی)

الفصل الثالث

۶۳۶ - (۱۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: الصَّلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الظُّهْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ ، وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْهُمَا تَعْلِيْقًا

تیسری فصل

۶۳۶: زید بن ثابت اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ وسطیٰ کی نماز سے مراد ظہر کی نماز ہے امام مالک نے زید رضی اللہ عنہ سے اور امام ترمذی نے دونوں سے معلق بیان کیا ہے۔

۶۳۷ - (۱۴) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلَاةً أَشَدَّ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا. فَنَزَلَتْ: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ - وَقَالَ إِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا

صَلَاتَيْنِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ .

۶۳۷: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز شدید گرمی میں (زوال کے بعد) ادا کرتے تھے اور آپ کوئی نماز ادا نہیں کرتے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ پر اس نماز سے زیادہ دشوار ہو پس یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”تم سب نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی بھی“ آپؐ نے فرمایا ”بلاشبہ اس سے پہلے اور بعد دو نمازیں ہیں (احمد، ابوداؤد)

۶۳۸ - (۱۵) وَهْنٌ مَالِكُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُولَانِ: الصَّلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الصُّبْحِ . رَوَاهُ فِي الْمُوطَأِ .

۶۳۸: مالک رحمہ اللہ کو یہ خبر پہنچی کہ علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ درمیانی نماز صبح کی نماز ہے (موطا)

وضاحت: صحیح قول یہی ہے کہ صلاۃ وسطی سے مراد نماز عصر ہے (واللہ اعلم)

۶۳۹ - (۱۶) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ . وَابْنِ عُمَرَ تَعْلِيقًا .

۶۳۹: نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے معلق روایت کیا ہے۔

۶۴۰ - (۱۷) وَهْنٌ سَلَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ

غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْإِيمَانِ، وَمَنْ غَدَا إِلَى الشُّوقِ غَدَا بِرَايَةِ إِبْلِيسَ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ .

۶۴۰: سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے لئے صبح سویرے گیا تو وہ ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو شخص صبح سویرے بازار گیا وہ ابلیس کا جھنڈا اٹھا کر گیا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حمیس بن میمون بصری راوی مکمل الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۶، مکمل علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۰۱)

(۴) بَابُ الْأَذَانِ (اذان کے بارے میں)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۴۱- (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّافُوسَ، فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، فَأَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَسْمَعَ الْأَذَانَ، وَأَنْ يُؤَيِّرَ الْإِقَامَةَ. قَالَ إِسْمَاعِيلُ: فَذَكَرْتُهُ لَا يُؤْتَبَرُ. فَقَالَ: إِلَّا الْإِقَامَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آگ (جلائے) اور ناقوس (بجانے) کا ذکر کیا تو دوسرے صحابہ کرام نے یہود و نصاریٰ کا ذکر کیا پس بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو بار کہے اور تکبیر کے کلمات ایک ایک بار کہے۔ اسحیل راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ایوب سے بیان کی ہے، انہوں نے کہا، البتہ ”قَدْ قَامَتْ السَّلَاةُ“ کے کلمات دو بار ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: مدینۃ الرسول میں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد میں مزید اضافہ ہوا تو نمازوں کے اوقات معلوم کرنے کا طریقہ کار اختیار کرنے پر مشورہ کیا گیا۔ بعض کی رائے تھی کہ آگ جلائی جائے۔ بعض نے کہا کہ ناقوس بجایا جائے۔ جب کہ بعض نے کہا کہ سینک بجایا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آراء سنیں اور فرمایا، آگ مجوسی جلاتے ہیں اور سینک یہودی بجاتے ہیں جب کہ ناقوس عیسائی بجاتے ہیں۔ اس لیے یہ تینوں آراء صحیح نہیں ہیں۔ کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ عبداللہ بن زید بن عبد ربیع نے اذان کے کلمات کے بارے میں اپنا خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے ان کے خواب کو صحیح قرار دیتے ہوئے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کلمات کے ساتھ اذان کہا کریں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت کے کلمات بھی انہیں بتائے (واللہ اعلم)

۶۴۲- (۲) وَعَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَلْقَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ التَّائِيذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ. فَقَالَ: «قُلِ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. ثُمَّ تَعُودُ
فَتَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ. حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، حَتَّى عَلَى
الْفَلَاحِ. اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۳۲: ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفسِ

نفسِ مجھ پر اذان کے کلمات کا القاء کیا۔ آپ نے فرمایا (اذان ان الفاظ کے ساتھ) کہ۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ بمرور بار أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى
عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ (مسلم)

الفصل الثانی

۶۴۳ - (۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً؛ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ.
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۶۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد
رسالت میں اذان کے کلمات دو دو بار تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار تھے البتہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ
قَامَتِ الصَّلَاةُ (دو بار) کہتے (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

۶۴۴ - (۴) وَعَنْ أَبِي عُدُورَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ
كَلِمَةً، وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ،
وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۶۳۳: ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان
کے انیس کلمات اور اقامت کے سترہ کلمات کی تعلیم دی (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ)

۶۴۵ - (۵) وَمِنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلِّمْنِي سُنَّةَ الْأَذَانِ، قَالَ: فَمَسَحَ مُقَدِّمَ

رَأْسِهِ. قَالَ: «تَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ. ثُمَّ تَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ. ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ. فَإِنْ كَانَ صَلَاةُ الصُّبْحِ، قُلْتَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ. اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۶۳۵: ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے اذان کا طریقہ بتائیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اس کے سر کے اگلے حصے پر ہاتھ پھیرا۔ آپ نے فرمایا (اذان یوں) کہ، 'اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ' ان کلمات کو بلند آواز سے ادا کر بعد ازاں تو کہہ 'أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ' ان کلمات کو قدرے آہستہ آواز کے ساتھ ادا کر بعد ازاں شہادتین کے کلمات بلند آواز سے کہہ 'أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ' (اس کے بعد کہہ 'حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ' اگر صبح کی نماز کی اذان ہو تو 'الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ' دو مرتبہ کہہ (پھر آخر میں) 'اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ' کے کلمات کہہ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ کثرت طرق کی وجہ سے یہ صحیح ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۰۳)

۶۴۶- (۶) وَهْنٌ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُتَوَسَّنْ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: أَبُو إِسْرَائِيلَ الرَّائِي لَيْسَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِيُّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ

۶۳۶: بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ فجر کی نماز (کی اذان) کے علاوہ کسی دوسری (نماز کی) اذان میں "الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ" کے کلمات نہ کہنا (ترمذی، ابن ماجہ) اور امام ترمذی نے بیان کیا کہ ابو اسرائیل راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے (البتہ حدیث کا معنی صحیح ہے)

۶۴۷- (۷) وَهْنٌ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ: «إِذَا أَدْنَتْ

فَتَرَسَّلَ ، وَإِذَا أَقَمْتَ فَأَحْذَرْدُ ، وَاجْعَلْ مَا بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَعُ الْأَكِلُ مِنْ أَكْلِهِ، وَالشَّارِبُ مِنْ شَرْبِهِ، وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ، وَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي» .
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ . وَقَالَ : لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ ، وَهُوَ إِسْنَادٌ مَجْهُولٌ .

۶۳۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب تو اذان کے تو (اس کے کلمات) ٹھہر ٹھہر کر ادا کر اور جب تو تکبیر کے تو (اس کے کلمات) جلدی جلدی ادا کر نیز اذان اور تکبیر کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ کھانا کھانے والا اپنے کھانے سے اور پانی پینے والا اپنے پینے سے اور قضائے حاجت کرنے والا اپنی قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے۔ جب تک تم مجھے نہ دیکھ لیا کرو نہ کھڑے ہو اگر (ترمذی)

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو عبد المنعم راوی سے جانتے ہیں اور اس کی سند مجہول ہے۔

وضاحت: اس حدیث کا یہ جملہ کہ ”جب تک مجھے نہ دیکھ لیا کرو نہ کھڑے ہو اگر۔“ صحیح ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۲۰۴)

۶۴۸ - (۸) وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْ أَذِّنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ» فَأَذَنْتُ. فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يَقِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَخَا صَدَّاءَ قَدْ أَذَّنَ، وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يَقِيمُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۶۳۸: زیاد بن حارث صدائقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ فجر کی نماز کے لئے اذان کوں چنانچہ میں نے اذان کی تو بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کرنے کا ارادہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”صداء (قبیلہ) کے فرد نے اذان کی ہے اور جو شخص اذان کے وہی تکبیر کے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد الرحمن بن زیاد افریقی راوی ضعیف ہے۔ (الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۱۸۳۰، المعفاء الصغير ۵۰۳، المجموع جلد ۲ صفحہ ۱۳۶، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۳۸، تقييد التذويب جلد ۱ صفحہ ۵۰۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۲۰۵)

الفصل الثالث

۶۴۹ - (۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحِينُونَ لِلصَّلَاةِ، وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ، فَتَكَلَّمُوا يَوْمَافِي ذَلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخِذُوا مِثْلَ نَافُوسِ النَّصَارَى. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَرَأْنَا مِثْلَ قُرْآنِ الْيَهُودِ. فَقَالَ عُمَرُ: أَوْ لَا

تَبِعْتُونُ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا بِلَالُ! قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۶۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مسلمان جب (مکہ سے ہجرت کر کے) مدینہ الرسول آئے تو (مسجد میں) جمع ہو جایا کرتے اور وقت کا اندازہ کیا کرتے تھے اور نماز کی منادی کرنے والا کوئی نہ تھا۔ ایک دن اس مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ بعض نے کہا کہ عیسائیوں کی طرح ناقوس کا انتظام کرو اور بعض نے کہا کہ یہودیوں کی طرح سینک کا انتظام کرو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ تم ایک شخص کو نماز (کی منادی کرنے) کے لئے کیوں نہیں بھیجتے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! اٹھو اور باجماعت نماز کے لئے منادی کرو (بخاری، مسلم)

۶۵۰- (۱۰) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاقُوسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلَاةِ، طَافَ بَنِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ، فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! أَتَبْنَعُ النَّاقُوسَ؟ قَالَ: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قُلْتُ: نَدْعُو بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ. قَالَ: أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ؟ قُلْتُ لَهُ: بَلَى. قَالَ: فَقَالَ: تَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، إِلَى آخِرِهِ، وَكَذَا الْإِقَامَةُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ، أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ. فَقَالَ: «إِنَّهَا لَرَوْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ، فَالْقَى عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهِ، فَإِنَّهُ أَنْذَى صَوْتًا مِنْكَ». فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ، فَجَعَلْتُ أَلْقِيهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهِ. قَالَ فَسَمِعَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ يَجُرُّ دَاءَهُ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أَرَى. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَلِلَّهِ الْحَمْدُ». رَوَاهُ أَبُو ذَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ؛ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ. وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، لَكِنَّهُ لَمْ يُصَرِّحْ بِقِصَّةِ النَّاقُوسِ.

۶۵۰: عبد اللہ بن زید بن عبد ربہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس تیار کرنے کا حکم دیا تاکہ لوگوں کو باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے اسے بجایا جائے۔ میں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا جو ناقوس اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے (اس سے) کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس فروخت کرنا پسند کرو گے؟ اس نے دریافت کیا: تم اس کو لے کر کیا کرو گے؟ میں نے کہا: ہم اس کے ذریعہ نماز کے لئے بلائیں گے۔ اس نے مشورہ دیا، کیا میں تجھے اس سے بہتر سے مطلع نہ کروں؟ میں نے کہا: ضرور! اس نے کہا کہ تو اللہ اکبر کہہ (اذان کے آخری کلمات تک ذکر کیا) اور اسی طرح کیفیت کے لحاظ سے اقامت (کے الفاظ) کو بیان

کیا۔ جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ سے اپنا خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا، بلاشبہ انشاء اللہ یہ خواب سچا ہے۔ تم بلالؓ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو کلمات تمہیں معلوم ہوئے ہیں ان سے اسے آگاہ کرو۔ وہ ان کلمات کے ساتھ اذان کہے، اس کی آواز تمہاری آواز سے بلند ہے۔ چنانچہ میں بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا۔ میں اسے اذان کے کلمات سے آگاہ کر رہا تھا اور وہ اذان کہہ رہا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ عمر بن خطابؓ نے جب اذان کے کلمات سنے تو وہ اپنے گھر پر تھے وہ اپنی چادر کھینٹے ہوئے نکلے اور کہہ رہے تھے، اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے اسی طرح کا خواب دیکھا ہے جس طرح کا اس کو دکھایا گیا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ہی کی تعریف ہے (ابوداؤد، دارمی، ابن ماجہ) البتہ امام ابن ماجہؒ نے اتاحت کا ذکر نہیں کیا اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے البتہ ناقوس کے واقعہ کی وضاحت نہیں ہے۔

۶۵۱- (۱۱) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ إِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلَاةِ، أَوْ حَرَّكَهُ بِرَجْلِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۶۵۱: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں صبح کی نماز (ادا کرنے) کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلا۔ آپ جس کے قریب سے گزرتے اس کو نماز کے لئے بلاتے یا اس کے پاؤں کو ہلاتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو الفضل راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۰۶)

۶۵۲- (۱۲) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ يُؤَذِّنُهُ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ. فَوَجَدَهُ نَائِمًا. فَقَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي نِدَاءِ الصُّبْحِ. رَوَاهُ فِي الْمُؤَطَّاءِ.

۶۵۲: امام مالک رحمہ اللہ کو یہ بات پہنچی کہ مؤذن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس صبح کی نماز کی اطلاع دینے آیا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں چنانچہ آپ نے "الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ" کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو حکم دیا کہ وہ ان کلمات کو صبح کی اذان میں شامل کرے (موطا)

وضاحت: یہ روایت معطل اور مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۰۶)

۶۵۳- (۱۳) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ سَعْدٍ، مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَجْعَلَ إِصْبَعِيهِ فِي أُذُنَيْهِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ أَرْفَعُ لَصَوْتِكَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۶۵۳: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن عبدالرحمن بن سہد بن عمار بن سہد نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے اپنے والد سے اس نے اس کے دادا سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالے اور کہا 'اس سے تیری آواز بلند ہوگی' (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اس لئے کہ سہد کی اولاد کے سلسلہ میں ضعیف ہے۔ کانوں میں انگلیاں ڈالنے کی جو حدیث ابو یحیٰٰ سے مروی ہے وہ صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البیہقی جلد ۱ صفحہ ۲۰۶)

(۵) بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَإِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

(اذان اور مؤذن (کے کلمات) کا جواب دینے کی فضیلت)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۵۴ - (۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۶۵۴: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ قیامت کے روز اذان کہنے والوں کی گردنیں تمام لوگوں سے زیادہ لمبی ہوں گی (مسلم)

۶۵۵ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ، أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأَذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّيْدَاءُ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا نُوبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّنَوُّبُ، أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: أَذْكَرُ كَذَا، أَذْكَرُ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ لَا يَذْهَبُ: كَمْ صَلَّى؟» متفق عليه.

۶۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لئے اذان کسی جاتی ہے تو شیطان ”گوز“ مارتا ہوا اذان کی جگہ سے بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان (کے کلمات) نہ سن سکے۔ جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو شیطان (دوسرے ڈالے) آتا ہے اور جب نماز کی تکبیر کسی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے اور جب تکبیر اختتام پذیر ہوتی ہے تو آتا ہے یہاں تک کہ انسان اور اس کے دل میں دوسرے ڈالے (ہے) (اسے) کہتا ہے کہ فلاں فلاں بات یاد کرو جو باتیں اس کے خیال و گمان میں بھی نہ تھیں یہاں تک کہ انسان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ اسے کچھ علم نہیں ہو تاکہ اس نے کتنی رکعات نماز ادا کی ہے (بخاری، مسلم)

۶۵۶ - (۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جَنَّ، وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ؛ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۵۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مؤذن کی آواز کی انتہا کو جب جن انسان اور دوسری چیزیں سنتی ہیں تو وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گی (بخاری)

۶۵۷ - (۴) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ؛ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ؛ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ لِي فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ». رواه مسلم.

۶۵۷: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم مؤذن کی آواز سنو تو اسی طرح کو جیسے مؤذن کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو، اس لئے کہ جس شخص نے مجھ پر درود بھیجا اللہ اس کی وجہ سے اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔ پھر تم میرے لئے اللہ سے وسیلہ طلب کرو (یاد رکھو) وسیلہ جنت میں ایسا مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے جب کہ میں پُر امید ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں پس جس شخص نے میرے لئے وسیلہ طلب کیا اس کے لئے میری شفاعت طلال ہو گئی (مسلم)

۶۵۸ - (۵) وَهْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ؛ فَقَالَ أَحَدُكُمْ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؛ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ؛ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ؛ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ؛ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ؛ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؛ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۵۸: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مؤذن اللہ اکبر، اللہ اکبر کے کلمات کہے تو تم سب اللہ اکبر، اللہ اکبر کو پھر وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کے کلمات کہے تو تم سب اشہد ان لا الہ الا اللہ کو پھر وہ اشہد ان محمد رسول اللہ کے کلمات کہے تو تم سب اشہد ان محمد رسول اللہ کو پھر وہ حئی علی الصلوۃ کے کلمات کہے تو تم سب لا حول ولا قوۃ الا باللہ کو پھر وہ حئی علی الفلاح کے کلمات کہے تو تم سب لا حول ولا قوۃ الا باللہ کو پھر وہ اللہ اکبر، اللہ اکبر کے کلمات کہے تو تم سب اللہ اکبر، اللہ اکبر کو۔ پھر وہ لا الہ الا اللہ کے کلمات کہے تو تم سب لا الہ الا اللہ کو جس نے ان کلمات کا جواب دیا وہ جنت میں داخل ہوا (مسلم)

۶۵۹- (۶) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ جِبْنَ يَسْمَعُ الْبَدَأَ: اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ، وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ؛ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۵۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اذان سن کر دل سے یہ دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! اس دعوتِ توحید کے رب! جو کامل مکمل ہے اور قائم کی جانے والی نماز کے رب! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو مقامِ محمود میں کھڑا کرنا جس کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے“ تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو گی (بخاری)

وضاحت: اذان کے بعد دعا میں ”التَّوَجُّعَةُ الرَّفِيعَةُ“ کے کلمات اگرچہ عوام الناس میں مشہور ہیں لیکن صحیح روایات میں ان کا ذکر نہیں ہے (واللہ اعلم)

۶۶۰- (۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَيِّرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْأَذَانَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ، وَإِلَّا آغَارَ. فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَى الْفِطْرَةِ». ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ». فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ رَاغِيٌ مَغْرَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۶۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طلوعِ فجر کے وقت حملہ کا حکم دیتے۔ آپ اذان (سننے) کی جانب کان لگاتے۔ اگر اذان (کے کلمات) سننے تو حملہ کرنے سے رک جاتے ورنہ حملہ کا حکم دیتے۔ چنانچہ آپ نے ایک شخص سے سنا، اس نے کہا، ”اللہ اکبر اللہ اکبر“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو فطرت پر ہے پھر اس نے کہا، ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو دوزخ سے بری ہے۔ صحابہ کرام نے اس کی جانب نظرس اٹھائیں تو وہ مؤذن بکریوں کا چرواہا تھا (مسلم)

۶۶۱- (۸) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ جِبْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۶۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے مؤذن کی اذان سن کر یہ کلمات کہے (جس کا ترجمہ ہے) ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے

رسول ہیں۔ میں اللہ کی ربوبیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اور اسلام کو دین اختیار کرنے پر راضی ہوں" تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (مسلم)

۶۶۲ - (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ»، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۶۳: عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے بعد ازاں تیسری مرتبہ فرمایا۔ جو چاہے (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ نماز مغرب کی اذان اور تکبیر کے درمیان بھی دو رکعت سنت ادا کی جاسکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام مغرب کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو رکعت سنت ادا کرتے تھے منع پر کوئی دلیل نہیں ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۶۶۳ - (۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْإِمَامُ صَامِنٌ، وَالْمُؤَدِّنُ مُؤْتَمِنٌ. اللَّهُمَّ ارْشِدِ الْآيَمَةَ، وَاعِزِّزْ لِلْمُؤَدِّينَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ، وَفِي أُخْرَى لَهُ يُلَفِّظُ «الْمُصَابِيحَ».

دوسری فصل

۶۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام (مقتدیوں کی نماز کا) وسمہ وار ہے اور اذان کہنے والا (اوقات نماز کا) امین ہے۔ اے اللہ! اماموں کی راہنمائی فرما اور اذان کہنے والوں کو معاف فرما (احمد، ابوداؤد، ترمذی، شافعی) اور شافعی کی دوسری روایت میں مصابح کے الفاظ ہیں۔

۶۶۴ - (۱۱) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ آذَنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا؛ كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۶۶۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سات سال حصول ثواب کے لئے اذان کی تو اس کے لئے دوزخ سے برأت ثبت ہو جاتی ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں جابر بن یزید جعفی راوی ضعیف ترین ہے (المرج والتعذیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۴، ترمذی الکمل جلد ۳ صفحہ ۳۶۵، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۹، مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۰۳)

۶۶۵- (۱۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَأْيِي غَنِيمٍ فِي رَأْسِ شَطِيطَةِ الْجَبَلِ يُؤَدِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّي، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: اُنْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا، يُؤَدِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ، يَخَافُ مِتِّي، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۶۶۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمرا پروردگار اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی بلندی پر چراتا ہے، وہ نماز کی اذان کتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ میرے اس بندے کو دیکھو نماز (ادا کرنے) کے لیے اذان اور تکبیر (کے کلمات) کتا ہے، مجھ سے ڈرتا ہے، بلاشبہ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا ہے اور اس کو جنت میں داخل کر دیا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۶۶۶- (۱۳) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ عَلَى كُتُبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَبْدٌ أَذَى حَقَّ اللَّهُ [تَعَالَى] وَحَقَّ مَوْلَاهُ، وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ، وَرَجُلٌ يَتَأَدَّى بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۶۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تین شخص کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے وہ شخص جس نے اللہ اور اپنے آقا کا حق ادا کیا اور وہ شخص جو کسی قوم کا امام بنا اور وہ اس کی امامت پر خوش ہے اور وہ شخص جو دن رات میں پانچوں نمازوں کی اذان کتا ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالیقظان عثمان بن عمیر بجلی کوئی راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۰۵)

۶۶۷- (۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤَدِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْمِهِ، وَنَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رُطْبٍ وَيَابِسٍ. وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خُمْسٌ وَعَشْرُونَ صَلَاةً، وَيُغْفَرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ: «كُلُّ رُطْبٍ وَيَابِسٍ»، وَقَالَ: «وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى».

۶۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤذن کی آواز کے پہنچنے کی حد تک اس کے لئے مغفرت ثبت ہو جاتی ہے اور سب تر اور خشک چیزیں اس کے لیے گواہی دیں گی اور نماز میں حاضر ہونے والے کو پچیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور اس سے دو نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ) اور امام نسائی نے اس کے قول ”سب تر اور خشک

چیزوں تک ذکر کیا ہے، نیز امام نسائی نے ذکر کیا ہے کہ مؤذن کو ان لوگوں کے ثواب کے برابر ثواب حاصل ہوگا جنہوں نے نماز ادا کی۔

۶۶۸- (۱۵) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: اجْعَلْنِي إِمَامًا قَوْمِي. قَالَ: «أَنْتَ إِمَامُهُمْ، وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ، وَاتَّخِذْ مُؤَدِّنَا لَا يَأْخُذْ عَلَيَّ إِذَا نَبِهَ أَجْرًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۶۶۸: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے اپنی قوم کا امام متعین فرمائیں۔ آپ نے فرمایا تو ان کا امام ہے اور ان میں زیادہ کمزور انسان کا خیال رکھنا اور ایسا مؤذن مقرر کرنا جو اپنی اذان پر اجرت وصول نہ کرے (احمد، ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: معلوم ہوتا ہے کہ نماز کی امامت کا عمدہ طلب کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ قرآن پاک میں ہے۔
”وَجَعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا“ (ترجمہ) ”ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔“ البتہ حکومت کا عمدہ طلب کرنا جائز نہیں (واللہ اعلم)

۶۶۹- (۱۶) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقُولَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ: «اللَّهُمَّ هَذَا أَقْبَالُ لَيْلِكَ، وَإِذَا بَارُ نَهَارِكَ، وَأَصْوَاتُ دُعَائِكَ؛ فَاعْفُرْ لِي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّبَهَقُثِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ».

۶۶۹: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ میں نماز مغرب کی اذان کے بعد (یہ کلمات) کہوں (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! یہ اعلان تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا ہے اور تیری اذان کئے والوں کی آوازیں ہیں مجھے معاف فرما۔“ (ابوداؤد، تبہقثی فی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو کثیر راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۱۳)

۶۷۰- (۱۷) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ بَلَاءًا أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ، فَلَمَّا أَنْ قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقَامَهَا اللَّهُ وَآذَانَهَا». وَقَالَ فِي سَائِرِ الْإِقَامَةِ: كُنْخَوْ حَدِيثَ عُمَرَ فِي الْأَذَانِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۶۷۰: ابو امامہ رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام سے روایت ہے کہ بلالؓ نے تکبیر کہنی شروع کی۔ جب انہوں نے ”قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ“ کے کلمات کہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”أَقَامَهَا اللَّهُ وَآذَانَهَا“ (ترجمہ) ”اللہ اس کو قائم و دائم رکھے“ کے کلمات فرمائے اور بلالؓ اقامت کے

کلمات کا جواب اذان کے بارے میں عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی طرح کے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریں خوشب راوی مشکم فیہ ہے۔ چونکہ حدیث کی سند ضعیف ہے اس لیے اقامت سننے والوں کو اقامت کے کلمات تو کہنے چاہئے جب کہ اقامتھا اللہ وادامتها کے کلمات نہ کہ جائیں۔ ان کلمات کے کہنے کا رواج ہو چکا ہے اس کو ختم کیا جائے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۰۸)

۶۷۱- (۱۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَرُدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۶۷۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور تکبیر کے درمیان کسی گئی دعا رد نہیں ہوتی (ابوداؤد ترمذی)

۶۷۲- (۹) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَتَانِ لَا تُرَدَّانِ: - أَوْ قَلَمَا تُرَدَّانِ - الدُّعَاءُ عِنْدَ الْبَدَآءِ، وَعِنْدَ النَّبَاسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَفِي رِوَايَةٍ: «وَتَحْتَ الْمَطَرِ»، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ؛ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «وَتَحْتَ الْمَطَرِ».

۶۷۲: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دعائیں رد نہیں ہوتیں یا بہت کم رد ہوتی ہیں۔ اذان کے وقت کی دعا اور لڑائی کے وقت کی دعا کہ جب بعض لوگ بعض کو قتل کر رہے ہوں اور ایک روایت میں ہے اور جب بارش برس رہی ہو (ابوداؤد دارمی) البتہ امام دارمی نے بارش برسنے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث صحیح ہے البتہ بارش والا جملہ ضعیف ہے اس کی سند مجہول راوی ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۱۲)

۶۷۳- (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ يَفْضِلُونَنَا». فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُلْ كَمَا يَقُولُونَ، فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ نَعَطًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۶۷۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! بلاشبہ اذان کہنے والوں کو ہم پر فضیلت حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی وہی کلمات کہو جو کلمات انہوں نے کہے ہیں۔ جب تم (اذان کے کلمات کہنے سے) فارغ ہو جاؤ تو (اللہ سے) سوال کرو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۶۷۴- (۲۱) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ الْبَدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرُّوحَاءِ». قَالَ الرَّاوي: وَالرُّوحَاءُ مِنَ الْمَدِينَةِ: عَلَى بَسْطَةٍ وَثَلَاثِينَ مِيلًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۶۷۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ رہے تھے کہ شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو وہ روعاء (مقام) میں پہنچ جاتا ہے (حدیث کے راوی جابرؓ کہتے ہیں کہ) روعاء مقام مدینہ الرسول سے چھتیس میل کی مسافت پر واقع ہے (مسلم)

۶۷۵- (۲۲) وَعَنْ عُلْفَمَةَ بِنِ وَقَاصٍ، قَالَ: إِنِّي لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ، إِذَا أَدَّنَ مُؤَذِّنُهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهُ. حَتَّى إِذَا قَالَ: حَيُّ عَلَى الصَّلَاةِ؛ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَلَمَّا قَالَ: حَيُّ عَلَى الْفَلَاحِ؛ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ. ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَلِكَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶۷۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں معلویہ کے پاس تھا جب ان کے مؤذن نے اذان کے کلمات کہے۔ معلویہ نے مؤذن کے کلمات دہرائے۔ جب مؤذن ”حَيُّ عَلَى الصَّلَاةِ“ کے کلمات پر پہنچا تو انہوں نے ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کے کلمات کہے جب مؤذن نے ”حَيُّ عَلَى الْفَلَاحِ“ کے کلمات کہے تو انہوں نے ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“ کے کلمات کہے اور ان کلمات کے بعد وہی کلمات کہے جو مؤذن نے کہے تھے بعد ازاں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے اس کا حکم دیا ہے (احمد)

وضاحت: مسند احمد یا کسی دوسری کتاب میں ”الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“ کے الفاظ کا اضافہ موجود نہیں۔ مشکوٰۃ میں غلطی سے یہ درج ہوتا آرہا ہے (مشکوٰۃ علائح ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۳)

۶۷۶- (۲۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَامَ يَلَالٌ يُنَادِي، فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا يَقِينًا، دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۶۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے۔ بلالؓ اذان دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا، جس شخص نے یہ کلمات غلوس کے ساتھ کہے وہ جنت میں داخل ہو گا (نسائی)

۶۷۷ - (۲۴) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ: «وَأَنَا وَأَنَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۶۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اذان کہنے والے سے شہادتیں کے کلمات سنتے تو آپ فرماتے میں (بھی) اور میں (بھی) گواہی دیتا ہوں (ابوداؤد)

۶۷۸ - (۲۵) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ أَذَّنَ يَشْتِي عَشْرَةَ سَنَةٍ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً، وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۶۷۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے بارہ سال اذان کہی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور اس کے (صرف) اذان کہنے کی وجہ سے روزانہ ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کی وجہ سے تین نیکیاں ثبت ہوتی ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن صلح راوی ضعیف ہے لیکن حدیث کا ایک دوسرا طریق جو نافع عن ابن عمر سے ہے، اس کی سند صحیح ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۳۰ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۳۳)

۶۷۹ - (۲۶) وَفِيهِ، قَالَ: كُنَّا نُؤَمِّرُ بِاللَّحَاظِ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي: «الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى».

۶۷۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں مغرب کی اذان کے وقت دعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے (بیہقی الدعوات الکبیر)

(۶) بَابُ [تَاخِيرُ الْأَذَانِ]

(اذان کو اول وقت سے مؤخر کرنا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۸۰- (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلِيلٍ، فَكَلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ»، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا أَعْمَى، لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ: «أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۸۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال رات کے وقت اذان کہے تو تم اس کے بعد (کھانا) کھاؤ اور (پانی) پیو یہی تک کہ ابن اُمّ مکتوم اذان کہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ابن اُمّ مکتوم نابینا انسان تھے وہ اس وقت اذان کہتے جب ان سے کہا جاتا کہ صبح ہو گئی ہے، صبح ہو گئی ہے (بخاری مسلم)

وضاحت: ظاہر ہے کہ اذان کی مشروعیت اس لیے ہے کہ لوگوں کو بتایا جائے کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن اس حدیث میں فجر سے پہلے اذان کا ذکر لوگوں کو نماز کی جانب بلائے کے لیے نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ جو لوگ نوافل ادا کر رہے ہیں وہ آرام کریں اور جو لوگ نیند میں ہیں وہ بیدار ہوں جیسا کہ ایک حدیث میں اس کی وضاحت موجود ہے البتہ فجر سے پہلے کی اذان کو رمضان المبارک کے لیے خاص کرنے کی کوئی دلیل نظر نہیں آتی۔ صحابہ کرام رمضان المبارک کے علاوہ بھی کثرت کے ساتھ نقلی روزے رکھتے تھے اور تہجد پڑھا کرتے تھے اس لئے اس اذان کو شروع کیا گیا ہے (واللہ اعلم)

۶۸۱- (۲) وَفَن سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَمْنَعُكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ؛ وَلَكِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِيرَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَلَفْظُهُ لِلتَّزْمِيدِ.

۶۸۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال کی اذان اور فجر کلاب حمیس سحری کھنے سے نہ روکے البتہ وہ فجر جو آسمان کے کناروں میں پھیلتی ہے روکے گی (مسلم) الفاظ ترمذی کے ہیں۔

۶۸۲- (۳) وَمَنْ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَابْنُ عَمِّ ابْنِي، فَقَالَ: «إِذَا سَافَرْتُمَا فَادْنَا وَأَقْبِمَا، وَلْيُؤَمِّكُمَا أَكْبَرُكُمَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۸۲: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا چچا زاد بھائی (م) دونوں آئے۔ آپ نے فرمایا: جب تم سفر میں ہو تو تم اذان اور تکبیر کو اور تم میں سے جو شخص عمر میں بڑا ہے وہ امامت کرائے (بخاری)

وضاحت: مالک بن حویرث اور ان کا چچا زاد بھائی دونوں آپ کی خدمت میں چند روز رہے چونکہ علم میں وہ دونوں یکساں تھے اس لئے امامت کے بارے میں حکم فرمایا کہ جو عمر میں بڑا ہے وہ امامت کرائے البتہ اذان دونوں کہہ سکتے ہیں (واللہ اعلم)

۶۸۳- (۴) وَمَنْهُ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ؛ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، ثُمَّ لْيُؤَمِّكُمْ أَكْبَرُكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۸۳: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تم اسی کیفیت سے نماز ادا کرو جس کیفیت کے ساتھ تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی شخص اذان کہے بعد ازاں تم میں سے زیادہ عمر والا امامت کرائے۔ (بخاری، مسلم)

۶۸۴- (۵) وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِئْنَا فَقَالَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ، سَلَوُ لَيْلَةً، حَتَّى إِذَا أَذْرَكَهُ الْكَرَى عَرَسَ، وَقَالَ لِبِلَالٍ: «اِحْمِلْ لَنَا اللَّيْلَ». فَصَلَّى بِلَالٌ مَا قَدَّرَ لَهُ، وَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ. فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ، اسْتَدَّ بِلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ مَوْتِحَةَ الْفَجْرِ، فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ، وَهُوَ مُسْتَدِّ إِلَى رَاحِلَتِهِ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَا بِلَالٌ، وَلَا أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَهُمْ اسْتَيْقَاطًا، فَفَزِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَيُّ بِلَالٍ!». فَقَالَ بِلَالٌ: أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ. قَالَ: «إِقْنَادُوا» فَاقْتَادُوا رَوَاجِلَهُمْ شَيْئًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ. فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: «مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ، فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا؛ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: «وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي»». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ خیبر سے واپس لوٹے تو رات بھر چلتے رہے یہاں تک کہ آپ اوجھنے لگے تو آپ آخری رات میں سونے کے لیے

اُترے اور بلالؓ سے کہا کہ تم ہمارے لیے رات بھر پہرہ دو چنانچہ بلالؓ نے نفل پڑھے جتنے ان کی قسمت میں تھے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ محو خواب ہو گئے۔ جب فجر کے طلوع کا وقت ہوا تو بلالؓ فجر کی جنت کی جانب اپنی سواری کے ساتھ نمک لگا کر بیٹھ گئے تو ان کی آنکھیں ان پر غالب آگئیں جب کہ وہ سواری کے ساتھ نمک لگائے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بلالؓ اور نہ ہی آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے کوئی بیدار ہوا یہاں تک کہ سورج (کی تیز شعاعوں) نے ان پر حملہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے بیدار ہوئے۔ آپؐ (اس سے) گھبرا گئے۔ آپؐ نے بلالؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، اے بلالؓ! کیا ہوا؟ بلالؓ نے جواب دیا، مجھ پر بھی اسی چیز کا غلبہ ہو گیا جس کا آپؐ پر غلبہ ہوا (مقدمہ نذر کا غلبہ تھا) آپؐ نے فرمایا (اپنی) سواریوں کو چلاؤ تو انہوں نے اپنی سواریوں کو تھوڑا سا چلایا۔ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلالؓ کو حکم دیا، بلالؓ نے فجر کی نماز کے لیے اقامت کی۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا، جو شخص نماز بھول جائے جب اسے یاد آئے ادا کرے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ ”جب نماز یاد آئے تو ادا کرو۔“ (مسلم)

۶۸۵ - (۶) وَهَنَ ابْنُ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۸۵: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو تم جب تک مجھے نہ دیکھو کہ میں نکلا ہوں نہ کھڑے ہوا کرو (بخاری، مسلم)

۶۸۶ - (۷) وَهَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَأْتَوْهَا تَسْعُونَ، وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ. فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاكَنْكُمْ فَأَبْتَمُوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْبُدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ».

وَهَذَا الْبَابُ خَالَ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

۶۸۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو تم تیز تیز نہ آؤ بلکہ تم آہستگی کے ساتھ آؤ۔ تم سبکدوش اختیار کرو جو نماز تمہیں مل جائے اس کو ادا کرو اور جو نماز فوت ہو جائے اس کی تکمیل کرو (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ تم میں سے جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کا قصد کرتا ہے تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ صرف جب نماز کی اقامت ہو تو تم نماز کے لئے تیز تیز قدم نہ اٹھاؤ بلکہ نماز کی اقامت سے پہلے جب بھی نماز کی آوازیں آئیں گے لئے مسجد میں پہنچے تو آہستہ آہستہ چل کر نماز میں شامل ہو۔ اس خیال سے کہ تیز تیز چلنے سے مجھے تکبیر تحریم مل جائے گی یا رکعت مل جائے گی اور مجھے فضیلت

حاصل ہو گی، درست نہیں ہے اور جو لوگ بھاگ کر نماز میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں انہیں احتیاط کرنا چاہئے۔ جس قدر نماز مل جائے ادا کی جائے اور جو نماز رہ جائے امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس کی تکمیل کی جائے۔ تمام روایات پر غور و فکر کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد جو باقی نماز ادا کی جائے گی وہ نماز کا آخری حصہ ہو گی۔ ظاہر ہے کہ جب تکمیل کا حکم دیا گیا ہے تو تکمیل اس چیز کی ہوتی ہے جو باقی ہے۔ مثلاً جس شخص سے تین رکعت فوت ہو گئیں تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملا کر ادا کرے اور اس رکعت پر تشہد میں بیٹھ جائے۔ پھر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو اور دو رکعت صرف فاتحہ کے ساتھ ادا کرے بعد ازاں تشہد میں بیٹھ کر سلام پھیرے۔ اس کی بنیاد اس پر ہے کہ اس نے امام کے ساتھ جو رکعت پائی ہے وہ اس کی اول نماز ہے۔ چنانچہ سنن بیہقی میں ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ جس نماز کو تم پالیتے ہو وہ تمہاری اول نماز ہے (واللہ اعلم)

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

الفصل الثالث

۶۸۷ - (۸) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَرَّسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً بِطَرِيقِ مَكَّةَ، وَوَكَّلَ بِلَالًا أَنْ يُوقِظَهُمْ لِلصَّلَاةِ، فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوا حَتَّى اسْتَبَقَطُوا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ، فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ، وَقَدْ فَرَعُوا، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَرْكَبُوا حَتَّى يَخْرُجُوا مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي، وَقَالَ: «إِنَّ هَذَا وَادٍ بِهِ شَيْطَانٌ». فَرَكَبُوا حَتَّى خَرَجُوا مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي، ثُمَّ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْزِلُوا، وَأَنْ يَتَوَضَّأُوا، وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَنَادِيَ لِلصَّلَاةِ - أَوْ يُقِيمَ -، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَأَى مِنْ فَرَعِهِمْ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَنَا، وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا إِلَيْنَا فِي حِينٍ غَيْرِ هَذَا؛ فَإِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ تَسَيَّهَا، ثُمَّ فَرَعَ إِلَيْهَا، فَلْيَصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا»، ثُمَّ التَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَقَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ أَتَى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَاضْجَعَهُ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَهْدِنُهُ كَمَا يَهْدِي الصَّبِيَّ حَتَّى بَامَ». ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَالًا، فَأَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا.

تیسری فصل

۶۸۷: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

مرتبہ مکہ مکرمہ کے راستہ میں رات کے آخر میں آرام کرنے کے لئے اترے اور بلالؓ کو ذمہ داری سونپی کہ وہ انہیں فجر کی نماز کے لئے بیدار کرے لیکن بلالؓ خود ہی محو خواب ہو گئے اور صحابہ کرامؓ بھی سو گئے۔ وہ (اس وقت) بیدار ہوئے جب سورج کی گرمی انہیں پہنچی۔ صحابہ کرامؓ جب بیدار ہوئے تو وہ گھبرائے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ (سواروں پر) سوار ہوں اور اس وادی سے نکل چلیں اور فرمایا: اس وادی میں شیطان ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ سوار ہوئے اور اس وادی سے نکل گئے (آگے جاکے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ (سواروں سے) اتریں اور وضو کریں اور بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ نماز کے لئے اذان کے اور تکبیر کا حکم دیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز کی امامت کرائی بعد ازاں جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے ان کی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ نے ہماری روحوں کو قبض فرمایا، اگر وہ چاہتا تو اس وقت سے پہلے ہماری طرف ہماری روحوں کو واپس کر دیتا پس جب تم میں سے کوئی شخص نماز سے غافل ہو جائے یا بھول جائے پھر اسے (نماز کی وجہ سے) گھبراہٹ ہو تو وہ اسی طرح نماز ادا کرے جیسا کہ وہ (اصل) وقت میں نماز ادا کرتا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیقؓ کی جانب توجہ کی اور فرمایا: شیطان بلالؓ کے قریب آیا جب کہ بلالؓ کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا تھا، اس نے بلالؓ کو لٹا دیا بعد ازاں وہ اسے تھکیاں دیتا رہا جیسا کہ بچے کو سلا یا جاتا ہے یہاں تک کہ بلالؓ سو گیا۔ بعد ازاں آپؐ نے بلالؓ کو بلایا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات بتائی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو بتائی تھی۔ اس پر ابو بکرؓ نے اعتراف کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں (مالک نے مرسلہ روایت کیا)

۶۸۸ - (۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَصَلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِي أَعْنَاقِ الْمُؤْمِنِينَ لِلْمُسْلِمِينَ: صِيَامُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۶۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی دو خصلتیں اذان کہنے والوں کی گردنوں میں معلق ہیں (ان خصلتوں سے مراد) ان کے روزے اور ان کی نمازیں ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں بقیہ بن ولید راوی مدلس اور مروان بن سالم راوی منکر الحدیث ہے (البحر والتعديل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۱۸)

(۷) بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ

(مساجد اور نماز ادا کرنے کے مقامات)

الفصل الأول

۶۸۹- (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ، دَعَا فَنِي نَوَاجِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يَصِلْ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ، وَقَالَ: «هَذِهِ الْقِبْلَةُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

پہلی فصل

۶۸۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کے تمام جانب وعا کی اور آپ نے نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ آپ باہر نکلے۔ آپ نے کعبہ کے (دروازے کے) سامنے دو رکعت ادا کیں اور فرمایا یہ قبلہ ہے (بخاری)

۶۹۰- (۲) وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

۶۹۰: نیز مسلم نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۶۹۱- (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ، وَيَلَالُ بْنُ رَبَاحٍ، فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، وَمَكَثَ فِيهَا، فَسَأَلْتُ يَلَالَ بْنَ جَبْرِ خَرَجَ: مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ، وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى مُتَقَوِّمًا عَلَيْهَا

۶۹۱: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ بن ابی ربیع اور بلال بن ابی ربیع رضی اللہ عنہم کعبہ (مکرمہ) میں داخل ہوئے اور عثمان نے آپ پر

کعبہ کے دروازے کو بند کر دیا اور آپؐ اس میں ٹھہرے رہے (عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں) جب بلالؓ باہر آئے تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ میں) کیا کام کیا؟ انہوں نے بیان کیا 'آپؐ نے (کعبہ کے) ایک ستون کو اپنی بائیں جانب اور دو ستونوں کو اپنی دائیں جانب اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کیا (ان دنوں بیت اللہ کے چھ ستون تھے) بعد ازاں آپؐ نے نماز ادا کی (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں بلال رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ آپؐ نے کعبہ مکرمہ میں نماز ادا کی جب کہ ابن عباسؓ کی حدیث میں نفی ہے۔ اس تعارض کو دور کرنے کے لئے بلالؓ کی حدیث کو ترجیح دی جائے گی اس لئے کہ بلالؓ کی حدیث مثبت ہے اور مثبت نافی پر مقدم ہوتا ہے مزید برآں بلالؓ آپؐ کے ساتھ تھے جب کہ ابن عباسؓ آپؐ کے ساتھ نہیں تھے۔ فتح مکہ کے بعد جب آپؐ کعبہ مکرمہ داخل ہوئے تو آپؐ نے دو نفل ادا کئے اور جب حجۃ الوداع کے موقع پر داخل ہوئے تو آپؐ نے نوافل ادا نہیں کئے، صرف دعا کی (واللہ اعلم)

۶۹۲- (۴) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلَاةُ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'میری مسجد میں نماز ادا کرنا دیگر مساجد میں ہزار نماز ادا کرنے سے بہتر ہے البتہ مسجد حرام ان میں داخل نہیں۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کا ثواب مسجد نبویؐ سے سو درجہ زیادہ ہے اور مسجد نبویؐ میں جس قدر بھی توسیع ہو چکی ہے یا ہو گی وہ سب مسجد حرام اور مسجد نبویؐ کے حکم میں شامل ہے اور ثواب میں کچھ فرق نہیں۔ یاد رہے کہ مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر اور مسجد نبویؐ میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے (واللہ اعلم)

۶۹۳- (۵) وَهْنُ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى، وَمَسْجِدِي هَذَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ' (زمین کے کسی ککڑے کی جانب) سوائے تین مساجد کے سفر کا اہتمام کرتے ہوئے قصد کرنا جائز نہیں۔ مسجد حرام، مسجد اقصیٰ میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبویؐ)

وضاحت: تین مساجد کے علاوہ کسی دوسری جگہ سفر کا اہتمام کر کے ثواب کی نیت سے جانا درست نہیں۔ تجارت یا طلب علم وغیرہ کا جواز ثابت ہے، ان کے لئے سفر کا اہتمام کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی بھی قبر کی

طرف یا کسی مقام کو حشر کرتے ہوئے اس کی جانب طلبِ ثواب کے لئے سفر کرنا درست نہیں۔ اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے سفر کا اہتمام کرنا اور ثواب کی نیت سے جانا شرعاً درست نہیں ہے۔ البتہ مسجد نبویؐ کی زیارت کے لئے جب کوئی شخص سفر کرے گا تو وہیں پہنچ کر زیارتِ قبر نبویؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کرے اور آپؐ کی قبر مبارک کی قریب نہایت خاموشی اور انتہائی احرام کے ساتھ درود شریف کا ہدیہ بھیجے۔ اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی کتاب (الرد علی الاخوانی) کا مطالعہ کریں۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ راقم الحروف نے کیا ہے اس کے اب تک چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ (والحمد للہ علیٰ ذالک)

۶۹۴- (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى خَوْضِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان (کی جگہ) جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض کے کنارے پر ہو گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: گھر سے مقصود عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ ہے جہاں آپ مدفون ہیں (واللہ اعلم)

۶۹۵- (۷) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْعٍ مِائَاتٍ أَوْ أَلْفًا، فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر سبقتے مسجدِ قباء کی طرف پیدل چل کر اور (کبھی سواری پر) سوار ہو کر تشریف لے جاتے اور اس میں دو رکعت نفل ادا فرماتے۔ (بخاری، مسلم)

۶۹۶- (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (زمین کے) تمام ملکوں میں سے اللہ کو زیادہ محبوب مساجد ہیں اور تمام ملکوں میں سے اللہ کو زیادہ ناپسند بازار ہیں۔ (مسلم)

۶۹۷- (۹) وَعَنْ عَثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا، بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۷: عن رضى الله عنه سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ (کی رضا) کے لئے مسجد تعمیر کی اللہ اس کے لئے جنت میں گھر تعمیر کرے گا (بخاری، مسلم)

۶۹۸- (۱۰) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَدَّ إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ، أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نَزْلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا عَدَّ أَوْ رَاحَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد کی جانب گیا یا واپس لوٹا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی مہمان نوازی کرتا ہے جب وہ آتا ہے یا جب وہ واپس جاتا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: جب دنیا میں کوئی شخص کسی کے گھر جاتا ہے تو گھر والا اس کی مہمان نوازی کرتا ہے اور جب مسجد اللہ کا گھر ہے تو جو شخص اللہ کے گھر جاتا ہے تو اللہ پاک اس کی مہمان نوازی کرتے ہیں (واللہ اعلم)

۶۹۹- (۱۱) وَهْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ: أَوَّلُهُمْ فَبَعْدَهُمْ مَمْسِيٌّ، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يَصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يَصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۹: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں میں سے نماز (ادا کرنے) کا زیادہ ثواب اس شخص کو ملتا ہے جو سب سے زیادہ دور ہے اور اس کی مسافت زیادہ ہے اور وہ شخص جو نماز کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ وہ امام کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اس کا ثواب اس شخص سے زیادہ ہے جو (اکیلا) نماز ادا کرتا ہے اور سو جاتا ہے (بخاری، مسلم)

۷۰۰- (۱۲) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَلَبَ الْبَقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَأَزَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ، فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُمْ: «بَلَّغْنِي أَنْكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ». قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ. فَقَالَ: «يَا بَنِي سَلَمَةَ! ذِيَارُكُمْ، نُكْتَبُ أَنْأَرُكُمْ، ذِيَارُكُمْ، نُكْتَبُ أَنْأَرُكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مسجد کے اطراف میں کچھ قطعت خلی ہو گئے چنانچہ بنو سلمہ (قبیلہ) نے مسجد کے قریب (ختل ہونے) کا ارادہ کیا۔ اس بہت کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا آپ نے ان سے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب ختل ہونے کا ارادہ رکھتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں اے اللہ کے رسول! ہم نے ارادہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اے بنو سلمہ! اپنے گھر میں (سکونت اختیار رکھو) تمہارے ہر شخص قدم کا ثواب ثبت ہو گا (دو مرتبہ فرمایا) (مسلم)

۷۰۱۔ (۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَخَابَا فِي اللَّهِ اجْتِمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاضَتْ غَيْبَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۷۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سات (انسان) ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ عنایت فرمائے گا جس روز اس کے سائے کے علاوہ دوسرا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ ایسا خلیفہ جو عدل و انصاف کرنے والا ہے، ایسا جوان شخص جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھتا ہے، ایسا شخص جس کا دل مسجد کی ساتھ معلق ہے جب بھی وہ مسجد سے نکلتا ہے تو مسجد کی جانب واپس آنے (کی فکر) میں رہتا ہے، ایسے دو شخص جو اللہ (کی رضا) کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں اس محبت پر وہ اکٹھے رہتے ہیں اور اس پر ان میں جدائی ہوتی ہے، ایسا شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اس کی آنکھیں انکھار ہو جاتی ہیں، وہ شخص جس کو خاندانی حسین عورت نے (گناہ کی) دعوت دی، اس نے جواب دیا کہ مجھے اللہ کا خوف (دامن) گیرا ہے اور ایسا شخص جس نے کوئی صدقہ کیا اس کو (اتنا) پوشیدہ رکھا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہیں کہ اس کے دائیں نے کیا خرچ کیا ہے (بخاری، مسلم)

۷۰۲۔ (۱۴) وَفِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَاعَفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي نَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا؛ وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَخْرُجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَمْ يَخُطْ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ؛ فَإِذَا صَلَّى، لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مَضَلَّةٍ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ. اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ. وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظِرَ الصَّلَاةَ. وَفِي رَوَايَةٍ: قَالَ: «إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْسِينَةً». وَزَادَ فِي دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ثَبِّ عَلَيْهِ. مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ، مَا لَمْ يُخْدِثْ فِيهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا گھر اور بازار میں نماز ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ ہے اور یہ اس لئے ہے کہ جب وہ اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد کا رخ کرتا ہے اور صرف نماز کے لیے مسجد جاتا ہے تو اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ زیادہ ہوتا ہے اور اس کی ایک غلطی اس سے معاف کر دی جاتی ہے۔ جب وہ نماز ادا کرتا ہے تو جب تک وہ نماز میں مصروف رہتا ہے فرشتے اس کے لیے (یوں) مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما اور تم میں سے جو شخص نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز میں ہی شمار ہوتا ہے (اور ایک روایت میں ہے) آپؐ نے فرمایا: جب مسجد میں داخل ہوا اور نماز نے ہی اس کو مسجد میں روک رکھا ہے (اس دوسری روایت میں) فرشتوں کی دعا میں یہ (الفاظ) زیادہ ہیں ”اے اللہ! اس کو معاف کر“ اے اللہ! اس کی توبہ قبول کر جب تک وہ مسجد میں (کسی کو) تکلیف نہ دے اور جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے۔“ (مسلم، بخاری)

۷۰۳- (۱۵) وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ ارِنِيْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۰۳: ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! میں تجھ سے حیرے فضل کا طالب ہوں (مسلم)

۷۰۴- (۱۶) وَعَنْ أَبِي فَتَاذَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۴: ابو فتاذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: مسجد کے احرام کا تقاضا ہے کہ جو شخص مسجد میں داخل ہو اور وہ مسجد میں بیٹھنا چاہے تو وہ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔ ان دو رکعت کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں (واللہ اعلم)

۷۰۵- (۱۷) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَفْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحَى، فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۵: کعب مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے (عام طور پر) دن کو چاشت کے وقت واپس (گھر) آتے تھے جب تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے وہاں دو رکعت ادا کرتے بعد ازاں مسجد میں بیٹھ جاتے (بخاری، مسلم)

۷۰۶- (۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ؛ فَلْيَقُلْ: لَا رُدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ كَمْ تُبْنَ

لِهَذَا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۷۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی سے سنے کہ وہ گمشدہ چیز کا با آواز بلند اعلان کرتا ہے تو وہ کہے، اللہ اس کی اس چیز کو واپس نہ کرے اس لئے کہ مسجدیں اس مقصد کے لئے نہیں بنائی گئیں (مسلم)

۷۰۷ - (۱۹) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُتَبَتَّةِ؛ فَلَا يَفْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بدودار پودے سے کھائے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ جائے اس لئے کہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسانوں کو ہوتی ہے (بخاری مسلم)

وضاحت: بدودار پودے سے مقصود لسن ہے جیسا کہ بعض احادیث میں اس کی وضاحت ہے۔ اس میں پیاز وغیرہ کا ذکر بھی ہے البتہ ان کو پکا کر کھایا جاسکتا ہے۔ اس حکم میں مولیٰ اور سرگٹ وغیرہ بھی ہے جب کہ دفعِ مضرات کے رجحان کے پیش نظر اور عمومی دلائل کی بنا پر سرگٹ نوشی بھی شرعاً جائز نہیں ہے (واللہ اعلم)

۷۰۸ - (۲۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ؛ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر میری امت کے اچھے اور بُرے اعمال پیش کئے گئے میں نے امت کے اچھے اعمال میں پایا کہ ایذا دینے والی چیز کو راستے سے ہٹایا جائے اور میں نے اس کے بُرے اعمال میں پایا کہ وہ تھوک ہے جو مسجد میں ہے اور اسے دفن نہیں کیا جاتا (مسلم)

۷۰۹ - (۲۱) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا التَّخَاعَةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۰۹: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر میری امت کے اچھے اور بُرے اعمال پیش کئے گئے میں نے اس کے اچھے اعمال میں پایا کہ وہ ایذا دینے والی چیز ہے جس کو راستے سے ہٹایا جائے اور میں نے اس کے بُرے اعمال میں پایا کہ وہ تھوک ہے جو مسجد میں ہے اس کو دفن نہ کیا جائے (مسلم)

۷۱۰- (۲۲) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَنْصُقْ أَمَامَهُ؛ فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللَّهَ مَا دَامَ فِي مَصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ؛ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا وَلِيَنْصُقَ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَذْنُهَا».

۷۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑا ہو تو وہ اپنے آگے نہ تمہو کے اس لئے کہ وہ جب تک نماز میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے، وہ (اسی طرح) دائیں جانب بھی نہ تمہو کے اس لئے کہ دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے البتہ بائیں جانب یا اپنے قدموں کے نیچے تمہو کے اور اس کو دفن کرے۔

۷۱۱- (۲۳) وَفِي رَوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ: «تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۱۱: اور ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اپنے پاؤں کے نیچے تمہو کے (بخاری، مسلم)

۷۱۲- (۲۴) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: «لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى: إِتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری جس سے آپ صحت یاب نہ ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت ہو انہوں نے اپنے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں بنا دیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ مشابہت نہ کی جائے جو غیر جائدار چیزوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی تعظیم بجالاتے ہیں حالانکہ وہ نفع نقصان کے مالک نہیں ہیں پس قبروں پر عمارتیں بنانا یا کسی مدفون نیک شخص کی تعظیم کرتے ہوئے اس کے پہلو میں مسجد تعمیر کرنا، وہی آمود رفت رکھنا اور قبروں کی تعظیم کرنا سب باتوں سے نہایت سختی سے منع کیا گیا ہے تاکہ انسان شرک سے بچ سکے۔ اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے علامہ ناصر الدین البانی (رحمۃ اللہ علیہ) کی تالیف ”تَحْذِيرُ السَّاجِدِ عَنْ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ الْمَسَاجِدَ“ (قبروں پر مسجدیں اور اسلام) کا مطالعہ کریں۔ جس کا اردو ترجمہ راقم الحروف نے کیا ہے۔ اب تک اس کے سات ایڈیشن اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔

۷۱۳- (۲۵) وَهَنْ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «وَالَا وَإِنْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَمَسَاجِدَهُمْ مَسَاجِدَ. أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، إِنِّي أَنَهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۱۳: جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ تم میں سے پہلے لوگ اپنے پیغمبروں اور نیک انسانوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیتے تھے۔ خبردار تم

قبول کو مسجدیں نہ بنانا، میں تمہیں اس سے روکتا ہوں (مسلم)

۷۱۴- (۲۶) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اجْعَلُوا مِنِّي مَبُوتَكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم گھروں میں بھی نماز ادا کیا کرو اور گھروں کو قبریں نہ بناؤ (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس سے مقصود نفل نماز ہے، فرض نماز ہمیشہ مسجد میں ہی ادا کرنی چاہیے (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۷۱۵- (۲۷) عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے (ترمذی)

وضاحت: یہ حکم مدینۃ الرسول میں رہنے والوں اور ان لوگوں کے لیے ہے جو اس سمت میں آ رہے ہیں اور ان کا قبلہ مدینۃ الرسول والوں کا ہے چونکہ قبلہ دور کی مسافت پر ہونے کی وجہ سے عین بیت اللہ کی طرف نماز ادا کرنا مشکل ہے۔ اس لیے انہیں حکم دیا گیا کہ ان کا قبلہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے جب کہ ہمارا قبلہ شمل جنوب کے درمیان مغرب کی جہت ہے یعنی انہیں قبلہ کی طرف منہ کرنا ہو گا (واللہ اعلم)

۷۱۶- (۲۸) وَعَنْ طَلْحِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا وَقَدْ أَلِى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَبَايَعْنَاهُ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بَارِضَنَا بَيْعَهُ لَنَا، فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ. فَدَعَا بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ وَنَمَضَ مَضًى، ثُمَّ صَبَّهَ لَنَا فِي إِدَاوَةٍ، وَأَمَرَنَا، فَقَالَ: «أُخْرِجُوا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ، فَاكْبِرُوا بَيْنَعَتَكُمْ، وَأَنْصَحُوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ، وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا». قُلْنَا: إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ، وَالْحَرُّ شَدِيدٌ، وَالْمَاءُ يَنْشَفُ. فَقَالَ: «مُدَّوَةٌ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طَيِّبًا». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۷۷: طلح بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (بصورت) وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی زیارت) کے لیے نکلے۔ ہم نے آپ کی بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ہم نے آپ کو

مطلع کیا کہ ہمارے علاقہ میں ہمارا ایک گرجا گھر ہے۔ ہم نے آپ سے آپ کے وضو (کے اعضاء سے گرنے) والے پانی کو طلب کیا (پچانچہ) آپ نے پانی منگوایا اور وضو کیا اور منہ میں پانی ڈالا بعد ازاں آپ نے وہ پانی ہمارے برتن میں گرایا اور ہمیں حکم دیا کہ تم واپس جاؤ اور جب اپنے علاقے میں پہنچو تو گرجا گھر کو توڑ دینا اور اس جگہ میں اس پانی کا چمڑکاؤ کرنا اور اس کو مسجد کی حیثیت دینا۔ ہم نے عرض کیا 'ہمارا علاقہ دور (کی مسافت پر واقع) ہے اور گرمی شدت کی ہے اس لئے پانی خشک ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا 'اس میں مزید پانی شامل کرنا۔ اس سے اس کی برکت میں اضافہ ہی ہو گا (نسائی)

وضاحت: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات سے تبرک حاصل کرنا درست ہے اور دیگر شہروں کی جانب اس کو اٹھا کر لے جانا بھی درست ہے لیکن آپ کے علاوہ اور کوئی شخص اس عزت و تکریم کا مستحق نہیں کہ اس کے فضلات کو تبرک سمجھا جائے یا اس کی ذات کو تبرک جان کر اس سے برکت حاصل کرتے ہوئے اس کو گھروں میں لایا جائے۔ یہ صرف آپ کی خصوصیت ہے (واللہ اعلم)

۷۱۷- (۲۹) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فِي الدَّوْرِ، وَأَنْ يَنْظَفَ وَيُطَيَّبَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۷۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ گھروں میں مسجدیں تعمیر کی جائیں، انہیں پاک صاف رکھا جائے اور انہیں خوشبو لگائی جائے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۷۱۸- (۳۰) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَتَزُخْرِفْنَهَا كَمَا زُخِرْفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۷۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'مجھے مسجدوں کو اونچا بنانے کا حکم نہیں دیا' ابن عباس فرماتے ہیں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے) کہ تم مساجد کو ضرور زیب و زینت سے تعمیر کرو گے جیسا کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے انہیں مُزَن کیا ہے (ابوداؤد)

۷۱۹- (۳۱) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۷۱۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'قیامت کی علامات سے ہے کہ لوگ مسجدوں (کی تعمیر) میں فخر کریں گے (ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ)

۷۲۰ - (۳۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى

الْقَذَاةُ يَخْرُجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ. وَغُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي، فَلَمْ أَرِ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أَوْيَبُهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۷۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر میری اُمت کے ثواب والے اعمال پیش کئے گئے یہاں تک کہ کوڑا کرکٹ جس کو انسان مسجد سے نکالتا ہے اور مجھ پر میری اُمت کے گناہ والے اعمال پیش کئے گئے میں نے اس سے عظیم گناہ کوئی اور نہ دیکھا کہ قرآن کی کوئی سورت یا آیت جس کو کسی شخص نے حفظ کیا بعد ازاں اس نے اس کو بھلا دیا (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، مظہر بن عبد اللہ راوی کا انس رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ (مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۳)

۷۲۱ - (۳۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَشِّرِ الْمَسْأَلِينَ

فِي الظُّلُمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالتَّوَرِ الثَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۷۲۱: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ اندھیرے میں مسجدوں کی جانب جاتے رہتے ہیں، انہیں قیامت کے دن پوری روشنی کی خوشخبری دے دو۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۷۲۲ - (۳۴) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَأَنْسَ.

۷۲۲: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے۔

۷۲۳ - (۳۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَغَاهَدُ الْمَسْجِدَ، فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ؛ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: «إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ»». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۷۲۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں کسی شخص کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ مسجد کا خیال رکھتا ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے، (جس کا ترجمہ ہے) اللہ کی مسجدوں کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جن کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہوتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں درج راوی کثرت کے ساتھ مکر حدیثیں بیان کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۲۵)

۷۲۴- (۳۶) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَئْذَنْ لَنَا فِي الْإِخْتِصَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَضَى وَلَا اخْتَضَى، إِنْ خَصَّاءُ أُمَّتِي الصِّيَامِ». فَقَالَ: أَئْذَنْ لَنَا فِي السِّيَاحَةِ. فَقَالَ: «إِنْ سِيَاحَةُ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». فَقَالَ: أَئْذَنْ لَنَا فِي التَّرَهُّبِ. فَقَالَ: «إِنْ تَرَهَّبَ أُمَّتِي الْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ إِنْ تَبْتَظَرُ الصَّلَاةَ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۷۲۴: عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں خفی ہونے کی اجازت دیں۔ آپ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو کسی کو خفی کرتا ہے یا خود کو خفی کرتا ہے (البتہ) میری امت کا خفی ہونا (کثرت کے ساتھ) روزے رکھنا ہے۔ اس نے عرض کیا: آپ مجھے سیاحت کی اجازت دیں۔ آپ نے فرمایا: میری امت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ پھر اس نے عرض کیا: ہمیں راہبانہ زندگی (گزارنے) کی اجازت دیں۔ آپ نے فرمایا: میری امت کی رہائیت نماز کے انتظار میں مسجدوں میں بیٹھنا ہے (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کلام ہے (شعری الرواۃ جلد صفحہ ۳۹) ۱

۷۲۵- (۳۷) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَأَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ. قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ». قَالَ: «فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، فَوَجَدَتْ بَنُودَهَا بَيْنَ ثُدْيَتَيْهِ، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ». وَتَلَا: «وَكُنْذَلِكْ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا، وَلِلْبَيْهَقِيِّ نَحْوُهُ عَنْهُ.

۷۲۵: عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل کو نہایت خوبصورت شکل میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا کہ مقرب فرشتے کس چیز میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: آپ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی تعالیٰ کو میرے کندھوں کے درمیان رکھا: میں نے اس کی کندھ کو اپنے سینے کے درمیان پایا۔ میں نے ان تمام چیزوں کو معلوم کر لیا جو آسمانوں اور زمین میں تھیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”اسی طرح ہم ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کی پوشاہت کا مشاہدہ کرا رہے تھے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔“ (دارمی نے مرسل بیان کیا اور ترمذی میں اس کی مثل اسی سے ہے)

وضاحت: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اللہ رب العزت کا مشاہدہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کا مشاہدہ نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا کرنا چاہا عطا کیا۔ اللہ

رَبِّ الْعَرْشِ کی ذات بے نظیر و بے مثل ہے۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے مقام پر ہرگز نہیں بٹھایا جاسکتا۔ قرآن پاک کی آیت کہ ”ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کا مشاہدہ کرایا۔“ اس سے بھی عموم مراد نہیں۔ ورنہ لازم آئے گا کہ ابراہیم علیہ السلام کا علم بھی اللہ کے علم کی مانند سب پر حاوی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں ”وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ“ (جس کا ترجمہ ہے) ”وہ اللہ کے علم کا ہرگز احاطہ نہیں کر سکتے“ (مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۶۷-۱۶۸)

۷۲۶- (۳۸) وَفَعِن ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، وَزَادَ فِيهِ : «قَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! هَلْ تَذَرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، فِي الْكُفَّارَاتِ . وَالْكَفَّارَاتُ : الْمَكْتُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ ، وَالْمَشْيِ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ ، وَإِبْلَاجُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ ، وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ ، وَمَاتَ بِخَيْرٍ ، وَكَانَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ . كَيْوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ، وَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! إِذَا صَلَّيْتُ فَقُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ ، وَتَرْكِ الْمُنْكَرَاتِ ، وَحُبِّ الْمَسَاكِينِ ، وَإِذَا أَرَدْتُ بَعَادَكَ فَتَنَّهُ فَأَقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مُفْتُونٍ . قَالَ : وَالْدَّرَجَاتُ : إِنْشَاءُ السَّلَامِ ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِ نِيَامًا . وَلَفْظُ هَذَا الْحَدِيثِ كَمَا فِي «الْمُصَابِيحِ» لَمْ أَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَّا فِي «شَرْحِ السُّنَنِ» .

۳۶: ترمذی میں عبد الرحمن بن عائش سے اس طرح مروی ہے نیز ابن عباسؓ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور اس میں اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے محمدؐ کیا آپ جانتے ہیں کہ مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑا کر رہے ہیں؟ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا، جی ہاں! کفارات میں جھگڑ رہے ہیں اور کفارات سے مقصود نمازوں کے بعد مساجد میں رُکے رہنا اور پانچواں (نماز ادا کرنے) کے لئے پیدل چل کر جانا اور اوقاتِ کلفت میں وضو مبالغہ سے کرنا ہے۔ جس شخص نے یہ کام کیے اس کی زندگی بہتر ہے اور اس کا فوت ہو جانا بھی بہتر ہے اور وہ اپنے گناہوں سے (یوں) پاک ہوا جیسے اس دن (پاک) تھا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جب ایک نماز (ادا کرنے) سے فارغ ہو جائیں تو یہ دعا کیجئے۔ (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور برے کاموں کے چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت (کرنے کی توفیق) طلب کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو کسی مصیبت میں (گرفتار) کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے مصیبت میں (جھلا کے بغیر) فوت کر لیتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، درجات کی بلندی سلام پھیلانے، کھانا کھلانے اور رات کو نوافل ادا کرنے سے (جب لوگ محو خواب ہوں) حاصل ہوتی ہے۔ امام بغویؒ فرماتے ہیں اس حدیث کے الفاظ جیسا کہ مصابیح میں ہیں میں نے ان کو عبد الرحمن سے صرف شرح السُّنَنِ میں پایا ہے۔

۷۲۷- (۳۹) وَفَعِن ابْنِ أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ : رَجُلٌ خَرَجَ غَارِبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَقَّاهُ ، فَيُدْخِلْهُ

الْجَنَّةِ، أَوْ يُرَدُّ بِمَا نَالَ مِنْ آجَرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ، وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ [حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ يُرَدُّ بِمَا نَالَ مِنْ آجَرٍ وَغَنِيمَةٍ] ؛ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۷۲۷: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمین انسانوں کی حفاظت کرنا اللہ پر ہے۔ وہ انسان جو اللہ کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلا، اللہ اس کا ضامن ہے یہاں تک کہ اس کو فوت کرے گا۔ وہ انسان جو مسجد (کی جانب) گیا، اللہ اس کا ضامن ہے اور وہ انسان جو اپنے گھر میں السلام علیکم کہتا ہوا داخل ہوا، اس کا بھی اللہ ضامن ہے (ابوداؤد)

۷۲۸ - (۴۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مَتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْنُونَةٍ؛ فَاجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُعْجِرِمِ. وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لَا يُنْصِبُهُ إِلَّا آيَةً؛ فَاجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ. وَصَلَاةٌ عَلَى آثَرِ صَلَاةٍ لَا لَعْوَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۷۲۸: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے گھر سے بلا وضو ہو کر فرض نماز (کی ادائیگی) کے لئے نکلا، اس کو اس حج کرنے والے کے ثواب کے برابر ثواب حاصل ہو گا جو احرام باندھنے والا ہے اور جو شخص چاشت کی نماز (ادا کرنے) کے لئے نکلا، صرف اسی مقصد سے وہ نکلا تو اس کو عمرہ کرنے والے کے ثواب کے برابر ثواب حاصل ہو گا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا جب کہ ان کے درمیان لغویات سے محفوظ رہا (اس کا یہ عمل) عظیمین میں ثبت ہو جاتا ہے (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: عظیمین اس دفتر کا نام ہے جس میں اعمالِ صالحہ کا اندراج ہوتا ہے نیز اس حدیث کی سند میں قاسم ابو عبد الرحمن ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، مرعات جلد ۲ صفحہ ۲۸)

۷۲۹ - (۴۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «الْمَسَاجِدُ». قِيلَ: وَمَا الرِّتْعُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۷۲۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم جنت کے باغات سے گزرؤ تو کھاؤ پیو۔ عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا، مسجدیں ہیں۔ عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! کھانا پینا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کے کلمات کہتا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف اور منکر ہے، اس کی سند میں حمید کئی راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۶۱۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۲۷)

۷۳۰ - (۴۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ، فَهُوَ حَقُّهُ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۷۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مسجد میں جس کام کے لئے آیا وہی اس کا حصہ ہے (ابوداؤد)

وضاحت: مسجد میں آنے کے لئے نیت کی صحت ضروری ہے، دنیوی مقاصد کی نیت نہ کی جائے بلکہ نماز، احکام، حصول علم اور دیگر نیک کاموں کی نیت کی جائے (واللہ اعلم)

۷۳۱ - (۴۳) وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرَى، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ» وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ. وَأَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رَوَايَتِهِمَا، قَالَتْ: إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَكَذَلِكَ إِذَا خَرَجَ، قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، بِذَلِكَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ. وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تَذْكُرْ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى.

۷۳۱: فاطمہ بنت حسین اپنی دادی فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود و سلام کہتے اور یہ کلمات کہتے ”اے میرے پروردگار! میرے گناہ معاف کر اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“ اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے اور یہ کلمات کہتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے میرے رب! میرے گناہ معاف کر اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔“ (تفہیم احمد، ابن ماجہ) احمد اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ فاطمہ الزہرا نے بیان کیا کہ جب مسجد میں داخل ہوتے اور اسی طرح جب مسجد سے باہر نکلتے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے الفاظ کی جگہ پر بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ کے کلمات فرماتے امام ترمذی نے بیان کیا کہ اس حدیث کی سند مقفل نہیں ہے، فاطمہ بنت حسین کی فاطمہ الزہرا سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

وضاحت: عدم اتصال کے ساتھ ساتھ اس حدیث کی سند میں یث بن ابی سلیم راوی ضعیف اور مضطرب الحدیث ہے (۱) لعل و معرفة الرجال جلد ۱ صفحہ ۳۸۹، التاريخ الكبير جلد ۱ صفحہ ۱۰۴۱، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۲۰

تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۲۸

۷۳۲- (۴۴) **وَعَنْ عُمَرَو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَنَاسُلِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ، وَعَنْ الْبَيْعِ وَالْإِشْتِرَاءِ فِيهِ، وَأَنْ يَتَخَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.**

۴۳۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اشعار کہنے، خرید و فروخت کرنے اور جمعہ کے روز نماز سے پہلے حلقہ بنانے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد، ترمذی)

۷۳۳- (۴۵) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُولُوا: لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ. وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً، فَقُولُوا: لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَالْذَاوِدِيُّ.**

۴۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اس شخص کو دیکھو جو مسجد میں خرید و فروخت کرتا ہے تو کہو اللہ تیری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے اور جب تم اس شخص کو دیکھو جو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتا ہے تو کہو کہ اللہ اس کو تجھ پر نہ لوٹائے۔ (ترمذی، دارمی)

۷۳۴- (۴۶) **وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزْرَامٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ. وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ الْأَشْعَارُ، وَأَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي «سُنَنِ»، وَصَاحِبُ «جَامِعِ الْأَصُولِ» فِيهِ عَنْ حَكِيمٍ.**

۴۳۴: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے، اس میں اشعار پڑھنے اور حدود قائم کرنے سے منع فرمایا ہے (سنن ابوداؤد، جامع الاصول میں یہ روایت حکیم بن حزام کی بجائے صرف حکیم کے الفاظ سے مروی ہے۔

۷۳۵- (۴۷) **وَفِي «الْمَصَابِيحِ» عَنْ جَابِرٍ.**

۴۳۵: اور مصابیح میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

۷۳۶- (۴۸) **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ - يَغْنَى الْبُصْلُ وَالْثُومُ - وَقَالَ: «مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا». وَقَالَ: «إِنْ**

كُنْتُمْ لَا بُدَّ أَكْلِيهِمَا؛ فَأَمِيتُوهُمَا طَبْحًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶: مہویہ بن قرہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو پودوں پیاز اور لسن سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص ان کو تناول کرے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ جائے نیز فرمایا، اگر تم نے تناول ہی کرنا ہے تو پکا کر ان کی بدلو کو زائل کرو (ابوداؤد)

۷۳۷- (۴۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمُقَبَّرَةَ وَالْحَمَامَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۳۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبرستان اور غسل خانہ کے علاوہ تمام زمین مسجد ہے (ابوداؤد، ترمذی)

۷۳۸- (۵۰) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلَّى فِي

سَبْعَةِ مَوَاطِنَ: فِي الْمَرْبَلَةِ، وَالْمَجْزَرَةِ، وَالْمَقْبَرَةِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ، وَفِي الْحَمَامِ، وَفِي مَعَاظِنِ الْإِبِلِ، وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللَّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

۴۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہوں میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ غلاعت کی جگہیں، جانوروں کا دفن خانہ، قبرستان، گزرگاہ، غسل خانہ، اونٹوں کے ہاندھنے کی جگہ اور بیت اللہ کی چھت (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زید بن جبیر راوی حافظہ کے لحاظ سے مکمل فید ہے، اس لئے حدیث ضعیف ہے (مشکوۃ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

۷۳۹- (۵۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلُّوا فِي

مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تَصَلُّوا فِي أَعْظَانِ الْإِبِلِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بکریوں کے ہارے میں نماز ادا کرو، اونٹوں کے ہارے میں نماز ادا نہ کرو (ترمذی)

۷۴۰- (۵۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَانِثَاتِ

الْقُبُورِ، وَالْمُتَّحِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالشَّرَجَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ.

۴۴۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

عورتوں پر لعنت کی ہے جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں اور ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو قبروں پر مسجدیں بناتے ہیں اور چراغ روشن کرتے ہیں (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

وضاحت: مردوں کے لئے قبروں کی زیارت کا حکم ہے لیکن عورتوں کو منع کیا گیا ہے اس لئے کہ ان میں مہر کا مادہ کم ہوتا ہے وہ جُزَع فُزَع کا اظہار زیادہ کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ قبروں پر چراغ اور اگر عقی وغیرہ جلاتا جائز نہیں، اسی طرح قبروں پر پھولوں کی چادریں اور غلاف وغیرہ چڑھانا بھی جائز نہیں۔ یہ سب کچھ توہم پرستی اور بت پرستی ہے۔ اس لئے اس سے باز رہنا ضروری ہے۔ خیر القرون میں اس قسم کے افعال کی مثل نہیں ملتی۔

(واللہ اعلم)

۷۴۱ - (۵۳) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ جِبْرَأِيلَ مِنَ الْيَهُودِ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ، وَقَالَ: «أَسْكُتُ حَتَّى يَجِيءَ جِبْرِيلُ»، فَسَكَتَ، وَجَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَسَأَلَ فَقَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ؛ وَلَكِنْ أَسْأَلُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى. ثُمَّ قَالَ جِبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! لَئِنْ دَنَوْتُ مِنَ اللَّهِ دَنَوْتُ مَا دَنَوْتُ مِنْهُ فُطً. قَالَ: «وَكَيْفَ كَانَ يَا جِبْرِيلُ؟» قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ ثَوَرٍ، فَقَالَ: شَرُّ الْبِقَاعِ أَسْوَأُهَا، وَخَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا. رَوَاهُ بَيَاضٌ.

۳۱: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عالم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ (زمین کی) کونسی جگہ بہتر ہے؟ آپ اس سے خاموش رہے اور فرمایا، خاموش رہ۔ یہی تک کہ جبرائیل آئے۔ وہ خاموش رہا اور جبرائیل آئے۔ آپ نے ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس مسئلہ کے بارے میں جس سے دریافت کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا البتہ میں اپنے پروردگار سے دریافت کرتا ہوں۔ بعد ازاں جبرائیل نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، اے محمد! میں اللہ سے اتنا قریب ہوا کہ میں کبھی اس سے پہلے اتنا قریب نہ ہوا تھا۔ آپ نے دریافت کیا، اے جبرائیل! تو کتنا قریب تھا؟ جبرائیل نے جواب دیا، میرے اور اللہ کے درمیان نور کے ستر ہزار پردے تھے۔ رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (زمین کی) بدترین جگہ بازار ہیں اور بہترین جگہ مسجدیں ہیں۔ اس حدیث کو... نے بیان کیا۔

وضاحت: تخریج میں خلی جگہ ہے۔ صاحب مرعات نے ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث ”صحیح ابن حبان“ میں ہے اور امام منذریؒ کی ”الترغیب“ میں مختصراً مذکور ہے۔ حدیث کا یہ حصہ صحیح ہے کہ زمین کی بہترین جگہ مسجدیں ہیں اور بدترین جگہیں بازار ہیں جب کہ ستر ہزار پردوں کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے۔ (مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۸۷)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۷۴۲- (۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا لَمْ يَأْتِ إِلَّا لْخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ؛ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَمَنْ جَاءَ لْغَيْرِ ذَلِكَ؛ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعٍ غَيْرِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتَّبَهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

تیسری فصل

۷۴۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص میری اس مسجد میں آیا اور اس کا مقصد علم کا حصول اور (آگے) تعلیم دینا ہے تو وہ اس شخص کے مرتبہ میں ہے جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا ہے اور جو شخص اس کے علاوہ (کسی دوسرے کام کے لئے) آیا وہ اس انسان کے مقام پر ہے جو دوسرے کے سامان پر نظر رکھتا ہے۔
(ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان)

۷۴۳- (۵۵) وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَأْتِيَنِ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ حُلْدِيَّتُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُمْ. فَلَا تَجَالِسُوهُمْ؛ فَلَيْسَ اللَّهُ فِيهِمْ حَاجَّةٌ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۷۴۳: حسنؒ سے مرسل روایت ہے انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایسا دور آئے گا کہ وہ مسجدوں میں دنیا کی باتیں کریں گے تم ہرگز ان کے ساتھ مجلس اختیار نہ کرنا۔ اللہ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بزرگ ابوالخلیل راوی علمیت درجہ ضعیف ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۸۸)

۷۴۴- (۵۶) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ، فَحَصَّنِي رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ، فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. فَقَالَ: إِذْهَبْ فَأَتِنِي بِهِذَيْنِ. فَجِئْتُهُ بِهِمَا. فَقَالَ: وَمَنْ أَنْتَ؟ أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ. قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَجَعْتُكُمَا؛ تَرْفَعَانِ أَصَوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۴۴: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں سویا ہوا تھا مجھے ایک

مفصّل نے نکر مارا۔ میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تم کس قبیلہ یا کس شہر سے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، طائف (شہر) والوں سے ہیں۔ انہوں نے کہا، اگر تم مدینہ کے باشندے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا تم مسجد رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اپنی آوازیں بلند کر رہے ہو (بخاری)

۷۴۵- (۵۷) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَنَى عُمَرُ رَحْبَةً فِي نَاجِيَةِ الْمَسْجِدِ تَسْمَى الْبُطَيْنَاءَ، وَقَالَ: مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَلْغَطَ، أَوْ يَنْشِدَ شِعْرًا، أَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ؛ فَلْيَخْرُجْ إِلَى هَذِهِ الرَّحْبَةِ. رَوَاهُ فِي الْمُؤْتَطَا.

۴۴۵: مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے پہلو میں چوترا بتایا جس کا نام ”بطینہ“ تھا اور فرمایا، جو مفصّل شروع و شغب ڈالنا چاہتا ہے یا شعر و شاعری کا ارادہ رکھتا ہے یا آواز بلند کرنا چاہتا ہے وہ اس چوترے پر چلا جائے (موطا)

۷۴۶- (۵۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى النَّبِيَّ ﷺ نُحَامَةً فِي الْقِبْلَةِ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُبِّيَ فِي وَجْهِهِ. فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَنَاجِي رَبَّهُ، وَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ؛ فَلَا يَزُقُّ أَحَدَكُمْ قَلْبَ قَبْلَتِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ». ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: «أَوْ يَفْعَلْ هَكَذَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب ناک کا فضلہ دیکھا۔ آپ کو اس سے تکلیف ہوئی یہاں تک کہ اس کا اثر آپ کے چہرے پر نمایاں تھا۔ چنانچہ آپ اٹھے اور آپ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس کو کھچ ڈالا اور فرمایا، تم میں سے کوئی مفصّل جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرکشی کرتا ہے اور اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے پس تم میں سے کوئی مفصّل قبلہ کی جانب نہ تھو کے البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھو کے پھر آپ نے اپنی چادر کو پکڑا اس میں تھو کا اور اس کو مل دیا اور فرمایا اس طرح کرے (بخاری)

۷۴۷- (۵۹) وَعَنْ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، - وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا، فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِقَوْمِهِ جِئْنَا فَرَعًا؛ «لَا يَصْلِي لَكُمْ». فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يَصْلِيَ لَهُمْ، فَمَنَعُوهُ، فَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: نَعَمْ، وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّكَ قَدْ أَذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۷: سائب بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کسی قوم کا امام بنا۔ اس نے قبلہ کی جانب تھوک پھینکی جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپؐ نے لوگوں سے فرمایا: یہ شخص تمہاری نماز کی امامت نہ کرائے۔ اس واقعہ کے بعد اس شخص نے ان کی امامت کرائے کا ارادہ کیا۔ لوگوں نے اس کو منع کیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماں سے مطلع کیا چنانچہ اس نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے (اس کی) تصدیق کی (سائب بن خالد کہتے ہیں) اور میرا خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تو نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے (ابوداؤد)

۷۴۸- (۶۰) وَفِي مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: احْتَبَسَ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتَّى كَذَبْنَا نَتَرَأَى عَيْنَ الشَّمْسِ، فَخَرَجَ سَرِيعًا، فَتَوَبَّ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ. فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصُوتِهِ، فَقَالَ لَنَا: «عَلَى مَصَافِكُمْ كَمَا أَنْتُمْ»، ثُمَّ انْقَلَبَ إِلَيْنَا. ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا إِنِّي سَاحَدْتُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةُ: إِنِّي فُتُّ مِنَ اللَّيْلِ، فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي، فَتَغَسَّتُ فِي صَلَاتِي حَتَّى اسْتَقَلْتُ، فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ! قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ: «فَرَأَيْتَ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْ، فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ! قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: فِي الْكُفَّارَاتِ. قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قُلْتُ: مَشَى الْأَقْدَامَ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ، وَاسْتَبَاحَ الْوُضُوءِ جِئْنَ الْكُرْبِيَهَاتِ. قَالَ: ثُمَّ فِيمَ؟ قُلْتُ: فِي الدَّرَجَاتِ. قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قُلْتُ: اطْعَامُ الطَّعَامِ، وَلَبِنُ الْكَلَامِ، وَالصَّلَاةُ وَالنَّاسُ بِنَامٍ. ثُمَّ قَالَ: سَلِّ، قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتُ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَقَّيْ غَيْرَ مَفْتُونٍ، وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ». فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَيْمُونٍ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ. فَقَالَ: هَذَا الْحَدِيثُ صَحِيحٌ.

۴۳۸: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کی امامت کرائے میں بہت دیر کر دی۔ قریب تھا کہ ہم سورج کی ٹکیہ دیکھ پاتے چنانچہ آپؐ تیزی کے ساتھ آئے، نماز کی امامت کسی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تخفیف کے ساتھ نماز کی امامت

کرائی۔ سلام پھیرنے کے بعد آپؐ نے با آواز بلند فرمایا، تم اسی حالت میں اپنی اپنی مغفوں پر رہو بعد ازاں آپؐ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا، خبردار! میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ آج صبح مجھے کوئی رکلوٹ پیش آئی۔ میں رات اٹھا وضو کیا اور جس قدر میرے لئے مقدر میں تھا میں نے نوافل ادا کئے لیکن نماز میں مجھ پر اونگھ نے حملہ کر دیا، میں اس سے بوجھل ہو گیا تو میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا اللہ پاک بہت خوبصورت شکل میں تھے۔ اللہ نے فرمایا، اے محمد! میں نے جواب دیا، اے پروردگار! میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا، مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا، میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے تین بار دریافت کیا (اور میں نے بھی تین بار عدم علم کا اعتراف کیا) آپؐ فرماتے ہیں، میں نے معلوم کیا کہ اللہ نے میرے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا یہاں تک کہ میں نے اپنے سینے میں انگلیوں کی ٹھنڈک محسوس کی پس ہر چیز میرے سامنے ظاہر ہو گئی اور مجھے معرفت حاصل ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے محمد! میں نے جواب دیا، اے پروردگار! میں حاضر ہوں اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا۔ مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑا کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا کفارات میں۔ اللہ تعالیٰ نے استفسار کیا، وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا، باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے پیدل چل کر جانا اور نماز پڑھنے کے بعد مسجدوں میں بیٹھنا اور مشقت کے اوقات میں مبالغہ سے وضو کرنا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر کس بات پر میں نے جواب دیا۔ درجات میں۔ اللہ تعالیٰ نے استفسار کیا۔ وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا، کھانا کھانا، آہستہ گفتگو کرنا اور (جب) لوگ سو رہے ہوں تو نفل نماز ادا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، آپ سوال کریں۔ میں نے دعا کی، ”اے اللہ! میں تجھ سے نیک اعمال (کرنے) اور برے کاموں سے باز رہنے اور مسکینوں کے ساتھ محبت کرنے کی توفیق طلب کرتا ہوں نیز یہ کہ تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحمت نازل فرما اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے بغیر کسی فتنہ میں مبتلا کرنے کے فوت کر لینا اور میں تجھ سے تیری اور اس کی محبت کا طلب گار ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ (خواب) حق ہے، اسے محفوظ کرلو، پھر اسے دوسروں کو سکھائو (احمد ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس حدیث کو صحیح کلمہ اللہ تعالیٰ نے جس علم و معرفت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر کرنا چاہا وہ کر دیا۔

وضاحت: اس حدیث میں مذکور ہے آپؐ نے فرمایا، میرے سامنے ہر چیز ظاہر ہو گئی۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ آپؐ کو مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ ہر چیز کا علم تھا درست نہیں۔ اس لئے کہ لفظ ”كُلُّ“ عربی زبان میں بیش استغراق کے لئے نہیں ہوتا مثلاً آیت مبارکہ ”كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ“ میں اللہ بھی نفس ہے تو کیا اس پر موت طاری ہو گی؟ ہرگز نہیں۔ اختصار کے پیش نظر مزید مثالیں ذکر نہیں کی گئیں (واللہ اعلم)

۷۴۹- (۶۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ: «أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ،

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ». قَالَ: «فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ، قَالَ الشَّيْطَانُ: حُفِظَ مِنِّي سَائِرُ الْيَوْمِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۳۹: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کلمات کہتا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) ”میں اللہ کے ساتھ جو عظمتوں والا ہے اور اس کی ذات کے ساتھ جو کریم ہے اور اس کی قدرت کے ساتھ جو غالب ہے“ شیطان مردود سے ہٹا طلب کرتا ہوں۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی یہ کلمات کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ شخص محفوظ رہا (ابوداؤد)

۷۵۰- (۶۲) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثْنًا يُعْبَدُ، اَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ». رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا

۵۰: عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! میری قبر کو بت (کدہ) نہ بنانا کہ اس کی عبادت شروع ہو جائے۔ اللہ کی ایسے لوگوں پر شدید ناراضگی ہے جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنایا (مالک سے مرسل روایت ہے)

وضاحت: یہ حدیث موصول صحیح ہے، تفصیل کے لئے دیکھیں۔

(تَحْذِيرُ السَّاجِدِ عَنْ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ الْمَسَاجِدِ) (قبروں پر مسجدیں اور اسلام) تالیف علامہ ناصر الدین البیہقی صفحہ ۱۷۸)

۷۵۱- (۶۳) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحِبُّ الصَّلَاةَ فِي الْحِيطَانِ». قَالَ بَعْضُ رَوَاتِهِ - يَعْنِي الْبُسَاتِينَ - : رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، [وَالْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ] قَدْ ضَعَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ

۵۱: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باغات میں نماز ادا کرنے کو مستحب جانتے تھے۔ حدیث کے بعض راویوں نے اس کا ترجمہ ”بساتین“ یعنی باغات کیا ہے (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے یہ حدیث غریب ہے، ہم اس حدیث کو صرف حسن بن ابی الجعفر سے پہچانتے ہیں اور یحییٰ بن سعید اور دیگر ائمہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۷۵۲- (۶۴) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعَشْرِينَ صَلَاةً، وَصَلَاتُهُ فِي

الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجْتَمَعُ فِيهِ بِخَمْسِمِائَةِ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ
أَلْفَ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ
أَلْفِ صَلَاةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۲: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کسی شخص کا گھر میں نماز ادا کرنے کا ثواب ایک نماز کے برابر ہے اور قبائل کی مسجد میں نماز ادا کرنا پچیس نمازوں
کے برابر ہے اور جس مسجد میں جمعہ ادا ہوتا ہے اس میں نماز ادا کرنا پانچ سو نماز کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ میں
نماز ادا کرنے کا ثواب پچاس ہزار کے برابر اور میری مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب پچاس ہزار نماز کے برابر اور
مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رزق ابو عبد اللہ البلی راوی مختلف فیہ ہے۔ اس سے روایت کرنے والا
ابو الخطاب دمشقی راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۸ مشکوٰۃ علامہ البلی جلد ۱ صفحہ ۲۳۳)

۷۵۳- (۶۵) وَفَنَّ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ
فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: «الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ». قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: «ثُمَّ الْمَسْجِدُ
الْأَقْصَى». قُلْتُ: ثُمَّ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ عَامًا؛ ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ، فَخَيْشُمَا أَدْرَكَتَكَ
الصَّلَاةُ فَصَلَّ». مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! زمین پر
پہلی مسجد کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد حرام۔ میں نے عرض کیا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصی۔ میں نے عرض
کیا ان دونوں میں کتنے (سال) کا فاصلہ ہے۔ آپ نے فرمایا چالیس سال کا فاصلہ ہے البتہ تمام روئے زمین
تمہارے لیے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آجائے نماز ادا کر لیا کرو (بخاری، مسلم)

وضاحت: اسرائیلی روایات کے مطابق آدم علیہ السلام ہی مذکورہ دونوں مسجدوں کے مؤسس اور بانی ہیں اور
ان دونوں کی تعمیر میں چالیس سال کا فاصلہ ہے جبکہ کتب و سنت میں اس کی کوئی دلیل نہیں۔ اس کے بعد ابراہیم
علیہ السلام نے مسجد حرام کی عمارت کی تجدید کی۔ سلیمان علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ کی عمارت کی تجدید کی۔ بعض
مؤرخین کے مطابق مسجد اقصیٰ کی تعمیر یعقوب علیہ السلام نے کی (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰)

(۸) بَابُ السَّئْرِ

(ستر کو ڈھانپنا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۷۵۴ - (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَبِلًا بِهِ ، فِي نَيْبِ أُمِّ سَلَمَةَ، وَأَضْعَا طَرْفِيهِ عَلَى عَاتِقِيهِ . مَتَّقَ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۷۵۴: عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے دیکھا آپ نے اس کو لپیٹ رکھا تھا اور اس کے دونوں پہلوں کو اپنے دونوں کندھوں پر ڈالا ہوا تھا (بخاری، مسلم)

۷۵۵ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِيهِ مِنْهُ شَيْءٌ . مَتَّقَ عَلَيْهِ.

۷۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا نہ کرے کہ اس کے کندھوں پر کچھ نہ ہو (بخاری، مسلم)

۷۵۶ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرْفَيْهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۵۷ - (۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: «اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي

جَهْمٌ، وَاتُّوْنِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ أَبْنَى جَهْمٍ؛ فَإِنَّهَا أَلْهَبْنِي آيِقًا عَنْ صَلَاتِي. مَتَّقُوا عَلَيْهِ.
وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ، قَالَ: «كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عِلْمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ، فَأَخَافُ أَنْ
يَفْتِنَنِي».

۷۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ دھاری دار چادر میں نماز ادا کی۔ آپؐ نے اس کی دھاریوں کی جانب ایک نظر دیکھا تو جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا: میری دھاری دار چادر ابو جہم کو عطا کرو اور ابو جہم کی سادہ چادر مجھے لا دو اس لئے کہ اس نے مجھے ابھی ابھی نماز سے غافل کیا ہے (بخاری، مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ میں نماز میں اس کی دھاریاں دیکھتا رہا، میں خوفزدہ ہو گیا کہ کہیں قنہ میں نہ مبتلا ہو جاؤں۔

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو جہم نے ایک دھاری دار چادر بطور ہدیہ ارسال کی تھی لیکن جب چادر آپؐ کے زیب تن کرنے سے آپؐ کے خشوع پر اثر انداز ہوئی تو آپؐ نے اس کے ہدیہ کو واپس کر دیا اور اس سے دوسری چادر منگوائی تاکہ وہ محسوس نہ کرے کہ آپؐ نے میرا ہدیہ واپس کر دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ ایسا لباس نہیں پہننا چاہیے جس سے خشوع و خضوع میں فرق آئے۔ اسی طرح منقش جائے نماز استعمال کرنے سے اگر نماز میں خشوع باقی نہیں رہتا تو اس کو بھی اٹھا دیا جائے۔ نہایت سادگی کے ساتھ بارگاہ الہی میں حاضر ہو کر نماز ادا کرنی چاہیے (واللہ اعلم)

۷۵۸- (۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكَ هَذَا، فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ تَصَاوِرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۵۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہؓ کے پاس ایک چادر تھی جس کے ساتھ انہوں نے اپنے گھر کی دیوار کی ایک طرف کو ڈھانپ رکھا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اپنی اس چادر کو ہم سے دور کر دو، اس لئے کہ اس کے نقوش نماز میں میرے سامنے آتے رہے ہیں (بخاری)

وضاحت: اس چادر پر جاندار چیزوں کے نقوش نہیں تھے۔ اگر یہ نقوش جاندار چیزوں کے ہوتے تو آپؐ اس کو ہٹانے کے ساتھ ساتھ اسے ضائع کرنے کا بھی حکم دیتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تصاویر والی چادر کو دیکھا تو آپؐ گھر میں داخل نہ ہوئے جب تک کہ اس کو ختم نہیں کر دیا گیا، اس لئے کہ اس پر ذی روح کی تصاویر تھیں (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۶)

۷۵۹- (۶) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرْوُجَ

حَرِيرٍ، فَلَبَسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: «لَا يَشْغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۵۹: عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا کوٹ تحفہ کے طور پر دیا گیا۔ آپ نے اس کو زیب تن کیا۔ بعد ازاں آپ نے اس میں نماز ادا کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے کوٹ زور سے اتارا گویا آپ نے اس کے پہننے کو اچھا نہیں جانتے پھر آپ نے فرمایا: یہ لباس پرہیزگاروں کے لئے جائز نہیں ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ واقعہ ریشم پہننے کو حرام قرار دینے سے پہلے کا ہے، اس لئے آپ نے اس کو کمرہ جانتے ہوئے اتار دیا۔ مردوں کے لئے ریشم پہننا جائز نہیں جب کہ عورتوں کے لئے جائز ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۷۶۰- (۷) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي رَجُلٌ أَصِيدُ؛ أَفَأَصْلِي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، وَأَزُرُّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

دوسری فصل

۷۶۰: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں شکار کرتے لکھا ہوں، کیا میں ایک قمیض میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا البتہ (گربین کی) بن لگا کرچہ ٹانگا لگانا پڑے (ابوداؤد) اور امام نسائی نے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

وضاحت: جب صرف قمیض پہننا ہو اور چادر نہ ہو تو گربین کھلا چھوڑنا درست نہیں۔ اس لیے کہ سجدہ کرتے وقت شرم گاہ کے نظر آنے کا اندیشہ ہے، اس لئے بن یا کوئی اور باندھنے والی چیز سے گربین کو بند کیا جائے تاکہ بے پردگی نہ ہو (واللہ اعلم)

۷۶۱- (۸) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذْهَبْ فَنَوَّضًا»، فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۷۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا جب کہ اس کی چادر (عبرہ شری سے) نیچے تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: جاؤ اور وضو

کرو۔ وہ گیا، اس نے وضو کیا اور واپس آیا۔ ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کو وضو کرنے کا حکم کیوں دیا؟ آپ نے جواب دیا، وہ اس حالت میں نماز ادا کر رہا تھا جب کہ اس کی چادر (حدّ شرعی سے) نیچے تھی اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کی چادر (نماز ادا کرتے ہوئے) ٹخنوں سے نیچے ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو جعفر راوی کا نام معلوم نہیں اور یحییٰ بن کثیر راوی مجہول ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰۳ مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۳۸)

۷۶۲- (۹) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بالغہ عورت کی نماز دوپٹے کے بغیر قبول نہیں ہوتی (ابوداؤد، ترمذی)

وضاحت: عورت کے لئے نماز ادا کرتے ہوئے سر ڈھانپنا اور گردن چھپانا ضروری ہے (واللہ اعلم)

۷۶۳- (۱۰) وَهْنُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: «اتَّصَلَى الْمَرْأَةُ فِي رِدْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ؟» قَالَ: «إِذَا كَانَ الدَّرْعُ سَابِغًا يُغْطِي ظَهْرَ قَدْ مِئِهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ وَقَفُوهُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ.

۳۳: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا عورت قیض اور دوپٹے میں نماز ادا کر سکتی ہے؟ جب کہ قیض کے نیچے تہ بند نہ ہو؟ آپ نے فرمایا، جب قیض لمبی ہو اور اس کے پاؤں کے اوپر کے حصّہ کو ڈھانپ لے (ابوداؤد) اور ابوداؤد نے چند روایات کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اس حدیث کو اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے موقوف بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند موقوفہ صحیح ہے، مرفوعہ نہیں (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۳۸)

۷۶۴- (۱۱) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشَّدَلِ فِي الصَّلَاةِ، وَأَنْ يُغْطَى الرَّجُلُ فَأُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کپڑے کو کندھے سے لٹکانے سے منع کیا اور اس سے (بھی منع فرمایا) کہ کوئی شخص نماز میں اپنا منہ ڈھانپے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

وضاحت: کندھوں پر کپڑا لٹکانا اور اس کے کناروں کو نہ باندھنا ”سدل“ کہلاتا ہے نیز سر پر چادر لٹکانا اور اس کے کسی کنارے کو کندھے پر نہ ڈالنا بھی ”سدل“ ہے (واللہ اعلم)

۷۶۵- (۱۲) وَهْنُ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَالِفُوا الْيَهُودَ، فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۷۶۵: شدداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودیوں کی مخالفت کرو وہ جو قوں اور موزوں میں نماز ادا نہیں کرتے (ابوداؤد)

وضاحت: اگر جو قوں میں نجاست نہ لگی ہو تو نماز میں ان کا پہنا مباح ہے لیکن بیشہ جوتے پہن کر نماز ادا کرنا درست نہیں اور نہ اس کو مستحب کہا جاسکتا ہے۔ خیال رہے کہ جو قوں میں چونکہ نجاست کا ہونا عام طور پر سمجھا جاتا ہے اگر ان کو پہن کر ہی نماز ادا کی جائے تو اس کا بوجھ نماز ادا کرنے والے پر ہو گا۔ دفع منسدہ کے لئے ترجیح اس بات کو ہو گی کہ نمازیں بغیر جوتا پہنے ادا کی جائیں البتہ اگر جوتا بلا نجاست ہو تو نماز ادا کرنا درست ہے تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو (واللہ اعلم)

۷۶۶- (۱۳) وَهْنُ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الْقَوْمُ، أَلْفَوْا نِعَالَهُمْ. فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ، قَالَ: «مَا حَمَلَكُمُ عَلَى الْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ؟» قَالُوا: رَأَيْنَاكَ أَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ، فَأَلْقَيْنَا نِعَالَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَذْرًا. إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَنْظُرْ، فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذْرًا. فَلْيَمْسَحْهُ، وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۷۶۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ نے (محلت نماز) اپنے جوتے اتار دیے۔ جب صحابہ کرام نے آپ کو جوتے اتارتے دیکھا تو انہوں نے بھی جوتے اتار دیے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت کیا تم نے اپنے جوتے کس لئے اتارے؟ انہوں نے عرض کیا ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنا جوتا اتارا تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس تو جبرائیل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ کے جو قوں میں نجاست لگی ہوتی ہے جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو اسے چاہئے کہ وہ (اپنے) جوتے دیکھے۔ اگر وہ اپنے جوتے پر کوئی نجاست وغیرہ دیکھے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کو رگڑ کر (صاف کرے) اور انہیں پہن کر نماز ادا کرے (ابوداؤد، دارمی)

۷۶۷- (۱۴) وَهْنُ ابْنِ مُزَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدَكُمْ، فَلَا يَضَعُ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَا عَنْ يَسَارِهِ، فَتَكُونُ عَنْ يَمِينِ غَيْرِهِ، إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ، وَلِيَضَعَهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «أَوَّلِيضَلَّ فِيهِمَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ.

۷۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے تو اپنے دائیں جانب اپنا جوتا نہ رکھے اور اپنے بائیں جانب بھی نہ رکھے جب کہ کسی دوسرے (نمازی) کا وہ دائیں جانب ہے البتہ اگر بائیں جانب کوئی شخص نہ ہو تو رکھ سکتا ہے (اور جب بائیں جانب کوئی نمازی ہو) تو اپنے پاؤں کے درمیان رکھے اور ایک روایت میں ہے انہیں پہن کر نماز ادا کرے (ابوداؤد) امام ابن ماجہ نے اس کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔

الفصل الثالث

۷۶۸- (۱۵) هَنَّ ابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيَ عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ. قَالَ: وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۷۶۸: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ چٹائی پر نماز ادا کر رہے ہیں اور اس پر سجدہ بھی کر رہے ہیں اور میں نے دیکھا کہ آپ نے خود کو ایک کپڑے میں لپیٹا ہوا ہے اور نماز ادا کر رہے ہیں (مسلم)

۷۶۹- (۱۶) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيَ خَافِيًا وَمُتَّعِلًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۷۶۹: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں انہوں نے اس سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بغیر جوتا پہنے اور (کبھی) جوتا پہنے نماز ادا کرتے تھے (ابوداؤد)

۷۷۰- (۱۷) وَهْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: صَلَّيْتُ جَابِرَ بْنَ إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قَبْلِ قَفَاهُ، وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ. فَقَالَ لَهُ قَابِلٌ: تَصَلِّيَ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ لِإِرَائِي أَحَقَّ مِنْكَ، وَأَيْنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟! رَوَاهُ

الْبُخَارِيُّ

۷۰۰: محمد بن مسکد سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے چاروں میں نماز ادا کی جس کو گردن کی جانب باندھا ہوا تھا جب کہ کھونٹی پر کپڑے لٹک رہے تھے۔ کسی شخص نے ان سے دریافت کیا آپ ایک کپڑے میں نماز ادا کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا میں نے اس لئے اس طرح نماز ادا کی ہے تاکہ تیرے جیسا حق مجھے دیکھ لے جب کہ عمد رسالت میں ہم میں سے کون تھا جس کے دو کپڑے تھے؟ (بخاری)

وضاحت: ”مَشْجَبٌ“ ان تین لکڑیوں کو کہتے ہیں جن کو آپس میں ملا کر ایک جگہ پر گاڑا جاتا ہے تاکہ ان پر پٹنی کا برتن رکھا جائے اور کپڑے لٹکائے جائیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا جائز ہے اگرچہ اور کپڑے بھی موجود ہوں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ستر کے ساتھ ساتھ کندھوں کو بھی ڈھانپنا چاہئے البتہ سر کو ڈھانپنا ضروری نہیں لیکن ننگے سر نماز پڑھنے کی علت بنانا بھی مناسب نہیں۔ اللہ ربُّ العزت کی بارگاہ میں حاضری دینے کے لئے اوب و احرام کا خیال رکھا جائے اور خشوع و خضوع کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھا جائے (واللہ اعلم)

۷۷۱- (۱۸) وَهَنَ أَبِي بَنْدٍ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَلَصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ. كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ إِذَا كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ؛ فَأَمَّا إِذَا وَشِعَ اللَّهُ، فَالصَّلَاةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكَى. رَوَاهُ أَحْمَدُ

۷۷۱: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا سنت ہے۔ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے تھے اور ہم پر عیب نہیں لگایا جاتا تھا۔ (اب) دو کپڑوں میں نماز ادا کرنا بہتر ہے (احمد)

وضاحت: یہ حدیث ذوالید عبد اللہ بن احمد میں ہے۔ اس کی سند میں ابونصر بن بقیہ راوی مجہول ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البیہقی جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۳۰)

(۹) بَابُ السُّنَرَةِ

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۷۷۲- (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعَتَمَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يُحْمَلُ، وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ابن عمر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح عید گاہ کی طرف جاتے اور نیزا آپ کے آگے لے جایا جاتا تھا اور عید گاہ میں آپ کے آگے گاڑا جاتا تھا۔ آپ اس کی جانب نماز ادا کرتے۔ (بخاری)

وضاحت: عید گاہ کھلا میدان تھا اس کے آگے کوئی دیوار نہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز کی اہمیت کے وقت حکم دیتے کہ سامنے نیزہ گاڑا جائے۔ آپ اس کو سترہ بتاتے اور اس کی جانب نماز ادا کرتے تاکہ نماز پڑھتے وقت آگے سے کسی کا گزرنہ ہو۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ کھلی فضا میں انسان کے خیالات فطری طور پر منتشر ہوتے ہیں اس لئے سترہ گاڑا جائے تاکہ خیالات مجتمع رہیں۔ اسی طرح اگر مسجد کا محراب کھلا ہے تو وہاں بھی سترہ رکھا جائے۔ ہاں! اگر کمرہ ہے تو بوجہ تنگ جگہ ہونے کے سترہ کی ضرورت نہیں ہے (واللہ اعلم)

۷۷۳- (۲) وَهْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قَبَةِ حِمْرَاءَ مِنْ آدَمَ، وَرَأَيْتُ يَلَالًا أَخَذَ وَضُوءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَنَدَّرُونَ ذَلِكَ الْوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ يَلَالًا أَخَذَ عَتَمَةَ فَرَكَّزَهَا. وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حُلَّةٍ حِمْرَاءَ مُسْتَبْرَأً صَلَّى إِلَى الْعَتَمَةِ بِالنَّاسِ رَكَعَتَيْنِ. وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالِدَوَاتِ يَمْرُؤُونَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَتَمَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کمرہ میں دیکھا۔ آپ بطحاء وادی میں سرخ چڑے کے خیمے میں تھے اور میں نے دیکھا کہ بلال آپ کے (اعضاء سے گرنے والے) وضو کے پانی کو حاصل کر رہے تھے نیز میں نے دیگر لوگوں کو دیکھا وہ بھی آپ کے (اعضاء سے گرنے والے) وضو کے پانی کو حاصل کرنے میں تنگ و دو کر رہے تھے۔ جو شخص بلال سے کچھ پانی

حاصل کر پاتا وہ اس کو (اپنے چہرے اور اپنے اعضاء پر تحرک کے طور پر) لگاتا اور جو شخص بلال رضی اللہ عنہ سے نہ پاسکتا تو وہ اپنے کسی ساتھی کے ہاتھ سے حاصل کر لیتا پھر میں نے دیکھا کہ بلالؓ نے نیزہ اٹھایا اور اس کو گاڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کا لباس پہن کر نکلے، آپؐ تیز تیز چل رہے تھے۔ آپؐ نے نیزہ کی جانب (قبلہ رخ ہو کر) لوگوں کی اہمیت کرائی اور میں نے دیکھا کہ انسان اور چارہائے نیزے کے آگے سے گزر رہے تھے (بخاری: مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء سے گرنے والے پانی کو حیر کا" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حاصل کیا اور یہ آپؐ تک ہی محدود ہے۔ اس سے تحرک پاهٹالین کا استدلال درست نہیں۔ اس لئے کہ اگر آپؐ کے علاوہ کسی دوسرے انسان کے فضلات کا تحرک جائز ہوتا تو اس قسم کے واقعات کا ذکر کتب حدیث میں ہوتا جب کہ دور خلافت اور سلف صالحین کے زمانہ میں بھی اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں ملتا ہے لہذا اس کو آپؐ کی خصوصیت سمجھا جائے گا (واللہ اعلم)

۷۷۴ - (۳) وَهَذَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَرَأَى الْبُخَارِيُّ، قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ: كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ، فَيُصَلِّي إِلَى أَخْرَبِهِ.

۷۷۴: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کو عرضا" اپنے سامنے بٹھاتے اور (اسے سترہ بنا کر) اس کی طرف نماز ادا کرتے (بخاری: مسلم)

تفہیدی میں اضافہ ہے (کہ نافع کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا، آپؐ بتائیں کہ جب اونٹ چراگھ کی طرف گئے ہوتے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا، آپؐ پلان کو سیدھا (قبلہ رخ) کرتے اور اس کی پچھلی کھڑکی کی جانب (موجہ ہو کر) نماز ادا کرتے۔

۷۷۵ - (۴) وَهَذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُوْجِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ، وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذَلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۷۵: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص جب اپنے سامنے پلان کی پچھلی کھڑکی کے برابر (سترہ) رکھے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز ادا کرے، وہ کچھ پرواہ نہ کرے جو اس کے پیچھے سے گزرے (مسلم)

وضاحت: نمازی اور سترہ کے درمیان بس اتنا فاصلہ ہو کہ ہا آسانی نماز ادا کی جاسکے۔ سجدہ کی جگہ کے ساتھ ہی سترہ ہونا چاہئے (واللہ اعلم)

۷۷۶- (۵) وَهْنُ أَبِي جُهَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ». قَالَ أَبُو الثَّغَرِ: لَا أَدْرِي قَالَ: «أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ شَهْرًا، أَوْ سَنَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۷۶: ابو جہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو اگر علم ہو جائے کہ (آگے گزرنے سے) اس پر کیا گناہ ہے؟ تو وہ چالیس سے کھڑا رہے۔ اس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے۔ ابو الثغر راوی نے بیان کیا، مجھے علم نہیں کہ انہوں نے چالیس دن کیا یا چالیس ماہ یا چالیس سال کیا (بخاری، مسلم)

۷۷۷- (۶) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَارَادَ أَحَدًا أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَذْفَعُهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ». هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ.

۷۷۷: ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب سترہ کی جانب (منہ کر کے) نماز ادا کرے تو اگر کوئی شخص (سترہ کے اندر) اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو اس کو روکے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑائی کرے اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔ (یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور مسلم میں اس کے ہم معنی روایت ہے)

۷۷۸- (۷) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَقَطُّعُ الصَّلَاةِ الْمَرْأَةُ وَالْجَمَارُ وَالْكَلْبُ». وَيَقِي ذَلِكَ مِثْلُ مُؤَيَّجَةِ الرَّحْلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت، گدھا اور کتا نماز کو باطل کر دیتے ہیں اور پالان کی بچھلی ککڑی کے برابر سترہ نماز کو باطل کرنے سے محفوظ کرتا ہے (مسلم)

۷۷۹- (۸) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَزَّةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَأَعْتَازِ الْجَنَازَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات نفل نماز ادا کرتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان عرقا لٹھی ہوتی تھی جیسے جنازہ عرشا ہوتا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: چونکہ یہاں گزرتا نہیں ہے اس لئے نماز باطل نہیں ہوئی۔ عائشہ صرف آگے لٹھی ہوئی تھیں۔ اس کی ایک تویل یہ بھی ہے کہ نماز باطل کرنے والی حدیث کو وہ حدیث منسوخ کر رہی ہے جس میں ہے کہ کسی چیز کے گزرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی (اسی باب میں دوسری فصل کی آخری حدیث ملاحظہ فرمائیں) (واللہ اعلم)

۷۸۰- (۹) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى آتَابٍ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْأَخْتِلَامَ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمَعْنَى إِلَى غَيْرِ جَدَارٍ، فَمَرَزْتُ بَيْنَ يَدَيَّ بَعْضَ الصَّفِّ، فَزَلْتُ، وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْنَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَى أَحَدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۸۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ ان دونوں میں بلوغت کے قریب تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی میں لوگوں کی نماز کی امامت کر رہے تھے۔ سترہ وغیرہ نہ تھا۔ میں (پہلی) صف کے کچھ حصہ سے گزرا اور (گدھی سے) اتر پڑا۔ گدھی کو میں نے چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور میں صف میں شامل ہو گیا، میرے اس فعل کا کسی نے برا نہیں مانا (بخاری، مسلم) وضاحت: امام مقتدیوں کا سترہ ہے، اس لئے ابن عباس کے گزرنے پر کسی نے ممانعت نہیں کی (واللہ اعلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۷۸۱- (۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا. فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؛ فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصَى؛ فَلْيَخُطِّطْ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرَّهُ مَا مَرَّ أَمَامَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ

دوسری فصل

۷۸۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے چہرے کے سامنے سترہ رکھے۔ اگر سترہ نہ پائے تو لکڑی کھڑی کرے۔ اگر اس نے لکڑی کو کھڑا نہیں کیا تو کھیر کھینچے پھر اس کو اس سے کچھ قصصاں نہیں جو چیز بھی آگے سے گزرے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں دو راوی بھول ہیں۔ امام ابن حبان نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے (اللطیف الجیر جلد ۱ صفحہ ۲۸۶، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۳۳)

۷۸۲- (۱۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ، فَلْيَنْدِنُ مِنْهَا، لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۷۸۲: سهل بن ابی حشمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی جانب منہ کر کے نماز ادا کرے تو وہ سترہ کے قریب نماز ادا کرے تاکہ شیطان اس کی نماز کو باطل نہ کرے (ابوداؤد)

۷۸۳- (۱۲) وَهْنُ الْمُقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيَ إِلَى عَمُودٍ، وَلَا عَمُودٍ، وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوْ الْأَيْسَرِ، وَلَا يَضُمُّ لَهُ ضَمْدًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۷۸۳: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب آپ کسی لکڑی، کسی ستون یا کسی درخت کی جانب نماز ادا کرتے تو اس کو دائیں یا بائیں جانب کرتے اس کے عین سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی ضعیف اور دوسرا مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۳۳)

۷۸۴- (۱۳) وَهْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةِ لَنَا، وَمَعَهُ عَبَّاسٌ، فَصَلَّى فِي صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُرَّةٌ، وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَمَا بَالِي بِذَلِكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَلِلنَّسَائِيِّ نَحْوُهُ.

۷۸۴: فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، ہم جگہ میں تھے۔ آپ کے ساتھ (میرے والد) عباس بھی تھے، آپ نے جگہ میں نماز ادا کی۔ آپ کے آگے سترہ نہیں تھا اور ہماری گدھی اور کتیا آپ کے سامنے کھینچی رہیں۔ آپ نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی (ابوداؤد) نالی میں اس کی مثل ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۳۳)

۷۸۵- (۱۴) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةُ شَيْءٌ، وَأَذْرُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۷۸۵: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی چیز کے گزرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور گزرنے والے کو بقدر استطاعت روکو، وہ شیطان ہے۔

وضاحت: یہ حدیث تلخ ہے، جبکہ نماز باطل قرار دینے والی حدیثیں منسوخ ہیں (مرعات جلد ۲ صفحہ ۲۳۷)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۷۸۶- (۱۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

وَرَجُلَايَ فِي قَبْلَتِهِ. فَإِذَا سَجَدَ عَمَزَنِي، فَقَبَضْتُ رِجْلَيْ، وَإِذَا قَامَ بَسَطْتَهُمَا. قَالَتْ:
وَالْبَيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۷۸۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لیٹ جاتی اس محل میں کہ میرے پاؤں آپ کے قبلہ (سجدہ گاہ) میں ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے (ہاتھ سے) ٹھوکا دیتے۔ میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی اور جب آپ (سجدے سے سر) اٹھاتے تو میں پاؤں پھیلا دیتی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان دونوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے (بخاری، مسلم)

۷۸۷ - (۱۶) وَفِي أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَالَهُ، فِي أَنْ يَمَرَّ بَيْنَ يَدَيِ أَخِيهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلَاةِ، كَانَ لَأَنْ يَقِيمَ يَأْتَهُ عَامٌ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْخَطْوَةِ الَّتِي خَطَا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۷۸۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو علم ہو جائے کہ نماز میں اپنے بھائی کے آگے عرصہ گزرنے سے کتنا گناہ ہے تو اس کے لئے سو سال کھڑا رہنا اس ایک قدم سے بہتر ہے جو کسی نمازی کے آگے سے گزرتے ہوئے وہ چلتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی حکم فیہ اور دوسرا مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۴۳)

۷۸۸ - (۱۷) وَفِي كَعْبِ الْأَحْبَارِ، قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمَصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ؛ لَكَانَ أَنْ يُخَسَفَ بِهِ خَيْرٌ أَمِنْ أَنْ يَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَهْوَنَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۷۸۸: کعب احبار سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نماز ادا کرنے والے کے آگے سے گزرنے والے کو اگر علم ہو جائے کہ اس پر کتنا گناہ ہے، اسے زمین میں دھنسا دیا جائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ اس کے آگے سے گزرے اور ایک روایت میں ”بہتر ہے“ کی بجائے ”آسان ہے“ کے الفاظ ہیں (مالک)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے، اس لئے کہ کعب احبار تابعی ہیں (واللہ اعلم)

۷۸۹ - (۱۸) وَفِي أَبِي عُبَايَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى غَيْرِ الشُّرَّةِ؛ فَإِنَّهُ يَفْطَعُ صَلَاتَهُ الْخِصَارُ، وَالْخِزِيرُ، وَالْيَهُودِيُّ، وَالْمَجُوسِيُّ، وَالْمَرْأَةُ. وَتُجْزَى عَنْهُ إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى قَذْفِهِ بِحَجَرٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۸۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص بلاسترا نماز ادا کرتا ہے تو اس کی نماز کو گدھا، خنزیر، یہودی، مجوسی اور عورت (اس کے آگے سے گزر کر) باطل کر دیں گے اور اس کی نماز اس وقت درست تصور ہوگی جب اس کے آگے سے پھر پھینکنے کے بعد گزریں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن کثیر راوی لفظ ”عن“ کے ساتھ روایت بیان کر رہا ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۲۰۳، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البیہقی جلد ۱ صفحہ ۲۳۵)

(۱۰) بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ (نماز ادا کرنے کی کیفیت)

الفصل الأول

۷۹۰- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، إِرْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ». فَرَجَعَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ، فَسَلَّمَ. فَقَالَ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، إِرْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ». فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «وَفِي الَّتِي بَعْدَهَا»: «عَلِمْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْتَبِغِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا نَشَأَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا». - وَفِي رِوَايَةٍ: «ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا». - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۷۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کونے میں تشریف فرما تھے۔ اس شخص نے نماز ادا کی۔ بعد ازاں وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے السلام علیکم کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواب میں) وعلیکم السلام کہا (اور فرمایا) واپس جاؤ اور نماز ادا کرو۔ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ وہ واپس گیا اور اس نے نماز ادا کی۔ بعد ازاں وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور السلام علیکم کہا۔ آپ نے (جواب میں) وعلیکم السلام کہا (اور فرمایا) واپس جاؤ اور نماز ادا کرو۔ تم نے نماز ادا نہیں کی چنانچہ اس شخص نے تیسری دفعہ یا اس کے بعد (چوتھی مرتبہ) عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے نماز ادا کرنے کی تعلیم دیں۔ آپ نے فرمایا جب تیرا ارادہ نماز ادا کرنے کا ہو تو ٹھیک ٹھیک وضو کر پھر قبلہ رخ کھڑا ہو اور اللہ اکبر کہہ۔ پھر جس قدر قرآن پاک کی آسانی سے تلاوت ہو سکے تلاوت کر۔ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کر پھر رکوع سے سر اٹھا میل تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر پھر

سجدہ سے سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جا پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر پھر (سجدہ ہے) سر اٹھا اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ جا اور ایک روایت میں ہے کہ پھر سیدھا کھڑا ہو جا پھر اسی طرح اپنی تمام نماز میں کر (بخاری مسلم)

وضاحت: اس شخص نے نماز کے ارکان تو ادا کیے تھے لیکن تعدیل ارکان نہ ہونے کی وجہ سے اس کی نماز کو آپؐ نے کالعدم قرار دیا۔ معلوم ہوا کہ ارکان کی ادائیگی میں اطمینان اور تعدیل فرض ہے، اس کے بغیر نماز ادا نہیں ہوگی۔ رکوع شرعاً صرف سر جھکانے کا نام نہیں اور نہ ہی سجدہ صرف زمین پر پیشانی رکھنے کا نام ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اطمینان بھی فرض ہے نیز اس حدیث میں دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے سے پہلے بیٹھنے کا حکم بھی دیا ہے جس کا نام جلسۂ استراحت ہے (واللہ اعلم)

۷۹۱- (۲) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ، وَالْقِرَاءَةِ بِـ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ). وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ، وَلَمْ يُصَوِّرْهُ، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ. وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا. وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا. وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ. وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى. وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ، وَيَنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبْعِ. وَكَانَ يَحْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز ”اللہ اکبر“ کہہ کر اور قرأت کا آغاز ”الحمد لله رب العالمين“ کے ساتھ فرماتے اور جب آپ رکوع میں جاتے تو نہ اپنے سر کو اونچا رکھتے اور نہ زیادہ نیچا کرتے البتہ سر درمیان میں رکھتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو جب تک برابر کھڑے نہ ہو جاتے سجدہ میں نہیں جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو جب تک برابر بیٹھ نہ جاتے سجدہ میں نہ جاتے تھے اور ہر دو رکعت (ادا کرنے) کے بعد التَّحِيَّةَ پڑھتے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے نیز آپؐ روکتے کہ کوئی شخص (سجدہ کرتے وقت) اپنے باند درندے کی طرح (زمین پر) بچھلے اور آپؐ نماز کا اختتام ”السلام علیکم“ کے ساتھ کرتے (مسلم)

وضاحت: شیطان کے بیٹھنے کی کیفیت یہ ہے کہ پٹلیوں کو کھڑا کیا جائے، سر کو زمین پر رکھا جائے اور دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھا جائے۔ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ ابوالجوزاء اوس بن عبد اللہ کا سماع عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت نہیں (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۳۷)

۷۹۲- (۳) وَهْنُ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَا أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمَكَّنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَضَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ

مَكَانَهُ ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرَشٍ وَلَا قَائِضِيهِمَا ، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْآخَرَى ، وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۷۹۳: ابو حمید سلمیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں ذکر کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (ادا کرنے) کی کیفیت کو تم سے زیادہ محفوظ رکھتا ہوں۔ میں نے آپ کو دیکھا جب آپ نے اللہ اکبر کہنے کا ارادہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کندھوں کے برابر اٹھایا اور جب رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے گھٹنوں کو پکڑا اور اپنی کمر کو برابر جھکایا۔ جب (رکوع سے) اپنا سر اٹھایا تو آپ سیدھے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ (کمر کا) ہر ٹھو اپنے مقام پر واپس آگیا۔ جب آپ سجدہ میں گئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھا نہ بازو پھیلا کر (زمین پر) رکھے اور نہ انہیں (پلوؤں کے ساتھ) ملا کر رکھا اور (سجدہ کی حالت میں) اپنے پاؤں کی انگلیوں کے کناروں کو قبلہ رخ کیا۔ جب دو رکعت کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور وایاں پاؤں کھڑا رکھا اور جب آخری رکعت میں بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں کو سیرن سے دائیں جانب) ٹکل کر اور وایاں پاؤں کھڑا کر کے اپنی سیرن پر بیٹھے (بخاری)

۷۹۳- (۴) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ ، وَقَالَ : «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ» . وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۷۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لئے اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور جب سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے کلمات کہتے اور سجدہ میں (جاتے ہوئے) اسی طرح نہیں کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۷۹۴- (۵) وَهْنُ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ . وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۷۹۳: نافع سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں داخل ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو رفع یدین کرتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس عمل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ذکر کیا ہے (بخاری)

۷۹۵۔ (۶) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَاذِي بِهِمَا أُذُنَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ؛ فَعَلَ وَمِثْلَ ذَلِكَ. وَفِي رِوَايَةٍ: حَتَّى يُخَاذِي بِهِمَا قُرُوعَ أُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۹۵: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عنمامی صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ اکبر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سب اللہ لمن حمد کہتے تو اسی طرح کرتے تھے (یعنی رفع یدین کرتے تھے) اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ ہاتھوں کو کانوں کی لو کے برابر اٹھاتے (بخاری)

۷۹۶۔ (۷) وَعَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي، فَإِذَا كَانَ فِي وَتَرٍ مِّنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدَا رِجْلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۹۶: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا آپ نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو جب تک برابر نہ بیٹھے کھڑے نہیں ہوتے تھے (بخاری)

۷۹۷۔ (۸) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، كَبَّرُ ثُمَّ التَّخَفَّ يَتَوَبَّعًا، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ، فَلَمَّا قَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا سَجَدَ، سَجَدَ بَيْنَ كَفْيَيْهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۹۷: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز میں داخل ہوئے تو آپ نے رفع یدین کرتے ہوئے اللہ اکبر کہا پھر آپ نے اپنا کپڑا (اپنے جسم پر) ڈالا پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا جب رکوع کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھ کپڑے سے (باہر) نکالے پھر رفع یدین کرتے ہوئے اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا جب سب اللہ لمن حمد کہتے تو رفع یدین کیا جب سجدہ میں گئے تو آپ کا سجدہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھا (مسلم)

۷۹۸۔ (۹) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۹۸: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام کو حکم دیا جاتا کہ ہر شخص نماز میں اپنا دائیں ہاتھ اپنی بائیں کلاں پر رکھے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ ہاتھ کنل رکھے جائیں البتہ ابن خزیمہ کی صحیح روایت (جو وائل

بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے) میں ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سینے پر رکھے۔ مسند احمد میں بھی حلب طائی سے اس مضمون کی حدیث مروی ہے وہ صحیح ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۲۹۹) لیکن قیام میں سینے پر ہاتھ نہ باندھے اور ٹانف سے اوپر یا ٹانف سے نیچے ہاتھ باندھنے کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے اس مضمون کی تمام روایات ضعیف ہیں اور چونکہ رکوع کے بعد بھی قیام ہے اس لئے اس میں بھی سینے پر ہاتھ باندھے جائیں حدیث کے عموم کا یہی تقاضا ہے (واللہ اعلم)

۷۹۹- (۱۰) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: «رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ» ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْبُحْدَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر رکوع میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے پھر سجدہ کرتے۔ جب رکوع سے اٹھ کر اٹھتے اور قیام کی حالت میں ہوتے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے پھر جب (سجدہ کے لئے) جھکتے تو اللہ اکبر کہتے پھر جب اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے پھر تمام رکعات میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ (کھل) نماز ادا کرتے اور دو رکعت کے بعد بیٹھ کر جب کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے (بخاری، مسلم)

۸۰۰- (۱۱) وَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طَوْلُ الْقُبُوتِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، افضل نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو (مسلم)

الفصل الثانی

۸۰۱- (۱۲) عَنْ أَبِي حَمْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالُوا: فَأَعْرِضْ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِي بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِي بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَيِّرُ رَأْسَهُ وَلَا يُفْنِعُ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِي بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُ أَكْبَرُ»، ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا، فَيُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ

جَنَّبِيْهِ ، وَيَفْتَحْ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيُثَنِّي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ، ثُمَّ يَسْجُدُ ، ثُمَّ يَقُولُ : «اللَّهُ أَكْبَرُ» . وَيَرْفَعُ وَيُثَنِّي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ، ثُمَّ يَنْهَضُ ، ثُمَّ يَضَعُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ كَثَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَثَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ، ثُمَّ يَضَعُ ذَلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ ، حَتَّى إِذَا كَانَتْ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخْرَجَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى ، وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِيهِ الْأَيْسَرِ ، ثُمَّ سَلَّمَ . قَالُوا : صَدَقْتَ ، هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالدَّارِمِيُّ . وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ . وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ : ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا ، وَوَرَّ يَدَيْهِ فَتَحَاهُمَا عَنْ جَنَّبِيْهِ ، وَقَالَ : ثُمَّ سَجَدَ فَأَمَكَّنَ أَنْفَهُ وَجْهَهُ الْأَرْضَ ، وَنَحَى يَدَيْهِ عَنْ جَنَّبِيْهِ ، وَوَضَعَ كَفَيْهِ حَذْوِ مَنْكِبَيْهِ . وَفَرَجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِّنْ فَخِذَيْهِ حَتَّى فَرَعَ ، ثُمَّ جَلَسَ ، فَأَفْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى ، وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قَبْلَتِهِ ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى ، وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى ، وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ - يَعْنِي السَّبَابَةَ - . وَفِي أُخْرَى لَهُ : وَإِذَا قَعَدَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنٍ قَدِيمٍ الْيُسْرَى ، وَنَضَبَ الْيُمْنَى . وَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَقْضَى بِوَرَكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةِ وَاحِدَةٍ .

دوسری فصل

۲۸۶ ابو حمید سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے دس صحابہ کی موجودگی میں اعلان کیا کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کی کیفیت) کا علم رکھتا ہوں۔ صحابہ کرام نے کہا 'آپ! ارشاد فرمائیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے پھر سیدھے کھڑے ہو جاتے' اپنے سر کر (حدِّ اعتدال سے) نیچا کرتے نہ اونچا کرتے۔ پھر سر اٹھاتے اور صبح اللہ لہن جمعہ کہتے اور رفع یدین کرتے یہاں تک کہ ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے جب کہ آپ سیدھے کھڑے ہوتے پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرنے کے لئے زمین کی جانب جھکتے' اپنے بازو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے اور پاؤں کی انگلیوں کو (قبلہ رو) کھولتے پھر (سجدہ سے) اپنا سر اٹھاتے اور بائیں پاؤں کو پھیر کر اس پر بیٹھ جاتے اور سیدھے بیٹھتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر اعتدال کے ساتھ ہو جاتی پھر دوسرا سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہتے اور (سجدہ سے) سر اٹھاتے۔ پھر بائیں پاؤں کو موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے آپ صحیح بیٹھتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ والیں آجاتی۔ پھر

دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے اور دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح کرتے پھر جب دو رکعت سے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھا کر رخ یدین کرتے جیسا کہ آپؐ نے شروع نماز میں بحکیم قریمہ کسی تہی پھر آپؐ باقی نماز میں اسی طرح کرتے تھے البتہ جب آپؐ اس رکعت میں ہوتے جس (کے اختتام) پر آپؐ نے سلام پھیرا ہے تو آپؐ اپنے بائیں پاؤں کو (نیچے سے) نکل کر بائیں جانب جھک کر اس پر بیٹھ جاتے۔ پھر آپؐ سلام پھیرتے (نماز کا یہ طریقہ سن کر) سب صحابہ کرامؓ نے کہا کہ تو سچا ہے! آپؐ اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے (ابوداؤد، داری)

ترمذی اور ابن ماجہ نے اس کی ہم معنی روایت بیان کی ہے اور امام ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ابو حمید رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے اس میں ہے کہ پھر انہوں نے رکوع کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا گویا کہ گھٹنوں کو پکڑا ہوا ہے اور اپنے ہاتھوں کو اکڑا کر رکھا اور ان کو اپنے پلوؤں سے دور رکھا اور بیان کیا کہ پھر آپؐ نے سجدہ کیا، اپنی ناک اور اپنی پیشانی زمین پر رکھی اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پلوؤں سے دور رکھا اور اپنی پھیلیوں کو کندھوں کے برابر رکھا اور اپنی رانوں کے درمیان کشلوگی کی۔ اپنے پیٹ (کے بوجھ) کو اپنی رانوں پر کچھ بھی نہیں ڈال رہے تھے یہاں تک کہ آپؐ (سجدہ سے) قادر ہوئے پھر بیٹھ گئے اور اپنے بائیں پاؤں کو پھیلا یا اور دائیں پاؤں (کی انگلیوں کو) قبلہ رو کیا اور اپنی دائیں پھیلی کو اپنے دائیں گھٹنے پر اور بائیں پھیلی کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور انگشت شلوت کے ساتھ اشارہ کیا اور ان کی دوسری روایت میں ہے کہ جب آپؐ دو رکعت کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں کے نچلے حصے پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور جب چوتھی رکعت میں ہوتے تو اپنی بائیں ران کو زمین کے ساتھ لگاتے اور اپنے دونوں پاؤں کو ایک جانب سے نکالتے۔

۸۰۲- (۱۳) وَهَذَا وَإِبِلُ بْنُ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ جُنَيْنَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتْ بَحْيَالًا مَنِكَبِيَّةً، وَخَاذَى إِبْهَامِيَّةً أَدْنِيَّةً، ثُمَّ كَبَّرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: يَرْفَعُ إِبْهَامِيَّةً إِلَى شَحْمَةِ أَدْنِيَّةٍ.

۸۰۳: واصل بن حُرّ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ نماز ادا کرتے کھڑے ہوئے تو آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھایا اور دونوں انگوٹھوں کو دونوں کلاؤں کے برابر کیا۔ پھر بحکیم قریمہ کسی (ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے دونوں انگوٹھوں کو کلاؤں کے نچلے نرم کناروں کے برابر کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اختلاف ہے، عبد الجبار بن واصل نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا نیز اس حدیث میں بحکیم قریمہ کہنے کا ذکر رخ یدین کے بعد ہے جب کہ صحیح روایت میں بحکیم قریمہ کا ذکر رخ یدین سے قبل یا رخ یدین کے ساتھ ہے (واللہ اعلم)

۸۰۳- (۱۴) وَهْنٌ قَبِيصَةٌ بَنِي هُلَبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤَمِّنُنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ. : رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۸۰۳: یسے بن ہلب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کی) امانت فرماتے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ پکڑتے تھے (ترمذی، ابن ماجہ) وضاحت: مسند احمد کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ہاتھ اپنے سینے پر بندھتے تھے۔ امام ترمذی نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے (محلۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۲)

۸۰۴- (۱۵) وَهْنٌ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعَدَّ صَلَاتَكَ؟ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» فَقَالَ: عَلَّمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصَلِّي؟ قَالَ: «إِذَا تَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِآيَمِ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَقْرَأَ، فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَأْسَكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوعَكَ، وَانْمُدَّ ظَهْرَكَ. فَإِذَا رَفَعْتَ فَأَقِمَّ صُلْبَكَ، وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَرْجِعَ الْعِظَامَ إِلَى مَفَاصِلِهَا. فَإِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلْسُّجُودِ. فَإِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلَى فَخْذِكَ الْيُسْرَى. ثُمَّ اصْنَعْ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتَّى تَنْظِمِينَ». هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ. وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مَعَ تَفْسِيرِ يَسِيرٍ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَنُّيُّ مَعْنَاهُ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ، قَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ بِهِ، ثُمَّ تَشَهَّدْ، فَأَقِمَّ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ، وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللَّهَ وَكَبِّرْهُ، وَهَلِّلْهُ، ثُمَّ ارْكَعْ».

۸۰۳: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی مسجد میں داخل ہوا اس نے نماز ادا کی (نماز ادا کرنے کے بعد) وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا تم نماز دوبارہ ادا کرو اس لئے کہ تمہاری نماز صحیح (ادا) نہیں ہوئی۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ مجھے تعلیم دیں مجھے کیسے نماز ادا کرنی چاہیے؟ آپ نے فرمایا جب تو قبلہ رخ (کھڑا) ہو تو بحیرہ تحریمہ کہ بعد ازاں سورۃ فاتحہ کی قرأت کر اور (فاتحہ کے بعد) جو اللہ چاہے تو اس کی قرأت کر اور جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھے اور رکوع کرتے ہوئے اعضاء میں (کھل) ٹھہراؤ اور کمر میں (کھل) پھیلاؤ ہو جب رکوع سے سر اٹھائے تو کمر کو سیدھا رکھ اور اپنے سر کو اٹھائیں تک کہ تمام ہڈیاں اپنے جوڑوں کی جانب واپس آجائیں اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کے وقت (پیشانی پر) کھل دباؤ ڈال جب (سجدہ سے) سر اٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ بعد ازاں ہر رکوع اور سجدہ میں اسی طرح کر یہاں تک کہ تجھے اطمینان حاصل ہو۔

(یہ مصراع کے الفاظ ہیں) جب کہ ابو داؤد نے اس روایت کو معمولی تبدیلی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ امام ترمذی اور امام نسائی نے اس کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا کہ جب تو نماز (ادا

کرتے) کے لئے کھڑا ہونے کا ارادہ کرے تو جیسے اللہ نے حکم دیا ہے اس کے مطابق وضو کر بعد ازاں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ (کے کلمات) کہہ اور نماز ادا کر۔ اگر تجھے قرآن یاد ہو تو جس قدر آسان ہو قرأت کر ورنہ اللہ کی حمد، اس کی بحسب اور اس کی جلیل کے کلمات کہہ بعد ازاں رکوع کر۔

وضاحت: اس حدیث میں سورت فاتحہ کی قرأت کا ذکر نہیں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورت فاتحہ کی قرأت فرض نہیں ہے جب کہ احادیث صحیحہ میں سورۃ فاتحہ کی قرأت کی فرضیت کا ذکر ہے چنانچہ اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا جائے کہ جو شخص ابھی مسلمان ہوا ہے اور وہ قرآن کی کوئی سورت یاد نہیں کر سکتا ہے تو اگر وہ قرأت فاتحہ کی جگہ بِرَ الْحَمْدِ لِلّٰهِ اَكْبَرُ اور لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد کر کے نماز ادا کرے گا تو اس کی نماز صحیح ہوگی اور اگر فاتحہ کے علاوہ قرآن پاک کی کوئی سورت یاد ہو تو اس کی تلاوت کرے۔ بہر حال اس حدیث کو حالتِ مجبوری پر محمول کیا جائے گا (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۲۱)

۸۰۵ - (۱۶) وَفِي الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى، تَشْهَدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَحْسَعُ وَتَنْصُرُ وَتَمْسُكُنَّ، ثُمَّ تَقْنَعُ بِكَذَلِكَ - يَقُولُ: تَرْفَعُهُمَا - إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا يَبْطُونُهُمَا وَجْهَكَ، وَتَقُولُ يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ كَذَّاءٌ وَكَذَّاءٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: «فَهُوَ خَدَّاجٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۸۰۵: فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے 'نماز دو رکعت ہے' ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھا جائے اور خشوع، خضوع اور مسکنت (کا اظہار) ہو پھر (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دونوں ہاتھ اٹھائے فضل بن عباس کہتے ہیں کہ اپنے رب (سے دعا) کے لئے اٹھائے ہاتھ کے اندر کی جانب کو چہرے کی طرف کرے اور تو یارب! یارب! کہہ کر دعا کرے اور جس شخص نے یہ کام نہ کیے وہ ایسا اور ایسا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ (اس کی نماز) ناقص ہے (تفہیم)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن مافع راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۳) مرعات جلد ۲ صفحہ ۳۲۸

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۸۰۶ - (۱۷) وَفِي سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلَّى، قَالَ: صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَحِينَ سَجَدَ، وَحِينَ رَفَعَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ. وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۸۰۶: سعد بن حارث بن مُثَلِّی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو سعید خدریؓ نے نماز کی اہمیت کرائی۔ انہوں نے سجدہ سے سر اٹھاتے وقت سجدہ کرتے وقت اور دو رکعت کے بعد کھڑے ہوتے وقت بلند آواز سے اللہ اکبر کہا اور بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (کہتے) دیکھا ہے (بخاری)

وضاحت: اموی عبد حکومت میں نماز میں تکبیرات بلند آواز کے ساتھ نہیں کی جاتی تھیں جب کہ عبد نبوت میں یہ تکبیرات بلند آواز کے ساتھ کی جاتی تھیں۔ اس لئے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اونچی آواز کے ساتھ تکبیرات کہہ کر اس سنت کو زندہ کیا (مرعات جلد ۲ صفحہ ۳۸)

۸۰۷ - (۱۸) وَهَنْ عِكْرَمَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ، فَكَثَرْتُ ثَنِينَ وَعَشِيرَتَيْنِ تَكْبِيرَةً. فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّهُ أَحَقُّ. فَقَالَ: نَكَلْتُكَ أُمَّكَ، سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ۖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۰۷: عکر رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مکہ کرمہ میں ایک شیخ کے پیچھے نماز ادا کی۔ اس نے بائیس تکبیریں (بلند آواز سے) کہیں۔ میں نے (اس کے بارے میں) ابن عباسؓ سے کہا کہ کیا یہ شخص بے وقوف ہے؟ انہوں نے کہا: تجھے حیرانی میں گم پائے یہ تو ابوالقاسم کی سنت ہے (بخاری)

۸۰۸ - (۱۹) وَهَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، مُرْسَلًا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا خَفِضَ وَرَفَعَ، فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلَاتُهُ ۖ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۸۰۸: علی بن حسین سے مرسل روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ آپؐ کی نماز ہمیشہ اسی طرح (ادا ہوتی) رہی یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے (مالک)

۸۰۹ - (۲۰) وَهَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ: أَلَا أَصَلَّيْكُمْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَصَلَّيْتُ، وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِاحِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى.

۸۰۹: علقمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں کہا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کی کیفیت) کے بارے میں نہ بتاؤں چنانچہ انہوں نے نماز ادا کی اور صرف ایک بار پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کی (ترمذی، ابو داؤد، نسائی) اور امام ابو داؤد نے بیان کیا کہ یہ حدیث اس معنی میں صحیح نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عامر بن کلیب راوی منکر اور ضعیف ہے نیز اہلث رفع

ایدین کی احادیث نص ہیں اور یہ حدیث عدم رفع الیدین پر ظاہر ہے جب کہ اصولی طور پر نص کو ظاہر پر مقدم رکھا جاتا ہے نیز اثبات کی احادیث مثبت ہیں اور نفی کی حدیث ثانی ہے جب کہ اصولی طور پر مثبت احادیث کو ثانی پر ترجیح ہوتی ہے نیز اثبات رفع الیدین کو بیان کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کثیر تعداد میں ہیں جب کہ عدم رفع الیدین کے راوی قلیل ہیں لہذا ترجیح کثیر تعداد کو حاصل ہوگی (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۲۲) مزید تحقیق کے لئے امام بخاریؒ کی کتاب ”جزء رفع الیدین“ امام زہلیؒ کی کتاب ”نصب الرأیہ“ اور استاذ حافظ محمد کوندلوی کی کتاب ”التحقیق الراخ فی أن رفع الیدین لیس لما یزعم“ کا مطالعہ کریں (واللہ اعلم)

۸۱۰- (۲۱) وَهْنُ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: «اللَّهُ أَكْبَرُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۸۱۰: ابو حمید سعیدی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی جانب منہ کرتے اور رفع الیدین کرتے ہوئے اللہ اکبر کہتے (ابن ماجہ)

۸۱۱- (۲۲) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرُ، وَفِي مَوْجِرِ الصُّفُوفِ رَجُلٌ، فَأَسَاءَ الصَّلَاةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا فَلَانُ! أَلَا تَنْتَقِي اللَّهَ؟! أَلَا تَرَى كَيْفَ تُصَلِّي؟! إِنْكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفَى عَلَى شَيْءٍ مِمَّا تَصْنَعُونَ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۸۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز کی امامت کرائی اور کسی پچھلی صف میں ایک شخص نے نماز کے مثالی کام کیا۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آواز دی اور (ڈانٹ پلاتے ہوئے) کہا ”ہمیں اللہ کا ڈر نہیں ہے، کیا ہمیں خیال نہیں کہ تم کیسے نماز ادا کر رہے ہو؟ تم سمجھتے ہو کہ (نماز ادا کرتے ہوئے) جو کچھ تم کرتے ہو وہ مجھ پر پوشیدہ رہتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسا کہ آگے دیکھتا ہوں (احمد)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دیکھنا آنکھوں کے ساتھ تھا اور یہ آپؐ کا معجزہ ہے جیسا کہ بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے، آپؐ نے فرمایا کہ ”اللہ کی قسم! تمہارا رکوع، سجدہ مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے“ میں تمہیں پیچھے کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔“ خیال رہے کہ آپؐ کی یہ حالت نماز کے ساتھ خاص ہے عام نہیں ہے جیسا کہ بخاری کی حدیث میں ہے کہ آپؐ نے ایک نماز کی امامت کرانے کے بعد فرمایا کہ ”میں نے تمہیں نماز پڑھائی ہے میں نے نماز میں قبلہ کی دیوار پر جنت اور دوزخ کی مثالی تصویر دیکھی۔“ (واللہ اعلم)

(۱۱) بَابُ مَا يَفْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

(تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے)

الفصل الأول

۸۱۲ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً. فَقُلْتُ: يَا أَبِیْ أَنْتَ وَأَمْرِي بِرَسُولِ اللَّهِ! إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: «أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالْثَلِجِ وَالْبَرَدِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۸۱۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے (ابو ہریرہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے دل باپ آپ پر قریب ہوں، آپ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان خاموشی میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میری اور میری غلطیوں کے درمیان دوری فرما جیسا کہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری کی ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو ڈال۔“ (بخاری، مسلم)

۸۱۳ - (۲) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ - وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ - كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: «وَجْهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ خَشِيعًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّیْ وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي، فَاعْفُ عَنِّي ذُنُوبِي جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِينِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ. لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي بَيْدِكَ،

وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ».

وَإِذَا رَكَعَ قَالَ: «اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُجْجِي، وَعُظْمِي، وَعَصَبِي». فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْءُ مَا يَشْتَبُ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ».

وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: «اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ».

ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ الشَّهَادَةِ وَالسَّلَامِ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلشَّافِعِيِّ: «وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مِنْ هَدَيْتِ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، لَا مَنَجِي مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ [وَتَعَالَيْتَ]».

۸۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور ایک روایت میں ہے کہ جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے پھر (یہ دعا) پڑھتے (جس کا ترجمہ ہے) ”میں نے خود کو اس ذات کی جانب متوجہ کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے“ میں صرف اسی کی جانب جھکنے والا ہوں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری عبادت، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو بلاشبہ ہے تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے خود پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا تو میرے تمام گناہ معاف فرما، تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا اور تو مجھے مجرمین اخلاق کی رہنمائی عطا کر، تیرے سوا کوئی اچھے اخلاق کی راہ نمائی نہیں کر سکتا اور بڑے اخلاق کو مجھ سے دور کر، مجھ سے بڑے اخلاق کو تیرے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا۔ میں حاضر ہوں اور ہر قسم کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے جب کہ (صرف) برائی کی نسبت حیرت نہیں کی جاسکتی۔ میری (توفیق) تیرے سارے ہے، میری (اتجاہ) حیرت طرف ہے تو برکت والا اور بلند ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور حیرت طرف سے توجہ کے لئے رجوع کرتا ہوں۔“

اور جب آپ رکوع میں جاتے تو فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں نے تیرے لئے رکوع کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لئے مطیع ہوا“ میرے کان، میری آنکھیں، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میری پٹھے حیرت کی جانب متوجہ ہیں۔“

”اور جب آپ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! ہمارے پروردگار! تیرے

لئے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان فاصلہ کو بھرنے اور ان کے بعد حیرتِ مثبت کے مطابق بھرنے کے برابر تریف ہے۔“

اور جب آپؐ سجدہ میں جاتے تو دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا، تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لئے مطیع ہوا۔ میرا چہرہ اس ذات کے لئے سجدہ کر رہا ہے جس نے اس کو پیدا فرمایا، اس کی بہترین تصویر کشی کی اور اس سے کلاں اور آنکھوں کو الگ وجود بخشد اللہ کی ذات برکت والی ہے جو تمام پیدا کرنے والوں سے بہترین خالق ہے۔“

بعد ازاں آخر میں تشہد اور سلام کے درمیان میں یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ یہ ہے) ”اے اللہ! میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہر اور حد سے متجاوز گناہ معاف کر اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو آگے بڑھنے والا ہے تو ہی پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔“ (مسلم)

اوز شافعی کی روایت میں ہے کہ ”صرف شرکی نسبت حیرت کی جاسکتی اور ہدایت یافتہ وہ ہے جس کو تو ہدایت عطا کرے، میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف پناہ چاہتا ہوں سوائے تیرے کوئی نجات اور پناہ کی جگہ نہیں ہے تو برکت والا ہے۔“

وضاحت: حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہم اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیَّ لِلدِّیْنِ کے کلمات تکبیر تحریر کے بعد کے جائیں اور عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ یہ کلمات تکبیر تحریر سے پہلے پڑھنے کا معمول بن گیا ہے۔ اللہ پاک راہِ صواب پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

۸۱۴- (۳) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ، وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ. فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ: «أَيُّكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟» فَأَرَامَ الْقَوْمُ. فَقَالَ: «أَيُّكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟» فَأَرَامَ الْقَوْمُ. فَقَالَ: «أَيُّكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا». فَقَالَ رَجُلٌ: جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفْسُ فَقُلْتُهَا. فَقَالَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ ائْتَى عَشْرَ مَلَكَائِيْتَيْنِ ذَوْنَهَا، أَيُّهُم يَرْفَعُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور (نماز پڑھتے ہوئے) اللہ کے لئے (مف میں شامل ہو گیا) (عز چلنے کی وجہ سے) اس کا سانس پھولا ہوا تھا اس نے کہا (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ بہت بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اس کے لئے کلمات کے ساتھ حمد و ثناء ہے“ (روا سے) پاک ہے اس میں برکت ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے دریافت کیا کہ تم میں سے کس شخص نے (یہ) کلمات کہے ہیں؟

صحابہ کرام خاموش رہے۔ آپؐ نے (پھر) دریافت کیا تم میں سے کس نے یہ کلمات کہے ہیں؟ صحابہ کرام خاموش رہے۔ آپؐ نے (پھر) دریافت کیا تم میں سے کس نے (یہ کلمات) کہے ہیں؟ اس نے قائل مؤانہ کلمات

نہیں کہے ہیں (چنانچہ) ایک شخص نے کہا میں آیا جب کہ میرا سانس پھولا ہوا تھا میں نے یہ کلمت کہے تھے آپ نے فرمایا میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمت کو بارگاہِ الہی میں پیش کرنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جا رہے ہیں کہ ان میں سے کون ان کو (پہلے) اٹھالے جاتا ہے (مسلم)

وضاحت: رکوع کے باب میں آئندہ ذکر ہو رہا ہے کہ اس شخص نے یہ کلمت اس وقت کہے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا۔ آپ نے ان کلمت کے کہنے پر اس شخص کو خوشخبری دی کہ بارہ فرشتے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشش تھے کہ کون ان کلمت کے اٹھانے میں سبقت لے جاتا ہے گویا آپ نے ان کلمت کے کہنے کی رغبت دلائی ہے البتہ اس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نماز میں شامل ہونے کے لئے آہستگی سے چلنا چاہئے جس قدر نماز طے پاماعت ادا کرے اور جو فوت ہو جائے اس کی قضا دے (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۸۱۵- (۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

علامہ حاکم رحمہ اللہ عننا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز فرماتے تو (یہ کلمت) کہتے "اے اللہ! تو پاک ہے۔" (ترمذی، ابوداؤد)

۸۱۶- (۵) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ خَارِجَةٍ، وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ قَبْلِ حَفْظِهِ.

۸۱۷- نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابوسعید (قدری) رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور امام ترمذی نے ذکر کیا ہے کہ اس حدیث کو ہم صرف حارث (راوی) سے پہنچتے ہیں اور یہ راوی حاکم کے لحاظ سے حکم فیہ ہے۔

وضاحت: امام ترمذی کا تبہو درست نہیں اس لئے کہ حارث کے سوا دیگر روایت سے بھی یہ حدیث مروی ہے علامہ البیہقی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (مکتوۃ علامہ ناصر الدین البیہقی جلد ۱ صفحہ ۲۵۸)

۸۱۷- (۶) وَفَعْنُ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيَ صَلَاةَ قَالَ: «اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، كَلَانًا، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، مِنْ

۷۸: مجاہد بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نماز کی امامت کرائی (اور) کہا (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ بہت بڑا ہے“ اللہ بہت بڑا ہے“ اللہ کے لیے کثرت کے ساتھ حمد و ثنا ہے“ اللہ کے لیے کثرت کے ساتھ حمد و ثنا ہے۔ میں صبح و شام اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں“ میں اللہ کے ساتھ شیطان کے کبر“ اس کے شر اور اس کے دیوانہ بنانے سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“ (ابوداؤد، ابن ماجہ) البتہ امام ابن ماجہ نے (یہ جملہ کہا) ”اللہ کے لیے کثرت کے ساتھ حمد و ثنا ہے“ کا ذکر نہیں کیا جب کہ آخر میں شیطان کے ساتھ ”برجیم“ مرود کا ذکر کیا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”نفخ“ سے مراد شراور ”تہنز“ سے مراد دیوانہ گی ہے۔

٨١٨ - (٧) **وَمَنْ** سَمَرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
سَكَّتَيْنِ : سَكَنَةً إِذَا كَبَّرَ، وَسَكَنَةً إِذَا فَرَعَ مِنْ قِرَاءَةٍ ﴿غَيْرِ الْمَقْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
الضَّالِّينَ﴾ ، فَصَدَّقَهُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ،
وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ.

۷۸: سُرّو بن مجتہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو (مقتلت) محفوظ کئے جن میں آپؐ نے خاموشی اختیار کی۔ ایک خاموشی بحکیمہ تحریر (کے بعد) اور دوسری خاموشی جب آپؐ "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" کی قرأت سے فارغ ہوئے۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کی تصدیق کی (ابودود، ترمذی، ابن ماجہ) اور امام دارمیؒ نے اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، حسن راوی مُدّلس ہے (مکتبۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۵۹)

٨١٩ - (٨) وَهَذَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكَعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْفِرَازَةَ بِ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»، وَلَمْ يَسْكُتْ. هَكَذَا فِي «صَحِيحِ مُسْلِمٍ». وَذِكْرُهُ الْحُمَيْدِيُّ فِي أَفْرَادِهِ. وَكَذَا صَاحِبُ «الْجَامِعِ» عَنْ مُسْلِمٍ وَحَدَّثَ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت سے کھڑے ہوتے تو قرأت کا آغاز الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کے ساتھ فرماتے اور خاموشی اختیار نہیں

کرتے تھے۔ صحیح مسلم میں اسی طرح ہے۔ امام حنفیؒ نے اس حدیث کو مسلم کی مفرد احادیث میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح جامع الاصول کے مؤلف نے اس حدیث کو صرف مسلم سے روایت کیا ہے۔

الفصل الثالث

۸۲۰- (۹) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحَبَّتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ. اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِحَسَنِ الْأَعْمَالِ. وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَفَنِي سَيِّئَ الْأَعْمَالِ، وَسَيِّئَ الْأَخْلَاقِ، لَا يَفْقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

تیسری فصل

۸۲۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز کرتے تو تکبیر تحریمہ کہتے۔ بعد ازاں کہتے (جس کا ترجمہ ہے) ”میری نماز، میرے مراسم عبودیت، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے اور میں اسی کا حکم دیا گیا ہوں اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! مجھے اچھے اعمال اور اخلاق کی جانب ہدایت فرما، حیرے سوا کوئی اچھے اعمال اور اخلاق کی ہدایت نہیں دتا اور مجھے بُرے اعمال سے محفوظ کر تو ہی بُرے اعمال سے محفوظ کر سکتا ہے۔“ (نسائی)

۸۲۱- (۱۰) وَهَنَّ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا. قَالَ: «اللَّهُ أَكْبَرُ، وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ». وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَ حَدِيثِ جَابِرٍ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ». ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ». ثُمَّ يَقْرَأُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۸۲۱: محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر (کے بعد) کہتے ”میں خود کو اس ذات کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا میں اس کی طرف جھکنے والا ہوں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔“ اور اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مثل ذکر کیا البتہ یہ کہا ”اور میں اسلام لانے والوں میں سے ہوں۔“ بعد ازاں کہا ”اے اللہ تو بلاشبہ ہے حیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو پاک ہے اور میں تیری تعریف کے ساتھ ہوں۔“ بعد ازاں قرأت فرماتے (نسائی)

(۱۲) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

(نماز میں قرآن پاک کی تلاوت)

الفصل الأول

۸۲۲- (۱) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِغَانِتَةِ الْكِتَابِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا».

پہلی فصل

۸۲۲: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جس شخص نے سورۃ فاتحہ اور اس سے زائد (قرآن پاک) نہ پڑھا۔

وضاحت: نماز کی ہر رکعت کے قیام میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرض ہے۔ یہ حکم امام متقدمی اور اکیلے نماز پڑھنے والے کے لئے یکساں ہے خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل نماز اس کے بغیر نماز صحیح نہیں (واللہ اعلم)

۸۲۳- (۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ - فَلَا تُأْخِذُ بِهِ - غَيْرُ تَمَامٍ». فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: «إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ. قَالَ: «إِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»؛ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: حَمْدُنِي عَبْدِي. وَإِذَا قَالَ: «الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ»؛ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَسَى عَلَى عَبْدِي، وَإِذَا قَالَ: «مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ»؛ قَالَ: مَجْدُنِي عَبْدِي. وَإِذَا قَالَ: «إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ». قَالَ: هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. فَإِذَا قَالَ: «إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا

الضَّالِّينَ ﴿۱﴾ . قَالَ : هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۸۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز ادا کی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے۔ آپ نے تین بار کہا (اور فرمایا کہ اس کی) نماز مکمل نہیں ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جب ہم امام کی اقتداء میں ہوں؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس صورت میں (سورہ فاتحہ کی) قرأت اپنے دل میں کرلو، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے اور میں بندے کا سوال پورا کرتا ہوں، جب بندہ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری تعریف کی ہے اور جب بندہ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری ثنا کی، جب بندہ مالک یوم الدین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری تعظیم کی، جب بندہ کہتا ہے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو اس نے سوال کیا اور جب بندہ کہتا ہے ﴿إِنَّمَا الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ صِرَاطُ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے کے لئے خاص ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو اس نے سوال کیا (مسلم)

۸۲۴- (۳) وَهَذَا أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، كَانُوا يَفْتَحُونَ الصَّلَاةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۸۲۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ کے ساتھ نماز کا آغاز کرتے تھے (مسلم)

۸۲۵- (۴) وَهَذَا أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَفِي رَوَايَةٍ، قَالَ : «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا : آمِينَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» . هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ .

وَفِي أُخْرَى لِلْبُخَارِيِّ، قَالَ : «إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمَّنُوا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُوْمِنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» .

۸۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام آمین کے تو تم بھی آمین کو بلاشبہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہوگی تو اس کے پہلے گنہ

معاف ہو جاتے ہیں (بخاری، مسلم)

اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا جب امام "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" کے تو تم بھی آمین کو بے شک جس شخص کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا تو اس کے پہلے گنہ معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور مسلم میں اس کی مثل ہے اور بخاری کی دوسری روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا جب امام آمین کے تو تم بھی آمین کو اس لئے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پس جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہو گئی تو اس کے پہلے گنہ معاف ہو جاتے ہیں۔

وضاحت: آمین بلند آواز سے کہنا چاہیئے اس لئے کہ مقتدی جب امام کی آمین کی آواز نہیں سنے تو آمین کہیں گے پھر یہ موافقت ہوگی اور اگر امام بلند آواز سے آمین نہ کہے تو مقتدی کی آمین کی امام کی آمین کے ساتھ کیسے موافقت ممکن ہے؟ بلکہ عین ممکن ہے کہ مقتدی امام سے پہلے یا امام کے بعد آمین کہے۔ یہ موافقت ممکن ہے ضروری نہیں۔ لیکن امام بلند آواز سے آمین کہے تو اس صورت میں موافقت میں کوئی مانع یا مشتبہ حاصل نہیں ہے اور دوسری حدیث کے یہ الفاظ کہ "جب امام وَلَا الضَّالِّينَ کے تو تم آمین کو" سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام کا وَلَا الضَّالِّينَ کہنے کا علم تب ہی ہو گا جب وہ بلند آواز سے کہے گا تو اس کے بلند آواز سے آمین کہنے پر تم آمین کو (واللہ اعلم)

۸۲۶- (۵) وَهَذَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، ثُمَّ لِيْزُومَكُمْ أَحَدَكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ: «غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ» فَقُولُوا: آمِينَ؛ يُجِبْكُمْ اللَّهُ. فَإِذَا كَبَّرَ وَزَكَّعَ، فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَزَكِّيْكُمْ، وَيَزَكِّيْكُمْ، فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ». «وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۸۲۶: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز (ادا کرنے) کا ارادہ کرو تو اپنی صفوں کو برابر کو پھر تم میں سے ایک شخص امامت کرائے جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کو اور جب وہ "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" کے تو تم آمین کو تمہاری دعا قبول ہوگی اور جب وہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے تو تم بھی اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جاؤ بلاشبہ امام تم سے پہلے رکوع میں جاتا ہے اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام کا پہلے جانا اس کے پہلے آنے کے بدلہ میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جب امام "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کے تو تم "اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کو (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے تعریف ہے" چنانچہ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا (مسلم)

وضاحت: "امام کا پہلے جانا اس کے پہلے آنے کے بدلہ میں ہے" سے معصوم یہ ہے کہ امام رکوع میں جس قدر

پہلے جائے گا اسی قدر رکوع سے پہلے سر اٹھائے گا۔ اسی طرح مقتدی جس قدر امام کے بعد میں جائے گا اسی قدر بعد میں رکوع سے سر اٹھائے گا۔ حدیث کے ان الفاظ کہ ”جب امام سَمِعَ اللہَ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کو“ سے یہ نہ سمجھا جائے کہ امام رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے الفاظ ادا نہیں کرے گا اور مقتدی صرف سَمِعَ اللہَ لِمَنْ حَمِدَهُ کے گالہ امام اور مقتدی دونوں کے لیے یہ کلمات ادا کرنا ضروری ہیں اسی طرح حدیث میں ہے کہ جب امام ”وَلَا الضَّالِّينَ“ کے تو تم آمین کو سے بھی مقصود یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں آمین کہیں تب ہی امام اور مقتدی کی آمین میں موافقت ہوگی (واللہ اعلم)

۸۲۷- (۶) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَقَتَادَةَ : وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا،

۸۲۷: اور ابو ہریرہ اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

وضاحت: مُتَمَتِّع کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح مسلم میں یہ زیادتی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حالانکہ امام مسلم نے ابو ہریرہ کی اس حدیث کو بالکل ذکر نہیں کیا البتہ یہ زیادتی قتادہ کے شاگرد سلیمان تھی سے مذکور ہے جب کہ قتادہ کے دوسرے شاگرد اس زیادتی کا ذکر نہیں کرتے جو سلیمان تھی سے زیادہ حافظے والے ہیں۔ اس لحاظ سے سلیمان تھی اس زیادتی کے بیان کرنے میں اکیلے ہیں پس روایت شدہ ہے اس سے سورۃ فاتحہ کے نہ پڑھنے پر استدلال صحیح نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (توضیح الکلام جلد ۲ صفحہ ۲۳۶) از مولانا ارشد الحق اثری، تحقیق الکلام فی وجوب قراءۃ الفاتحہ خلف الامام از شیخ عبدالرحمن مبارک پوری

۸۲۸- (۷) وَفِي أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخْرَسَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ، وَبُسْمِعْنَا الْآيَةَ أَخْيَانًا، وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ، وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۲۸: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعت میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور دوسری دو رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھتے اور کبھی کبھی ہمیں کوئی آیت سناتے اور پہلی رکعت میں قرأت لمبی کرتے دوسری رکعت میں اتنی لمبی نہیں کرتے تھے اور اسی طرح عصر کی نماز اور صبح کی نماز میں کرتے (بخاری، مسلم)

۸۲۹- (۸) وَفِي أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ: ﴿الْم تَنْزِيلُ﴾ السَّجْدَةِ - وَفِي رِوَايَةٍ - : فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي

الْأَخْرَبَيْنِ قَدَرِ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ، وَحَزْرَانِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأَخْرَبَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَفِي الْأَخْرَبَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۲۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ظہر اور عصر کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگاتے چنانچہ ہم نے ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعت کے قیام کا اندازہ لگایا کہ بقدر ”الْمَ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ“ کے پڑھنے کے برابر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ہر رکعت میں بقدر تیس آیات کے برابر قیام تھا اور دوسری دو رکعت کے قیام کا اندازہ اس سے نصف تھا اور ہم نے عصر کی نماز کی پہلی دو رکعت (کی قرأت) کا اندازہ لگایا کہ وہ ظہر کی دوسری دو رکعت کے برابر تھا اور عصر کی دوسری دو رکعت کا اندازہ اس سے نصف تھا (مسلم)

۸۳۰- (۹) وَهْنُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِـ ﴿اللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ ، - وَفِي رِوَايَةٍ - : بِـ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ ، وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ، وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۳۰: جابر بن سمورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى سورت اور ایک روایت میں ہے کہ ”سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى“ سورت پڑھتے اور عصر کی نماز میں اس کی مثل اور صبح کی نماز میں اس سے زیادہ لمبی قرأت فرماتے (مسلم)

۸۳۱- (۱۰) وَهْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ ﴿الطُّورِ﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳۱: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ ”طور“ پڑھتے ہوئے سنا (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ مغرب کی نماز میں ضروری نہیں کہ قصارِ مفصل پڑھی جائیں بلکہ طویل مفصل بھی پڑھی جاسکتی ہے (واللہ اعلم)

۸۳۲- (۱۱) وَهْنُ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ ﴿الْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۳۳- (۱۲) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ يَأْتِي فَيَوْمُ قَوْمِهِ، فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ، فَأَفْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَأَنْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى وَخْدَهُ وَأَنْصَرَفَ، فَقَالُوا لَهُ: أَتَأْفَقُ يَا فَلَانُ؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ، وَلَا يَتَّبِعَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَا خَيْرَ لَهُ. فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاصِحَ، نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ، وَإِنْ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ، فَأَفْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ. فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مُعَاذٍ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ! أَتَأْتَانِ أَنتُ؟ إِفْرَأُ؟» ﴿وَالشَّمْسُ وَضَحَاهَا﴾ ﴿وَالضُّحَى﴾ ﴿وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى﴾ وَ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۳۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں عشاء کی نماز ادا کرتے بعد ازاں اپنے قبیلے میں آتے اور ان کی امامت کراتے چنانچہ معاذ نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں عشاء کی نماز ادا کی بعد ازاں اپنی قوم میں آئے ان کی امامت کرائی اور سورۃ بقرہ کی قرأت شروع کر دی۔ ایک شخص (صف سے) نکلا اور نماز توڑ کر اکیلے نماز ادا کی اور چلا گیا۔ معاذ کے رفقہ نے اس سے کہا کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ اس نے جواب دیا، نہیں اللہ کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا اور آپ کو آگاہ کروں گا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم آپاشی کرنے والے ہیں، دن بھر کلام کرتے رہتے ہیں اور معاذ نے آپ کی امامت میں عشاء کی نماز ادا کی بعد ازاں اپنی قوم میں آئے اور سورۃ بقرہ پڑھنا شروع کر دی (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ کی جانب متوجہ ہوئے اور (سرزنش کرتے ہوئے) فرمایا کہ اے معاذ! کیا تم فتنہ برپا کرنا چاہتے ہو؟ تم ﴿وَالشَّمْسُ وَضَحَاهَا﴾ وَالضُّحَى وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى (جیسی سورتوں) کے ساتھ امامت کراؤ (بخاری، مسلم)

وضاحت: امام کے لئے مقتدیوں کے حل کا خیال رکھنا ضروری ہے اور باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے جماعت ترک کر دے تو درست ہے۔ معاذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں فرض نماز ادا کرنے کے بعد محلہ کی مسجد میں امامت کے فرائض ادا کیا کرتے تھے۔ یہ ان کی نفل نماز متصور ہوگی، اس لئے کہ فرض نماز دوبارہ ادا کرنا جائز نہیں۔ اگر امام نفل نماز ادا کر رہا ہو تو اس کی اقتداء میں فرض نماز ادا ہو سکتی ہے۔ دار قطنی کی روایت میں ہے کہ معاذ کی نماز نفل ہوتی اور محلہ والوں کی نماز فرض ہوتی تھی (واللہ اعلم)

۸۳۴- (۱۳) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ: ﴿وَالَّتَيْنِ وَالزَّيْتُونِ﴾، وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنِّي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۳۴: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا آپ معشاء کی نماز میں ”وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ“ (سورت) کی قرأت فرماتے اور میں نے آپ کی آواز سے زیادہ خوبصورت آواز کسی کی نہیں سنی (بخاری، مسلم)

۸۳۵- (۱۴) **وَقَدْ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ: ﴿قَالَ وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ﴾ وَنَحْوَهَا، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ تَخْفِيفٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۸۳۵: جابر بن سمروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر (کی نماز) میں **قَالَ وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ** اور اسی جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے لیکن فجر کے بعد (دیگر نمازوں میں) آپ کی قرأت ہلکی ہوتی تھی (مسلم)

۸۳۶- (۱۵) **وَقَدْ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ: ﴿وَاللَّيْلَ إِذَا عَسْفَسَ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۸۳۶: عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فجر کی نماز میں **﴿وَاللَّيْلَ إِذَا عَسْفَسَ﴾** تلاوت فرماتے (یعنی وہ سورت جس میں یہ آیت ہے) (مسلم)

۸۳۷- (۱۶) **وَقَدْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ، فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ ﴿الْمُؤْمِنِينَ﴾، حَتَّى جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ - أَوْ ذِكْرُ عِيسَى - أَخَذَتِ النَّبِيُّ ﷺ سَعْلَةً فَرَكَعَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۸۳۷: عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں صبح کی (نماز کی) امامت کرائی۔ آپ نے سورہ مؤمنین کی قرأت شروع کی یہاں تک کہ جب موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا ذکر آیا یا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ کو کھانسی شروع ہو گئی پس آپ رکوع میں طے مئے (مسلم)

۸۳۸- (۱۷) **وَقَدْ أَبِي مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَجْرِيَةِ الْجُمُعَةِ: بِـ ﴿الْمَ تَنْزِيلَ﴾ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى، وَفِي الثَّانِيَةِ: ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۸۳۸: ابو مریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں **﴿الْمَ تَنْزِيلَ﴾** پہلی رکعت میں اور **﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾** دوسری رکعت میں تلاوت فرماتے تھے (بخاری، مسلم)

۸۳۹- (۱۸) **وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَحْلَفَ مَرْوَانَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ، وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ، فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ، فَقَرَأَ سُورَةَ (الْجُمُعَةِ) فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى، وَفِي الْأُخْرَى: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا الْجُمُعَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۸۳۹: عید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مروان نے ابو ہریرہؓ کو مدینہ منورہ کا گورنر بنایا۔ مروان مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ المبارک کا خطبہ دیا۔ انہوں نے پہلی رکعت میں ”سورۃ الجمعہ“ اور دوسری میں ”اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ“ تلاوت کی اور بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ جمعہ کے دن نماز میں ان دونوں (سورتوں) کی تلاوت فرماتے تھے (مسلم)

۸۴۰- (۱۹) **وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ، وَفِي الْجُمُعَةِ: بِـ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَافِيَةِ﴾. قَالَ: وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلَاتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۸۴۰: نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ المبارک (کی دونوں رکعت) میں ”سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى“ اور ”هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَافِيَةِ“ تلاوت فرماتے تھے۔ نعمان کہتے ہیں کہ جب ایک ہی دن میں عید اور جمعہ (دونوں) اکٹھے ہو جاتے تو دونوں نمازوں میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عیدین اور جمعہ المبارک کی دونوں رکعت میں ”سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى“ اور ”هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَافِيَةِ“ کی تلاوت پر بیشکی اختیار کی جائے، نکتہ یہی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن پاک سے دیگر سورتیں بھی تلاوت کی جاسکتی ہیں (واللہ اعلم)

۸۴۱- (۲۰) **وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى وَالْمَغْطَرِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا: بِـ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ وَ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۸۴۱: عید اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد اللیثیؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید المغطری (کی دونوں رکعت) میں کون سی (سورت) تلاوت کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا ”آپ ان میں ”ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ“ اور ”اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ“ تلاوت فرماتے تھے (مسلم)

۸۴۲- (۲۱) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَنِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں (یعنی سنتوں) میں ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ اور ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ تلاوت فرماتے تھے (مسلم)

۸۴۳- (۲۲) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأَنِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ: ﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا﴾، وَالَّتِي فِي (آلِ عِمْرَانَ): ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۴۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت میں ”قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا“ اور وہ آیت جو سورہ آل عمران میں ہے ”قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ“ کی تلاوت فرماتے تھے (مسلم)

الفصل الثاني

۸۴۴- (۲۳) هْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِ: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ.

دوسری فصل

۸۴۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کا آغاز ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ کے ساتھ کرتے تھے (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن حماد راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۲۵) مرعات جلد ۲ صفحہ ۳۸۹

۸۴۵- (۲۴) وَهْنُ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾، فَقَالَ: آمِينَ، مَذِّبًا صَوْتَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۸۴۵: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا، آپؐ نے ”غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ کے بعد اونچی آواز کے ساتھ آمین کی۔
(ترمذی، ابوداؤد، دارمی، ابن ماجہ)

۸۴۶- (۲۵) وَهْنُ أَبِي زُهَيْرٍ النَّمِيرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ «أَوْجِبَ إِنْ خُتِمَ» فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: بَأَيِّ شَيْءٍ يَخْتُمُ؟ قَالَ: «بِأَمِينٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۸۴۶: ابو زہیر نمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے، ہم ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو دعا مانگنے میں مبالغہ آرائی سے کام لے رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اس نے (اپنی دعا کے) آخر میں آمین کی تو یہ شخص جنت کا مستحق ہو گیا یا اس کی دعا قبول ہوئی۔ ایک شخص نے دریافت کیا، کس چیز کے ساتھ وہ اپنی دعا کو ختم کرے؟ آپؐ نے فرمایا، آمین کے ساتھ ختم کرے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صحیح بن عمرز راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۷، مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۶۸)

۸۴۷- (۲۶) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُورَةِ (الْأَعْرَافِ) فَرَقَهَا فِي رَكَعَتَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۸۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورۃ الاعراف کو دو رکعت میں تقسیم کر کے تلاوت فرمایا (نسائی)

۸۴۸- (۲۷) وَهْنُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَقُوذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَافَقَةً فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لِي: «يَا عُقْبَةُ! أَلَا أَعْلَمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرْتَانَا؟»، فَعَلَّمَنِي ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾. ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾. قَالَ: فَلَمْ يَزِنِي سِرُّتُ بِهِمَا جَدًّا، فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ. فَلَمَّا فَرَغَ، التَفَتَ إِلَيَّ، فَقَالَ: «يَا عُقْبَةُ! كَيْفَ رَأَيْتَ؟». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۸۴۸: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر کے دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی (کی لگام) تھامے ہوئے تھا۔ آپؐ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا، اے عقبہ! خبردار میں تجھے دو بہترین سورتیں تلاوت کے لئے بتاتا ہوں چنانچہ آپؐ نے مجھے ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“ اور ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ سکھائیں۔ عقبہ کہتے ہیں کہ آپؐ نے میرے بارے میں محسوس کیا کہ میں ان دونوں سورتوں کے بارے میں کچھ زیادہ خوش نہیں ہوا ہوں۔ جب آپؐ صبح کی نماز (کی امامت) کے لئے اترے تو آپؐ

نے لوگوں کو صبح کی نماز ان دونوں سورتوں کے ساتھ پڑھائی۔ آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور (خوش ہوتے ہوئے) آپ نے دریافت کیا: اے عقبہ! تو نے ان (دونوں سورتوں) کو کیسا پایا؟
(احمد، ابوداؤد، نسائی)

۸۴۹- (۲۸) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾. رَوَاهُ فَنِي الشَّيْخُ

۸۴۹: جابر بن سمروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی رات مغرب نماز میں ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ اور ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ سورتیں تلاوت فرماتے تھے (شرح السنہ)

۸۵۰- (۲۹) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عُمرٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ «لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ».

۸۵۰: نیز امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔ البتہ انہوں نے جمعہ کی رات کے الفاظ بیان نہیں کئے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں احمد بن بدیل راوی حافظہ کے لحاظ سے ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۸۳، مشکوٰۃ علامہ البیہقی جلد ۱ صفحہ ۳۶۹)

۸۵۱- (۳۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَحْصَيْتُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَفِي الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: بِـ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۸۵۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں شمار نہیں کر سکا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی بار سنا کہ آپ مغرب (کی نماز) کے بعد اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت میں ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ اور ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ (سورتیں) تلاوت فرماتے تھے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد الملک بن ولید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۱۸)

۸۵۲- (۳۱) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «بَعْدَ الْمَغْرِبِ».

۸۵۲: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا البتہ مغرب کے بعد (کے الفاظ) کا ذکر نہیں کیا۔

۸۵۳- (۳۲) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مُلَايْنٍ. قَالَ سُلَيْمَانُ: صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ

يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُخَفِّفُ الْآخِرَتَيْنِ، وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ الْمُفْصِلَ، وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسْطِ الْمُفْصِلِ، وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطَوَالِ الْمُفْصِلِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ.

۸۵۳: سلیمان بن یبار ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے کسی شخص کی امامت میں نماز ادا نہیں کی جو زیادہ مشابہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے فلاں شخص سے۔ سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص کی امامت میں نماز ادا کی۔ وہ عصر کی پہلی دو رکعت (میں قرأت) لمبی کرتا تھا اور آخری دو رکعت امام نماز میں تخفیف کرتا تھا نیز عصر کی (نماز کی قرأت) میں تخفیف کرتا تھا اور مغرب کی نماز میں قصار مفصل اور عشا کی نماز طوات کرتا تھا اور صبح کی نماز میں بطوال مفصل طوات کرتا تھا (نسائی) اور ابن ماجہ نے (اس حدیث کو) ”اور وہ عصر کی نماز میں تخفیف کرتا تھا“ تک بیان کیا ہے۔

۸۵۴ - (۳۳) وَهَنَّ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَجْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقَرَأَ، فَتَقَلَّتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا فَرَغَ. قَالَ: وَلَعَلَّكُمْ تَقْرَأُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ؛ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ، وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ، قَالَ: «وَأَنَا أَقُولُ: مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ؟ فَلَا تَقْرَأُوا بِسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتَ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ».

۸۵۳: محمد بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم فجر کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ادا کر رہے تھے۔ آپ نے طوات فرمائی لیکن آپ پر قرأت غلط نظر ہو گئی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا شاید تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! درست ہے۔ آپ نے فرمایا تم صرف سورہ فاتحہ کی طوات کیا کرو اس لیے کہ جو شخص سورہ فاتحہ کی قرأت نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہے (ابوداؤد، ترمذی اور نسائی) میں اس کی ہم معنی روایت ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا میں (اپنے آپ کو) کہہ رہا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے قرآن پاک مجھ سے پڑھا نہیں جا رہا پس جب میں لوہی قرأت کروں تو تم سورہ فاتحہ کے علاوہ کچھ بھی قرأت نہ کیا کرو۔

۸۵۵ - (۳۴) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: «هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ابْنَاءً؟» فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «إِنِّي أَقُولُ: مَا لِي أَنْزِعَ الْقُرْآنُ؟» قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَمَّا جَهَرَ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَاةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۸۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپؐ نے بلند آواز سے قرأت کی۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تم میں سے کس نے ابھی میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے اعتراف کیا اور کہا 'جی ہاں میں نے' اے اللہ کے رسول۔ آپؐ نے فرمایا 'میں کہتا ہوں' مجھے کیا ہو گیا ہے؟ قرآن (پاک) کے ساتھ میں جھگڑا کر رہا ہوں؟ راوی نے بیان کیا کہ صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس نماز میں قرأت سے باز آگئے جس میں آپؐ بلند آواز سے قرأت کرتے تھے جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتراض سنا (مالک، احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی) اور امام ابن ماجہؒ نے اس کی مثل بیان کی۔

وضاحت: ”صحابہ کرامؓ اس نماز میں قرأت سے باز آئے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرأت کرتے تھے“ یہ امام ذہریؒ کا قول ہے اور وہ تابعی ہیں۔ ابو ہریرہؓ کا قول نہیں ہے جبکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قائل تھے کہ امام کے پیچھے ہری، جبری سب نمازوں میں سورۃ فاتحہ کی قرأت فرض ہے اور امام ذہریؒ کا تمام صحابہ کرامؓ کے بارے میں کہنا درست نہیں جب کہ اکثر صحابہ کرامؓ امام کے پیچھے ہری اور جبری تمام نمازوں میں مقتدی کے لئے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کو ضروری قرار دیتے ہیں نیز امام کی مقتدیوں کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کی منع نہ تھا۔ مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب مقتدی بھی جبری قرأت کریں چنانچہ انہیں جبری قرأت سے روک دیا گیا اور صرف سورۃ فاتحہ کی سری قرأت کا حکم دیا گیا۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (مرعاۃ جلد ۲ صفحہ ۴۰۳)

۸۵۶- (۳۵) وَفَہِ ابْنِ عُمَرَ، وَالْبَيَاضِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُصَلِّيَّ يُنَاجِي رَبَّهُ؛ فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيهِ بِهِ، وَلَا يَنْجَهَرَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۸۵۶: ابن عمر اور (فرود بن ورق) بیاضی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'نماز ادا کرنے والا اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے۔ اسے غور کرنا چاہئے کہ وہ کیا سرگوشی کرتا ہے؟ اور تم ایک دوسرے پر قرآن پاک (کی تلاوت) بلند آواز سے نہ کیا کرو (احمد)

۸۵۷- (۳۶) وَفَہِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتِمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۸۵۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ اللہ اکبر کے تو تم اللہ اکبر کو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابن ماجہؒ راوی حافظ کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ نیز زید بن اسلم سے اس کا سماع ثابت نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (مرعاۃ جلد ۲ صفحہ ۴۰۸، ۴۰۹)

۸۵۸ - (۳۷) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَخْذَمَ الْقُرْآنَ شَيْئًا، فَعَلِمَنِي مَا يُجْزئُنِي. قَالَ: «قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا لِي؟ قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ». فَقَالَ هَكَذَا يَبْدُوْهُ وَقَبَضَهُمَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا هَذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَانْتَهَتْ رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ عِنْدَ قَوْلِهِ: «إِلَّا بِاللَّهِ».

۸۵۸: عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا میں قرآن پاک سے کچھ بھی حفظ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، آپ مجھے ایسے کلمات سکھائیں جو میرے لئے کافی ہوں۔ آپ نے فرمایا تم (یہ) کلمات کو "سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ پاک ہے تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت صرف اللہ کی مدد سے ہے" اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یا یہ اللہ کے لئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ذیل کے کلمات کو "اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ" ("اے اللہ! مجھ پر رحم کر مجھے عافیت دے مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا کر) (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت "إِلَّا بِاللَّهِ" کے الفاظ تک ہے۔

۸۵۹ - (۳۸) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَرَأَ «سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى»؛ قَالَ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۸۵۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى تلاوت فرماتے تو "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" فرماتے (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: نماز غیر نماز دونوں میں قاری کو سبحان ربی الاعلیٰ کہنا چاہیے البتہ سننے والے کے لئے یہ حکم نہیں ہے سننے والا بھی اگر یہ الفاظ کے تو مستحب ہے (واللہ اعلم)

۸۶۰ - (۳۹) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِـ«الْيَتِّ وَالزَّيْتُونِ»، فَانْتَهَى إِلَى: «الْيَسَّ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْعَاكِمِينَ»؛ فَلْيَقُلْ: بَلَى، وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ. وَمَنْ قَرَأَ: «لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ» فَانْتَهَى إِلَى: «الْيَسَّ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُخْرِجِيَ الْمَوْتَى»؛ فَلْيَقُلْ: بَلَى. وَمَنْ قَرَأَ (وَالْمُرْسَلَاتِ) فَلْيَقُلْ: «فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ»؛ فَلْيَقُلْ: آمَنَّا بِاللَّهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ

إِلَى قَوْلِهِ: «وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ».

۵۸۶۰ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص "وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ" کی قرأت کرے اور "أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ" تک پہنچ جائے تو وہ کے "بَلَىٰ وَكَانَ عَلَىٰ ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ" (کیوں نہیں! اور میں اس کی گواہی دیتا ہوں) اور جو شخص "لَا أَقْسَمُ بِيَوْمِ الْقِيَمَةِ" کی قرأت کرے اور "أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُجِزِيَ الْمَوْتِ" تک پہنچے تو لفظ "بَلَىٰ" (کیوں نہیں) کے اور جو شخص "وَالْمُرْسَلَاتِ" کی قرأت کرے اور "فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ" تک پہنچے تو وہ "أَمَّا بِاللَّهِ" (ام اللہ پر ایمان رکھتے ہیں) کے (ابوداؤد) امام ترمذی نے اس کے قول "الشَّاهِدِينَ" تک ذکر کیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں اعرابی راوی مہمل ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۷۲)

۸۶۱- (۴۰) وَهَنَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَصْحَابِهِ، فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُورَةَ (الرَّحْمَنِ) مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا، فَسَكَتُوا. فَقَالَ: «لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْحِجْرِ لَيْلَةَ الْحِجْرِ، فَكَانُوا أَحْسَنَ مَرَدُّو دَامَتْكُمْ، كُنْتُ كُلَّمَا أَنْبَتُ عَلَى قَوْلِهِ: ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾، قَالُوا: لَا يَسْنِي مِنْ نَعْمِكَ رَبَّنَا نَكِذِبُ، فَلَكَ الْحَمْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۵۸۶۱ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے پاس گئے، آپ نے ان پر سورہ رحمن اول سے آخر تک تلاوت فرمائی۔ صحابہ کرام خاموش رہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے حجوں کی رات حجوں پر اس سورت کی تلاوت کی۔ انہوں نے تم سے بہت اچھا جواب دیا تھا جب بھی میں "فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ" پر پہنچا تو حجوں نے کہا لَا يَسْنِي مِنْ نَعْمِكَ رَبَّنَا نَكِذِبُ فَلَكَ الْحَمْدُ (اے ہمارے پروردگار! ہم تیری نعمتوں سے کسی نعمت کی تکذیب نہیں کرتے پس تیرے لئے تعریف ہے) (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

الفصل الثالث

۸۶۲- (۴۱) هَنَّ مُعَاذُ بْنُ عُبَادٍ اللَّو الْجُهَنِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ فِي الرُّكْعَتَيْنِ كِلْتَاهُمَا، فَلَا أُدْرِي أَنَسِي أَمْ قَرَأَ ذَلِكَ عَمْدًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل

۵۸۶۲ معاذ بن عبد اللہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجینہ (قبیلہ) کے ایک شخص

نے اسے بتایا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے صبح کی نماز کی دونوں رکعت میں سورت "اِذَا زُلْزِلَتْ" تلاوت فرمائی۔ مجھے معلوم نہیں آپ نے بھول کر ایسے کیا یا اراداً؟ ایسا کیا (ابوداؤد)

۸۶۳- (۴۲) وَهْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، صَلَّى الصُّبْحِ، فَقَرَأَ فِيهِمَا بِـ (سُورَةِ الْبَقَرَةِ) فِي الرَّكَعَتَيْنِ كِلْتاهُمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ

۸۶۳: عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز کی امامت کرائی اور دونوں رکعت میں سورہ بقرہ تلاوت کی (مالک)

۸۶۴- (۴۳) وَهْنُ الْفَرَاغِصَةِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ الْحَنَفِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَخَذْتُ سُورَةَ (يُوسُفَ) إِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ إِذَا هِيَ فِي الصُّبْحِ، مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرِيدُهَا [لَنَا] رَوَاهُ مَالِكٌ

۸۶۴: فراغہ بن عمر حنفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سورہ یوسف کو عثمان بن عفان کے صبح کی نماز میں تلاوت کرنے سے یاد کر لیا (اس لئے) کہ وہ اس سورہ کو کثرت سے پڑھتے تھے (مالک)

۸۶۵- (۴۴) وَهْنُ [عَبْدِ اللَّهِ بْنِ] عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحِ، فَقَرَأَ فِيهَا سُورَةَ (يُوسُفَ) وَسُورَةَ (الْحَجِّ) قِرَاءَةً بَطِيئَةً، قِيلَ لَهُ: إِذَا لَقَدْ كَانَ يَقُومُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ. قَالَ: أَجَلُ. رَوَاهُ مَالِكٌ

۸۶۵: عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی۔ انہوں نے دونوں رکعت میں سورہ یوسف اور سورہ حج کی ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کی۔ عبداللہ بن عامر سے دریافت کیا گیا کہ اس وقت تو وہ فجر ہوتے ہی (نماز) شروع کر دیتے ہوں گے۔ عبداللہ بن عامر نے اثبات میں جواب دیا (مالک)

۸۶۶- (۴۵) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: مَا مِنْ الْمُفْصَلِ سُورَةٍ صَغِيرَةٍ وَلَا كَبِيرَةٍ إِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بِهَا النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ. رَوَاهُ مَالِكٌ

۸۶۶: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ مفصل سورتوں کی کوئی چھوٹی یا بڑی سورت ایسی نہیں ہے جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو، اس لئے کہ آپ فرض نمازوں میں ان کی قرأت فرماتے تھے (مالک)

وضاحت: یہ حدیث موطا امام مالک میں نہیں ہے البتہ ابوداؤد میں ہے۔ اس کی سند میں محمد بن اسحاق راوی

مذہب ہے۔ اس نے اس حدیث کو ”حدیث ثانی“ کے صیغہ سے روایت نہیں کیا (المخرج والتعذیل جلد ۷ صفحہ ۱۰۸) طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۱۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۲۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۷۴

۸۶۷- (۴۶) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِـ ﴿حَمِّ الدُّخَانِ﴾. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا.

۸۶۷: عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں ”حَمِّ الدُّخَانِ“ سورت تلاوت کی (نسائی نے مرسل بیان کیا) وضاحت: اس حدیث کی سند کے روات ثقہ ہیں، البتہ سند میں ارسل ہے صحابی کا ذکر نہیں ہے (واللہ اعلم)

(۱۳) بَابُ الرُّكُوعِ (رکوع کے بارے میں)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۸۶۸- (۱) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَإِنَّهُ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

پہلی فصل

۸۶۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رکوع اور سجدہ صحیح کرو۔ اللہ کی قسم! میں تمہیں پیچھے سے دیکھتا ہوں (بخاری، مسلم) وضاحت: اس حدیث پر بحث حدیث نمبر ۸۷۱ کے ضمن میں ملاحظہ فرمائیں۔

۸۶۹- (۲) وَهْنُ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ ﷺ، وَسُجُودُهُ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ، مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ، قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۶۹: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان اور رکوع سے اٹھنے کے بعد قومہ اور قعدہ (سب) قریباً برابر تھا (بخاری، مسلم)

۸۷۰- (۳) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» قَامَ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ أَوْهَمَ، ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ أَوْهَمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۷۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے تو قیام کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ وہم میں مبتلا ہو گئے بعد ازاں آپ سجدہ کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ وہم میں مبتلا ہو گئے (مسلم)

۸۷۱- (۴) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَبِّرُ أَنْ يَقُولَ فِي

رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي»، يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں کثرت کے ساتھ یہ دعا پڑھتے "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي" (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ہمارے رب! تو پاک ہے، ہم تیری تعریف کرتے ہیں، اے اللہ مجھے معاف فرما"۔ آپ قرآن (پاک) کی تویل فرماتے تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: قرآن کی تویل سے مقصود یہ ہے کہ آپ قرآن پاک کی آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ (جس کا ترجمہ ہے) "آپ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں" کے حکم کی تعمیل میں حدیث میں مذکور دعا پڑھتے (واللہ اعلم)

۸۷۲ - (۵) وَمِنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں یہ کلمات کہتے "سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ" (جس کا ترجمہ ہے) "پاک ہے، پاک ہے فرشتوں اور جبریل علیہ السلام کا رب" (مسلم)

۸۷۳ - (۶) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا إِنِّي نُهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ زَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا؛ فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعِظْمُومًا فِيهِ الرَّبُّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتِهَدُوفِي الدُّعَاءَ؛ فَقِمْنِي أَنْ يَسْتَجَابَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خبردار! مجھے رکوع و سجدہ میں قرآن پاک کی خلوت کرنے سے روکا گیا ہے۔ تم رکوع میں اللہ کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں مبالغہ آرائی کے ساتھ دعا کرو" اس طرح بہت اُمید ہے کہ تمہاری دعا قبول ہوگی (مسلم)

۸۷۴ - (۷) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَالِ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ؛ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ؛ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، عُقِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے تو تم اللہمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کو اس لئے کہ جس شخص کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوا، اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (بخاری، مسلم)

۸۷۵- (۸) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۷۵: عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اپنی کراٹھاتے تو سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَہ اللہم ربنا لک الحمد مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ کے کلمات کہتے (جس کا ترجمہ ہے) اللہ نے اس شخص کی بات کو سن لیا جس نے اس کی حمد و ثناء کی، اے اللہ! ہمارے پروردگار تیرے لئے آسمانوں اور زمین اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے بھرنے کے (بقدر) حمد و ثناء ہے۔“ (مسلم)

۸۷۶- (۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ. اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيٍّ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۷۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اٹھتے تو درج ذیل کلمات فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! تیرے لئے آسمانوں اور زمین اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے (بقدر) بھرنے کے تعریف ہے۔ اے حمد و ثناء کے مستحق اور عظمت والے! (تو) زیادہ حقدار ہے اس (تعریف) کا جو بندے نے کی ہے، ہم سب تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ! جس کو تو عطا کر دے اس سے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور تیرے عذاب سے کسی دولت مند کی دولت اسے فائدہ نہیں دے گی۔“ (مسلم)

وضاحت: جد کے معنی دولت، مرتبہ اور نسب کے ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز اللہ کے مقابلہ میں آدمی کو نفع نہیں دیتی، اگر وہ ناراض ہو جائے (واللہ اعلم)

۸۷۷- (۱۰) وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَصَلِّيُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، قَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ». فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «مَنِ الْمُكَلِّمُ آيَفَا؟». قَالَ: أَنَا. قَالَ: «رَأَيْتُ بِضْعَةَ ثَلَاثِينَ مَلَكًا يَتَنَادَوْنَ، أَيُّهُمْ يَكْتُمُهَا أَوَّلُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۷۷: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپ نے سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَہ کلمات

آپؐ کے پیچھے سے ایک شخص نے کہا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو آپؐ نے دریافت کیا کہ ابھی ابھی کون کلام کرنے والا کون تھا؟ رفاعة رضی اللہ عنہ نے کہا میں تھا آپؐ نے فرمایا میں نے تمہیں کے لگ بھگ فرشتوں کو دیکھا وہ (ایک دوسرے سے) سبقت لے جا رہے تھے کہ ان میں سے کون ان کلمات کو پہلے تحریر میں لاتا ہے (بخاری)

الفصل الثانی

۸۷۸- (۱۱) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تُعْزِزِي صَلَاةَ الرَّجُلِ حَتَّى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَانِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

دوسری فصل

۸۷۸: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کی نماز صحیح نہیں جب تک کہ وہ رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ کو برابر نہیں کرتا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ، دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رکوع اور سجدہ میں اطمینان فرض ہے۔ جو شخص اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجدہ میں صحیح اعتدال میں نہیں رکھتا، اس کی نماز درست نہیں ہے اور جو لوگ رکوع کے لئے صرف جھکتا اور سجدہ کے لئے صرف زمین پر پیشانی رکھنا کافی سمجھتے ہیں ان کا موقف نفسِ مرتع کے خلاف ہے۔ (واللہ اعلم)

۸۷۹- (۱۲) وَهْنُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اجْعَلُوا فِي رُكُوعِكُمْ». فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اجْعَلُوا فِي سُجُودِكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۸۷۹: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ" آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں کہا کرو اور جب "سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے سجدہ میں کہو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۸۸۰- (۱۳) وَهْنُ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ. فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ، وَذَلِكَ أَذْنَاهُ». وَإِذَا سَجَدَ، فَقَالَ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ، وَذَلِكَ أَذْنَاهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، لِأَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُودٍ.

۸۸۰: عون بن عبد اللہ سے روایت ہے، وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص رکوع میں جائے تو اپنے رکوع میں ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ تین بار کہے۔ اس کا رکوع مکمل ہو گا اور یہ معمولی درجے کا رکوع ہے اور جب سجدہ کرے اور سجدے میں تین بار ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ کہے تو اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ معمولی سجدہ ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند متقل نہیں ہے اس لئے کہ عون کی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملاقات نہیں ہو سکی۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع کے ساتھ ساتھ عون سے روایت کرنے والا اعحق بن یزید ہنلی راوی مجہول ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۳۳۶)

۸۸۱- (۱۴) وَهْنٌ حَدِيثُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ». وَفِي سُجُودِهِ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى». وَمَا أَنَى عَلَى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ، وَمَا أَنَى عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَزَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ: «الْأَعْلَى» وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۱: مؤلفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں نماز ادا کی۔ آپ نے رکوع میں یہ کلمات کہے ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ اور سجدے میں ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ کہتے تھے اور جب رحمت کی آیت سے گزرتے تو ٹھہر جاتے اور (اللہ سے) رحمت کا سوال کرتے اور جب عذاب کی آیت سے گزرتے تو رک جاتے اور عذاب سے پناہ طلب کرتے (ترمذی، ابوداؤد، داری) اور امام نسائی اور ابن ماجہ نے ”الاعلیٰ“ لفظ تک بیان کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۸۸۲- (۱۵) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا رَكَعَ مَكَتَ قَدْرَ سُورَةِ (الْبَقَرَةِ)، وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: «سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَائِكُوتِ وَالْكَبِيرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

تیسری فصل

۸۸۲: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات قیام کیا جب آپ نے رکوع کیا تو سورہ بقرہ کے (پڑھنے کی) بقدر ٹھہرے رہے اور اپنے رکوع میں کہتے ”سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَا وَالْعَظَمَةِ“ (جس کا ترجمہ ہے) پاک ہے وہ ذات جو غالب ہے، بادشاہی والی ہے، کبریا کی اور عظمت والی ہے۔ (نسائی)

۸۸۳- (۱۶) وَهْنُ ابْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَشْبَهَ صَلَاةَ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ هَذَا الْفَتَى - يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ - قَالَ: قَالَ: فَحَزَرْنَا رُكُوعَهُ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ، وَسُجُودَهُ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ.

۸۸۳: ابن جُبَيْر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی جس کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو سوائے اس نوجوان عمرو بن عبد العزیز کے۔ ابن جُبَيْر کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے آپ کے رکوع اور سجود کا اندازہ لگایا، ان میں دس دس تسمیعات تھیں (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں وہب بن مانس راوی مجہول الحال ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۷۸)

۸۸۴- (۱۷) وَهْنُ شَيْبَانِي، قَالَ: إِنَّ حُذَيْفَةَ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ، قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: وَلَوْ مِتُّ مِتُّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۸۴: شَيْبَانِي سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ شعیب کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجود مکمل نہیں کر رہا تھا جب اس نے نماز کو ختم کیا تو حذیفہ نے اس کو بلایا اور اسے کہا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے ٹھیک پڑھی ہے۔ شعیب کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ حذیفہ نے یہ بھی کہا کہ اگر تو فوت ہو جاتا تو فطرت کے خلاف فوت ہوتا جس پر اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا ہے (بخاری)

۸۸۵- (۱۸) وَهْنُ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْوَأُ النَّاسِ سِرْقَةُ الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ؟ قَالَ: «لَا يُتِمُّ

رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا» . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۸۸۵: ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام لوگوں سے بہت برا چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! نماز کی چوری کیسے ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ نماز کے رکوع و سجدہ کو پورا ادا نہیں کرتا (احمد)

۸۸۶ - (۱۹) وَهِيَ النُّعْمَانُ بْنُ مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا تَرَوْنَ فِي الشَّارِبِ وَالزَّائِنِ، وَالسَّارِقِ؟» - وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ فِيهِمُ الْحُدُودُ - قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «هُنَّ فَوَاحِشٌ وَفِيهِنَّ عُقُوبَةٌ، وَأَسْوَأُ السَّرِيقَةِ الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ». قَالُوا: وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَا يَتِمُّ رُكُوعُهَا وَلَا سُجُودُهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَزَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ.

۸۸۶: نعمان بن مُرَّة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا شرابی، زانی اور چور کے بارے میں کیا خیال ہے؟ (اور یہ سوال حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے) صحابہؓ نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے۔ آپ نے فرمایا، یہ نافرمانی کے کام ہیں اور ان پر سزا ہوگی اور سب سے بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! نماز میں کیسے چوری ہے؟ آپ نے فرمایا، جو نماز کے رکوع و سجدہ کو پورا نہیں کرتا (مالک، احمد) اور داری نے اس کے مثل بیان کیا۔

وضاحت: نعمان تاہی ہیں، اس لئے یہ روایت مُرسل ہے (تنقیح الرواة جلد ۱ صفحہ ۴۳)

(۱۴) بَابُ السُّجُودِ وَفَضْلِهِ

(سجدے کی کیفیت اور اس کی فضیلت)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۸۸۷- (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «أَمُرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرَّكْبَتَيْنِ، وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ، وَلَا نَكُفُّ الثَّيَابَ [وَلَا] الشَّعْرَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

پہلی فصل

۸۸۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں کے کنارے نیز (فرمایا) ہم کپڑوں اور بالوں کو بند نہ کریں (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ صرف پیشانی پر سجدہ کرنا کافی نہیں بلکہ پیشانی اور ناک دونوں کو زمین کے ساتھ ملانا ضروری ہے اس لئے کہ پیشانی میں ناک بھی شامل ہے۔ اسی طرح نماز میں کپڑوں اور بالوں کو مٹی سے پچالنے کے لئے انہیں بند کرنا درست نہیں ان کو اپنے حل پر چھوڑ دینا چاہئے (واللہ اعلم)

۸۸۸- (۲) وَهْنُ أَنَّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَنْسَطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ إِنْ سَاطَ الْكَلْبُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۸۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سجدے میں اعتدال اختیار کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنے بازوؤں کو کتے کے پھیلانے کی طرح نہ پھیلائے۔ (بخاری، مسلم)

۸۸۹- (۳) وَهْنُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ، وَارْقَعْ مِرْفَقَيْكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۸۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جب آپ سجدہ کریں تو اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھیں اور اپنی کھنٹیوں کو (زمین سے) اٹھا کر رکھیں (مسلم)

۸۹۰- (۴) وَهْنٌ مِمُّونَةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ. هَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ، كَمَا صَرَّحَ فِي: «شَرْحِ السُّنَنِ» بِإِسْنَادِهِ.

وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاهُ: قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

۸۹۰: میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان جگہ کشادہ چھوڑتے تھے یہاں تک کہ اگر بکری کا بچہ آپ کے پیچے سے گزرنے کا ارادہ کرتا تو وہ گزر سکتا تھا یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں جیسا کہ امام بغوی نے شرح السنہ میں ابوداؤد کی اسناد کے ساتھ (ذکر کرتے ہوئے) وضاحت کی ہے اور مسلم میں اس کی ہم معنی روایت ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اگر بکری کا بچہ آپ کے پیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔

۸۹۱- (۵) وَهْنٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ بْنُ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۹۱: عبد اللہ بن مالک بن بھینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان فاصلہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں بظلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی تھی (بخاری، مسلم)

۸۹۲- (۶) وَهْنٌ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا، بِقَهٍّ وَجَلَّةٍ»، وَأَوَّلَهُ وَآخِرُهُ، وَعَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ کلمات کہتے: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا، بِقَهٍّ وَجَلَّةٍ وَأَوَّلَهُ وَآخِرُهُ، وَعَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ» (ترجمہ) ”اے اللہ! میرے تمام گناہ صغیرہ، کبیرہ، پہلے، پچھلے، ظاہر اور درپردہ سب گناہوں کو معاف فرما“ (مسلم)

۸۹۳- (۷) وَهْنٌ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ الْفَرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ، فَوَقَعْتُ يَدَيَّ عَلَى تَطْنٍ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَبْصُورَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بستر سے گم پایا (میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ) آپ کو ٹٹولنا شروع کر دیا چنانچہ میرا ہاتھ آپ کے قدموں کے اندر والے حصے پر لگا۔ آپ سجدے میں تھے اور آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ یہ دعا کر رہے تھے: (ترجمہ) "اے اللہ! میں تیری رضا مندی کے ساتھ تیری ناراضگی سے اور تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تیرے ساتھ تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں" میں تیری حمد و ثناء کی طاقت نہیں رکھتا تو اس طرح ہے جیسا کہ تو نے آپ اپنی حمد و ثناء کی ہے۔" (مسلم)

۸۹۴ - (۸) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہو پس تم (سجدے کی حالت میں) کثرت کے ساتھ دعا کرو (مسلم)

۸۹۵ - (۹) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ، فَسَجَدَ، اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي، يَقُولُ: يَا وَيْلَتِي!! أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ، فَسَجَدَ؛ فَلَهُ الْجَنَّةُ. وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ؛ فَلِيَ النَّارُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدم کا بیٹا سجدے کی آیت تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان اس سے دور ہو کر رونا شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے: مجھے الشوس ہے کہ آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اس نے سجدہ کیا۔ اس کے لئے جنت ہے مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا میں نے انکار کیا۔ میرے لئے دوزخ ہے (مسلم)

۸۹۶ - (۱۰) وَهْنُ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَأَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ بِوُضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَقَالَ لِي: «سَلْ». فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مَرَأَفَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: «أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ؟». قُلْتُ هُوَ ذَلِكَ. قَالَ: «فَأَعْيِنِي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۶: ربیع بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے رات بھر مستعد رہتا تھا۔ میں آپ کے پاس آپ کے وضو کا پانی اور دوسری ضرورت کی اشیاء (مسواک وغیرہ) لاتا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: سوال کرو۔ میں نے عرض کیا: میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا اس کے علاوہ (بھی تیرا کوئی سوال) ہے؟ میں نے کہا: بس یہی سوال ہے۔ آپ نے فرمایا: تو تجھے اپنے لیس کے مقابلہ میں زیادہ نوافل ادا کر کے میری مدد کرنا ہوگی (مسلم)

۸۹۷- (۱۱) وَهْنُ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: لَقِيتُ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يَدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ، فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّلَاثَةَ، فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ التَّجَوُّدِ لِلَّهِ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً، إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَظَّ عَنْكَ بِهَا حَظِيبَةٌ» قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثُوبَانُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۸۹۷: معدان بن طلحہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ثوبان سے ملا۔ میں نے کہا مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیں کہ میں وہ عمل کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے اس عمل کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے۔ وہ خاموش ہو گیا۔ میں نے اس سے پھر سوال کیا۔ وہ خاموش ہو گیا۔ پھر میں نے اس سے تیسری بار دریافت کیا، اس نے بیان کیا کہ میں نے یہ سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ تجھے کثرت کے ساتھ نوافل ادا کرنے چاہئیں بلاشبہ جب تو اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرے گا تو اللہ اس سجدے کی وجہ سے تیرا ایک درجہ بلند فرمائے گا۔ معدان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ بعد ازاں میں ابو الدرداءؓ ملا اور ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے بھی مجھے اسی طرح کا جواب دیا جس طرح مجھے ثوبان نے جواب دیا تھا (مسلم)

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۸۹۸- (۱۲) هُنَّ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۸۹۸: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے تھے اور جب کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے تھے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریک راوی حنفی اور حافظہ کے لحاظ سے قوی نہیں ہے۔ اس حدیث کے جتنے طرق ہیں وہ سب ضعیف ہیں لہذا یہ حدیث قلیل استدلال نہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۸۲)

۸۹۹- (۱۳) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ،

وَالدَّارِمِيُّ. قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ: حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَثْبَتُ مِنْ هَذَا. وَقِيلَ: هَذَا مَنْسُوحٌ.

۵۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اونٹ کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ (زین پر) رکھے۔ (ابوداؤد، نسائی، دارمی) ابو سلیمان خطابی کہتے ہیں کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث اس حدیث سے زیادہ قلیل عمل ہے اور بعض ائمہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے۔

وضاحت: یہ حدیث پہلی حدیث سے سند کے لحاظ سے بہتر ہے۔ اس حدیث میں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھنے کا ذکر ہے اور اونٹ کے بیٹھنے کی طرح بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے، جب کوئی شخص گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھے گا تو اس کا بیٹھنا اونٹ سے مشابہ ہو گا۔ اس لئے کہ انسان کے گھٹنے اس کے پاؤں میں ہوتے ہیں اور چارپایوں کے گھٹنے ان کے ہاتھ ہوتے ہیں اور اونٹ کے اگلے ہاتھ جن میں اس کے گھٹنے ہیں، پہلے رکھتا ہے تو ہمیں اس کی مخالفت کرتے ہوئے ہاتھ پہلے رکھنے چاہئیں۔ علامہ خطابی کا یہ کہنا کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے، درست نہیں۔ اس لئے کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث ضعیف ہے۔ ہم نے اس کے ضعیف ہونے کو پہلے بیان کر دیا ہے اور یہ کہنا کہ یہ حدیث منسوخ ہے درست نہیں بلکہ یہ حدیث ان احادیث کو منسوخ قرار دیتی ہے جو اس کے خلاف ہیں تفصیل کے لئے دیکھیں (مراتب جلد ۲ صفحہ ۴۵۸)

۹۰۰- (۱۴) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۹۰۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ کلمات کہتے،
اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! مجھ پر رحم کر، مجھے ہدایت عطا کر، مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق عطا فرما۔" (ابوداؤد، ترمذی)

۹۰۱- (۱۵) وَهْنُ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۹۰۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان "رَبِّ اغْفِرْ لِي" کے کلمات کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے۔"

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۹۰۲ - (۱۶) وَهْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَلٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نُفْرَةِ الْغُرَابِ ، وَافْتِرَاشِ الشَّيْبِ ، وَأَنْ يُوْطَلَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوْطَلُ الْبَعِيرُ ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَالدَّارِمِيُّ .

تیسری فصل

۹۰۲: عبدالرحمن بن شیبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوء کی طرح چونچ مارنے اور درندے کی طرح سجدہ میں بازو پھیلانے اور اس (ہات) سے کہ کوئی شخص مسجد میں (اپنے لئے) جگہ متعین کرے جیسا کہ اونٹ (ہائے میں) جگہ متعین کرتا ہے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد، نسائی اور دارمی)

وضاحت: کوء کی طرح چونچ مارنے سے مقصود یہ ہے کہ سجدہ اطمینان سے نہ کیا جائے اور مسجد میں خاص جگہ متعین کرنے سے شہرت اور ریاکاری کا اشتباہ ہے اس لئے منع کیا گیا ہے (واللہ اعلم)

۹۰۳ - (۱۷) وَهْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَا عَلِيُّ! إِنِّي أَحِبُّ لَكَ مَا أَحْبَبْتُ لِنَفْسِي ، وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي ، لَا تَقْعَمَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۹۰۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! میں تجھ کو اپنے لئے کچھ کو محبوب جانتا ہوں جس کو اپنے لئے محبوب جانتا ہوں اور تجھ سے لئے اس چیز کو کمرہ سمجھتا ہوں جس کو اپنے لئے کمرہ سمجھتا ہوں۔ تجھے دو سجدوں کے درمیان (گتے کی مانند) نہیں بیٹھنا چاہئے (ترمذی)

وضاحت: گتے کی مانند بیٹھنے کی شکل یہ ہے کہ پٹلیوں کو کھڑا کیا جائے اور سرین اور ہاتھوں کو زمین پر رکھا جائے لیکن سرین کو ایڑیوں پر رکھنا اور گھٹنوں کو زمین پر دباؤ ڈال کر بیٹھنا شرعاً درست ہے۔ نیز اس حدیث کی سند میں حارث بن عبداللہ راوی ضعیف ترین ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۱۳، المجموعین جلد ۱ صفحہ ۲۲۲، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۳۵، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۳۱، مرعات جلد ۲ صفحہ ۳۶۳)

۹۰۴ - (۱۸) وَهْنُ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى صَلَاةِ عَبْدٍ لَا يَقِيمُ فِيهَا صَلْبَهُ بَيْنَ رُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا» . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۹۰۴: عَلَّقَ بِنَ عَلِيٍّ حُفَی رَضِی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل اس بندے کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو نماز کے رکوع اور سجود میں اپنی سر کو سیدھا نہیں کرتا۔ (احمد)

وضاحت: مکھوۃ کے نسخوں میں ”خُشُوْعًا“ کا لفظ ہے جب کہ مسند احمد میں ”رُكُوعًا“ کا لفظ ہے۔
(مکھوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۸۳)

۹۰۵- (۱۹) وَهَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِي وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ، ثُمَّ إِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا، فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۹۰۵: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو شخص اپنی پیشانی زمین پر رکھے وہ اپنی ہتھیلیں بھی اس (زمین) پر رکھے جس پر اس نے اپنی پیشانی رکھی ہے بعد ازاں جب وہ اپنی پیشانی اٹھائے تو ہتھیلیوں کو بھی اٹھائے اس لئے کہ ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسا کہ چہرہ سجدہ کرتا ہے۔
(مالک)

(۱۵) بَابُ التَّشَهُّدِ

(تشہد کے بارے میں)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۹۰۶ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ، وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى، وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ، وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ.

پہلی فصل

۹۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھے تو اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر اور دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور تہین (ہندسے) کی گرہ بناتے اور انگشت شہادت کے ساتھ اشارہ کرتے۔

۹۰۷ - (۲) وَفِي رَوَايَةٍ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ، وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَيَدْعُو بِهَا، وَيَدُّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ، بَاسِطَهَا عَلَيْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۰۷: اور ایک روایت میں ہے کہ جب نماز میں بیٹھے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں (ہاتھ) کی وہ انگلی جو انگوٹھے کے ساتھ کی ہے اس کو اٹھا کر رکھتے، اس کے ساتھ اشارہ کرتے لیکن بائیں ہتھیلی بائیں گھٹنے پر رکھتے، اس کو اس پر پھیلا کر رکھتے (مسلم)

وضاحت: تہین کے ہندسے کی گرہ بنانے سے مقصود یہ ہے کہ ممکنہ طور پر اس کے ساتھ والی دو انگلیوں کو بند رکھا جائے اور چوتھی انگلی (انگشت شہادت) جو سبب اور مُتَبَع کھاتی ہے اس کو کھلا رکھا جائے، اسکے ساتھ اشارہ کیا جائے اور انگوٹھے کو انگشت شہادت کی اصل تک ملایا جائے۔ تشہد میں شروع سے آخر تک دائیں ہتھیلی اس کیفیت کے ساتھ رہے مگر اشارہ شروع سے سلام تک کیا جائے، اس کو حرکت نہ دی جائے (واللہ اعلم)

۹۰۸ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا

فَعَدَّ يَدْعُو وَصَّعَ يَدَهُ الْيَمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيَمْنَى، وَيَدَهُ الْبُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْبُسْرَى، وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ السَّبَابَةِ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى أَصْبَعِهِ الْوُسْطَى، وَيَلْفِظُ كَقَهْ الْبُسْرَى رُكْبَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۰۸: عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (تشد کے لئے) بیٹھے تو اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنی دائیں ران پر اور بائیں ہتھیلی کو اپنی بائیں ران پر رکھتے اور اپنی انگشتِ شلوات کے ساتھ اشارہ کرتے اور دائیں (ہاتھ کے) انگوٹھے کو درمیان (تیسری) انگلی کے ساتھ (ملا کر) رکھتے اور بائیں ہتھیلی کے ساتھ گھٹنے کا تہہ بناتے یعنی گھٹنا ہتھیلی کی گرفت میں ہوتا (مسلم)

۹۰۹ - (۴) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِئِيلَ، السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ. فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ، أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، قَالَ: «لَا تَقُولُوا: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ؛ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ». فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَقُلْ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّلِيَّاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ. فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ لِيَتَحَيَّرَ مِنَ الدَّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ، فَيَدْعُوهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۰۹: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں نماز لوائی تو ہم نے کہا "اللہ کے بندوں کی طرف سے اللہ پر سلام ہو۔ جبرائیل پر سلام ہو۔ میکائیل پر سلام ہو۔ فلاں پر سلام ہو۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (نماز سے) فارغ ہوئے تو آپ ہماری جانب متوجہ ہوئے آپ نے فرمایا "تم (یہ) نہ کہو کہ اللہ پر سلام ہو اس لئے کہ اللہ خود سلام ہے (البتہ) جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بیٹھے تو وہ التحیات کے کلمات آخر تک کہے۔ جس کا ترجمہ ہے "تمام تعظیمات اللہ کے لئے ہیں" حلوٰت اور تمام عہدہ کلام اسی کے لئے ہیں۔ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔" نمازی جب یہ کلمات کہے گا تو اس کا سلام آسمان اور زمین کے ہر صالح بندے کو پہنچے گا۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں" بعد ازاں اپنی پسندیدہ دعا مانگے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اسلام کا معنی چونکہ سلامتی ہے اور "السلام" اللہ کے ناموں میں سے ایک ہے اس لئے "السلام علی اللہ" کہنے سے منع کر دیا گیا۔ اس لئے کہ وہ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے اور ہم اس کے لئے سلامتی کی دعا کریں درست معلوم نہیں ہوتا (واللہ اعلم)

”التَّحِيَّاتُ“ سے مقصود قولِ عبادات اور ”الصَّلَوَاتُ“ سے مقصود بدنی عبادات ہیں ”اَلَيْتُ“ سے مقصود مالی عبادات ہیں۔ تشہد میں ”السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ“ بظاہر محلّ اعتراض ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر پیغمبر ہیں تو بشر بھی ہیں اور نماز میں اللہ کے علاوہ کسی کو مخاطب نہیں کیا جاسکتا۔ ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس طرح کا خطاب آپ کی خصوصیات سے ہے اور آپ کی خصوصیات کو شریعت کا نام نہیں دیا جاسکتا یعنی اس سے استدلال کر کے عوام اہل اسلام کے لئے کچھ جواز مہیا نہیں کیا جاسکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی تشہد اور درود وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔ اسی طرح قرآن پاک میں بعض آیات مبارکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو براہِ راست خطاب ہے بہر حال یہ تو قیسی کلمات ہیں اس کی حکمت اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے (واللہ اعلم)

۹۱۰- (۵) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّحِيَّاتِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، فَكَانَ يَقُولُ: «التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَلَمْ أَجِدْ فِي «الصَّحِيحَيْنِ»، وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ: «سَلَامٌ عَلَيْكَ» وَ«سَلَامٌ عَلَيْنَا» بِغَيْرِ أَلِفٍ وَلَا مِمْ، وَلَكِنْ رَوَاهُ صَاحِبُ «الْجَامِعِ» عَنِ التِّرْمِذِيِّ.

۹۱۰۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیتے جیسا کہ ہمیں قرآن پاک کی تعلیم دیتے۔ آپ فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”تمام برکات والی قولِ عبادات، تمام بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر سلام، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں“ (مسلم) مشکوٰۃ کے مؤلف کہتے ہیں کہ میں نے بخاری، مسلم اور حیدری کی جمع بین الصحیحین میں ”سَلَامٌ عَلَيْنَا“ الف لام کے بغیر نہیں پایا۔ البتہ جامع الاصول کے مؤلف نے امام ترمذی سے اس کو روایت کیا ہے۔

الفصل الثانی

۹۱۱- (۶) هَنَّ وَابِلُ بْنُ حُنْجَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ، فَأَفْتَرَسَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُسْرَى، وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى، وَقَبَضَ ثَنَيْنِ، وَخَلَقَ خَلْقَةً، ثُمَّ رَفَعَ إِبْصَعَهُ، فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۹۱۱: واکل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (تشہد کی کیفیت کو) بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے۔ آپ نے اپنے ہاتھ پاؤں کو بچھایا اور ہاتھیں جھیل کو ہاتھیں ران پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں ران سے جدا رکھا اور دو انگلیوں کو بند کر کے (انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا) حلقہ بنایا بعد ازاں (انگوٹھ شہادت کو) اٹھایا۔ میں نے دیکھا کہ آپ اس کو حرکت دے رہے تھے اس کے ساتھ اشارہ کر رہے تھے (ابوداؤد، اوارمی)

وضاحت: حرکت سے حقیقتاً حرکت مراد ہے توحید کی گواہی کے موقع پر دائیں اور بائیں جانب حرکت دے (واللہ اعلم)

۹۱۲ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبَشِّرُ بِأَصْبَعِهِ إِذَا دَعَا، وَلَا يُحَرِّكُهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّي. وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرَهُ إِشَارَتَهُ.

۹۱۳: عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے تھے اور حرکت نہیں دیتے تھے (ابوداؤد، نسائی) ابوداؤد میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپ کی نھر آپ کے اشارے سے تجاوز نہیں کرتی تھی۔

وضاحت: اس حدیث میں محمد بن عجلان رادی حافظے کے اعتبار سے ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۴۴، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۸۷)

۹۱۳ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِأَصْبَعِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحَدُ أَحَدٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَنُّي، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَالدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى.

۹۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنی دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سے (اشارہ) کرو، ایک سے (اشارہ) کرو۔ (ترمذی، نسائی، بیہقی فی الدعوات الکبیر)

۹۱۴ - (۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَأَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ.

۹۱۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی غصص نماز میں اپنے پر اعتماد کر کے بیٹھے (احمد، ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے آپ نے منع فرمایا کہ کوئی غصص نماز میں جب کھڑا ہو تو ہاتھوں پر اعتماد کرے۔

وضاحت: یہ حدیث شاذ ہے اور جن حدیث میں زمین پر اعتماد کر کے اٹھنے کا ذکر ہے وہ صحیح ہے پس اس کو ترجیح ہوگی اور شاذ حدیث مروج ہوگی اس پر عمل نہیں ہوگا (مرعات جلد ۲ صفحہ ۴۸۱)

۹۱۵- (۱۰) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الرِّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّصِيفِ حَتَّى يَقُومَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۹۱۵: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت کے بعد بیٹھے گویا کہ آپ گرم پتھر پر (بیٹھے) ہیں یہاں تک کہ کھڑے ہو جاتے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اتطالع ہے اس لئے کہ ابو عبیدہ رحمہ اللہ نے اپنے والد سے نہیں سنا۔ (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۸۸)

وضاحت: ۳۲ ایسی صحیح روایات موجود ہیں جن میں یہ وضاحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی تشهد میں ورود شریف پڑھا ہے اور دعائیں بھی مانگی ہیں۔ بعد ازاں تیسری رکعت کے لئے اٹھے ہیں (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۹۱۶- (۱۱) هَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: «بِسْمِ اللَّهِ، وَبِاللَّهِ، التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ [و] الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَلَسَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ» رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۹۱۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشهد کی تعلیم اسی طرح دیتے تھے جیسا کہ ہمیں قرآن پاک کی تعلیم دیتے تھے (تشہد کا ترجمہ یہ ہے)

”اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے ساتھ“ تمام قولی، بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لئے ہیں، اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں

اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ ہی مجبور برحق ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور اللہ کے ساتھ دوزخ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“ (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یمن بن یثیل راوی ضعیف ہے۔ دراصل اس حدیث میں ”بسم اللہ“ اور ”بائے“ کے الفاظ صحیح نہیں ہیں (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۸۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۸۹)

۹۱۷- (۱۲) وَهْنٌ نَافِعٌ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ، إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ وَأَتْبَعَهَا بَصَرَهُ ، ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَيْهِ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ» يَعْنِي السَّبَابَةَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۹۱۷: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر جب نماز میں بیٹھے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور مسجود انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے اور اشارے کے پیچھے اپنی نظر لگائے رکھتے بعد ازاں انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انگشت شہادت (کا اشارہ) شیطان پر لوہے (یعنی کھوار اور نیزے) سے زیادہ سخت ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کثیر بن زید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۰۴، مرعات جلد ۲ صفحہ ۴۸۵)

۹۱۸- (۱۳) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، كَانَ يَقُولُ : مِنَ السُّنَّةِ إِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ؛ وَقَالَ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

۹۱۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ تشهد کو آہستہ پڑھا جائے (ابوداؤد، ترمذی) امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۱۶) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفَضْلِهَا

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے احکام اور فضائل)

الفصل الأول

۹۱۹ - (۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ، فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَأَهْدِهَا لِي. فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ. قَالَ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ. إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. إِلَّا أَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ: «عَلَى إِبْرَاهِيمَ» فِي الْمَوْضِعَيْنِ.

پہلی فصل

۹۱۹: عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کعب بن عجرہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔ اس نے (مجھ سے) کہا کیا میں تجھے ایسا ہدیہ عطا نہ کروں جس کو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے عرض کیا ضرور مجھے ہدیہ عطا فرمائیں۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! ہم اہل بیت پر کیسے درود بھیجیں؟ کیونکہ آپ پر سلام بھیجنے کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔ آپ نے فرمایا تم درود (اس طرح) پڑھو (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! محمد اور آل محمد پر رحمتیں نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمتیں نازل کی ہیں بلاشبہ تو حمد و ثناء کے لائق اور عظمت والا ہے۔ اے اللہ! محمد اور آل محمد پر برکتیں نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل کی ہیں۔ بلاشبہ تو حمد و ثناء کے لائق اور عظمت والا ہے (بخاری، مسلم) البتہ مسلم نے دونوں مقامات میں ”علی آل ابراہیم“ کے الفاظ کا ذکر نہیں کیا۔

۹۲۰ - (۲) وَفَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ بُصِّلِي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ»

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۲۰: ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: تم درود (اس طرح) پڑھو (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! محمد اور اس کی بیویوں اور اس کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمتیں نازل کی ہیں اور محمد اور اس کی بیویوں اور اس کی اولاد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی ہے بلاشبہ تو حمد و ثناء کے لائق اور عظمت والا ہے (بخاری، مسلم)

۹۲۱ - (۳) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً؛ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے (مسلم)

الفصل الثانی

۹۲۲ - (۴) هُنَّ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً؛ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرَفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۹۲۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی دس غلطیوں معاف ہو جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند ہوتے ہیں (نسائی)

۹۲۳ - (۵) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُولَى النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۲۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میرے قریب سب سے زیادہ وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتے ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن کیمان راوی مہمل ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۳، مشکوٰۃ

علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۹۱)

۹۲۴ - (۶) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أَمْنِي السَّلَامِ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.

۹۲۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرشتے متعین کئے ہیں جو (روئے) زمین پر چلتے پھرتے رہتے ہیں اور میری اُمت (کی جانب) سے مجھ پر سلام پہنچاتے ہیں (نسائی، دارمی)

۹۲۵ - (۷) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي، حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، فِي: «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ».

۹۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ مجھ میں میری روح لوٹا دیتے ہیں تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں (ابوداؤد، بیہقی فی الدعوات الکبیر)

وضاحت: جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے قریب یا دور جہاں کہیں سے بھی آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہے اس کا صلوٰۃ و سلام آپ تک پہنچتا ہے، قریب اور بعید میں کچھ فرق نہیں۔ اس حدیث کو قریب کے ساتھ خاص نہیں کرنا چاہئے۔ حدیث میں موجود ہے کہ میری قبر عید نہ بنے پائے کہ عید کی طرح لوگ کثرت کے ساتھ وہاں میلہ لگائے رکھیں۔ اسی لئے قبر نبوی کی زیارت کے لئے (شہرِ رحل) سفر کے اہتمام کے ارادے سے روکا گیا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں ”الرد علی الاختلاف“ اردو ترجمہ: روضۃ اقدس اور اس کی زیارت تالیف شیخ الاسلام ابن تیمیہ ”الصارم المنکی فی الرد علی السبکی“ تالیف علامہ ابن ہلوی المقدسی اور اس مضمون کی حدیث کہ ”جو شخص میری قبر کے قریب مجھ پر درود بھیجتا ہے“ اس کو میں سنتا ہوں اور دور والے کا درود مجھ پر پہنچایا جاتا ہے“ منکر ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (مرعات جلد ۲ صفحہ ۵۰۳)

۹۲۶ - (۸) وَهْنُهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، وَلَا تَجْعَلُوا قُبُورِي عَيْدًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۹۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ تم اپنے گھروں کو قبریں نہ بنانا اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا اور مجھ پر درود بھیجتے رہنا بلاشبہ تمہارا درود مجھ تک پہنچے گا جہاں کہیں بھی تم ہو (نسائی)

۹۲۷- (۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَغِمَ أَنْفٌ رَجُلٌ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، وَرَغِمَ أَنْفٌ رَجُلٌ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانٌ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُنْفَرْلَهُ، وَرَغِمَ أَنْفٌ رَجُلٌ أَذْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کا ناک خاک آلودہ ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس شخص کا ناک بھی خاک آلودہ ہو جس پر رمضان آیا اور اس کے گناہ معاف ہونے سے پہلے رمضان ختم ہو گیا۔ اس شخص کا ناک بھی خاک آلودہ ہو کہ اس کے والدین یا ایک اس کے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے لیکن وہ (ان کی خدمت کر کے) جنت کا مستحق نہ ہو سکا (ترمذی)

۹۲۸- (۱۰) وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُسْرُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: «إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرِئِيلُ، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ: أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدٌ! أَنْ لَا يُصَلِّيَ حَلِيْلُكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ عَشْرًا؟». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالْذَاوِمِيُّ.

۹۲۸: ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ کے چہرے پر شاشت تھی۔ آپ نے فرمایا، میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا، تیرا پروردگار کہتا ہے، اے محمد! کیا آپ کو پسند نہیں کہ آپ کی امت میں سے کسی پر ایک بار درود بھیجے گا میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر ایک بار سلام بھیجے گا تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا؟ (نسائی، دارمی)

۹۲۹- (۱۱) وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ، فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: «مَا شِئْتَ». قُلْتُ: الرَّبْعُ؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». قُلْتُ: الْبَيْتُ؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». قُلْتُ: زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ. قُلْتُ: فَالْبَيْتَيْنِ؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». قُلْتُ: أَجْعَلْ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: «إِذَا يَكْفِي هَمَّكَ، وَيُكْفِرُ لَكَ ذَنْبُكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۲۹: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں آپ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہوں تو میں آپ کے لئے کس قدر درود بھیجوں؟ آپ نے فرمایا، جس قدر تو چاہے۔ میں نے عرض کیا، بقدر چوتھائی کے۔ آپ نے فرمایا، جس قدر تو چاہے۔ اگر زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا، بقدر نصف کے۔ آپ نے فرمایا، جس قدر تو چاہے اگر (نصف سے) زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا، بقدر دو تہائی کے۔ آپ نے فرمایا، جس قدر تو چاہے اگر (دو تہائی سے)

زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا، میں (دعا کے) تمام اوقات آپ کے لئے ہی خاص کر دوں؟
آپ نے فرمایا، اس وقت تیری تمام ضرورتیں پوری ہوں گی اور تیرے گناہ معاف ہوں گے (ترمذی)

۹۳۰- (۱۲) وَهْنُ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَجَلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي! إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ، فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، وَصَلِّ عَلَيَّ، ثُمَّ ادْعُهُ». قَالَ: ثُمَّ صَلَّيْتُ رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّهَا الْمُصَلِّي! ادْعُ نَجَبًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ نَحْوَهُ.

۹۳۰: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ایک بار کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ ایک شخص داخل ہوا، اس نے نماز ادا کی اور دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! مجھے معاف کر اور مجھ پر رحم کر“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے نماز ادا کرنے والے! تو نے جلدی کی ہے جب تو نماز پڑھے اور قعدہ میں بیٹھے تو اللہ کی حمد و ثنا بیان کر جس کا وہ مستحق ہے اور مجھ پر درود بھیج بعد ازاں دعا کہ فضالہ بن عبید کہتے ہیں کہ اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز ادا کی۔ اس نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا، اے نماز ادا کرنے والے! دعا کر، تیری دعا قبول ہوگی (ترمذی) ابو داؤد اور نسائی نے اس کی مثل بیان کیا۔

۹۳۱- (۱۳) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَصَلِّي وَالنَّبِيُّ ﷺ وَأَتُوبُ بَكَرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالشَّيْءِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى، ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَلْ تُعْطَهُ، سَلْ تُعْطَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۳۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نماز ادا کر رہا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر اور عمرؓ تھے۔ جب میں تشہد میں بیٹھا تو میں نے پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ پھر میں نے اپنے لئے دعا کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سوال کر تیرا سوال پورا ہو گا (ترمذی)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۹۳۲- (۱۴) هَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ؛ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ، وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَذُرِّيَّتِهِ، وَأَهْلِ بَيْتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ

حَمِيدٌ مَّجِيدٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

تیسری فصل

۹۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اس کو پورے پیمانے کے ساتھ (ثواب) ناپ کر دیا جائے تو جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو کہے، (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) امی جو نبی ہیں پر رحمت نازل فرما اور آپ کی ازواج مطہرات پر جو اَہْمَاتُ الْمُؤْمِنِینَ ہیں اور آپ کی اولاد اور آپ کے اہل بیت پر رحمت فرما جیسا کہ تو نے آلِ ابراہیم پر رحمت کی ہے بلاشبہ تو حمد و ثناء کے لائق اور عظمت والا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حبان بن یسار کلابی راوی قوی نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۴۹، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۹۴)

۹۳۳- (۱۵) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصِلْ عَلَيَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۹۳۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ترمذی) امام احمد نے اس حدیث کو حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

۹۳۴- (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُلْغِيَتْهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي: «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۹۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود بھیجا، میں اسے سنتا ہوں اور جس شخص نے دور سے مجھ پر درود بھیجا وہ مجھ تک پہنچا جاتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے، اس کی سند میں محمد بن مروان راوی کذاب ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۳۴۰، الضعفاء المتروکین صفحہ ۵۳۸، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۲، البحر والتدیل جلد ۸، صفحہ ۸۶، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۰۶، مرعات جلد ۲ صفحہ ۵۳۶، ۵۳۷)

۹۳۵- (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاجِدَةً، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَاةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۹۳۵: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجا اللہ پاک اور اس کے فرشتے اس پر ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن عمر راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰، البحر والتمذیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۱، التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵، تقریب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۴۴۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۹۵)

۹۳۶- (۱۸) وَعَنْ رُوَيْفِعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ: اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۹۳۶: رُوَيْفِعِ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور یہ دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) ”محمد کو قیامت کے دن اپنے پاس مقرب مقام عطا کر“ تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن عمر راوی ضعیف ہے (دیکھیں وضاحت حدیث نمبر ۹۳۵)

۹۳۷- (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى دَخَلَ نَحْلًا، فَسَجَدَ، فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَوَفَّاهُ. قَالَ: فَبِجَنَّتْ أَنْظَرُ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ؟» فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ. قَالَ: فَقَالَ: «إِنَّ جِبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي: أَلَا أُبَشِّرُكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَاةً، صَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ، سَلَّمْتُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۹۳۷: عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) نکلے اور کھجوروں (کے باغ) میں داخل ہوئے (وہاں) آپ نے لمبا سجدہ کیا مجھے خطرہ لاحق ہو گیا کہ (کہیں) اللہ تعالیٰ نے آپ کو فوت تو نہیں کر لیا؟ انہوں نے بیان کیا میں آیا۔ میں (قريب سے) آپ کو دیکھ رہا تھا۔ آپ نے سر اٹھایا اور دریافت کیا کیا بات ہے؟ میں نے آپ سے (اپنے خطرے کا) ذکر کیا۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ہے کہ کیا میں آپ کو بشارت نہ دوں کہ اللہ عزوجل آپ کو پیغام دیتے ہیں کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر درود بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا (احمد)

۹۳۸ - (۲۰) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۹۳۸: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے۔ دعا اوپر نہیں جاتی جب تک کہ تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو قرہ اسدی راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۶۳، مرعات جلد ۲ صفحہ ۵۳۰)

(۱۷) بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ (تشہد میں دعاؤں کا ذکر)

الفصل الأول

۹۳۹ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ، يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا، وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ»، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْنِمِ وَالْمَغْرَمِ. فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِذُّ مِنَ الْمَغْرَمِ!! فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ: حَدَّثَ فَكَذَّبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۹۳۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (تشہد کے بعد یہ) دعا مانگتے۔ (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! میں تیرے ساتھ قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے ساتھ گناہ اور مقروض ہونے سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ آپ نے جواب دیا 'بلاشبہ مقروض شخص جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

(بخاری، مسلم)

۹۴۰ - (۲) وَهَذَا أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْأَخِيرِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ سِتْرِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص جب آخری تشہد سے فارغ ہو تو وہ اللہ کے ساتھ چار چیزوں سے پناہ طلب کرے۔ جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے (مسلم)

۹۴۱- (۳) وَعن ابن عباس رضي الله عنهما، أن النبي ﷺ كَانَ يَعْلَمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يَعْلَمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: «قُولُوا: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں (آگے ذکر ہونے والی) دعا کی تعلیم اسی طرح دیتے جیسا کہ ان کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں، تم دعا کرو (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، مسیح دجال کی فتنہ سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ طلب کرتا ہوں (مسلم)

۹۴۲- (۴) وَعن أبي بكر الصديق، رضي الله عنه، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي. قَالَ: «قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاعْفُرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۴۲: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے ایسی دعا سکھائیں جو میں اپنی نماز میں مانگوں۔ آپ نے فرمایا، تو کہہ (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا، مجھے اپنے فضل سے مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحمت کر۔ بے شک تو معاف کرنے والا مہربان ہے“ (بخاری، مسلم)

۹۴۳- (۵) وَعن عامر بن سعد، عن أبيه رضي الله عنه، قَالَ: كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى بَيَاضَ خَدَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۴۳: عامر بن سعدؓ سے روایت ہے وہ اپنے والد (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ (جب) آپ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تو مجھے آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی (مسلم)

۹۴۴- (۶) وَعن سمرة بن جندب رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۹۴۴: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا چہرہ ہماری جانب کرتے تھے (بخاری)

۹۴۵- (۷) وَهَذَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب پھرتے تھے یعنی سلام کے بعد دائیں جانب منہ پھیر کر بیٹھے (مسلم)

۹۴۶- (۸) وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ! لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۶: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں شیطان کا کچھ (حقہ) نہ بنائے وہ نہ سمجھے کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ (نماز سے سلام پھیر کر) صرف دائیں جانب پھرے جب کہ میں نے بہت مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بائیں جانب پھرتے تھے (بخاری، مسلم)

۹۴۷- (۹) وَهَذَا الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ. يُقْبَلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «رَبِّ فَنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعُثُ - أَوْ نَجْمَعُ - عِبَادَكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تو ہم پسند کرتے کہ آپ کے دائیں جانب ہوں (تاکہ) آپ اپنے چہرے کے ساتھ ہماری طرف پھریں۔ براؤ کہتے ہیں میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ کر جس دن تو اپنے بندوں کو اکٹھے گا یا جمع کرے گا“ (مسلم)

۹۴۸- (۱۰) وَهَذَا أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ، وَثَبَّتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللَّهُ، فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَسَنَدُكَ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفِي بَابِ الصُّحُكِ، إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۴۳۸: أم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ دور رسالت میں عورتیں جب فرض نماز سے سلام پھیرتیں تو کھڑی ہو جاتیں (لیکن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جن لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی ہوتی جب تک شیت الٹی ہوتی بیٹھے رہتے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو (آپ کے

ساتھ نماز ادا کرنے والے بھی کھڑے ہو جاتے (بخاری) اور آگے ”باب النحر“ میں اِنْ شَاءَ اللہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کریں گے۔

وضاحت: سلام پھیرنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کچھ دیر اس لئے ٹھہرے رہے تاکہ عورتیں اپنے گھروں میں چلی جائیں اور بازار میں ان کے ساتھ مردوں کا اختلاط نہ ہو اور اگر عورتیں جماعت میں شریک نہ ہوں تو مرد جب چاہیں جا سکتے ہیں (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۹۴۹- (۱۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ!» فَقُلْتُ: وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «فَلَا تَدْعُ أَنْ نَقُولَ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: رَبِّ ائْتِنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ؛ إِلَّا أَنَّ أَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ: قَالَ مُعَاذٌ: وَأَنَا أُحِبُّكَ.

دوسری فصل

۹۴۹: مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے مُعَاذ! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ہر نماز کے بعد تو یہ کلمات کہنا انہیں ہرگز نہ چھوڑنا۔ (جن کا ترجمہ ہے) ”اے میرے رب! تو اپنے ذکر، شکر اور اچھی عبادت پر میری مدد فرما“ (احمد، ابو داؤد، نسائی) البتہ ابو داؤد نے معلو کا قول ذکر نہیں کیا کہ ”میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔“

۹۵۰- (۱۲) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ»، حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ، وَعَنْ يَسَارِهِ «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ»، حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَانِيُّ، وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ: حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ.

۹۵۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں جانب سلام پھیرتے (اور کہتے) السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہ وَبَرَکَاتُہِ یہاں تک کہ آپ کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی اور بائیں جانب السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہ کہتے یہاں تک کہ آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی (ابو داؤد، نسائی، ترمذی) اور امام ترمذی نے (یہ الفاظ) ”یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آتی“ کا ذکر نہیں کیا۔

۹۰- (۱۳) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ.

۹۰۱: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۹۰۲- (۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَى شِقْوِ الْأَيْسَرِ إِلَى حُجْرَتِهِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّعْبَةِ».

۹۰۳: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے واپس پائیں جانب والے حجرہ (عائشہ) کی جانب ہوتی تھی (شرح الشُّعْبَةِ)

۹۰۴- (۱۵) وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «لَا يَصِلِي الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّلَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ لَمْ يَدْرِكِ الْمُغِيرَةَ.

۹۰۵: عطاء خراسانی سے روایت ہے وہ مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اس جگہ نماز ادا نہ کرے جہاں اس نے (فرض) نماز ادا کی ہے بلکہ (دوسری جگہ) منتقل ہو جائے (ابوداؤد) امام ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عطاء خراسانی نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

۹۰۶- (۱۶) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ، وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۹۰۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز کی دعا (امت) پر رغبت دلائی اور لوگوں کو منع کیا کہ وہ آپ سے پہلے نماز سے فارغ ہو جائیں (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۹۰۸- (۱۷) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرَّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا، وَلِسَانًا صَادِقًا، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ.

تیسری فصل

۹۰۹: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز

میں (تشمہ کے بعد) فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تجھ سے دینی امور میں استقامت اور راہِ صواب پر ثابت قدم رہنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیری نعمت پر شکر (ادا کرنے) اور اچھے انداز میں تیری عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے قلبِ سلیم اور راست گو زبان کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے علم میں بہتر چیز کا سوال کرتا ہوں اور تیرے ساتھ تیرے علم میں بُری باتوں سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے ان گناہوں کی معافی طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں۔“ (نسائی) اور احمد نے اس کی مثل بیان کیا

۹۵۶- (۱۸) وَهَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّسْهِدِ: «أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ، وَأَحْسَنُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۹۵۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تشہد کے بعد (کبھی یہ کلمات) کہتے (جس کا ترجمہ ہے) ”تمام کلاموں میں سے اچھا کلام اللہ کا ہے اور تمام ہدایتوں سے اچھی ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔“ (نسائی)

وضاحت: امام نسائی نے اس حدیث کو تشہد کے بعد ”بشروع ذکر“ کے ضمن میں بیان کیا ہے لیکن امام نسائی کا موقف درست معلوم نہیں ہوتا۔ کچھ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہ کلمات خطبہِ حاجت میں شہادتین کے بعد فرمائے ہیں جیسا کہ علامہ ناصر الدین البانی نے بھی اس کی وضاحت کی ہے۔ اس سند کے ساتھ مسلم میں جابر سے جو حدیث مذکور ہے اس میں اس طرح کے کلمات موجود ہیں (مرعات جلد ۲ صفحہ ۵۵۰)

۹۵۷- (۱۹) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً تَلْقَاءُ وَجْهِهِ، ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شِبْنًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے سامنے کی جانب ایک سلام کہتے تھے بعد ازاں دائیں جانب معمولی سا جھکتے تھے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زہیر بن محمد راوی کو امام بخاری نے مکرر قرار دیا ہے، جب کہ ایک سلام والی حدیث دوسرے طریقہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ صحیح ہے۔ امام ترمذی کا کہنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح روایات نماز میں دو سلام کے بارے میں ہیں۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۰۲)

۹۵۸- (۲۰) وَهَنَّ سَمُرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ، وَنَتَحَابَّ، وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۹۵۸: سمرہ (بن جندب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم (امام کے سلام کا جواب دیتے ہوئے) سلام کہیں اور ہم باہم محبت کریں اور ہم میں سے بعض دوسروں پر سلام کہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سعید بن بشیر راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۰، مشکوٰۃ علامہ
البیہقی جلد ۱ صفحہ ۳۰۲)

(۱۸) بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

(فرض نماز کے بعد اذکار)

الفصل الأول

۹۵۹- (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِصَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۵۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ختم ہونے کو اللہ اکبر (کی آواز) کے ساتھ پہچانتا تھا (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث کی روشنی میں فرض نماز سے سلام پھرنے کے بعد امام اور مقتدی سبھی کو بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا چاہئے اور اس سُنّت کا احیاء کیا جائے جب کہ عام طور پر مساجد میں بلند آواز سے اللہ اکبر کے کلمات نہیں کہے جاتے بلکہ خاموشی طاری رہتی ہے (واللہ اعلم)

۹۶۰- (۲) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مَقْدَارَ مَا يَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (فرض) نماز کا سلام پھیرتے تو صرف اتنی دیر ٹھہرتے جس میں آپؐ (یہ کلمات) کہہ سکیں (جن کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تو سلامتی دینے والا ہے۔ اے وہ ذات جو بزرگی اور عزت والی ہے تو بابرکت ہے" (مسلم)

۹۶۱- (۳) وَهْنُ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۶۱: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (فرض) نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار (کے کلمات) کہتے نیز آپؐ فرماتے، (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! وہ

سلامتی والا ہے اور تو سلامتی دینے والا ہے۔ اے وہ ذات جو بزرگی اور عزت والی ہے تو پاکست ہے۔“ (مسلم)

۹۶۲ - (۴) وَهْنُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۶۳: مغيرو بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد (یہ کلمات) کہتے (جن کا ترجمہ ہے) ”صرف ایک اللہ ہی معبود برحق ہے اس کا کوئی شریک نہیں“ اس کی بدوشاہت ہے، اسی کے لئے تریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جس کو تو عطا کرے اس سے کوئی روکے والا نہیں اور جس کو تو عطا نہ کرے اس کو کوئی عطا کرنے والا نہیں اور تیرے بدل میں کسی دولت مند کو (اس کی) دولت فائدہ نہیں دے سکتی (بخاری، مسلم)

۹۶۳ - (۵) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلَى: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا تَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ الْيَقِينُ، وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الشَّاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۶۳: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز سے سلام پھیرتے تو اونچی آواز کے ساتھ کہتے (جس کا ترجمہ ہے) ”صرف ایک اللہ ہی معبود برحق ہے“ اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بدوشاہت ہے اور اسی کے لئے تریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (برائی سے) بچنے کی قوت اور (نیک) عمل کرنے کی قوت صرف اللہ کی طرف سے ہے، صرف وہی معبود برحق ہے، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے لئے یقین ہیں، اسی کے لئے فضیلت ہے اور اچھی تریف بھی اسی کے لئے ہے۔ صرف اللہ ہی معبود برحق ہے، ہم اس کی خلوص کے ساتھ اطاعت کرنے والے ہیں، اگرچہ کفار کو یہ بات ناگوار گزرے۔“ (مسلم)

وضاحت: ”صَوْتِهِ الْأَعْلَى“ یعنی بلند آواز کے ساتھ کہنے کے الفاظ مذکور ہیں مگر صحیح مسلم میں یہ الفاظ نہیں ملتے (واللہ اعلم)

۹۶۴ - (۶) وَهْنُ سَعْدِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيَهُ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّدُ بِهِمْ دُبُرَ الصَّلَاةِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ

الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْدَلِ الْعُمْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۹۶۴: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے بیٹوں کو ان کلمات کی تعلیم دیتے اور بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ پناہ طلب کرتے تھے (جن کا ہوں۔" (بخاری)

۹۶۵ - (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَنْوَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالْذَرَاجَاتِ الْعُلَى، وَالْيَعِيمِ الْمُقِيمِ. فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيُصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيَتَّبِعُونَ وَلَا نَعْتَقُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفَلَا أَعْلَمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ، إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «تُسَبِّحُونَ، وَتُكَبِّرُونَ، وَتُحَمِّدُونَ ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً. قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَزَجَعَ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا، فَفَعَلُوا مِثْلَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَيْسَ قَوْلُ أَبِي صَالِحٍ إِلَى آخِرِهِ إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: «تُسَبِّحُونَ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَتُحَمِّدُونَ عَشْرًا، وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا» بَدَلُ «ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ».

۹۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ فقیر ماجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے کہا: ملدار لوگ تو اونچے درجات اور عیش کی زندگی والے ہیں، آپ نے ریاضت کیا کیسے؟ انہوں نے بیان کیا: وہ ہماری طرح نمازیں ادا کرتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور وہ صدقات دیتے ہیں جو ہم نہیں دیتے وہ (غلاموں کو) آزاد کرتے ہیں جو ہم نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس کے ساتھ تم سبقت لے جاؤ والوں کے برابر ہو جاؤ گے اور ان لوگوں سے آگے ہو جاؤ گے جو (رجے میں) تم سے پیچھے ہیں اور کوئی ملدار تم سے افضل نہیں ہو گا سوائے اس کے جو ایسا عمل کرے جو تم کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ضرور اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: تم فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ کے کلمات کہو۔ ابوصالح کہتے ہیں کہ فقیر ماجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا: ہمارے ملدار بھائیوں نے (ان کلمات کو) سنا اور انہوں نے وہی کیا جو ہم نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے (بخاری، مسلم)

ابو صالح راوی کا قول آخر تک صرف مسلم میں ہے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ تم ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ کی بجائے دس بار سبحان اللہ دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کے کلمات کہو۔

۹۶۶ - (۸) وَهْنُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مُعَقَّبَاتٌ لَا يُخَيَّبُ قَائِلُهُنَّ - أَوْ فَاعِلُهُنَّ - دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً، وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۶۶: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (چند کلمات) ایک دوسرے کے بعد ہیں۔ ہر فرض نماز کے بعد ان کو کہنے والا یا ان کو کرنے والا محروم نہیں رہتا۔ ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر (مسلم)

۹۶۷ - (۹) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَبَّحَ اللَّهُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَنِلَكَ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ، وَقَالَ تَمَامُ الْيَمَانَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کہتا ہے یہ ننانوے بار ہے اور سو (کے ہندسہ) کو پورا کرنے کے لئے کہتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "ایک اللہ ہی معبود برحق ہے" اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے پادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ "تو اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں گے معاف کر دیے جائیں گے (مسلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۹۶۸ - (۱۰) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَقِيبٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: «جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَدُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۹۶۸: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں (آپ سے) دریافت کیا گیا اے اللہ کے رسول! کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے آپ نے فرمایا رات کے آخری نصف میں اور فرض نمازوں کے بعد (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابن جریج راوی مدلس ہے اس نے لفظ عن کے ساتھ حدیث بیان کی ہے نیز عبدالرحمن بن سابط نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا لہذا یہ حدیث منقطع ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۹ مرعات جلد ۲ صفحہ ۵۶۵)

وَعَمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، يَقُومَانِ فِي الصَّغْرِ الْمَقْدَمِ عَنْ يَمِينِهِ، وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ، فَصَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ حَدِّهِ، ثُمَّ انْقَلَبَ كَانِفَتَالِ أَبِي رُمَّةَ - يَعْنِي نَفْسَهُ - فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَذْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ يَسْمَعُ ، فَوَثَبَ [إِلَيْهِ] عُمَرُ، فَأَخَذَ بِمُكْبِيهِ، فَهَزَّهٗ، ثُمَّ قَالَ: رَاجِعْ، فَإِنَّهُ [لَمْ] يَهْلِكْ أَهْلُ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَاتِهِمْ فَضْلٌ. فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ، فَقَالَ: «أَصَابَ اللَّهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ!». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

تیسری فصل

۹۷۲: ازرق بن قیسؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے امام نے نماز پڑھائی جس کی کثیت ابو رث قمیؒ وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ نماز یا اس طرح کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ادا کی۔ انہوں نے (مزید) کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ پہلی صف میں آپؐ کے دائیں جانب کھڑے ہوتے اور ایک (ایجنی) شخص بھی نماز کی تکبیر اولیٰ میں حاضر تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کر کے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ ہم نے آپؐ کی رخساروں کی سفیدی کو دیکھا۔ آپؐ نماز سے پھرے جیسے ابو رث پھرے یعنی خود کا ذکر کیا (اور وہ شخص جو نماز میں تکبیر اولیٰ میں حاضر تھا) اس نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ جلدی سے اٹھے، اس کے دونوں کندھوں کو پکڑ کر زور سے حرکت دی اور کہا بیٹھ جا۔ اہل کتب صرف اس لئے تیار و ہیلو ہوئے کہ ان کی (فرض اور نفل) نماز میں فرق نہیں ہوتا تھا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی جانب نظر اٹھائی اور فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! اللہ نے تجھے راہِ صواب کی توفیق دی ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اشعث بن شعبہ اور ثمال بن غلیفہ راوی دونوں ضعیف ہیں۔

(میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۶۵، مشکوٰۃ علامہ الہیاتی جلد ۱ صفحہ ۳۰۷)

۹۷۳- (۱۵) وَهْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي ذُبُرِ كُلِّ

صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَنَحْمِدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَأَتَانِي رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقِيلَ لَهُ: أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُسَبِّحُوا فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي مَنَامِهِ: نَعَمْ. قَالَ: فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ، خَمْسًا وَعِشْرِينَ، وَاجْعَلُوهَا فِيهَا التَّهْلِيلَ. فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَاعْمَلُوا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ

۹۷۴: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم ہر (فرض)

نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۳ بار اللہ اکبر کہیں (لیکن) ایک انصاری کو خواب میں دکھایا گیا کہ اس کو کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو ہر (فرض) نماز کے بعد اتنی اتنی بار تسبیح کہنے کا حکم دیا ہے۔ انصاری نے خواب میں ہی اثبات میں جواب دیا۔ خواب میں آنے والے نے کہا، تم پچیس پچیس بار یہ کلمات کہو اور ان میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے کلمہ کو بھی شامل کرنا چنانچہ انصاری صبح سویرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اپنا خواب کہہ سنایا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اسی طرح کرو (احمد، نسائی، داری)

وضاحت: شریعت نے جس عدد کا تعین فرمایا ہے وہ عدد اس حدیث میں بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس میں چار کلمات کا ذکر ہے اور ہر ایک کی تعداد ۲۵ ہے اسی طرح ۱۰۰ کی گنتی پوری ہو رہی ہے۔ اسی طرح سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۳ بار کہے گا اس لحاظ سے ان کلمات کی گنتی بھی ۱۰۰ بنتی ہے۔ معلوم ہوا سو کی گنتی جو شرعاً بتائی گئی ہے اس سے تجاوز نہ کیا جائے۔ اذکار میں جس تعداد کا ذکر منقول ہے، اس کے مطابق اذکار کئے جائیں (واللہ اعلم)

۹۷۴ - (۱۶) وَهَنْ عَلَيَّ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَعْوَادِ هَذَا الْمَنْبَرِ يَقُولُ: «مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ، وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ، آمَنَهُ اللَّهُ عَلَى دَارِهِ وَدَارِ بَجَارِهِ، وَأَهْلِ دُونِ زَبَاتِ حَوْلِهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ». وَقَالَ: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

۹۷۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس منبر پر فرما رہے تھے کہ جس شخص نے (فرض) نماز کے بعد آیت الکرسی کا ذکر کیا تو اس کو جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روک سکتی ہے اور جس شخص نے پڑھنے کے وقت آیت الکرسی کا ورد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر، اس کے پیڑوسی کے گھر اور اس کے گھر کے ارد گرد چند گھروالوں کو امن عطا فرماتا ہے۔ (بیہقی شعب الایمان) امام بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

۹۷۵ - (۱۷) وَهَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَيُسْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، بِبَدَنِ الْخَيْرِ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِيتُ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرَفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكَانَتْ لَهُ حُرُزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ، وَحُرُزًا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَلَمْ يَحُلْ لِدَنْبٍ أَنْ يَذَرَكَهُ إِلَّا الشَّرُّ، وَكَانَ مِنَ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا، إِلَّا رَجُلًا يُفْضِلُهُ، يَقُولُ أَفْضَلُ مِمَّا قَالَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۹۷۵: عبدالرحمن بن غنم سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا،

جس شخص نے مغرب اور صبح کی نماز سے فارغ ہونے اور اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے (ان کلمات کو) دس بار کہا۔ (جس کا ترجمہ ہے) ”صرف اکیلا اللہ ہی معبودِ برحق ہے“ اس کا کوئی شرک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لئے محوِ ثناء ہے، اسی کے ہاتھ میں خیر و برکت ہے، وہ زندگی عطا کرتا ہے، وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ تو اس کے (نمازِ اہل میں) ہر بار کے بدلے دس نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور دس برائیاں معاف ہوتی ہیں اور دس درجات بلند ہوتے ہیں اور یہ کلمات اسے دن بھر کی تمام آفات سے تحفظ عطا کرتے ہیں اور شیطانِ مردود سے بچا کر رکھتے ہیں اور شرک کے سوا کوئی منہا اس کے عمل کو باطل نہیں کر سکتا اور وہ اس عمل کے لحاظ سے تمام لوگوں سے افضل ہے البتہ اس شخص کو فضیلت ہے جو اس سے زیادہ بار ورد کرتا ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن محوشب راوی متروک ہے (الدرر الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۳۰) المرحم والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۱۲۶۸ المجموعین جلد ۱ صفحہ ۳۶۱ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳

۹۷۶ - (۱۸) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ إِلَى قَوْلِهِ: «إِلَّا الشِّرْكَ» وَلَمْ يَذْكُرْ: «صَلَاةَ الْمَغْرِبِ» وَلَا «بَيْدَهُ الْخَيْرِ»، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

۹۷۶: امام ترمذی نے اس کی مثل ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس کے قول ”مگر شرک“ تک بیان کیا ہے اور ”مغرب کی نماز“ اور ”اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے“ کا ذکر نہیں کیا اور امام ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۷۷ - (۱۹) وَهَذَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بُعْثًا قَبْلَ نَجْدٍ، فَغَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً، وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ. فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَّا لَمْ يَخْرُجْ: مَا رَأَيْنَا بُعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً، وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِّنْ هَذَا الْبُعْثِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا أَدْلِكُكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلُ غَنِيمَةً، وَأَفْضَلُ رَجْعَةً؟ قَوْمًا شَهِدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ؛ فَأُولَٰئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً، وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حَمِيمٍ الرَّائِزِيُّ هُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ.

۹۷۷: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی جانب لشکر بھیجا۔ انہوں نے بکثرت بل غنیمت حاصل کیا اور جلدی واپس آگئے۔ ایک شخص نے ہم میں سے جو ان کے ساتھ نہیں گیا تھا (خوشی کے ساتھ) کہہ دیا کہ ہم نے اس کے سوا کوئی لشکر نہیں دیکھا جو اتنی جلدی واپس آیا ہو اور اتنی زیادہ غنیمت کے ساتھ واپس آیا ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو ان سے جلدی لڑنے والے اور بہتر غنیمت والے ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں بعد ازاں سورج نکلنے تک اللہ کے ذکر میں محو رہتے ہیں، یہ لوگ ہیں جو بہت جلد واپس لوٹے اور زیادہ غنیمت کے ساتھ لوٹے (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور حماد بن ابی حمید راوی سند میں ضعیف ہے۔

(۱۹) بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ وَدَايِبِاحِ مِنْهُ (نماز میں ممنوع اور مباح کاموں کا ذکر)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۹۷۸ - (۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. فَوَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ... فَقُلْتُ: وَأَكُلْ أُمَيَّاهُ! مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ؟ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتَهُمْ يَصَيِّتُونَنِي، لَكِنِّي سَكَتُ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - فَبِأَيْ هُوَ وَأَمِي - مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنِّي، فَوَاللَّهِ! مَا كَهَرَنِي، وَلَا ضَرَبَنِي، وَلَا سَتَمَنِي، قَالَ: «إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ، وَالتَّكْبِيرُ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ». أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، وَقَدْ جَاءَنَا اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ. قَالَ: «فَلَا تَأْتِهِمْ». قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَنْطَرِقُونَ. قَالَ: «ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ، فَلَا يَصُدُّنَهُمْ». قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخْطُونَ. قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، قَوْلُهُ: لَكِنِّي سَكَتُ، هَكَذَا وَجَدْتُ فِي «صَحِيحِ مُسْلِمٍ»، وَكِتَابِ «الْحَمِيدِي»، وَصَحَّحَ فِي «جَامِعِ الْأُصُولِ» بِلَفْظِهِ: كَذَا. فَوْقَ: لَكِنِّي.

پہلی فصل

۹۷۸: معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا کہ مقتدیوں میں سے ایک شخص نے چمیک ماری۔ میں نے (نماز میں ہی) کہہ دیا 'یَرْحَمُكَ اللَّهُ' (اللہ تجھ پر رحم کرے۔) اس پر (نماز میں شریک) لوگوں نے مجھے گھور گھور کر دیکھنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا ہائے! میری ماں مجھے گم پائے کیا بات ہے؟ تم مجھے (غضب آلود نگاہوں سے) دیکھ رہے ہو۔ اس پر انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر مارنا شروع کر دیا۔ جب میں نے محسوس کیا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں (مجھے غصہ تو آیا) البتہ میں خاموش ہو گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے میرے ماں باپ آپ پر نذا ہوں میں نے آپ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد کسی معلم کو دیکھا جو تعلیم (دینے) میں آپ سے

متر ہو۔ اللہ کی قسم! آپؐ نے مجھے ڈانٹ پلائی، نہ پینا اور نہ تندہ تیز گفتگو کی۔ آپؐ نے فرمایا، یہ نماز ہے، اس میں لوگوں سے باتیں کرنا درست نہیں ہے نماز تو سبحان اللہ، اللہ اکبر، اور قرآن پاک پڑھنے کا نام ہے یا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرا جاہلیت کا زمانہ بالکل نیا ہے اور اللہ نے ہم کو اسلام سے نوازا ہے اور ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کلموں کے پاس جاتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، تم کلموں کے پاس نہ جاؤ۔ معلویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا، ہم میں کچھ لوگ بدقالی پکڑتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، یہ ایسی چیز ہے جس کو وہ دلوں میں پاتے ہیں، اس سے ان کو رکنا نہیں چاہئے۔ یعنی ان کے لئے ایسی کوئی بات نہیں۔ میں نے عرض کیا، ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر لکیریں کھینچا کرتے تھے پس جن شخص کی لکیریں ان کی لکیوں سے موافق ہو گئیں تو وہ ٹھیک ہے (مسکوکہ کے مؤلف کہتے ہیں) راوی کا قول کہ البتہ میں خاموش ہو گیا، کو اسی طرح میں نے صحیح مسلم اور حیدری کی کتب میں پایا ہے اور جامع الاصول میں ”مکذرا“ کا لفظ ”لکنی“ کے اوپر لکھا ہوا ہے یہ صحیح ہونے کی علامت ہے۔

وضاحت: نماز میں کلام کرنا جائز نہیں۔ جان بوجھ کر کلام کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ نماز کی اصلاح کے لئے جان بوجھ کر کلام کرنا جائز ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی جیسا کہ ذوالہدین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہو گئی ہے؟ اس کے کلام کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوئی۔ اسی طرح اس حدیث میں معلویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا البتہ آپ نے اس کو بتایا کہ نماز میں کلام کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اس مسئلہ سے غواف ہے اور وہ جنات کے پیش نظر کلام کرتا ہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی جیسا کہ اس حدیث میں معلویہ بن حکم کی نماز فاسد نہیں ہوئی۔

”مہن“ اس شخص کو کہتے ہیں جو مستقبل کے واقعات کی خبر دیتا ہے بعض ماہرین غیب کی باتوں کا دعویٰ کرتے ہیں۔ دراصل ان کا رابطہ جنت کے ساتھ ہوتا ہے جو انہیں پوشیدہ باتیں بتاتے ہیں یا یہ لوگ نفسیاتی طور پر زبردست ذہین ہوتے ہیں اور وہ اندازہ لگا کر مستقبل کی باتیں بتا دیتے ہیں۔ اس حدیث میں بد نالی پکڑنے سے منع کیا گیا ہے۔ دور جاہلیت میں بد نالی پکڑنے کی یہ صورت تھی کہ لوگ کسی درخت کے قریب جاتے، اس سے پرندے اڑاتے اور اگر پرندہ دائیں جانب اڑ کر چلا جاتا تو اس کو نیک نال گردانتے تھے اور منسوبے کے مطابق اپنا کلام کر لیتے اور اگر بائیں جانب جاتا تو اس سے بد نالی پکڑتے اور وہ کام نہیں کرتے تھے۔

حدیث میں ایک پیغمبر کے بارے میں ذکر ہوا ہے کہ وہ لکیریں کھینچتے تھے تو اگر معلوم ہو جائے کہ وہ کس کیفیت اور کیفیت کے ساتھ لکیریں کھینچتے تھے تو اس کے مطابق لکیریں کھینچنا جائز ہے لیکن ہمیں ان پیغمبر کی لکیروں کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے لہذا لکیریں کھینچ کر مستقبل کے کسی کلام کو ان پر موقوف کرنا درست نہیں ہے عرب لوگ عراف کے پاس جاتے تھے اس نے ایک لڑکا رکھا ہوتا تھا وہ اس کو حکم دیتا کہ رات میں بہت سی لکیریں کھینچ ڈالے پھر اسے حکم دیتا کہ وہ دو کر کے مٹا جائے اگر آخر میں دو لکیریں باقی رہ جائیں تو اسے کلمیابی کی دلیل سمجھا جاتا اور اگر ایک لکیر رہ جاتی تو اسے ناکامی پر محمول کیا جاتا بہر حال اس سے روک دیا گیا۔ شریعت اسلامیہ میں ان چیزوں کی ممانعت ہے (واللہ اعلم)

۹۷۹- (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا. فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدِّ عَلَيْنَا. فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا. فَقَالَ: «إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۷۹: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مشغول ہوتے ہم آپ پر سلام کہتے تو آپ ہمارے سلام کا جواب دیتے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے تو ہم نے آپ پر سلام کمال آپ نے ہمارے سلام کا جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! نماز میں ہم آپ پر سلام کہا کرتے تھے آپ ہمارے سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا بلاشبہ یہ نماز میں مشغولیت ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شروع اسلام میں نماز میں بات کرنا یا کسی کی بات کا جواب دینا جائز تھا لیکن بعد میں اس سے منع کر دیا گیا۔ نجاشی کے پاس سے واپس آنے کا زمانہ تاریخی لحاظ سے وہ زمانہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ بدر کی تیاری میں مصروف تھے (واللہ اعلم)

۹۸۰- (۳) وَعَنْ مُعَيْقِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ؟ قَالَ: «إِنْ كُنْتَ فَأَعِلَّا فَوَاحِدَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۸۰: معیقب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں روایت بیان کرتے ہیں جو سجدہ کرنے کی جگہ پر مٹی برابر کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تو نے یہ کام کرنا ہی ہے تو صرف ایک بار (کر سکتا ہے) (بخاری، مسلم)

۹۸۱- (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا (بخاری، مسلم)

۹۸۲- (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ. فَقَالَ: «هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں الٹفات کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا یہ شیطان کی چیمنا چھٹی ہے جو وہ بندے کی نماز سے چھین لیتا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: دورانِ نماز میں کن آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھنا معاف ہے، یہ اگرچہ اچھا کام نہیں ہے لیکن چہرے کے کنارے کو بلا ضرورت ادھر ادھر پھیرنا درست نہیں ہے نیز سر کو قبلہ کے رخ سے پھیر دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے (واللہ اعلم)

۹۸۳- (۶) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَتْ لَهُنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ، أَوْ لَتُخَطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ»** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ نماز میں دعا کے وقت اپنی آنکھوں کو آسمان کی جانب اٹھانے سے رک جائیں گے یا ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی (مسلم)

وضاحت: نماز کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی دعا مانگتے وقت آسمان کی جانب نظر اٹھانا جائز نہیں (واللہ اعلم)

۹۸۴- (۷) **وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّاسِ وَأُمَامَةَ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَحَادَهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۹۸۴: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ لوگوں کی امامت کرا رہے تھے اور امامہ بنت ابوالعاص آپ کے کندھے پر تھیں۔ جب آپ رکوع میں جاتے تو اس لڑکی کو (زمین پر) بٹھا دیتے اور جب سجدے سے (سر مبارک) اٹھاتے تو دوبارہ اس کو (کندھے پر) اٹھاتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ بچوں کے کپڑے اور ان کے جسم عام طور پر پاک ہوتے ہیں لیکن اگر ان کا پلید ہوتا ثابت ہو جائے تو پھر نماز کی حالت میں ان کو اٹھانا درست نہیں ہے۔ بچوں کو مساجد میں لے جانا درست ہے نیز نماز میں اس طرح کا عمل جس کا تعلق نماز سے نہیں ہے نماز کو باطل نہیں کرتا (واللہ اعلم)

۹۸۵- (۸) **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ [الْخُدْرِيِّ] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظُمْ مَا اسْتَطَاعَ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ»** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۸۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں جمائی لے تو جہاں تک ممکن ہو (منہ کو) بند رکھے اس لیے کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے (مسلم) اور ”ہا“ (کا لفظ بھی) نہ کہے اس لئے کہ جمائی شیطان کی جانب سے ہے، ایسا کرنے سے وہ ہنستا ہے۔

۹۸۶- (۹) وَفِي رَوَايَةِ الْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: «إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْثِرْ مَا اسْتَطَاعَ، وَلَا يَقُلْ: هَا، فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِمَّنَ الشَّيْطَانِ، يَضْحَكُ مِنْهُ».

۹۸۶: بخاری کی ایک روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں جمائی آئے تو وہ جہاں تک ممکن ہو (منہ کو) بند رکھے اور ”ہا“ (کا لفظ بھی) نہ کہے اس لیے کہ جمائی شیطان کی جانب سے ہے، ایسا کرنے سے وہ ہٹتا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث بخاری میں ان الفاظ کے ساتھ نہیں ہے البتہ ابوداؤد میں ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔ (مرقات جلد ۳ صفحہ ۹)

۹۸۷- (۱۰) وَفِي أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ غَيْرِنَا مِنَ الْحَيِّ تَفَلَّتْ الْبَارِحَةُ لِيَنْقَطَعَ عَلَى صَلَاتِنِي، فَأَمَكْنِي اللَّهُ مِنْهُ، فَأَخَذْتُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلَى سَارِيَةِ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ: «رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَبْغِي لَأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي»، فَزِدَّتهُ خَارِسًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۸۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سرکش جن گذشتہ رات (میرے سامنے اچانک) تیزی سے آیا تاکہ وہ میری نماز کو باطل کرے پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت عطا فرمائی، میں نے اس کو پکڑ لیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں اس کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ تم شیطان کو (ذلت کی حالت میں) دیکھ پاؤ لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی (انہوں نے دعا کی تھی جس کا ترجمہ ہے) اے میرے پروردگار! مجھے ایسی بلا شہادت عطا فرما جو میرے بعد کسی (انسان) کے لائق نہ ہو چنانچہ میں نے سرکش جن کو ذلت میں بھاگ دیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوتا ہے کہ نماز کی حالت میں اس طرح کا عمل نماز کو باطل نہیں کرتا اور جنوں کو دیکھنا انبیاء علیہ السلام کی خصوصیت ہے۔ قرآن پاک میں مذکور ہے کہ ابلیس اور اس کا لشکر تمہیں دیکھتا ہے تم انہیں نہیں دیکھ پاتے۔ عام انسانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ جنوں کو نہیں دیکھ سکتے نیز معلوم ہوا کہ جنوں کو قید کرنا یا ان سے خدمات لینا جائز نہیں ہے (واللہ اعلم)

۹۸۸- (۱۱) وَفِي سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيَسْبِحْ، فَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ». وَفِي رَوَايَةٍ: قَالَ: «التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۸۸: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے کوئی حلوہ پیش آجائے تو وہ سبحان اللہ کہے۔ اس لئے کہ تلی بجا نا عورتوں کے

لئے خاص ہے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہنا مردوں کے لئے اور تلی بجانا عورتوں کے لئے خاص ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: عورتوں کے لئے سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا درست نہیں۔ اس لئے کہ ان کی آواز جب نمازی سنیں گے تو فتنے کا خدشہ ہے اور تلی سے تنبیہ کرنے میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ حادثہ سے مقصود امام کا بھول جانا ہے اور اصلاح کے لئے مردوں کا سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا نماز کو فاسد نہیں کرتا (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۹۸۹- (۱۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَبَرَدُ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، أَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: وَإِنَّ اللَّهَ يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِ مَا يَشَاءُ، وَإِنْ مِمَّا أَحَدٌ أَنْ لَا تَتَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ

دوسری فصل

۹۸۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حبشہ کے ملک کی جانب ہجرت کرنے سے پہلے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہتے تھے۔ آپؐ نماز میں ہوتے تو آپؐ ہمارے سلام کا جواب دیتے تھے۔ جب ہم حبشہ کی سرزمین سے (میدن منورہ) واپس آئے تو میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپؐ کو نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ میں نے آپؐ پر سلام کہا لیکن آپؐ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا بعد ازاں جب آپؐ نے نماز کو مکمل کر لیا تو آپؐ نے فرمایا ”اللہ پاک جیسے چاہتا ہے یا حکم نازل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو نیا حکم نازل کیا ہے وہ یہ ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کرو (اس کے بعد) آپؐ نے میرے سلام کا جواب دیا۔

۹۹۰- (۱۳) وَقَالَ: «إِنَّمَا الصَّلَاةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ، فَإِذَا كُنْتَ فِيهَا فَلْيَكُنْ ذَلِكَ شَأْنُكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۹۹۰: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ نماز تو قرآن پاک کی تلاوت اور ذکر الہی ہے جب تم نماز میں ہو تو تمہارا یہی عمل ہونا چاہئے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ابوداؤد میں نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۱۳)

۹۹۱- (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ. رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ . وَفِي رَوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهُ، وَعَوْضُ : بِلَالٍ ؛ صَهَبْتُ .

۹۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جب صحابہ کرام آپ پر نماز کی حالت میں سلام کہتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سلام کا جواب کیسے دیتے تھے؟ انہوں نے بیان کیا کہ آپ اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے (تفزی)

اور نسائی کی روایت میں اس کی مثل ہے لیکن بلال رضی اللہ عنہ کی جگہ حبیب رضی اللہ عنہ ہے۔

۹۹۲ - (۱۵) وَعَنْ رَفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، مُبَارَكًا عَلَيْهِ، كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى. فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، انْصَرَفَ فَقَالَ: «مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟». فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ، ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ، فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّلَاثَةَ، فَقَالَ رَفَاعَةُ: «أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ!» فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا، أَيُّهُمْ يَضَعُ يَدَهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۹۹۲: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا مجھے چھینک آئی۔ میں نے کہا: (جس کا ترجمہ ہے) ”تمام تعریف اللہ کے لئے سزاوار ہے“ میں (اس کی) کثرت کے ساتھ تعریف کرتا ہوں، ایسی تعریف جو (ریاکاری سے) پاک ہے، اس میں برکت ہو، اس پر برکت کی گئی ہو جیسا کہ ہمارا پروردگار پسند کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے۔“ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مکمل کیا اور آپ (قبلہ کی طرف سے) پھرے تو آپ نے دریافت کیا نماز میں کس نے کلام کیا تھا؟ کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر آپ نے دوسری بار دریافت کیا۔ پھر بھی کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر آپ نے تیسری بار دریافت کیا تو رفاعہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے کلام کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کچھ تمہیں کے لگ بھگ فرشتے ایک دوسرے سے سبقت لے جا رہے تھے کہ ان میں سے کون ان کلمات کو (اللہ کے دربار میں) لے جاتا ہے (تفزی ابو داؤد نسائی)

۹۹۳ - (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الشَّائِبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَكَلَّمْ مَا اسْتَطَاعَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ . وَفِي أُخْرَى لَهُ وَلِابْنِ مَاجَةَ: «فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِئِهِ» .

۹۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں جہاں لینا شیطان کی جانب سے ہے جب تم میں سے کوئی شخص جہاں لے تو جس قدر ممکن ہو وہ اس کو روک لے (تفزی) اور اس کی دوسری روایت میں اور ابن ماجہ میں ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے۔

۹۹۴- (۱۷) وَهَنَّ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَاحْسَنَ وَضُوءَهُ، ثُمَّ خَرَجَ عَامِداً إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكُنْ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، فَإِنَّهُ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۹۹۴: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد جانے کے لئے (گھر سے) نکلے تو اپنی انگلیوں کو آپس میں داخل نہ کرے اس لئے کہ وہ (سکھا) نماز میں ہے (احمد، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، دارمی)

وضاحت: بلا ضرورت انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا درست نہیں ہے البتہ کسی مقصد کے لئے ایسا کرنا جائز ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل دیتے ہوئے انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا۔ (واللہ اعلم)

۹۹۵- (۱۸) وَهَنَّ ابْنُ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، فَإِذَا انْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

۹۹۵: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل اپنے بندے پر اس وقت تک (غلو و مغفرت کے ساتھ) متوجہ رہتا ہے جب تک وہ نماز ادا کرتے ہوئے (ادھر ادھر) نہ جھانکے جب وہ ادھر ادھر جھانکتا ہے تو اللہ اس سے منہ پھیر لیتا ہے (احمد، ابو داؤد، نسائی، دارمی)

اس حدیث کی سند میں ابوالخوص راوی مجہول ہے (میزان جلد ۳ صفحہ ۳۸۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۱۵)

۹۹۶- (۱۹) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَا أَنَسُ! اجْعَلْ بَصْرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ، رَوَاهُ [الْبَيْهَقِيُّ فِي «مُسْنَدِهِ الْكَبِيرِ»، مِنْ طَرِيقِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ]

۹۹۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے (مطلب ہو کر) فرمایا: اے انس! تو اپنی نظر سجدے کی جگہ پر رکھ۔

وضاحت: اس حدیث کے بارے میں صاحب مشکوٰۃ نے کچھ نہیں بتایا جب کہ یہ حدیث ”مسند بیہقی“ میں ہے۔ اس کی سند میں عنوانہ راوی مجہول ہے۔ اس مضمون کی احادیث موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز ادا کرنے والے انسان کی نظر سجدہ کی جگہ پر رہے۔ اس مسئلہ میں بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ قیام کی حالت میں نظر سجدہ کی جگہ پر رہے اور رکوع کی حالت میں قدموں کی جانب اور سجدہ کی حالت میں ناک کی جانب اور تشدد کی حالت میں پہلو کی طرف رہے، کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۱۵، مرعات جلد ۳، صفحہ ۱۵)

۹۹۷- (۲۰) وَهَنَهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا بَنِي! إِيَّاكَ وَالْإِلْفَاتَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ الْإِلْفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ؛ فَمِنَ التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۹۹۷: اس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مطلب کر کے) فرمایا: اے میرے بیٹے! تو خود کو دوران نماز میں ادھر ادھر جھانکنے سے محفوظ رکھ اس لئے کہ نماز کے دوران میں (ادھر ادھر) جھانکنا ہلاکت ہے، اگر جھانکنا ضروری ہو تو نفل نماز میں (درست) ہے، فرض نماز میں (درست) نہیں ہے (ترمذی)۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف اور منقطع ہے (الترغیب جلد ۱ صفحہ ۱۹۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۱۵)

۹۹۸- (۲۱) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ يَمِينًا وَشِمَالًا، وَلَا يَلْوِي عَنْقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۹۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن انگوٹوں سے نماز میں دائیں اور بائیں جانب دیکھتے اور اپنی گردن اپنی پیٹھ کے پیچھے نہ پھیرتے تھے (ترمذی، نسائی)

۹۹۹- (۲۲) وَهْنِ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَفَعَهُ، قَالَ: «الْعَطَاسُ، وَالنَّعَاسُ، وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ، وَالْحَيْضُ، وَالْقَيْءُ، وَالرِّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۹۹: عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ چھینک مارنا، لوگھنا، نماز میں جھلی لینا، حیض، قے اور نکسیر کا پھوٹنا شیطان (کے اثرات) سے ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ثابت راوی مجہول ہے اور شریک بن عبداللہ نعمی قاضی راوی ضعیف ہے۔ (الجرح والتعديل جلد ۴ صفحہ ۲۰۲، تاریخ بغداد جلد ۹ صفحہ ۲۸۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۷۰، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۱، تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲۳۲، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۲۱)

۱۰۰۰- (۲۳) وَهْنُ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجُوفِهِ أَرِيزٌ كَأَرِيزِ الْمَرْجَلِ، يَعْنِي: يَبْكِي.

وَفِي رَوَايَةٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَرِيزٌ كَأَرِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبَكَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ الرُّوَايَةَ الْأُولَى، وَأَبُو دَاوُدَ الثَّانِيَةَ.

۴۰۰۰ مطرف بن عبد اللہ بن ثمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ کے سینے میں سے ہنٹیا کے جوش مارنے کی آواز کے مانند آواز آرہی تھی یعنی آپ (اللہ کے عذاب کے خوف سے) رو رہے تھے اور ایک روایت میں ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے سینے سے رونے کی وجہ سے آواز (آرہی) تھی جیسے پتلی چلنے کی آواز آتی ہے (احمد نسائی نے پہلی روایت اور ابوداؤد نے دوسری روایت کو بیان کیا ہے۔

۱۰۰۱۔ (۲۴) وَهْنُ ابْنِ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحُ الْخُصْيَ، فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجِهَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۰۰۱ ابوزر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں داخل ہو تو وہ ننگروں کو (درست کرنے کے لئے) ہاتھ نہ لگائے اس لئے کہ (اللہ کی) رحمت اس کی جانب متوجہ ہے (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالاحوص راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۲۸۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۴ صفحہ ۳۲۱)

۱۰۰۲۔ (۲۵) وَهْنُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَماً لَنَا يُقَالُ لَهُ: أَفْلَحُ، إِذَا سَجَدَ نَفَخَ: «وَيَا أَفْلَحُ! تَبَرَّتْ وَجْهَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۰۲ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک لڑکے کو دیکھا جس کا نام اَفْلَح تھا جب وہ سجدہ میں جاتا تو (سجدے کی جگہ پر) پھونک مارتا آپ نے فرمایا اے اَفْلَح! (سجدے میں) اپنے چہرے یعنی پیشانی اور ناک کو خاک آلودہ کر (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون ابو حمزہ کوئی راوی ضعیف ہے (المخرج والتحریر جلد ۸ صفحہ ۳۷۷، التاریخ الکبیر جلد ۲ صفحہ ۲۰، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۲۳۳، تفریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۴۳)

۱۰۰۳۔ (۲۶) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِخْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ»

۴۰۰۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کا آرام کرنا ہے۔

وضاحت: شرح السنہ میں یہ حدیث بلا سند ذکر ہے البتہ امام طبرانی نے "المعجم" میں اور امام بیہقی نے "سنن" میں سند کے ساتھ ذکر کیا ہے لیکن وہ حدیث منکر ہے اس میں عبد اللہ بن ازور (راوی) ضعیف ہے لیکن

یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے مروی ہے، ابن عمرؓ سے نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۹، مرعات جلد ۳ صفحہ ۹)

۱۰۰۴ - (۲۷) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ: الْحَيَّةَ وَالْعُقْرَبَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ مَعِينٍ.

۳۰۰۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں دو سیاہ موذی (جانور) سانپ اور بچھو مار ڈالو (احمد، ابوداؤد، ترمذی) امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مثل بیان کی۔

وضاحت: سانپ اور بچھو موذی جانور ہیں، نماز کی حالت میں انہیں مارنا جائز ہے خواہ ایک سے زیادہ بار مارنا پڑے اور کچھ پابندی نہیں کہ کس قدر چلنا درست ہے جس قدر بھی چلنا پڑے چل کر انہیں مار دیا جائے اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے ہارے میں خطرہ ہو کہ وہ آگ میں داخل ہو جائے گا یا اس پر مکان کی چھت گر پڑے گی اور وہ ہلاک ہو جائے گا تو ایسی صورت میں اس کو بچانے کے لئے چلنے یا حرکت کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اگرچہ یہ عمل کثیر ہے۔ اسی طرح آپؐ نے حکم دیا کہ نماز ادا کرنے والے کے سامنے سے جو شخص گزرے تو وہ اس کو منع کرے اگر وہ نہ رکے تو اس کے ساتھ لڑائی کر سکتا ہے اسی طرح آپؐ نفل نماز ادا کرتے ہوئے چل کر دروازہ کھولتے پھر واپس لوٹتے ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی اگرچہ بظاہر یہ عمل کثیر ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۲۰)

۱۰۰۵ - (۲۸) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَالْبَابَ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ، فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ، فَمَشَى فَفَتَحَ لِي، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ. وَذَكَرْتُ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقُبْلَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَزَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

۳۰۰۵ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز ادا کرتے۔ دروازہ بند ہوتا۔ میں آئی، آپؐ سے دروازہ کھولنے کا کہی۔ آپؐ چلے اور میرے لئے (دروازہ) کھول کر واپس اپنے (نماز پڑھنے کے) مقام پر چلے جاتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دروازہ قبلہ کی جانب تھا (احمد، ابوداؤد، ترمذی) اور نسائی میں اس کی ہم معنی روایت ہے۔

۱۰۰۶ - (۲۹) وَهْنُ طَلْحِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَلْيُعِيدِ الصَّلَاةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَزَوَى التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَنَقْصَانٍ.

۴۰۰۶: طلح بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نماز کی حالت میں تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے چاہئے کہ وہ (نماز سے) پھرے، وضو کرے اور نماز دوبارہ ادا کرے (ابوداؤد) امام ترمذی نے اس حدیث کو کچھ کی پیشی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

وضاحت: مصابیح میں علی بن طلح راوی ہیں۔ صاحب مشکوٰۃ نے بدل کر بیان کیا ہے درست نہیں نیز اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن طلح راوی قلیل حجت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۱، اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، الاصابہ جلد ۳ صفحہ ۷۷، مشکوٰۃ علامہ البیہقی جلد ۱ صفحہ ۳۱۷)

۱۰۰۷- (۳۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَحَدُكُمْ أَخَذَكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ، ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہے وضو ہو جائے تو وہ اپنا ناک پکڑے ہوئے نماز سے پھرے (ابوداؤد)

۱۰۰۸- (۳۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَحَدُكُمْ أَخَذَكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ، قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَقَدْ جَارَتْ صَلَاتُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيٍّ، وَقَدْ اضْطَرُّوا فِي إِسْنَادِهِ.

۴۰۰۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص بے وضو ہو جائے اور وہ قعدۂ اخیر میں ہو اور اب تک اس نے سلام نہ پھیرا ہو تو اس کی نماز درست ہے (ترمذی) امام ترمذی بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے نیز سند میں اضطراب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن زیاد افریقی راوی ضعیف ہے۔ اس حدیث کا مضمون صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ نماز کو سلام پھیر کر ختم کیا جائے (المرج والتعديل جلد ۵ صفحہ ۳۸۱، النفعاء والمتدکین صفحہ ۳۸۱، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۸، ترقیب التذیب جلد ۱ صفحہ ۳۸۰، تاریخ بغداد جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۷، مشکوٰۃ علامہ البیہقی جلد ۱ صفحہ ۳۱۸)

الفصل الثالث

۱۰۰۹- (۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ، وَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ أَنْ كَمَا كُنْتُمْ. ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَصَلَّى بِهِمْ. فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: «إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا، فَتَسَيَّتُ أَنْ أَغْتَسِلَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۳۰۹ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے (حجرے سے) باہر آئے۔ جب آپؐ نے بحیرہ تحریمہ کی۔ آپؐ (حجرہ کی جانب) گئے اور مقتدیوں کی جانب اشارہ کیا کہ تم اسی حالت میں رہو۔ پھر ازاں آپؐ مسجد سے باہر آئے۔ آپؐ نے غسل کیا بعد ازاں آپؐ آئے آپ کے سر سے (پانی کے) قطرے گر رہے تھے آپؐ نے انہیں نماز پر حائل کیا جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا میں جبینی تھا میں غسل کرنا بھول گیا تھا (احمد)

وضاحت: بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ آپؐ جنت کے لئے بحیرہ تحریمہ سے پہلے گئے تھے اس لئے اس کو ترجیح ہوگی اور اس حدیث کا معنی یوں ہو گا کہ آپؐ نے بحیرہ تحریمہ کا ارادہ فرمایا تھا بحیرہ نہیں کی تھی البتہ اقامت ہو چکی تھی جب آپؐ واپس آئے تو اقامت دوبارہ نہیں کی گئی۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ انبیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام سے بھی بھول ہو جاتی تھی یا یہ تاویل بھی مناسب ہے کہ اُمت کو بعض مسائل کی تعلیم دینے کے لئے اللہ رب العزت نے انبیاء پر نسیان کو طاری کر دیا ہو نیز اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ غسل جنت میں تاخیر کرنا درست ہے نیز اگر مسجد میں کوئی شخص بوجہ احتلام کے جبینی ہو جائے تو مسجد سے باہر جانے کے لئے اسے تنہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۲۴)

۱۰۱۰ - (۳۳) وَرَوَى مَالِكٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا.

۳۱۰: نیز (یہ حدیث) مالک نے عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کی ہے۔

۱۰۱۱ - (۳۴) وَهَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَصَلِّي السُّطُورَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَخَذْتُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصَى لِنَبْرَذٍ فِي كَفِّي، أَضَعُّهَا لِحَبْثَتِي، أَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ.

۳۱۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتا۔ میں مٹی میں ٹکڑا رکھتا تھا تاکہ ٹھنڈے ہو جائیں میں انہیں سجدہ کرنے کے لئے پیشانی کے نیچے شدید گرمی سے بچنے کے لئے رکھتا تھا (ابوداؤد) نسائی نے اس کی حیل بیان کیا۔

۱۰۱۲ - (۳۵) وَهَنَ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ»، ثُمَّ قَالَ: «الْعُنْكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ، ثَلَاثًا، وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا. فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ، وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ. قَالَ: «إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشَهَابٍ مِنْ

نَارٍ لِّجَعَلَهُ فِیْ وَجْهِیْ، فَقُلْتُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قُلْتُ: اَلْعَنُكَ بَلْعَنَةُ اللّٰهِ
التَّائِبَةِ، فَلَمْ یَسْتَاخِرْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَرَدْتُ اَنْ اَخْذَهُ، وَاللّٰهُ لَوْلَا دَعْوَةُ اٰحِبِّنَا سَلِیْمَانَ
لَا صَبَحَ مُؤَفَّقًا یَلْعَبُ بِهٖ وَلَدَانِ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۳۳: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (ادا
کرتے) کے لئے کھڑے ہوئے ہم نے آپ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میں اللہ کے ساتھ تھم سے پندہ طلب
کرتا ہوں بعد ازاں آپ نے تین بار کہا میں تھم پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں اور آپ نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا گویا کہ
آپ کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں۔ جب آپ نماز (ادا کرتے) سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے
رسول! ہم نے آپ سے سنا کہ آپ نے نماز ادا کرتے ہوئے کچھ کہا ہے اس سے پہلے ہم نے اس قسم کی بات
آپ سے نہیں سنی تھی اور ہم نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔ آپ نے جواب دیا اللہ کا دشمن
ابلیس اٹک کا شیطاں لے کر آیا تاکہ اس کو میرے چہرے پر چپکے میں نے تین بار کہا کہ میں اللہ کے ساتھ تھم
سے پندہ طلب کرتا ہوں بعد ازاں میں نے کہا میں تھم پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں لیکن ابلیس تین
بار لعنت بھیجنے کے باوجود پیچھے نہ ہوا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑوں۔ اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی سلیمان
کی دُعا نہ ہوتی تو شیطان صبح بڑھا ہوا ملتا اور اہل مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے (مسلم)

۱۰۱۳ - (۳۶) وَهَنْ نَافِعٍ، قَالَ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدٍ مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي،
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا، فَرَجَعَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ لَهُ: اِذَا سَلَّمْتَ عَلٰی اَحَدٍ كُنْ
وَهُوَ يُصَلِّي، فَلَا يَتَكَلَّمْ، وَلْيُسِّرْ بَيْتَهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۰۳۳: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد رضی اللہ عنہما ایک شخص کے پاس
سے گزرے جو نماز ادا کر رہا تھا انہوں نے اس پر سلام کیا اس شخص نے سلام کا جواب زبان سے دیا۔ چنانچہ
عبداللہ بن عمر اس کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ جب تم میں سے کسی شخص پر سلام کہا جائے اور وہ نماز (ادا
کرتے) میں مصروف ہو تو وہ بول کر سلام کا جواب نہ دے بلکہ ہاتھ کے اشارے سے جواب دے (مالک)

(۲۰) بَابُ السَّهْوِ (نماز میں بھول چوک)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۰۱۴۔ (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى؟ فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۰۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آکر اس کی نماز میں شہہ ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ اس کو (کچھ) علم نہیں ہوتا کہ اس نے کتنی (رکعت) ادا کی ہیں جب تم میں سے کسی شخص کو یہ (شہہ) محسوس ہو تو وہ بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کرے (بخاری، مسلم)

وضاحت: سجدہ سو سلام پھیرنے سے قبل کیا جائے۔ اس مضمون کی احادیث اپنے تمام طرق کے ساتھ حسن ورجح کی ہیں۔ بعض احادیث میں سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سو کا ذکر ہے۔ البتہ سو کے سلسلہ میں ایک بات کا خیال رکھا جائے کہ اگر کسی شخص کو شہہ ہے کہ میں نے دو رکعت ادا کی ہیں یا تین ادا کی ہیں تو وہ دو رکعت پر بنیاد رکھے اور اگر شہہ ہے کہ تین ہیں یا چار ہیں تو وہ تین پر بنیاد رکھے اس طرح نماز کی تکمیل کے بعد سجدہ سو کرے (مرکب جلد ۳ صفحہ ۲۷)

۱۰۱۵۔ (۲) وَهْنُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِكْ صَلَاتِهِ؟ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا، فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ، وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ. فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ، وَإِنْ كَانَ صَلَّى اِتِّمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مَرْسَلًا. وَفِي رَوَايَةٍ: «شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ».

۱۰۱۵: عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابو سعید (خُدَری) رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں شک لاحق ہو جائے، اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعت نماز ادا کی ہے، تین یا چار تو وہ شک کو ختم کرے اور یقین پر بنیاد رکھے۔ اس کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے۔ اگر اس نے پانچ رکعت نماز ادا کی ہے تو یہ سجدے اس کی نماز کو جوڑا بنا دیں گے اور اگر اس نے چار رکعت ادا کی ہیں تو دونوں سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے ہیں (مسلم)

اور امام مالکؒ نے اس حدیث کو عطاء سے مرسل بیان کیا ہے اور اس کی روایت میں ہے کہ ان دونوں سجدوں کے ساتھ اس کی نماز جوڑا (یعنی دو رکعت) ہو جائے گی۔

وضاحت: نماز کو جوڑا بنانے سے مقصود یہ ہے کہ دونوں سجدے ایک رکعت کے قائم مقام ہوں گے، اس طرح گویا کہ اس نے چار رکعت نماز ادا کی ہے (واللہ اعلم)

۱۰۱۶ - (۳) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خُمْسًا، فَقِيلَ لَهُ: «أَزِيدُ فِي الصَّلَاةِ؟» فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: «صَلَّيْتَ خُمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَهَا سَلَّمَ». وَفِي رَوَايَةٍ: قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، أَنَسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ، فَلْيَتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ لْيَسَلِّمْ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۱۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھائی۔ آپؐ کی خدمت میں عرض کیا گیا: کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپؐ نے (عجب سے) دریافت کیا: کیا ہوا؟ انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ نے (بجائے چار رکعت کے) پانچ رکعت پڑھائی ہیں چنانچہ آپؐ نے سلام کے بعد دو سجدے کئے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا: میں بھی تم جیسا انسان ہوں، میں بھی بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کرا دو کہ اور جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں شک کرے تو وہ صحیح (صورت حال معلوم کرنے کی) کوشش کرے اس پر نماز کی تکمیل کرے اس کے بعد سلام پھیر کر دو سجدے کرے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ نے پانچ رکعت نماز پڑھائی ہے۔ ظاہر ہے کہ آپؐ نے چوتھی رکعت کو تیسری رکعت سمجھا اور اس میں آپؐ بیٹھے حالانکہ وہ چوتھی رکعت تھی، آپؐ کی نماز باطل نہیں ہوئی۔ اس لئے یہ سمجھنا کہ اگر آخری قاعدہ میں نہ بیٹھا جائے تو نماز قاسد ہو جاتی ہے درست نہیں ہے۔ اس حدیث میں آپؐ کی نماز قاسد نہیں ہوئی اور یہ کہنا کہ آپؐ یقیناً چوتھی رکعت کے بعد بیٹھے تھے بلا دلیل ہے نیز معلوم ہوا کہ نماز کے درمیان نماز کی اصلاح کے لئے کلام کرنے سے نماز قاسد نہیں ہوتی۔

اس حدیث میں اگرچہ سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سو کا ذکر ہے، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سو درست نہیں جب کہ سلام سے پہلے سجدہ کرنے کی احادیث بھی مویٰ ہیں (مرعۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰)

۱۰۱۷ - (۵) وَفِي ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ - قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: قَدْ سَتَاهَا أَبُو هُرَيْرَةَ، وَلَكِنْ نَسِيتُ أَنَا - قَالَ: فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ إِلَى خَشْبَةِ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضَبَانُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ كِفِّهِ الْيُسْرَى، وَخَرَجَتْ سَرْعَانَ الْقَوْمِ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ، يُقَالُ لَهُ: دُو الْيَدَيْنِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْسَيْتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ: «لَمْ أَنْسَ، وَلَمْ تَقْصُرْ». فَقَالَ: «أَكَمَا يَقُولُ دُو الْيَدَيْنِ؟» فَقَالُوا: نَعَمْ. فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ اطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ اطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَيَقُولُ: نَسِيتُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: «ثُمَّ سَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَلَفْظُهُ لِلْخَارِجِيِّ، وَفِي أُخْرَى لَهُمَا: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَدَلُ «لَمْ أَنْسَ، وَلَمْ تَقْصُرْ»: «كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ»، فَقَالَ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!.

۱۰۱۷: ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے پہر کی دو نمازوں میں سے ایک نماز کی ہدایت کرائی۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تو اس کا حقین کیا البتہ مجھے یاد نہیں رہا انہوں نے بیان کیا کہ آپ نے ہمیں دو رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا اور آپ ایک ٹھوکی کی طرف آئے جو مسجد میں (رکھی ہوئی) تھی، آپ اس کے ساتھ ٹپک لگا کر کھڑے ہو گئے جیسا کہ آپ ناراض ہیں۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا اور اٹھائیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا ہوا تھا اور اپنے دائیں رخسار مبارک کو اپنی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھا ہوا تھا (اس دوران) جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے لٹکے انہوں نے کہنا شروع کیا کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ جب کہ حاضرین میں ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ آپ کے احرام کی وجہ سے آپ سے ٹھٹھو کر کے میں جھکنا ہٹ محسوس کر رہے تھے اور حاضرین میں سے ایک غصص ذوالہدین بھی بھی تھا جس کے ہاتھ لیے تھے۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہو گئی ہے؟ آپ نے فرمایا نہ مجھ سے بھول ہوئی ہے اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا جیسے ذوالہدین کہتا ہے ویسے تم بھی کہتے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا آپ آگے بڑھے آپ نے چھوڑی ہوئی نماز پڑھائی پھر آپ نے سلام پھیرا۔ اس کے بعد آپ نے اللہ اکبر کا اور معمول کا یا ذرا لہجہ سوجھ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور اللہ اکبر کا پھر اللہ اکبر کا اور معمول کا یا ذرا لہجہ سوجھ کیا پھر (جدنے سے) سر اٹھایا اور اللہ اکبر کا چنانچہ لوگوں نے ابن سیرین سے دریافت کیا پھر آپ نے السلام علیکم کہ ابن سیرین نے جواب دیا مجھے بتایا گیا ہے کہ عمران بن حصین نے بیان

کیا کہ پھر آپؐ نے السلام علیکم کہا (بخاری، مسلم) اور الفاظ بخاری کے ہیں۔ بخاری اور مسلم کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے" کے بدل میں فرمایا "ان میں سے کچھ بھی نہیں ہوا۔" تو ذوالیدین نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! ضرور ایک کام ہوا ہے۔"

وضاحت: نماز میں بھولنے کے اس واقعہ میں ابو ہریرہؓ موجود تھے جیسا کہ مسلم میں مروی ایک حدیث میں صراحت ہے۔ ابو ہریرہؓ سات ہجری میں مسلمان ہوئے معلوم ہوا کہ یہ واقعہ اس دور کا ہرگز نہیں ہے جب نماز میں کلام کرنا جائز تھا اس لئے کہ غزوہ بدر کے قریب زمانہ میں نماز کے دوران کلام کرنا منسوخ کر دیا گیا تھا اس لئے تسلیم کرنا چاہئے کہ نماز کی اصلاح کے لئے کلام کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور ذوالیدین اور ذوالثمالین دو الگ الگ صحابی ہیں۔ ذوالثمالین غزوہ بدر میں شہید ہوئے جب کہ ذوالیدین آپؐ کی وفات کے بعد بھی زندہ رہے اور انہوں نے اس حدیث کو بیان کیا جب کہ بعض محققین کا کہنا ہے کہ ذوالیدین اور ذوالثمالین ایک ہی صحابی ہے جس کا نام "غریب" ہے (واللہ اعلم)

۱۰۱۸ - (۵) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ الظُّهْرَ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ، وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ، كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۱۸: عبد اللہ بن بھینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عصر کی نماز پڑھائی۔ آپ پہلی دو رکعت (کے آخر) پر نہ بیٹھے (بلکہ) کھڑے ہو گئے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب آپ نے نماز کو ادا کر لیا اور لوگوں نے آپ کے سلام (پھیرنے) کا انتظار کیا (۶) آپ نے اللہ اکبر کہا جب کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور سلام پھیرنے سے پہلے آپ نے دو سجدے کئے پھر آپ نے سلام پھیرا (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۱۰۱۹ - (۶) عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فَسَّهًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ، ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

دوسری فصل

۱۰۱۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی آپ نماز میں بھول گئے آپ نے دو سجدے کیے بعد ازاں آپ نے تشهد پڑھا پھر آپ نے سلام پھیرا

(تفدی) امام تفدی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وضاحت: اشعث راوی جو اپنی سیرین کے شاگرد ہیں، دیگر ساتھیوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کی روایت میں تشدد کا ذکر ہے جب کہ دیگر حفاظ کی روایت میں تشدد نہیں ہے۔ اس لحاظ سے اس روایت کو شاکہ کہا جائے گا (واللہ اعلم)

۱۰۲۰ - (۷) وَهْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ، فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ، وَإِنْ اسْتَوِيَ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتِي السَّهْوِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۴۰ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام دو رکعت کے بعد بغیر بیٹھے (تیسری رکعت کے لئے) کڑا ہو جائے۔ اگر برابر کڑا ہونے سے پہلے اس کو یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور اگر برابر کڑا ہو گیا ہے تو نہ بیٹھے اور (آخر میں) سجدہ سو کرے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابر بن یزید جعفری راوی غایت درجہ ضعیف ہے لیکن متابعت کی وجہ سے حدیث صحیح ہے (المربع والتحلیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۳۳، تہذیب الکمل جلد ۳ صفحہ ۳۸۵، تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۶، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۷۹، تہذیب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۲۲)

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۱۰۲۱ - (۸) هَنَّ عَمْرَانُ بْنُ حَضَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمْ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ دَخَلَ مُنْزَلَهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِزْبَانِيُّ، وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَكَرَ لَهُ صَبِيغَةً، فَخَرَجَ غَضَبَانٌ يَجْرُ رِدَاءَهُ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «أَصَدَقَ هَذَا؟» قَالُوا: نَعَمْ. فَصَلَّى رَكَعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۴۴۱ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعت کے بعد سلام پھیرا۔ پھر اپنے حجرے میں داخل ہوئے آپ کی جانب ایک شخص کڑا ہوا جس کو ”خزبان“ کہا جاتا تھا اور اس کے ہاتھ ذرا لمبے تھے۔ اس نے (آپ کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ کے رسول! اور آپ کو آپ کے اس عمل پر مطلع کیا (چنانچہ) آپ ناراضگی کی حالت میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے (حجرے سے) باہر آئے اور لوگوں کے قریب آکر دریافت کیا: کیا یہ شخص سچا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی

ہاں۔ چنانچہ آپؐ نے ایک رکعت ادا کی، اس کے بعد سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا (مسلم)
وضاحت: ابو ہریرہؓ اور عمران بن حصینؓ سے مروی دونوں حدیثیں ایک ہی واقعہ کو بیان کر رہی ہیں۔ ابو ہریرہؓ
رضی اللہ عنہ کی روایت راجح ہے۔ امام بخاریؒ نے بھی اس کو ذکر کیا ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۴۱)

۱۰۲۲ - (۹) وَهَنَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَلَّى صَلَاةَ يَشْكُ فِي النَّقْصَانِ، فَلْيُصَلِّ حَتَّى يَشْكُ فِي الزِّيَادَةِ». رَوَاهُ
أَحْمَدُ.

۱۰۲۲ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص نماز ادا کرے، اگر اس کو کم رکعت ادا کرنے کا شک ہے تو وہ (کم) پر
بنیاد رکھ کر نماز کی تکمیل کرے یہاں تک کہ اس کو زیادہ (رکعت ادا کرنے) کا شک ہو جائے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسطیل بن مسلم راوی ضعیف ہے البتہ اس کی متابعت میں دوسرے طریق
سے روایت مسند احمد میں ہے جس سے روایت کو تقویت حاصل ہو رہی ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۵۰)
مکتوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۲۲)

(۲۱) بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ (قرآن پاک میں سجدوں کا ذکر)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۰۲۳ - (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ (بِالتَّحْمِ)،
وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ، وَالْمُشْرِكُونَ، وَالْجِنُّ، وَالْإِنْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

پہلی فصل

۴۴۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم میں سجدہ (طلوت) کیا۔ آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکین، جنوں اور انسانوں نے بھی سجدہ کیا (بخاری)

وضاحت: سورہ نجم کے آغاز میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کے عظیم احسان کا ذکر ہے۔ آپ نے اس کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے سجدہ کیا۔ صحابہ کرام نے آپ کی متابعت کرتے ہوئے سجدہ کیا اور مشرکین نے جب اپنے معبودوں لات، عزیٰ اور منات کا ذکر سنا تو وہ سجدے میں چلے گئے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما اس واقعہ میں بوجہ بچپن کے حاضر نہ تھے بعد میں کسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس واقعہ سے مطلع فرمایا تو وہ یہ واقعہ بیان کر رہے ہیں یا یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مراحل روایات میں سے ہے اور صحابہ کرام کی مرسل روایات بلا اتفاق صحیح سمجھی جاتی ہیں۔

مفسرین سورہ الحج کی آیت نمبر ۵۲ "وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّاهُ الْقَبْ وَالشَّيْطَانُ مِنْ أُمْنِيَّتِهِ" (ترجمہ) (اور ہم نے آپ سے پہلے نہ کوئی رسول بھیجا اور نہ نبی مگر جب بھی اس نے کوئی خواہش کی شیطان نے اس کی خواہش کے رستے میں مشکلات ڈال دیں) کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ شیطان کی جانب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ذیل کے کلمات جاری ہوئے (جن کا ترجمہ ہے) "یہ اونچے درجہ کے معبود ہیں اور ان کی سفارش کی امید کی جاتی ہے" چنانچہ مشرکین نے بولا "اب ہمارا ان کے ساتھ کیا اختلاف ہے۔ یہ شخص ہمارے معبودوں کی بھی تعریف کر رہا ہے۔"

محدثین عظام کے نزدیک یہ واقعہ فرضی ہے، اس کی کچھ حقیقت نہیں۔ حاشا! کلاً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر اس قسم کے کلمات کیسے جاری ہو سکتے ہیں جب کہ اُمت کے صالحین کے بارے میں اللہ پاک فرماتے ہیں "إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ"۔ (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ میرے بندے شیطان کے

نسل سے محفوظ رہتے ہیں۔" تو سید البشر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جوں کی مدح سرائی کے جملے کیسے آسکتے ہیں؟ ہاں! مشرکین نے جب قرآن پاک کی موثر فصاحت و بلاغت سے بھرپور جملے سنے تو آپ کے اجلال و احترام کا غلبہ ان کے دل و دماغ پر کچھ اس طرح چھا گیا کہ صحابہ کرام کے ساتھ سجدہ کرنے میں انہوں نے خود کو بے بس پایا اور سجدے میں گر گئے۔

علامہ ناصر الدین البہلی نے اس واقعہ کو غلط قرار دیتے ہوئے ایک تحقیقی رسالہ تالیف کیا ہے، اس کا نام "نَصَبُ الْمَجَانِيقِ لِنَسَبِ قِصَّةِ الْغُرَابِ" ہے اس کا مطالعہ کریں۔

سورۃ حج کی جس آیت کے شان نزول میں غیر ثقہ مفسرین نے یہ جھوٹا قصہ بیان کیا ہے، اس آیت کا مضمون یہ ہے کہ ہم نے کسی اُمت کی جانب کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر وہ رسول اور نبی اس بات کی آرزو رکھتا ہے کہ اس کی اُمت ایمان لائے اور وہ اس کے لئے زہدست کو شش کرتا ہے چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زہدست حریص تھے کہ اُمت ایمان لائے لیکن اُمت سے کچھ لوگ ایمان لے آتے ہیں لیکن وہ دوسروں سے محفوظ نہ رہ سکتے جب کہ ایمان نہ لانے والوں کو شیطان مزید گمراہ کرتا ہے اور نبوت و رسالت کے خلاف ان کے دلوں میں عیب چینی کے جذبات کو متحرک کرتا۔ ایماندار لوگوں کے دلوں سے دوسروں کو اللہ تعالیٰ دور فرماتا ہے۔ اسی طرح انبیاء کے دلوں کو بھی اللہ پاک دوسروں سے پاک کرتا ہے لیکن کافر اور منافقین کے دلوں سے دوسرے دور نہیں ہوتے بلکہ مزید ہتھ دھرتے ہیں (مرعات جلد ۲ صفحہ ۲۳)

۱۰۲۴ - (۲) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾، ﴿وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے "إِنَّا السَّمَاءُ انشَقَّتْ" اور "اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ" (سورقوں) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سجدہ کیا (مسلم)

۱۰۲۵ - (۳) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ (السَّجْدَةَ) وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ، وَنَسْجُدُ مَعَهُ، فَنَزْدَجِمُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا لِحَيْتَيْهِ مُوَضَّعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب سجدہ کی) آیت تلاوت کرتے اور ہم آپ کے پاس موجود ہوتے، آپ سجدہ کرتے ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے اس وقت اتنی بھیڑ ہو جاتی کہ ہم میں سے بعض لوگ پیشانی رکھنے کی جگہ نہیں پاتے تھے کہ جہاں وہ سجدہ کریں (بخاری، مسلم)

۱۰۲۶ - (۴) وَهْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (وَالنَّجْمِ)، فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۲۶ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (سورہ) النجم تلاوت کی آپ نے سجدہ نہ کیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: سجدہ تلاوت فرض نہیں بلکہ مستحب ہے، اگر قاری یا سامع سجدہ نہ کرے تو کوئی گنہ نہیں قرآن پاک میں کل ۱۵ سجدے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ (واللہ اعلم)

نمبر شمار	نام سورت	آیت نمبر
۱	الاعراف	۲۰۶
۲	الرعد	۱۵
۳	النحل	۳۹
۴	الاسراء	۱۰۷
۵	مريم	۵۸
۶	الحج	۱۸
۷	الحج	۷۷
۸	الفرقان	۲۶
۹	النمل	۲۵
۱۰	التجہ	۱۵
۱۱	ص	۲۴
۱۲	فصلت	۳۷
۱۳	النجم	۳
۱۴	الاشراق	۴۱
۱۵	العلق	۴

۱۰۲۷ - (۵) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَجْدَةُ (ص) لَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ، وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا .

۳۰۲۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (سورہ) ص کا سجدہ فرض سجدوں سے نہیں ہے لیکن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۰۲۸ - (۶) وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ مُجَاهِدٌ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَسْجُدُ فِي (ص)? نَرَأَى: «وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ» حَتَّى أَتَى «فَبِهَذَا هُمْ اقْتَدَهُ»، فَقَالَ: نَبِيُّكُمْ ﷺ

مَمَّنْ أَمَرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۸ اور ایک روایت میں ہے مجاہدؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا میں سورۃ ہن میں سجدہ کروں؟ انہوں نے تلاوت کی ”وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ“ یہاں تک کہ ”فَبِهَذَا هُمْ أَقْتَدُوهُ“ پر پہنچے اور بیان کیا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جن کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ انبیاء سابقین کی اقتداء کریں (بخاری)

وضاحت: سورۃ ہن میں داؤد علیہ السلام کا سجدہ بطور توبہ کے ہے اور ہم اللہ کے انکسار کا شکریہ ادا کرنے کے لیے سجدہ کرتے ہیں کہ اس نے داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول کی (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۱۰۲۹ - (۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ، مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمَفْصَلِ، وَفِي سُورَةِ (الْحَجِّ) سَجْدَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۳۲۹ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرآن پاک میں پندرہ سجدے بیان کئے۔ ان میں سے تین سجدے مفصل میں ہیں اور دو سجدے سورۃ حج میں ہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، عبد اللہ بن منین راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۰۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۲۳)

۱۰۳۰ - (۸) وَهْنُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَصَلَّتْ سُورَةُ (الْحَجِّ) بَانَ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأَهُمَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيٍّ. وَفِي «الْمَصَابِيحِ»: «فَلَا يَقْرَأُهَا»، كَمَا فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۳۰ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! کیا سورۃ حج کو (دو سجدوں پر) فضیلت حاصل ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا جو شخص یہ دو سجدے نہ کرے وہ ان کی تلاوت نہ کرے (ابوداؤد، ترمذی) امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس

حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور "مصابیح" میں ہے کہ وہ سورۃ تلاوت نہ کرے جیسا کہ "فَرْحُ السَّنَةِ" میں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث حسن درجہ کی ہے (مرعات جلد ۲، صفحہ ۳۸)

۱۰۳۱- (۹) وَهْنُ ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ قَامَ فَرُكِعَ، قَرَأُوا أَنَّهُ قَرَأَ (تَنْزِيلَ، السَّجْدَةِ). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر میں سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہوئے، آپ نے رکوع کید صحابہ کرام کو معلوم ہوا کہ آپ نے "اَلَمْ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ" سورت تلاوت فرمائی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اتفعل ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۵)

۱۰۳۲- (۱۰) وَهْنُهُ، أَنَّهُ [قَالَ:] كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ، فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ، كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۳۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر قرآن پاک تلاوت فرماتے ہوئے جب سجدہ (کی آیت) کے پاس سے گزرتے تو اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن عمری راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۵)

۱۰۳۳- (۱۱) وَهْنُهُ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً، فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ، مِنْهُمْ الرَّكَبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْأَرْضِ؛ حَتَّىٰ أَنْ الرَّكَبُ لَيَسْجُدُ عَلَى يَدِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۳۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال سجدہ (کی آیت) کی قرأت کی تو سب لوگوں نے سجدہ کید ان میں سے بعض سواری پر تھے اور بعض زمین پر سجدہ کر رہے تھے جب کہ سوار انسان اپنے ہاتھ پر سجدہ کرتا تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں معتب بن ثابت بن زبیر راوی لین الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۱۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۵)

۱۰۳۴- (۱۲) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ

مِّنَ الْمَفْصَلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ نکل ہوئے تو آپؐ نے مفصل کی کسی سورت میں سجدہ نہیں کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مطروقان راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۲۵)

۱۰۳۵ - (۱۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ: «سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحُورِهِ وَقُوَّتِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَنُّوِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کے سجدہ میں رات کو دُعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”میرا چہرہ اس ذات کے لئے سجدہ کرتا ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور جس نے اپنی قوت اور قدرت کے ساتھ اس کے سننے کے لئے کان اور دیکھنے کے لئے آنکھیں بنائیں۔“ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۶ - (۱۴) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أُصَلِّيُ خَلْفَ شَجَرَةٍ، فَسَجَدْتُ، فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي، فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَضَعْ عَنِّي رِبْهَا وَزُرَّاءُ، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَنِي مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ، فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَنِي مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! آج رات میں نے خواب دیکھا اور میں نیند میں تھا گویا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہوں۔ میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدہ (کی وجہ) سے سجدہ کیا۔ میں نے درخت سے سنا وہ کہہ رہا تھا (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میرے لئے اس سجدہ کی وجہ سے ثواب ثبت فرما اور مجھ سے اس کی وجہ سے گناہ دور فرما اور میرے اس سجدہ کو اپنے نزدیک ذخیرہ بنا اور مجھ سے اس سجدہ کو قبول فرما جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول کیا۔“ ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کی آیت تلاوت کی پھر آپؐ نے سجدہ کیا۔ میں نے آپؐ سے سنا آپؐ اسی طرح کی دعا کر رہے تھے جیسا کہ اس شخص نے درخت کی دعا کو بیان کیا (ترمذی، ابن ماجہ) البتہ امام ابن ماجہؒ نے اس (جملہ) کو ذکر نہیں کیا کہ

”تو مجھ سے یہ سجدہ قبول کر جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤد سے سجدہ قبول کیا“ اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسن بن محمد راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۵۸۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۲۱)

الفصل الثالث

۱۰۳۷- (۱۵) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ (وَالنَّجْمِ)، فَسَجَدَ فِيهَا، وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ؛ عَزَّزَ أَنْ شَيْخًا مِنْ قُرَيْشٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَى - أَوْ تَرَابٍ - فَرَفَعَهُ إِلَى جَنْبِهِ، وَقَالَ: يَكْفِينِي هَذَا. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَتَلَ كَافِرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رَوَايَةٍ: وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ.

تیسری فصل

۳۳۷ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نجم کی تلاوت کی۔ آپ نے اس میں سجدہ کیا اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا البتہ قریش کے ایک بوڑھے (انسان) نے کھریا مٹی کو پتیلی میں پکڑا اور اس کو اپنی پیشانی کی جانب اٹھایا اور کہا مجھے یہ کافی ہے۔ عبداللہ (بن مسعود) نے بیان کیا ہے میں نے اس شخص کو اس کے بعد دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل ہوا (بخاری، مسلم) بخاری کی ایک روایت میں اضافہ ہے کہ وہ (شخص) اُمیہ بن خلف تھا۔

۱۰۳۸- (۱۶) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي (ص)، وَقَالَ: «سَجَدَهَا دَاوُدُ نُبُوَّةً، وَنَسَجَدُهَا شُكْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۃ ص) میں سجدہ کیا اور آپ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے توبہ کرتے ہوئے سجدہ کیا اور ہم شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہیں (نسائی)

(۲۲) بَابُ أَوْقَاتِ النَّهْيِ

(نماز ادا کرنے کے ممنوعہ اوقات)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۰۳۹ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ قِيَصْلِي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا». وَفِي رَوَايَةٍ، قَالَ: «إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَادْعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ. فَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَادْعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ، وَلَا تَحْنَتُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۳۹ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے کے وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ نہ کرے اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا جب سورج کا اوپر کا کنارہ ظاہر ہو جائے تو نماز ادا کرنا چھوڑ دو یہی تک کہ تمام سورج نکل آئے اور جب سورج کا اوپر کا کنارہ غائب ہو جائے تو نماز ادا کرنا چھوڑ دو یہی تک کہ تمام سورج ڈوب جائے اور تم سورج کے طلوع ہونے اور غروب ہونے کے وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ نہ کرو اس لئے کہ سورج شیطان کے دو بیگوں کے درمیان سے نکلتا ہے (بخاری، مسلم)

۱۰۴۰ - (۲) وَحَنَّ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نَصَلِّيَ فِيهِنَّ، أَوْ نَقْبِرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا: حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظُّهَيْرِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ، وَحِينَ تَضَيِّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۰ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تین ایسے اوقات ہیں کہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز ادا کرنے یا مریوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ جب سورج طلوع

ہوتے وقت چمک رہا ہو یہاں تک کہ وہ اونچا ہو جائے اور جب اس کا سایہ استقرار پکڑے (اس سے مراد زوال کا وقت ہے) یہاں تک کہ سورج زوال اختیار کر لے اور جب سورج ڈوبنے کے لئے ڈھلنے لگے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے (مسلم)

۱۰۴۱- (۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۱ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے (بخاری، مسلم)

۱۰۴۲- (۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ. فَقَالَ: «صَلَّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حِينَ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ، فَإِنَّمَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ. ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مُحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمُحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ؛ فَإِنْ حِينَئِذٍ تُسَجِّرُ جَهَنَّمَ. فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ؛ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مُحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ؛ فَإِنَّمَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ. قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! فَالْوُضُوءُ حَدَّثَنِي عَنْهُ. قَالَ: «مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يَقْرُبُ وَضُوءَهُ فَيَمْضِيضُ وَيَسْتَشِقُّ فَيَنْتَشِرُ؛ إِلَّا أَخَرَتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ، ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ؛ إِلَّا أَخَرَتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لَحْيَتَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ؛ إِلَّا أَخَرَتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنْامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ؛ إِلَّا أَخَرَتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، إِلَّا أَخَرَتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنْامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ. فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمَدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِاللَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ؛ إِلَّا أَنْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ»

۳۴۲ عمرو بن عبد ربیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عینہ منورہ تشریف لائے تو میں بھی عینہ منورہ میں آیا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا مجھے نمازوں (کے اوقات) سے آگاہ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا صبح کی نماز ادا کر پھر سورج کے طلوع ہونے تک نماز ادا کرنے سے

رک جاہل تک کہ سورج اونچا ہو جائے اس لئے کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے دو سیگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کفار سورج کو سجدہ کرتے ہیں، پھر تو نماز ادا کر اس لئے کہ اس وقت کی نماز مقرر ہے نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہل تک کہ سلیہ نیزے کے ساتھ بلند ہو جائے (یعنی زمین پر سلیہ نہ ہو) پھر نماز سے رک جا اس لئے کہ اس وقت جہنم بمزکائی جاتی ہے لیکن جب سلیہ ظاہر ہو جائے تو نماز ادا کر اس لئے کہ اس وقت کی نماز مقرر ہے اور فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہل تک کہ تو عصر کی نماز ادا کر پھر سورج غروب ہونے تک نماز ادا کرنے سے رک جا اس لئے کہ سورج شیطان کے دونوں سیگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کافر لوگ سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی! مجھے وضو (کی فضیلت) بتائیں؟ آپ نے فرمایا، تم میں سے جو شخص بھی اپنے وضو کے پانی کو قریب کرتا ہے، جب وہ منہ میں پانی ڈالتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے، اس کے منہ اور اس کی ناک کے گنہ ختم ہو جاتے ہیں پھر جب اپنا چہرہ اللہ کے حکم کے مطابق دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گنہ اس کی ڈاڑھی کے کناروں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں پھر وہ کھڑا ہوتا ہے اور نماز شروع کر دیتا ہے۔ اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہے اور اللہ کی بزرگی نکل جاتے ہیں پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ کھینچ کر سمیت دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں کے گنہ اس کی اکھیں سے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گنہ اس کے پاؤں کے کنارے سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں۔ پھر وہ ٹخنوں سمیت اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گنہ اس کی اکھیں سے پانی کے ساتھ بیان کرتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ مستحق ہے اور اپنے دل کو صرف اللہ کے لئے خالی کر دیتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسا کہ جس دن اس کی مل نے اس کو جتا تھا (مسلم)

۱۰۴۳ - (۵) وَهَنْ كَرِيب، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَالْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْأَزْهَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالُوا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ، وَسَلِّمْ عَنْ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي. فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ. فَخَرَجْتُ إِلَيْهِنَّ، فَزِدُونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ. فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُنْهَى عَنْهُمَا، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا، ثُمَّ دَخَلَ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ، فَقُلْتُ: قُولِي لَهُ: تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ [الرُّكْعَتَيْنِ]، وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا؟ قَالَ: «يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ! سَأَلْتِ عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهُمَا تَانِي نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَسَعَلُونِي عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۳۔ کرب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس بن مخرمہ اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بن ازہر نے اسے عائشہ کی جانب بھیجا اور کہا کہ ان کو سلام کہنا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعت کے

بارے میں دریافت کرنا اس نے بیان کیا کہ میں عائشہ کے ہاں گیلہ میں نے ان تک وہ پیغام پہنچا دیا جس (کے پہنچانے) کے لئے انہوں نے مجھے بھیجا تھا۔ عائشہ نے کہا کہ تم اُمّ سلمہ سے دریافت کرو۔ پھر میں صلیبہ کرام کی جانب گیلہ انہوں نے مجھے اُمّ سلمہ کے ہاں جانے کا حکم دیا۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ان دو رکعتوں سے روکتے تھے۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ داخل ہوئے تو آپ نے دو رکعتیں ادا کیں۔ میں نے آپ کی جانب لوہڑی کو بھیجا اور میں نے کہا کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنا کہ اُمّ سلمہ عرض کرتی ہیں اے اللہ کے رسول! میں نے آپ سے سنا تھا کہ آپ ان دو رکعتوں (کے پڑھنے) سے روکتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ خود پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے ابو اُمیہ کی بیٹی! تو نے عصر کی نماز کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں دریافت کی۔ اصل (حقیقت) یہ ہے کہ میرے ہاں عبد القیس (قبیلہ) کے کچھ لوگ آئے انہوں نے مجھے ظہر کے بعد والی دو رکعتوں سے مشغول رکھا پس یہ وہ دو رکعتیں تھیں (جن کو میں نے پڑھا) (بخاری، مسلم)

وضاحت: عصر اور فجر کی نماز کے بعد سُنن اور نوافل ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے البتہ اگر ان کے اسباب ہیں تو ان کو ادا کیا جائے جیسا کہ اس حدیث میں آپ سے ظہر کے بعد والی دو رکعت نہ ادا ہو سکیں تو آپ نے انہیں عصر کے بعد ادا کیلئے یہ آپ کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ اُمت کے لئے بھی ایک جواز ہے البتہ اس کے بعد روزانہ عصر کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت ادا کیا کرتے تھے اور یہ آپ کی خصوصیات سے ہے۔ اس لئے کہ آپ جب کسی عمل کو شروع کرتے تو اس پر مداومت فرماتے تھے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص عصر یا فجر کی نماز یا جماعت ادا کر لیتا ہے، اس کے بعد کوئی شخص نماز ادا کرنے آتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ نماز یا جماعت ادا ہو جائے تو جو لوگ نماز ادا کر چکے ہیں ان میں سے اگر کوئی شخص اس کے ساتھ تعاون کرتا ہے اور اس کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو اس کے لئے اجازت ہے، یہ اس کے نوافل ہوں گے۔ اسی طرح بیٹ اللہ کے طواف کے بعد دو رکعت نماز، تحیۃ المسجد کی دو رکعت، فوت شدہ نمازیں، نماز جنازہ، نماز کسوف وغیرہ عام حکم سے دلائل کی بنیاد پر مخصوص ہیں اور ان کے ادا کرنے میں کوئی قہارت نہیں ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۵۶)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۱۰۴۴ - (۶) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رُكْعَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَصَلَاةُ الصُّبْحِ رُكْعَتَيْنِ رُكْعَتَيْنِ». فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ. فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ. وَقَالَ: إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ؛ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو. وَفِي «شَرْحِ السَّنَةِ» وَنُسَخِ «الْمَصَابِيحِ» عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ نَحْوَهُ.

دوسری فصل

۴۴۳: محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ سے روایت ہے وہ قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ صبح کی نماز کے بعد دو رکعت نماز ادا کر رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'صبح کی نماز تو دو رکعت ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا 'میں نے پہلی دو سنتیں ادا نہیں کی تھیں' ان کو میں نے اب پڑھا ہے (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے (ابوداؤد)

امام ترمذی نے اس کے مثل بیان کیا نیز انہوں نے بیان کیا کہ اس حدیث کی سند ثقیل نہیں ہے۔ اس لئے کہ محمد بن ابراہیم کا سماع قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے اور شرعاً اللہ اور مصلح کے نسخوں میں قیس بن قہد (قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے اس کی مثل ہے۔

وضاحت: اس حدیث کے متعدد طرق اور شواہد ہیں جن سے حدیث کا صحیح ہونا ثابت ہے۔ علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے اپنی تالیف "اعلام اہل العصر بأحكام وكيفية الفجر" میں ان سب کو عمل بیان کیا ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۰۴۵ - (۷) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! لَا تَسْعَوْا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ، وَصَلَّى آيَةً سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ». رَوَاهُ الْبُزْؤَانِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۵۳: مجیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اے بنی عبد مناف! تم کسی شخص کو نہ روکو جو بیت اللہ کا طواف اور نماز ادا کرنا چاہے رات دن میں جس وقت بھی چاہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۱۰۴۶ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ نِصْفِ النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۴۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوپہر کے وقت جب تک نازل نہ ہو جائے سوائے جمعہ کے دن نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے (شافعی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسحاق اور ابراہیم دونوں راوی ضعیف ہیں۔ معنی کے لحاظ سے اس حدیث کی تائید میں احادیث صحیحہ موجود ہیں۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۰)

۱۰۴۷ - (۹) وَعَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ كَرِهَ الصَّلَاةَ نِصْفِ النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَالَ: «إِنْ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ إِلَّا

يَوْمَ الْجُمُعَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: أَبُو الْخَلِيلِ لَمْ يَلْقَ أَبَا قَتَادَةَ.

۳۷۷ ابو الخلیل رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابو داؤد رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے علاوہ دوسرے کے وقت نماز ادا کرنے کو مکروہ سمجھا جب تک کہ زوال نہ ہو جائے اور فرمایا ہے تک کہ جنت جمعہ کے علاوہ بھڑکائی جاتی ہے (ابوداؤد) اور امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابو الخلیل کی ابو داؤد رحمہ اللہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔

الفصل الثالث

۱۰۴۸ - (۱۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَائِجِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارْقَهَا، ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ فَارْتَهَا، فَإِذَا رَأَتْ فَارْقَهَا، فَإِذَا دَنَتْ لِلْعُرُوبِ فَارْتَهَا، فَإِذَا غَرَبَتْ فَارْقَهَا». وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاحْمَدُ، وَالتَّيَمِيُّ.

تیسری فصل

۳۷۸ عبد اللہ صناعی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج جب طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے جب سورج اونچا ہوتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر جب برابر ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ مل جاتا ہے جب سورج جھکتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے اور جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو شیطان اس سے مل جاتا ہے اور جب غروب ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز ادا کرنے سے روک دیا ہے (مالک، احمد، ترمذی)

۱۰۴۹ - (۱۱) وَعَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغَفَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمُحَمَّصِ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَقَالَ: «إِنَّ هَذِهِ صَلَاةٌ عُرِضَتْ عَلَيَّ مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَعُوهَا، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ، وَلَا صَلَاةٌ تَبْعُذُهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ. وَالشَّاهِدُ: النَّجْمُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹ ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ”مُحَمَّصِ“ مقام میں عصر کی نماز پڑھائی اور فرمایا کہ یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر فرض ہوئی تھی انہوں نے اس کو ضائع کر دیا پس جو شخص اس نماز کی حفاظت کرے گا اس کو دو گنا ثواب ملے گا اور اس کے بعد ”شہد“ کے طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے اور ”شہد“ ستارے کو کہتے ہیں (مسلم)

۱۰۵۰- (۱۲) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً، لَقَدْ صَحَّحَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَا زَانَاهُ يُصَلِّيَتُهُمَا، وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا. يَعْنِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۰۵۰۔ معویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تم عصر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھتے ہو۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رہے ہم نے نہیں دیکھا کہ آپ نے ان دو رکعتوں کو پڑھا ہو بلکہ آپ نے ان دونوں سے منع کیا ہے (بخاری)

۱۰۵۱- (۱۳) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَقَدْ صَعِدَ عَلَى كَرَجَةِ الْكَعْبَةِ: مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفَنِي فَأَنَا جُنْدُبٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ، إِلَّا بِمَكَّةَ، إِلَّا بِمَكَّةَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَرَزَيْنُ.

۳۰۵۱۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کعبہ کرمہ کی سیڑھی پر بلند ہو کر فرمایا کہ جو شخص مجھے پہچانتا ہے وہ مجھے پہچانتا ہے اور جو شخص نہیں پہچانتا (وہ سن لے کر) میں جندب ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا صبح (کی نماز) کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز نہیں اور عصر (کی نماز) کے بعد سورج ڈوبنے تک کوئی نماز نہیں سوائے مکہ کرمہ کے (یہ لفظ تین مرتبہ فرمایا) (احمد رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۱)

(۲۳) بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

(باجماعت نماز اور اس کی فضیلت)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۱۰۵۲ - (۱) عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۰۵۲ - ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز لو کرنا تھا اور کرنے سے ستائیس درجہ زیادہ ہے (بخاری، مسلم) وضاحت: جماعت کے بغیر نماز اور تو ہو جاتی ہے لیکن باجماعت نماز کی فضیلت نہیں ملتی (واللہ اعلم)

۱۰۵۳ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ بِحَطْبٍ فَيُحَطَّبُ، ثُمَّ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ أُمَرَ رَجُلًا فَيُؤَمُّ النَّاسَ، ثُمَّ أَخَالَفَ إِلَى رَجُلٍ - وَفِي رَوَايَةٍ: لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأَخْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ؛ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عِرْقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَلِمُسْلِمٍ. نَحْوَهُ.

۱۰۵۳ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ میں حکم دوں کہ لکڑیاں اٹھیں گی جہاں پھر میں نماز کے لئے نواز کئے گا حکم دوں۔ پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی جماعت کرائے پھر میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوں اور ایک روایت میں ہے جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے میں ان پر ان کے گھر جلا دوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ان میں کسی شخص کو معلوم ہو کہ اسے (مسجد میں) گوشت دلی پڑی یا دو بہترین پائے ملیں گے تو وہ عشاء کی (جماعت) نماز میں شریک ہوں (بخاری) اور مسلم میں اس کی مثل ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں ان لوگوں کو ڈانٹا گیا ہے جو صرف سُستی اور کھلی کی وجہ سے بغیر کسی عذر کے جماعت نماز ادا نہیں کرتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں گا، سے مقصود جماعت نماز کی اہمیت کی طرف توجہ دلانا ہے۔ ہر حال ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے کہ جماعت نماز ادا کی جائے۔
(واللہ اعلم)

۱۰۵۴ - (۳) وَفَضْلُهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ أَعْمَى، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرَخَّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ، فَرَخَّصَ لَهُ، فَلَمَّا وُلَّى دَعَاهُ، فَقَالَ: «هَلْ تَسْمَعُ الْيَدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاجِبٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بینا شخص آیا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی شخص مسجد میں لانے والا نہیں۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنے گھر میں نماز ادا کر لیا کرے۔ آپ نے اس کو رخصت دی جب وہ جانے لگا تو آپ نے اس کو بلا کر کہا: کیا تو اذان (کے کلمات) سنتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: تم اذان کا جواب دیتے ہوئے (جماعت کے ساتھ) نماز ادا کرو (مسلم)

وضاحت: بینا شخص سے مقصود ابن اُمّ کثوم رضی اللہ عنہ ہیں اس حدیث میں قلیل توجہ بت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بینا شخص سے دریافت کیا کہ کیا تم اذان کے کلمات سننے ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو پھر آپ نے فرمایا: تم جماعت کے ساتھ نماز ادا کرو۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اگر کسی شخص کو مسجد کی اذان سنائی نہیں دی تو اس سے جماعت نماز ادا کرنا سافد ہو جائے گا لیکن احتیاطاً کا تقاضا یہ ہے کہ اوقات نماز کا خیال رکھتے ہوئے جماعت نماز ادا کرنے کا انتظام کیا جائے (واللہ اعلم)

۱۰۵۵ - (۴) وَعَنِ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ أَذِنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةِ ذَاتِ بَرْدٍ وَرَبِيعٍ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ»، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ ذَاتِ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُولُ: «أَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بار بستر تیز ہوا والی رات میں نماز کے لئے خود اذان کی۔ بعد ازاں اعلان کیا: خبردار! تم اپنے ڈیروں میں نماز ادا کرو۔ اس کے بعد وضاحت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت سردی اور بارش والی رات میں مؤذن کو حکم دیتے کہ وہ (اذان کے بعد) کہے: ”خبردار! تم گھروں میں نماز ادا کرو“ (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں میخ امر وجوب کے لئے نہیں ہے، اس لئے کہ اگر کوئی شخص بارش والی رات میں مسجد میں پہنچ جاتا ہے اور جماعت نماز ادا کرتا ہے تو وہ اپنی کوشش اور شوق کے مطابق اجر و ثواب کا مستحق ہو گا (واللہ اعلم)

۱۰۵۶۔ (۵) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأَقْبَمَتْ الصَّلَاةُ، فَايْدَأُوا بِالْعِشَاءِ، وَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ» (۱)۔ وَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو يُوَضِّعُ لَهُ الطَّعَامَ، مُتَقَامًا الصَّلَاةَ، فَلَا يَأْتِيهَا حِينَ يَفْرُغُ مِنْهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ مُتَمَقِّيًا عَلَيْهِ.

۵۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھا جائے اور ساتھ ہی نماز کی اقامت ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ پہلے کھانا تناول کرے اور قانع ہونے میں جلدی نہ کرے چنانچہ ابن عمر کے سامنے کھانا چن رہا تھا اور نماز کی اقامت ہو جاتی وہ کھانے سے فراغت کے بعد نماز ادا کرتے آتے جب کہ وہ امام کی قرأت بھی سن رہے ہوتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۱۰۵۷۔ (۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا تَهْوِيْدَ افْعُهُ الْأَحْبَنَانِ» (۲)۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔
۵۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ کھانا حاضر ہونے کی صورت میں نماز نہیں ہوتی نیز جب وہ غیث چیزیں زور دیں (جب بھی نماز نہیں ہوتی) (مسلم)

وضاحت: دو غیث چیزوں سے مراد پیشاب اور پاخانہ ہیں (واللہ اعلم)

۱۰۵۸۔ (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أُقْبِمَتْ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ»۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔
۵۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب فرض نماز کی اقامت ہو جائے تو فرض (کے علاوہ دوسری کوئی اور نماز نہیں) ہوگی (مسلم)

وضاحت: فرض نماز کی اقامت کی صورت میں کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ الگ ست یا نعل یا فرض نماز ادا کرے۔ اسے امام کے ساتھ شریک ہو کر فرض نماز ادا کرنی چاہیے۔ ہاں جس شخص نے پہلے فرض ادا کر لئے ہیں وہ امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو گا تو اس کے نماز نفل تصور ہوگی۔ اسی طرح فجر کی سنتیں بھی فرض نماز کی موجودگی میں ادا نہیں کی جاسکتیں۔ فجر کی دو سنتوں کو فرض نماز ادا کرنے کے بعد پڑھے اور اگر کوئی شخص فرض نماز کی اقامت کے وقت سنتیں ادا کر رہا ہے اور اگر ایک رکعت ہوتی ہو تو سنتوں کو ختم کر کے جماعت کے ساتھ شامل ہو۔ اگر ایک رکعت سے کم ہوتی ہے تو اس کو مکمل کر سکتا ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ اقامت کے وقت نماز ادا کرنا جائز نہیں جب کہ ایک رکعت تو نماز ہے اور ایک رکعت سے کم نماز نہیں اس لئے ایک رکعت سے کم ہونے کی شکل میں نماز مکمل کرے ورنہ نماز توڑ ڈالے (واللہ اعلم)

۱۰۵۹۔ (۸) وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا اسْتَأْذَنَتْ امْرَأَةٌ أَحَدَكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا»۔ مُتَمَقِّيًا عَلَيْهِ.

۳۵۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کی عورت مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت طلب کرے تو وہ اسے منع نہ کرے (بخاری، مسلم) وضاحت: عورتیں نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں جاسکتی ہیں لیکن وہ خوشبو لگا کر نہ جائیں اور نہ ہی زینب و نعت والا قافرانہ لباس پہنیں۔ اگر راستہ مخدش ہے یا پر خطر ہے تو عورتیں مسجد میں نہ جائیں اور اگر جوان عورت یہ سمجھے کہ اس کا مسجد میں جانا حق ہے تو وہ بھی مسجد میں نہ جائے نیز مردوں کے ساتھ ان کا اختلاط نہ ہوئے پائے (واللہ اعلم)

۱۰۶۰ - (۹) وَهْنُ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكُمُ الْمُسْجِدَ؛ فَلَا تَمَسْ طَبِيخًا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۰ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں جائے تو وہ خوشبو نہ لگائے (مسلم)

۱۰۶۱ - (۱۰) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا؛ فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ» (۱). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت "بخور" لگائے وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں حاضر نہ ہو (مسلم)

وضاحت: "بخور" وہ خوشبو ہے جس کی دھواں لی جاتی ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۱۰۶۲ - (۱۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ، وَيُؤْتِيَنَّ خَيْرًا لَّهِنَّ» (۲). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۳۶۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی عورتوں کو مسجدوں (میں جانے) سے نہ روکو البتہ ان کے گھرانے کے لئے بہتر ہیں (ابوداؤد)

۱۰۶۳ - (۱۲) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا» (۳) أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا (۴)، وَصَلَاتُهَا فِي مَحْدَعِهَا (۵) أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا برآمدے میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور اس کا اپنے اندر کے چھوٹے کمرے

میں نماز ادا کرنا گھر میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے (ابوداؤد)

۱۰۶۴ - (۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ جِبِّيَ أَبَا الْقَاسِمِ ؓ يَقُولُ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ امْرَأَةٍ تَطَيَّتْ لِلْمَسْجِدِ حَتَّى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنْ الْجَنَابَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَرَوَى أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ.

۳۰۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے محبوب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی جو مسجد (جائے) کے لئے خوشبو لگاتی ہے جب تک کہ وہ جنابت (کے غسل) جیسا غسل نہ کرے (تاکہ خوشبو کا اثر زائل ہو جائے) (ابوداؤد) احمد اور نسائی نے ابوداؤد کی مثل بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عاصم بن عبید اللہ راوی ضعیف ہے (اعل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۳۹۹) المجموع جلد ۲ صفحہ ۳۷۷، البحر والتحدیل جلد ۳ صفحہ ۱۹۷، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۵۳، ترویج التنبیہ جلد ۱ صفحہ ۳۸۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۳)

۱۰۶۵ - (۱۴) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ؐ: «كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَإِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اسْتَعْظَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ، فَهِيَ كَذَا وَكَذَا» يَعْنِي زَانِيَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَلِأَبِي دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ.

۳۰۶ ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے اور عورت جب خوشبو لگاتی ہے اور کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ زانیہ ہے (ترمذی) ابوداؤد اور نسائی میں اس کی مثل ہے۔

۱۰۶۶ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ؐ يَوْمَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: «أَشَاهِدُ فُلَانٌ؟» قَالُوا: لَا. قَالَ: «أَشَاهِدُ فُلَانٌ؟» قَالُوا: لَا. قَالَ: «إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَنْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ، وَلَوْ تَعَلَّمُونَ مَا فِيهِمَا لَا تَتِمُّوهُمَا وَلَوْ حَبَوَا عَلَى الرُّكْبِ، وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فِيصِلَتُهُ لَا تَبْتَدِرْتُمُوهُ»، وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ، وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ، وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۰۷ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن صبح کی نماز پڑھائی جب آپؐ نے سلام پھیرا تو آپؐ نے دریافت کیا کیا فلاں (مغص) حاضر ہے؟

صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا، کیا فلاں انسان موجود ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، یہ دو نمازیں منافقوں پر بہت بھاری ہیں۔ اگر تمہیں ان کے ثواب کا علم ہو جائے تو تمہیں اگر گھنٹوں پر گھٹ کر آنا پڑے تو ضرور آؤ اور (نمازیوں کی) پہلی صف فرشتوں کی صف کے برابر ہے، اگر تمہیں اس کی فضیلت کا علم ہو جائے تو تم اس کے لئے جلد کرو اور ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ نماز ادا کرنا اکیلے نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز ادا کرنا ایک آدمی کے ساتھ نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور جس قدر (افراں) زیادہ ہوں گے اسی قدر وہ نماز اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے (ابوداؤد، نسائی)

۱۰۶۷ - (۱۶) وَهْنُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي فَرِيَةٍ وَلَا يَذُو لَأَنْ تَقَامَ فِيهِمُ الصَّلَاةُ، إِلَّا قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ. فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ؛ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذَّنْبُ الْقَاصِيَةَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۶۷۷ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی آہلی اور جنگل میں تین شخص ہوں اور وہیں نماز پڑھتے نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان غالب آ جاتا ہے۔ جماعت کو لازم سمجھو اس لئے کہ بھیڑیا اس بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور چلی جاتی ہے (احمد، ابوداؤد، نسائی)

۱۰۶۸ - (۱۷) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ اتِّبَاعِهِ عَذْرٌ. قَالُوا: وَمَا الْعَذْرُ؟ قَالَ: «خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ؛ لَمْ تَقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۳۶۷۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے لڑائی (کے کلمات) کو سنا تو اذان کے مطابق مسجد میں جانے سے اس کو کوئی عذر نہیں ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، عذر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا (جان کا) خطرہ یا مرض ہو (بیز فرمایا) اس کی وہ نماز قبول نہیں ہوتی جو اس نے (بلا عذر بغیر جماعت) ادا کی ہے (ابوداؤد، دارقطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن ابی جتہ کبھی راوی ضعیف اور مدلس ہے لیکن اس کے دیگر طرق صحیح ہیں، اس لئے معنی کے لحاظ سے یہ حدیث صحیح ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۹۵، البحر والتبذیل جلد ۹ صفحہ ۵۸۷، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۱، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۳۶، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۵)

۱۰۶۹ - (۱۸) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَزْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَوَجَدَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَزَوَى مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ.

۳۶۶ عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جب نماز کی اقامت ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص قضاے حاجت محسوس کرے تو وہ پہلے قضاے حاجت سے فارغ ہو جائے (ترمذی) اور مالک، ابوداؤد، نسائی نے اس کی مثل بیان کیا۔

۱۰۷۰- (۱۹) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ لَا يَجِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ: لَا يَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ قَوْمًا فَيَحْصُ نَفْسَهُ بِالِدُّعَاءِ دُونَهُمْ، فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ. وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ، فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ. وَلَا يَصِلُ وَهُوَ خَفِيفٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَابْنُ مَيْمُونٍ نَحْوَهُ.

۳۶۷ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین کام کرے۔ جب کوئی شخص امام بنے تو مقتدیوں کو بلائے طاق رکھتے ہوئے دعا کے ساتھ اپنے آپ کو مخصوص نہ کرے۔ اگر وہ یہ کام کرے گا تو وہ ان کا خانہ ہے اور کسی گھر کے اندر بلا اجازت نظر نہ والے، اگر وہ یہ کام کرے گا تو اس نے ان کی خیانت کی اور پیشاب پاخانہ کی حاجت روک کر نماز لیا نہ کرے، وہ ان سے پہلے فارغ ہو (ابوداؤد) اور ترمذی میں اس کی مثل ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۶)

۱۰۷۱- (۲۰) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلَاةَ لِبَطْعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۶۸ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھانا کھانے اور کسی دوسرے قدر کی وجہ سے نماز میں تاخیر نہ کرو (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن میمون زعفرانی راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۳۳۶ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۶)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۱۰۷۲- (۲۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عَلِمَ نِفَاقَهُ، أَوْ مَرِيضٌ، إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لِيَمْسِسَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنْ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ. وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى غَدًا مُسْلِمًا؛ فَلْيَحَافِظْ عَلَى هَذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، حَيْثُ يَنَادَى بِهِنَّ، فَإِنَّ اللَّهَ سَرَّعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ

الْهُدَى، وَإِنَّهُمْ مِنْ شَرِّ الْهُدَى، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَأَثَلَلْتُمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَنْتَظِرُ فَيُحْسِنُ الظُّهُورَ، ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ؛ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً، وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ، وَلَقَدْ رَأَيْتَنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يَهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَقَامَ فِي الصَّفِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

تیسری فصل

۷۷۲ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہمارے مشاہدہ کی بات ہے کہ باجماعت نماز سے وہ انسان ہی پیچھے رہتا جس کا منافق ہونا ظاہر ہوتا یا وہ بیمار ہو تک بیمار (انسان) دو انسانوں پر (ایک لگا کر) چلتا اور نماز (باجماعت) میں شریک ہوتا اور ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کے راستوں سے آگاہ کیا ہے اور ہدایت کے راستوں سے (ایک راست) اس مسجد میں نماز ادا کرنا ہے جس میں اذان کی جاتی ہے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا: جس شخص کو پسند ہے کہ وہ کل اسلام کی حالت میں اللہ سے ملاقات کرے تو وہ ان پانچ نمازوں پر محافظت کرے جب ان کی اذان کی جائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر کے لئے ہدایت کے راستوں کو واضح کر دیا ہے اور پانچوں نمازوں کو (باجماعت) ادا کرنا ہدایت کے راستوں میں سے ہے۔ اگر تم گھروں میں (فرض) نماز ادا کرو گے جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا گھر میں نماز ادا کرتا ہے تو تم اپنے پیغمبر کی سنت کو چھوڑ دو گے اور اگر پیغمبر کی سنت کو چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے اور جو شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر وہ ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا قصد کرتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی ثبت فرماتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گنہ دور فرماتا ہے۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ نماز (باجماعت) سے صرف وہ انسان پیچھے رہتا جس کا منافق عیاں ہوتا بلاشبہ ایک شخص کو دو انسانوں کے (سارے) انکار لایا جاتا یہی تک کہ اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا (مسلم)

۱۰۷۳ - (۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْلَا مَارْفِئُ الْبُيُوتِ مِنَ النَّسَاءِ وَالذَّرِيَّةِ، أَقَمْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، وَأَمَرْتُ فِتْيَانِي بِحِرْقُونَ مَارْفِئِ الْبُيُوتِ بِاللَّيْلِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۷۷۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز کی اقامت کا حکم دیتا اور اپنے جوانوں کو (مصلحہ کرام) کو حکم دیتا کہ وہ گھروں میں سب کو آگ کے ساتھ جلا دیں (احمد)

۱۰۷۶ - (۲۳) وَهُنَّ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَتَوَدَّوْا بِالصَّلَاةِ فَلَا يَخْرُجْ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۷۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جب تم مسجد میں ہو اور نماز کی اذان کسی جائے تو تم میں سے کوئی شخص جب تک نماز ادا نہ کرے (مسجد سے) نہ نکلے (احمد)

۱۰۷۵ - (۲۴) وَهْنُ أَبِي الشَّعَثَاءِ، قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَمَا أُذِنَ فِيهِ. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۵ ابو اشعث رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اذان ہونے کے بعد ایک شخص مسجد سے نکلا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے (مسلم) وضاحت: اذان ہو جانے کے بعد کسی عذر شرعی کے بغیر مسجد سے نکلنا جائز نہیں (واللہ اعلم)

۱۰۷۶ - (۲۵) وَهْنُ عَثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَهُ الْأَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ، وَهُوَ لَا يُرِيدُ الرَّجْعَةَ؛ فَهُوَ مُنَافِقٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۶ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسجد میں جس شخص نے اذان کو پایا، پھر وہ (مسجد سے) بلا حاجت شرعی باہر چلا گیا اور اس کا ارادہ واپسی کا نہیں ہے تو وہ منافق ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شدید ضعف ہے، عبد الجبار بن عمر راوی ضعیف ہے (المخرج والتعديل جلد ۴ صفحہ ۳۳، تاریخ الکبیر جلد ۶، صفحہ ۱۸۶، طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۵۲۰، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۴، تقریب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۳۲۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۸)

۱۰۷۷ - (۲۶) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ سَمِعَ الْبِدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ؛ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ». رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِيُّ.

۳۷۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جس شخص نے اذان (کے کلمات) کو سنا اور (مسجد میں) نہ آیا (حالاںکہ اس کو کوئی عذر نہیں تو اس کی نماز نہیں ہے (دار قطنی)

۱۰۷۸ - (۲۷) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَمِّ مَكْتُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ

الْمَدِينَةِ كَثِيرُهُ الْهَوَامُ وَالسَّبَاعُ، وَأَنَا ضَرِيرُ الْبَصَرِ، فَهَلْ تَجِدُنِي مِنْ رُخْصَةٍ؟ قَالَ: «هَلْ تَسْمَعُ: حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَحَيَّهَا» . وَلَمْ يَرْخِصْ لَهُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالتَّيَمِيُّ .

۴۷۸: عبد اللہ بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مدینہ منورہ میں کثرت کے ساتھ موزی جالور اور درندے ہیں جب کہ میں ٹیٹا (انسان) ہوں تو کیا مجھے (جماعت ترک کرنے کی) اجازت ہے؟ آپ نے دریافت کیا: کیا تو حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ (کے کلمات) سنتا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: پھر جلدی آؤ اور آپ نے اس کو اجازت میں دی (ابوداؤد، نسائی)

۱۰۷۹ - (۲۸) وَهَنَ أُمُّ الْبَرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغَضَّبٌ، فَقُلْتُ: مَا أَغَضَبَكَ؟ قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ أُمِّ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۴۷۹: اُمّ اللہ رواء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ابو الدرداء ناراضگی (کے عالم میں) میرے پاس آئے میں نے دریافت کیا کہ آپ کس بات سے ناراض ہیں؟ انہوں نے بیان کیا۔ اللہ کی قسم! اُمّیت حمیریہ کے کسی کام کو میں دیکھ رہا ہوں سوائے اس کے کہ لوگ پجماعت نماز ادا کرتے ہیں (بخاری)

۱۰۸۰ - (۲۹) وَهَنَ أَبِي بَكْرٍ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حُثَمَةَ، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] ، فَقَدْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حُثَمَةَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَإِنَّ عُمَرَ غَدَا إِلَى السُّوقِ، وَمَسَكَنَ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوقِ، فَمَرُّ عَلَى الشَّفَاءِ أُمِّ سُلَيْمَانَ . فَقَالَ لَهَا: لَمْ أَرِ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّي فَعَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ . فَقَالَ عُمَرُ: لِأَنَّ أَشْهَدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً . رَوَاهُ مَالِكٌ .

۴۸۰: ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ عنہ بن ابی نضیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (ایک دن) صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی نضیر کو نہ پایا۔ مگر بازار گئے جب کہ سلیمان کی رہائش مسجد اور بازار کے درمیان تھی مگر کا مزر سلیمان کی والدہ شفاء پر ہوا۔ مڑنے ان سے کہا: میں نے صبح (کی نماز) میں (آپ کے لئے) سلیمان کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ (رات بھر) نوافل ادا کرتا رہا (اس وجہ سے) اس کی آنکھوں پر (چند کا) غلبہ ہو گیا۔ مڑنے فرمایا: میں صبح کی نماز کی جماعت میں حاضر ہو جاؤں، مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر قیام کروں (مالک)

۱۰۸۱ - (۳۰) وَهَنَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «إِنَّا نِثْنَانِ فَمَا قَوْفَهُمَا جَمَاعَةً» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ .

۳۰۸۱ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو شخص اور اس سے زیادہ جماعت ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ربیع بن بدر اور عمرو بن جدار دونوں راوی مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۶، ترویج التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۹۳، مرعات جلد ۲ صفحہ ۸۳)

۱۰۸۲ - (۳۱) وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُطُوطَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنْتُكُمْ. فَقَالَ بِلَالٌ: وَاللَّهِ لَنَمْنَعَهُنَّ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: أَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَتَقُولُ أَنْتَ: لَنَمْنَعَهُنَّ!.

۳۰۸۲ بلال بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سے عورتیں مسجد (میں جانے) کی اجازت طلب کریں تو تم عورتوں کو ان کی مساجد کے اجڑاؤں سے محروم نہ کرو۔ بلال نے کہا: اللہ کی قسم! ہم انہیں ضرور روکیں گے۔ عبد اللہ نے بلال سے کہا: میں کہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور تو کہتا ہے ہم ان کو ضرور روکیں گے!

۱۰۸۳ - (۳۲) وَفِي رَوَايَةٍ سَلِيمٌ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ فَسَبَّ سَبًّا مَا سَمِعْتُ سَبًّا مِثْلَهُ قَطُّ، وَقَالَ: أَخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: وَتَقُولُ: وَاللَّهِ لَنَمْنَعَهُنَّ! رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۸۳ اور سالم کی ایک روایت میں ہے اس نے اپنے والد سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ (ان کے والد) عبد اللہ (اپنے بیٹے) بلال کی جانب متوجہ ہوئے اور اس کو اس قدر برا بھلا کہا کہ میں نے کبھی اس طرح کی لعن طعن کو نہیں سنا اور انہوں نے کہا: میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بتا رہا ہوں اور تو کہتا ہے اللہ کی قسم! ہم عورتوں کو ضرور روکیں گے (مسلم)

۱۰۸۴ - (۳۳) وَعَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ أَهْلَهُ أَنْ يَأْتُوا الْمَسَاجِدَ». فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: فَإِنَّا نَمْنَعُهُنَّ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: وَتَقُولُ هَذَا؟ قَالَ فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُ اللَّهِ حَتَّى مَاتَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۰۸۴ مجاہد سے روایت ہے وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے گھر والوں کو مساجد میں جانے سے نہ روکے۔ عبد اللہ بن عمر کا بیٹا کہنے لگا: ہم ان کو ضرور روکیں گے۔ عبد اللہ نے (اس سے) کہا: میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بتا رہا ہوں اور تو ایسی بات کرتا ہے؟ مجاہد کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے تا زندگی پھر اس سے کلام نہیں کیا (احمد)

(۲۴) بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

(صف کو درست اور برابر کرنا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۰۸۵- (۱) عَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ ، حَتَّى رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ، ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ أَنْ يُكَيَّرَ، فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ، فَقَالَ: «عِبَادَ اللَّهِ! لَتَسَوَّنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجُوهِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۱۰۸۵- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کے برابر کرتے گویا کہ تیروں کے ساتھ صفوں کو درست کر رہے ہیں یہاں تک کہ آپ نے محسوس کیا کہ ہم نے (صفوں کو برابر ہونے کو) آپ سے سمجھ لیا ہے۔ پھر آپ ایک روز (مجد کی جانب) نکلے آپ کھڑے ہوئے، قریب تھا کہ آپ اللہ اکبر کہہ دیتے۔ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر تھا۔ آپ نے فرمایا، اللہ کے بندو تم لازمی طور پر صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا (مسلم)

۱۰۸۶- (۲) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَوَّحِبِهِ، فَقَالَ: «اقْبِمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَأَوْا»؛ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ: «اتِمُّوا الصُّفُوفَ»؛ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي.

۱۰۸۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی اقامت کی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا، تم اپنی صفوں کو برابر کرو اور مل کر کھڑے رہو۔ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں (بخاری) اور بخاری اور مسلم میں ہے آپ نے فرمایا، صفوں کو مکمل کرو بلاشبہ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۱۰۸۷ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ نَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ؛ إِلَّا أَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ: «مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ».

۴۰۸۷ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم صفوں کو برابر کرو اس لئے کہ صفوں کو برابر کرنا نماز کے قائم کرنے سے ہے (بخاری، مسلم) البتہ مسلم میں نماز کے پورا ہونے کے الفاظ ہیں۔

۱۰۸۸ - (۴) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاجِبَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَيَقُولُ: «اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، لِيَلْبِثِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَخْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ». قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: فَانْتَمَ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۸۸ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعرات (قائم کرنے) سے پہلے ہمارے کندھوں کو ہاتھ لگاتے اور فرماتے ”برابر ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو (اس سے) تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا تم میں سے عمل مند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں۔“ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم آج کے دور میں زبردست اختلاف میں ہو (مسلم)

۱۰۸۹ - (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِيَلْبِثِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَخْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» ثَلَاثًا «وَأَبَاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۸۹ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے سبھدار لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں تین بار فرمایا اور تم خود کو بازاروں کے شور و شب سے محفوظ کرو (مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ مسجد میں بازاروں کی طرح شور و شب نہ کرو اور تمہاری آوازیں اونچی نہیں ہونی چاہئیں۔ آداب مسجد کا تقاضا یہ ہے کہ مسجد میں ہر طرح سکون اور خاموشی ہو (واللہ اعلم)

۱۰۹۰ - (۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ تَأَخَّرًا، فَقَالَ لَهُمْ: «تَقَدَّمُوا وَأَتَمَّوْا بِي، وَلَيْسَ أَيْكُمْ مَنْ يَبْغِدُكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخَّرَهُمُ اللَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۹۰ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ (صف سے) پیچھے کھڑے ہیں۔ آپ نے انہیں آگے ہونے کا حکم دیا (اور فرمایا) تم میری اقتداء کرو اور جو تمہارے پیچھے کھڑے ہیں وہ تمہاری اقتداء کریں۔ کچھ لوگ ہمیشہ پہلی صفوں سے پیچھے رہیں گے یہاں کہ اللہ تعالیٰ ان کو آخر میں (جنت میں داخل) کرے گا (مسلم)

۱۰۹۱ - (۷) وَهَذَا جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَرَأَنَا جَلْقًا، فَقَالَ: «مَا لِي أَرَاكُمْ عِزِينَ؟!». ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «أَلَا تَصْغُونَ كَمَا تَصْغُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟». فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ تَصْغُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: «يُتِمُّونَ الصُّغُوفَ الْأُولَى، وَيَتَرَأَّصُونَ فِي الصَّغْفِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۹۱ جابر بن سمروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے محسوس کیا کہ ہم (غلف) حلقوں میں ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہیں جدا جدا دیکھ رہا ہوں بعد ازاں آپ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے ہو جیسا کہ فرشتے اپنے پروردگار کے پاس صفیں بناتے ہیں (آپ نے وضاحت کی) وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف بندی میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں (مسلم)

۱۰۹۲ - (۸) وَهَذَا أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ صُغُوفِ الرِّجَالِ أُولَاهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا. وَخَيْرُ صُغُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أُولَاهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۹۲ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کی بہترین صف پہلی ہے اور مردوں کی سب سے کم ثواب والی صف آخری ہے اور عورتوں کی بہترین صف آخری اور کم فضیلت والی پہلی صف ہے (مسلم)

الفصل الثانی

۱۰۹۳ - (۹) هَذَا أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رُضُوا صُغُوفَكُمْ، وَقَارِبُوا بَيْنَهَا، وَحَادُوا بِالْأَعْنَاقِ؛ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّغْفِ كَأَنَّهُا الْحَذَفُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۴۰۹۳ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اہمیت نماز کی) منوں کو ملاؤ منوں میں قرب اختیار کرو اور (نماز میں) اپنی گردنوں کو برابر رکھو۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ شیطان منوں میں بکری کے بچے کی طرح گھس آتا ہے (ابوداؤد)

۱۰۹۴ - (۱۰) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اتَمُوا الصَّفَّ الْمَقْدَمَ، ثُمَّ الَّذِي بَلِيهِ. فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پہلی صف کو مکمل کرو بعد ازاں وہ صف جو اس کے قریب ہے، کی پچھلی صف میں ہونی چاہئے (ابوداؤد)

۱۰۹۵ - (۱۱) وَهْنُ الْبِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونُ الصَّفُوفَ [الْأَوَّلَ]، وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۵ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے، بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو پہلی صفوں میں ہوتے ہیں اور اس قدم سے زیادہ محبوب اللہ کے ہاں کوئی قدم نہیں جس کے ساتھ چل کر صف ملایا جاتی ہے (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند مجہول ہے البتہ حدیث کا پہلا جملہ صحیح سند کے ساتھ موی ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البیہقی جلد ۱ صفحہ ۳۳۳)

۱۰۹۶ - (۱۲) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَّامِنِ الصَّفُوفِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۶ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک اللہ اور اس کے فرشتے صفوں میں دائیں جانب والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں (ابوداؤد)

۱۰۹۷ - (۱۳) وَهْنُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نماز (اہمیت) ادا کرنے کھڑے ہوتے تو آپ ہماری صفوں کو برابر کرتے جب ہم برابر ہو جاتے تو آپ تکبیر تحریر کرتے (ابوداؤد)

۱۰۹۸ - (۱۴) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَنْ

يَمِينِهِ: «اعْتَدِلُوا، سَوُّوا صُفُوفَكُمْ». وَعَنْ يَسَارِهِ: «اعْتَدِلُوا، سَوُّوا صُفُوفَكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۳۹۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بحیرہ تحریر سے پہلے) اپنے دائیں جانب (دالوں کی) فرماتے 'برابر ہو جاؤ' اپنی صفیں درست کرو (اسی طرح) دائیں جانب (دالوں کی) فرماتے برابر ہو جاؤ، اپنی صفیں درست کرو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۴۳)

۱۰۹۹ - (۱۵) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۳۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے نزدیک تم میں سے وہ لوگ بہت اچھے ہیں جو (پہچانت) نماز میں جلدی اطاعت کرنے والے ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: یعنی جن کو صف درست کرنے کے لئے آگے پیچھے ہونے کا کہا جائے تو وہ تکبر نہ کریں فوراً "مان" لیں نیز دوسرے ساتھیوں کو نماز میں ٹک نہ کریں (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۱۱۰۰ - (۱۶) هَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اسْتَوُوا، اسْتَوُوا، اسْتَوُوا؛ قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

تیسری فصل

۴۰۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (بحیرہ تحریر سے پہلے) تین بار فرماتے 'برابر ہو جاؤ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہیں پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جیسا کہ تمہیں آگے سے دیکھتا ہوں' (ابوداؤد)

۱۱۰۱ - (۱۷) وَهْنِ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّيِّفِ الْأَوَّلِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّيِّفِ الْأَوَّلِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَايَكْتَهُ يَصْلُونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: «وَعَلَى الثَّانِي». وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سُودُوا صُفُوفَكُمْ، وَحَادِّثُوا بَيْنَ مَنَايِكِكُمْ، وَلَيْسُوا فِي أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْخُذْفِ، يَعْنِي أَوْلَادَ الضَّانِّ الْيَصْغَارِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ».

۳۴۱ ابوالمہدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف (دالوں) پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! دوسری صف پر؟ آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف (دالوں) پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دوسری صف پر بھی؟ آپ نے فرمایا: دوسری صف والوں پر بھی نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صفوں کو برابر رکھو اور کندھوں کو برابر رکھو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں (صفوں کی درگلی میں) نرم رہو اور (درمیان میں) خللی جگہ کو پر کرو اس لئے کہ شیطان تمہارے درمیان بھیڑ کے بچے کی مانند گھس جائے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قزح بن قزح راوی ضعیف ہے لیکن حدیث کے متن کی دیگر صحیح روایات تائید کر رہی ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۴۴)

۱۱۰۲ - (۱۸) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اَقْبِمُوا الصُّفُوفَ، وَحَادِّثُوا بَيْنَ الْمَنَايِكِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، وَلَيْسُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوا قُرُجَاتِ الشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَهُ قَطَعَهُ اللَّهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مِنْهُ قَوْلُهُ: «وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا إِلَى آخِرِهِ».

۳۴۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صفیں درست کرو اور کندھے برابر رکھو اور صفوں میں جو خللی جگہ ہو اسے پر کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لئے سوراخ نہ چھوڑو اور جو شخص صف میں مل کر کھڑا ہو گا اللہ اس کو (اپنے ساتھ) ملائے گا اور جو شخص صف کو نہیں ملائے گا اللہ اس کو اپنے ساتھ نہیں ملائے گا (ابوداؤد) اور امام نسائی نے اس حدیث سے یہ قول آخر تک ذکر کیا ہے کہ جو صف میں مل کر کھڑا ہو گا۔

۱۱۰۳ - (۱۹) وَفِي أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَوَسَّطُوا الْإِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام کو (پہلی صف کے آگے) درمیان میں کھڑا کرو اور صفوں میں جو خللی جگہ ہے اس کو پر کرو۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن بشیر راوی مجہول ہے البتہ حدیث کے دوسرے حصے کی شہد حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۶۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۴۴)

۱۱۰۴ - (۲۰) وَهْنٌ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ عَنِ الصَّيْفِ الْأَوَّلِ، حَتَّى يُؤَخَّرَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۳ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ پہلی صف میں شامل ہونے سے ہمیشہ پیچھے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ پاک (جنگل سے) دور کر کے دوزخ میں داخل کرے گا (ابوداؤد)

۱۱۰۵ - (۲۱) وَهْنٌ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبُدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يَصَلِّي خَلْفَ الصَّيْفِ وَحْدَهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَعِيدَ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۴۵ وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس کو نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۵) بَابُ الْمَوْقِفِ

(نماز میں امام اور مقتدی کہاں کھڑے ہوں؟)

الفصل الأول

۱۱۰۶ - (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْتٌ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، فَخَذْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَاخَذَ يَدِي مِنْ وَرَاءَ ظَهْرِهِ فَعَدَلَنِي كَذَلِكَ مِنْ وَرَاءَ ظَهْرِهِ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۱۰۶: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات بسر کی (میں نے دیکھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تہجد کی) نماز ادا کرنے لگے ہیں چنانچہ میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنی پیٹھ کے پیچے سے میرا ہاتھ پکڑا، آپ نے اس طرح اپنی پیٹھ کے پیچے سے پھیر کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا (بخاری مسلم)

وضاحت: مقتدی ایک ہو تو وہ امام کی دائیں جانب امام کے ساتھ کھڑا ہو گا اور اگر صرف ایک پچھ ہو تب بھی جماعت متصور ہوگی، نفل نماز کی بھی جماعت ہو سکتی ہے نیز عمل کثیر سے نماز قاسد نہیں ہوتی جیسا کہ عبد اللہ بن عباسؓ بائیں جانب سے چل کر دائیں جانب کھڑے ہوئے (مرقات جلد ۲ صفحہ ۹۵)

۱۱۰۷ - (۲) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ، فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَاخَذَ يَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ جَاءَ جُبَارُ بْنُ صَخْرٍ، فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاخَذَ يَدَيْنَا جَمِيعًا، فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے چنانچہ میں آکر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ہٹا کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ بعد ازاں جبار بن صخرؓ بھی آیا اور آپ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ آپ نے ہم دونوں کے ہاتھوں کو پکڑا اور ہمیں دھکیل کر پیچھے کھڑا کر دیا (مسلم)

۱۱۰۸ - (۳) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَبَيْتِي فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۸ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ایک یتیم نے اپنے گھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی جب کہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں (مسلم)

وضاحت: اُمّ سلیم انس کی والدہ ہیں اور یتیم کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ان کا بھائی تھا۔ اہلی عورت امام کے پیچھے صف میں کھڑی ہو سکتی ہے اس کا مرووں کی صف میں شامل ہونا درست نہیں (واللہ اعلم)

۱۱۰۹ - (۴) وَهْنُهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِ وَبِأَمِّهِ أَوْ خَالَتِهِ، قَالَ: فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، وَأَقَامَ الْمَرْأَةُ خَلْفَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۹ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اور اس کی والدہ یا اس کی خالہ کو نماز پڑھائی چنانچہ مجھے اپنے دائیں جانب اور عورت کو ہمارے پیچھے کھڑا کیا (مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں بلجماعت نماز ادا کرنے سے متعلق متعدد واقعات ہیں۔ اسی لئے روایات میں اختلاف ہے پس اختلاف کو مختلف واقعات پر محمول کیا جائے گا (واللہ اعلم)

۱۱۱۰ - (۵) وَهْنُ أَبِي بَكْرَةَ: أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّيْفِ، ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّيْفِ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا، وَلَا تَعُدَّ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۰ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہنچا تو آپ رکوع کی حالت میں تھے وہ صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع میں چلا گیا۔ بعد ازاں (اسی حالت میں) چل کر صف میں شامل ہوا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر ہوا۔ آپ نے فرمایا اللہ تیری حرص میں اضافہ کرے دوبارہ ایسا نہ کرنا (بخاری)

وضاحت: صف میں شامل ہو کر رکوع کرنا چاہیے۔ رکوع میں شامل ہونے سے قیام اور سورۃ فاتحہ کی قرائت فوت ہو جاتی ہے لہذا رکعت شمار نہیں ہوگی (واللہ اعلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۱۱۱۱ - (۶) هُنَّ سَمُرَةُ بْنُ جَنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَ أَحَدُنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۱۱۱۰: سرور بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم تین (افراد) ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے ایک شخص آگے ہو (کرامت کرائے) (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن مسلم راوی حسن سے روایت کرتا ہے جب کہ اسماعیل راوی ضعیف اور حسن راوی مدلس ہے (البحر والحدیث جلد ۲ صفحہ ۴۳۹، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۶، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۳۸، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۲، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۴۷)

۱۱۱۲ - (۷) وَهْنٌ عَمَّارٌ [بْنُ يَاسِرٍ] : أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ، وَقَامَ عَلَى دُكَّانٍ يُصَلِّيُ وَالنَّاسُ أَسْفَلُ مِنْهُ، فَتَقَدَّمَ حَذِيفَةُ فَأَخَذَ عَلَى يَدَيْهِ ، فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتَّى أَنْزَلَهُ حَذِيفَةُ، فَلَمَّا فَرَعَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهِ، قَالَ لَهُ حَذِيفَةُ: أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِي مَقَامٍ أَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ، أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ؟» فَقَالَ عَمَّارٌ: لِيَذَلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِينَ أَخَذْتَ عَلَى يَدَيَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۱۱۱۱: عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے مدائن (شہر) میں لوگوں کی امامت کرائی وہ خود اونچی جگہ پر تھا اور مقتدی اس سے چلی جگہ پر تھے چنانچہ حذیفہ آگے بڑھے اور عمار کے دونوں ہاتھ پکڑے۔ عمار نے حذیفہ کی بات کو تسلیم کیا اور انہوں نے ان کو نیچے اتارا۔ جب عمار نماز سے فارغ ہوئے تو حذیفہ نے ان سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گراہی نہیں سنا کہ جب کوئی شخص لوگوں کی امامت کرائے تو وہ مقتدیوں سے اونچی جگہ پر نہ کھڑا ہو یا اس طرح کی بات فرمائی۔ عمار نے جواب دیا: اسی لئے تو جب آپ نے میرے ہاتھوں کو پکڑ کر (نیچے) کیا تو میں نے آپ کی پیروی کی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ جس روایت میں حذیفہ رضی اللہ عنہ امام ہیں اور ان کو نیچے کھینچنے والے ابو مسعود رضی اللہ عنہ ہیں، اس کی سند صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۴۷)

۱۱۱۳ - (۸) وَهْنٌ سَهْلٌ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ، أَنَّهُ سُئِلَ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْيَمِينُ؟ فَقَالَ: هُوَ مِنْ أَثَلِ الْغَابَةِ، عَمَلُهُ فَلَانٌ مُتَوَلِّى فَلَانَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ عَمِلَ وَوَضَعَ، فَاسْتَقْبَلَ الْيَمْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ، فَقَرَأَ وَرَكَعَ، وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى، فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْيَمِينِ، ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى، حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ. هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهُ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: فَلَمَّا فَرَعَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّا

صَنَعَتْ هَذَا لِتَأْتُمُوا بِي وَلِتَعْلَمُوا صَلَاتِي ۝

۳۳ سل بن سعد سلمیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں 'ان سے دریافت کیا گیا کہ منبر (نبی) کس (کڑی) سے بنایا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ غلبہ (مقام) کے جملہ (کے درخت) سے بنا تھا اس کو قلاں (انسان) نے جو قلاں (عورت) کا غلام ہے' نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنایا تھا جب وہ تیار ہو گیا اور (سجد میں) رکھا گیا تو آپ اس پر تشریف فرما ہوئے آپ نے قبلہ رخ منہ کیا اور تکبیر تحریرہ کی۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے آپ نے قرات کی اور رکوع کیا۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا۔ بعد ازاں آپ نے اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا اور پچھلے پاؤں چل کر زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر کی طرف لوٹے پھر آپ نے قرات کی اور رکوع کیا پھر آپ نے اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا اور پھر آپ نے پچھلے پاؤں چل کر نشن پر سجدہ کیا (الفاظ بخاری کے ہیں) بخاری اور مسلم میں اسی طرح کے الفاظ ہیں اور حدیث کے آخر میں ذکر ہے کہ جب آپ فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ انہیں کہا کہ اے لوگو! میں نے اس طرح اس لئے کیا ہے تاکہ تم میری اقتداء کرو اور میری نماز کی کیفیت معلوم کرو۔

وضاحت: آپ نے تعلیم کی خاطر ایسا کیا تھا ورنہ حدیث رقم (۳۳) کی رو سے ایسا کرنا جائز نہیں (واللہ اعلم)

۱۱۱۴ - (۹) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتُمُونَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۳۴ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (چٹائی کے) حجرے میں نماز ادا کی جب کہ صحابہ کرام حجرہ سے باہر آپ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۱۱۱۵ - (۱۰) عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَفَ الرِّجَالَ، وَصَفَ خَلْفَهُمُ الْعِلْمَانُ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ، فَذَكَرَ صَلَاتَهُ، ثُمَّ قَالَ: «هَكَذَا صَلَاةٌ» - قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ: «أَمِينٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

تیسری فصل

۵۵ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ ابو مالک رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی کہ آپ نے نماز قائم کی 'مردوں کی صفیں پاندھیں اور ان کے پیچھے لڑکوں کی صفیں پاندھیں۔ بعد ازاں آپ نے ان کو نماز پڑھائی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا انہوں نے ذکر کیا پھر بیان کیا کہ نماز اس طرح ہے۔ عبد اللہ (راوی) نے کہا کہ (اپنے شیخ کے بارے

میں) کی خیال کرتا ہوں انہوں نے کہا (آپؐ کا فرمان ہے) کہ اسی طرح میری اُمت کی نماز ہے (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریحین حاشیہ راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۳۰) البحر
والتحلیل جلد ۴ صفحہ ۲۶۸ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳ تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵

۱۱۱۶- (۱۱) وَهَنَّ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ، فِي الصَّيْفِ الْمُقَدَّمِ،
فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِي جَبْدَةً، فَتَنَحَّيْتُ، وَقَامَ مَقَامِي، فَوَاللَّهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي. فَلَمَّا
انْصَرَفَ، إِذَا هُوَ أَبِي بَنُ كَعْبٍ. فَقَالَ: يَا فَتَى! لَا يَسْتَوِيكَ اللَّهُ، إِنَّ هَذَا عَهْدٌ مِّنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْنَا
أَنْ نَلْبِيَهُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَقَالَ: هَلْكَ أَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبَّ الْكَعْبَةِ، ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا
عَلَيْهِمْ أَسَى، وَلَكِنْ أَسَى عَلَى مَنْ أَضَلُّوا. قُلْتُ: يَا أَبَا يَعْقُوبَ! مَا تَعْنِي بِأَهْلِ الْعَقْدِ؟ قَالَ:
الْأُمَرَاءُ... رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

قیس بن عبید رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں مسجد میں پہلی صف میں تھا مجھے ایک
مخلص نے پیچھے سے کھینچ لیا مجھے پہلی صف سے ہٹا دیا اور میری جگہ پر کھڑا ہو گیا اللہ کی قسم! (اس وجہ سے) میں
اپنی نماز کو نہ سمجھ سکا یعنی نماز میں یکسوئی ختم ہو گئی۔ جب وہ مخلص نماز سے فارغ ہوا تو (میں نے دیکھا کہ) وہ ابی
بن کعب رضی اللہ عنہ (صحابی) تھے۔ انہوں نے (مجھے) مخاطب کیا (اور کہا) کہ اے نوجوان! اللہ تجھے غم زدہ نہ
کرنے۔ یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیں وصیت ہے کہ ہم امام کے قریب ہوں۔ پھر انہوں نے قبلہ رخ ہو کر
تین بار کہا کہ اصحاب حکومت چلو و بریلو ہو گئے کعبہ کے رب کی قسم! پھر انہوں نے کہا اللہ کی قسم! میں ان پر
افسوس نہیں کرتا بلکہ ان کا غم کھاتا ہوں جن کو انہوں نے گمراہ کیا میں نے عرض کیا اے ابو یعقوب! ان سے
مراد کون ہیں؟ آپ نے کہا کہ (ان سے مراد) اصحاب حکومت ہیں (نسائی)

(۲۶) بَابُ الْإِمَامَةِ

(امامت کے مسائل)

الفصل الأول

۱۱۱۷- (۱) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَاهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ؛ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً، فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَنِ؛ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَنِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً؛ فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ سِنًا. وَلَا يُؤْمِنُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ. وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ: «وَلَا يُؤْمِنُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ».

پہلی فصل

۱۱۱۷- ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کی امامت کا حقدار وہ شخص ہے جو ان میں اللہ کی کتاب کا زیادہ حافظ ہے۔ اگر لوگ قرآن کے حفظ میں برابر ہوں تو وہ (مخص امامت کرائے) جو سب سے زیادہ سنت کو جاننے والا ہے۔ اگر سنت کے جاننے میں سب برابر ہوں تو وہ مخص امامت کرائے جو ہجرت میں اول ہے اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو وہ (مخص امامت کرائے) جو عمر میں بڑا ہے اور کوئی شخص کسی شخص کی امامت (کے مقام) میں امامت نہ کرائے اور اس کے گھر میں اس کی عزت کے مقام پر اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے (مسلم) اور ایک روایت میں ہے اور کوئی شخص کسی شخص کا اس کی امامت گاہ میں امام نہ بنے۔

۱۱۱۸- (۲) وَهَذَا مِنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيُؤْمِّمُهُمْ أَحَدُهُمْ، وَأَحْقَهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَاهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَذَكَرَ حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ فِي بَابٍ بَعْدَ بَابٍ «فَضْلُ الْأَذَانِ».

۱۱۱۸- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص (نماز ادا کرنے والے) ہوں تو ان میں سے ایک امامت کرائے اور ان میں جو (قرآن کا) زیادہ حافظ ہے وہ زیادہ مستحق ہے (مسلم) اور مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث اذان کی فضیلت کے باب کے بعد والے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

الفصل الثانی

۱۱۱۹ - (۳) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِيُؤْذَنَ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلِيُؤْتَمَّكُمْ قَرَأَتُكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

دوسری فصل

۳۸۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں زیادہ نیک لوگ اذان کہیں اور قرآن پاک کو زیادہ حفظ کرنے والے امت کرائیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسین بن عیسیٰ راوی کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۵۳۵، مشکوٰۃ علامہ البیہقی جلد ۱ صفحہ ۵۰)

۱۱۲۰ - (۴) وَهْنُ أَبِي عَطِيَّةَ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحَوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا، قَالَ أَبُو عَطِيَّةَ: فَقُلْنَا لَهُ: تَقْدَمُ فَصَلِّهِ. قَالَ كُنَّا: قَدِمُوا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ، وَسَأَحَدُكُمْ لِمَ لَا أُصَلِّي بِكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَوْمَهُمْ، وَلِيُؤْتَمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَنُّيُّ إِلَّا أَنَّهُ أَقْتَصَرَ عَلَى لَفْظِ النَّبِيِّ ﷺ

۳۹۰ ابو عطیہ عقیلی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے ہیں ہماری مسجد میں آتے اور باتیں سنا رہے تھے ایک دن نماز کا وقت ہو گیا (ابو عطیہ کہتے ہیں کہ) ہم نے ان سے کہا کہ آگے بڑھیں اور نماز کی امت کرائیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم اپنے میں سے ایک شخص کو آگے کو، وہ تمہاری امت کرائے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں تمہاری امت کیوں نہیں کرتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو شخص کسی قبیلہ میں جائے وہ ان کی امت نہ کرائے بلکہ ان میں سے ایک شخص ان کی امت کرائے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی) البتہ امام نسائی نے صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارک پر اکتفا کیا ہے یعنی حدیث کے شروع کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔

۱۱۲۱ - (۵) وَهْنُ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَخْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَوْمَ النَّاسِ وَهُوَ أَعْمَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۳۹۱ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا کہ وہ امت کرائیں جب کہ وہ بینا (انسان) تھے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح ہے، معلوم ہوا کہ نبی انسان کو امام بنایا جاسکتا ہے، اس میں کچھ تباہی نہیں ہے۔ یہ حدیث انسؓ ابن عباسؓ اور اُمّ المؤمنین عائشہؓ سے مروی ہے۔ انسؓ کی روایت ابو داؤد میں ہے۔ اس کے علاوہ مسند امام احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی حدیث اکبر جلد ۱ صفحہ ۱۸۳ میں موجود ہے۔ عائشہؓ سے مروی حدیث صحیح ابن حبان میں حدیث نمبر ۵۲۳ کے تحت ہے۔

۱۱۲۲ - (۶) وَهْنُ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تَجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ أَذَانَهُمْ: الْعَبْدُ الْأَبْنَى حَتَّى يَرْجِعَ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَرَؤُوحَهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَإِمَامٌ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۲۲ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص ہیں جن کی نماز ان کے کانوں سے تہلوز نہیں کرتی۔ بھانگا ہوا غلام جب تک وہ واپس نہ آجائے (وہ عورت جس نے اس حالت میں رات بسر کی کہ اس کا خلوند اس پر خفا ہے اور کسی قبیلہ کا امام جس کو وہ (اس کے کسی فاسقانہ کام کی وجہ سے) بنظر کراہت دیکھتے ہیں (ترمذی) امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۲۳ - (۷) وَهْنُ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاتُهُمْ: مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، وَرَجُلٌ أَتَى الصَّلَاةَ دِبَارًا - وَالِدِبَارُ: أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوتَهُ - وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مَحْرَرَةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص ایسے ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (۱) وہ شخص جو لوگوں کا امام بنا جب کہ مقتدی اس کو بنظر کراہت دیکھتے ہیں۔ (۲) وہ شخص جو جماعت ہونے کے بعد نماز ادا کرنے آیا۔ ”دبار“ سے مقصود یہ ہے کہ کوئی شخص نماز جماعت کے بعد نماز ادا کرنے کے لئے آئے (۳) اور وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو غلام بنا لیا۔

(ابو داؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد الرحمن بن زیاد افریقی راوی ضعیف ہے البتہ حدیث کا پہلا جملہ صحیح ہے (المرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۱۱۱، الجوہین جلد ۲ صفحہ ۵۰، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۱، تہذیب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۸۰، تاریخ بغداد جلد ۱۰ صفحہ ۷۲، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۵۱)

۱۱۲۴ - (۸) وَهْنُ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحَرِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يَصَلِّي بِهِمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۳ علامہ بنتِ حُر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کی علامات میں سے ہے کہ مسجد میں حاضرین امامت کے لئے ایک دوسرے سے پس و پیش کریں گے۔ وہ ایسا شخص نہیں پائیں گے جو ان کی امامت کرائے (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ام غراب راویہ مجہول ہے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰۵)

۱۱۲۵ - (۹) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ، بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا، وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرُ. وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ، بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا، وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرُ. وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا، وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر کماٹیر کے ساتھ تمہارے لئے جملہ فرض ہے خواہ وہ اچھا ہے یا فاجر فاسق ہے اگرچہ وہ کبائر کا ارتکاب کرے اور تم پر ہر اس شخص کی اقتداء پس نماز ادا کرنا فرض ہے جو مسلمان ہے خواہ وہ نیک ہے یا فاجر فاسق ہے اگرچہ وہ کبائر کا ارتکاب کرے (ابوداؤد)

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں محمول رحمہ اللہ کا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔
(التلخیص الجیر جلد ۳ صفحہ ۳۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۵)

وضاحت ۲: امام کے لئے عدالت شرط نہیں ہے لیکن احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ فاسق اور بدعتی انسان کو امام نہ بنایا جائے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حجاج بن یوسف کی اقتداء میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۱۱۲۶ - (۱۰) هُنَّ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا بِمَاءٍ تَمَرٍ النَّاسِ، يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ نَسْأَلُهُمْ: مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ؟ مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُونَ: يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ، أَوْحَى إِلَيْهِ كَذَا. فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَلِكَ الْكَلَامَ، فَكَأَنَّمَا يَغْرَى رَفِي صَدْرِي، وَكَانَتْ الْعَرَبُ تَلُومُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتَحَ. فَيَقُولُونَ: أَتَرْكُوهُ وَقَوْمَهُ؟ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ. فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ، بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ، وَبَدَرَ ابْنُ قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ، قَالَ: حِجَّتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ حَقًّا، فَقَالَ: «صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينٍ كَذَا، وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينٍ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنِ أَحَدُكُمْ، وَلْيُؤْمِتْكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرَانًا». فَظَنُّوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي، لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ. فَقَدَّمُونِي بَيْنَ

أَيُّدِيهِمْ، وَأَنَا ابْنُ يَسَىٰ أَوْ سَيْعٍ سَيْعِينَ، وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصْتُ عَيْنِي فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَجَّ: أَلَا تَعْطُونَ عَنَّا إِسْتِ قَارِئِكُمْ ؟! فَاسْتَرَوْا، فَقَطَّعُوا إِلَيَّ قِمِيصًا فَمَا فِرَحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذَلِكَ الْقِمِيصِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک تلاب کے قریب سکونت پذیر تھے جہاں لوگوں کی گزرگاہ تھی۔ ہمارے پاس سے قافلے گزرتے۔ ہم ان سے (حالاتِ حاضرہ کے بارے میں) دریافت کرتے کہ لوگوں کے لئے کیا حلوہ (روما) ہو گیا ہے، لوگوں کے لئے کیا حلوہ (روما) ہو گیا ہے یہ شخص کون ہے (جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟) تو قافلے کے لوگ بتاتے کہ وہ شخص کہتا ہے کہ اللہ نے اسے پیغمبر بتایا ہے، اس کی جانب فلاں فلاں بات کی وحی ہوئی ہے۔ (عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں وحی کو محفوظ کرتا گیا کہ میرے سینے میں جاگزیں ہو رہی ہے جب کہ عربوں کی اکثریت فتح مکہ کے انتظار میں تھی۔ وہ (عام طور پر) کہتے کہ اس پیغمبر اور اس کی قوم کو (ان کے حالات پر) چھوڑ دو (اور انتظار کرو) اگر یہ شخص ان پر غالب آگیا تو پھر سچا پیغمبر ہے پس جب فتح مکہ کا واقعہ رونما ہوا تو تمام قبائل نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی اور میرے والد نعمان غلت میں اپنے قبیلہ میں سے سب سے پہلے (مطلقہ) اسلام میں داخل ہوئے۔ جب میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت) سے واپس لوٹے تو انہوں نے بتایا اللہ کی قسم! میں تمہارے پاس پہنچے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مجلس سے واپس لوٹا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، فلاں نماز فلاں وقت میں ادا کرو اور فلاں نماز فلاں وقت میں ادا کرو، جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے اور جس شخص کو قرآن زیادہ حفظ ہے وہ امامت کرائے۔ انہوں نے جائزہ لیا تو مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن حفظ نہ تھا، اس لئے کہ میں قافلوں سے ملاقاتیں کرتا تھا چنانچہ قبیلہ والوں نے مجھے اپنا امام مقرر کر لیا جب کہ میں چھ سات سال کا تھا۔ میرے جسم پر ایک دھاری دھار چلور تھی جب میں سجدہ کرتا تو چلور (کچھ جسم سے) ہٹ جاتی یہاں تک کہ قبیلہ کی ایک عورت نے کہہ دی وہاں کہ تم ہم سے اپنے امام کی شرمگاہ کی پردہ داری کیوں نہیں کرتے چنانچہ قوم نے میرے لئے قیض کا کپڑا خریدنا مجھے جس قدر قیض ملنے سے خوشی ہوئی اس قدر خوشی کسی اور چیز سے نہ ہوئی (بخاری)

وضاحت: ایسا بچہ جو سن تیز کو پہنچ چکا ہے اگرچہ سن بلوغت کو نہیں پہنچا تو وہ فرائض اور نوافل کی امامت کرا سکتا ہے۔ اس واقعہ کے بارے میں یہ کہنا درست نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم نہیں ہوا جب کہ یہ واقعہ حدیث نبوت کا ہے۔ اگر مبلغ بچے کی امامت جائز نہ ہوتی تو اللہ کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) انہیں منع کر دیتے (واللہ اعلم)

۱۱۲۷ - (۱۱) وَهْنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَبَّا قَدِيمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ الْمَدِينَةَ، كَانَ يَوْمُهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ، وَفِيهِمْ عُمَرُ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب آغاز میں مہاجرین مدینہ منورہ آئے تو ابو حذیفہؓ کا غلام سالم ان کا امام تھا جب کہ ان میں عمرؓ اور ابو سلمہ بن عبدالاسدؓ بھی تھے (بخاری)

وضاحت: آزاد لوگوں کی امامت غلام کر سکتا ہے، اس لئے کہ سالم غلام تھے (واللہ اعلم)

۱۱۲۸- (۱۲) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تَرْفَعُ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُوسِهِمْ يَشْبُرُ: رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ ، وَامْرَأَةٌ بَنَاتٌ وَرَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاجِدٌ ، وَأَخْوَانٌ مُتَصَارِمَانِ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ .

۳۷۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ہیں جن کی نماز ان کے سروں سے ہاشت بحر بھی بلند نہیں ہوتی (یعنی صحیح نہیں ہوتی) وہ شخص جو لوگوں کا امام ہے اور لوگ اسے ہنظر کراہت دیکھتے ہیں اور وہ عورت جو رات اس محل میں گزارتی ہے کہ اس کا خلوع اس پر خفا ہے اور وہ دو بھائی جو (تین دن سے زیادہ) قطع تعلق رکھنے والے ہیں (ابن ماجہ)

(۲۷) بَابُ مَا عَلَى الْإِمَامِ

(مقتدیوں کے امام پر حقوق)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۱۲۹ - (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ صَلَاةً مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنْ كَانَ لَيْسَ سَمْعُ بُكَاءِ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۱۲۹ - انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی امام کے پیچھے کبھی نماز ادا نہیں کی جس کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے تخفیف والی اور مکمل ہو۔ آپؐ تو بچے کے رونے کی آواز سنے تو اس خوف سے تخفیف فرماتے کہ کہیں (اس کے رونے سے) اس کی والدہ فتنے میں نہ واقع ہو جائے۔ (بخاری، مسلم)

۱۱۳۰ - (۲) وَعَنْ أَبِي ثَكْلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَا دُخْلُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ إِطَالَتَهَا، فَاسْمَعْ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوَّزْ فِي صَلَاتِي، وَمَا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةٍ وَجَدَ أُمُّهُ مِنْ بُكَائِهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۳۰ - ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں داخل ہوتا ہوں تو میرا ارادہ ہوتا کہ نماز لمبی کی جائے لیکن بچے کی رونے کی آواز سن کر میں نماز میں تخفیف کر لیتا ہوں اس لئے کہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ بچے کی والدہ کو بچے کے رونے سے سخت غم ہو گا۔ (بخاری)

۱۱۳۱ - (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ. وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيَطْوِلْ مَا شَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو (قرأت میں) تخفیف کرے اس لئے کہ مقتدیوں میں بیمار، کمزور اور بوڑھے انسان بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی شخص اکیلا نماز ادا کر رہا ہے تو وہ جس قدر چاہے قرأت لمبی کرے (بخاری، مسلم)

۱۱۳۲ - (۴) وَهْنٌ قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لَا تَأْخُرُ عَنْ صَلَاةِ الْعَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مِنْكُمْ مُتَفَرِّقِينَ؛ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ؛ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ، وَالْكَبِيرَ، وَذَا الْحَاجَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲: قیس بن ابی حازم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک شخص نے عرض کیا، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! میں صبح کی نماز (کی جماعت) سے پیچھے رہ جاتا ہوں اس لئے کہ فلاں شخص ہمیں طویل نماز پڑھاتا ہے۔ (ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی وعظ کرتے ہوئے اس دن سے زیادہ غصے میں نہیں دیکھا بعد ازاں آپ نے فرمایا تم میں کچھ لوگ نفرت والے والے ہیں پس تم میں سے جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز میں تخفیف کرے اس لئے کہ مقتدیوں میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند (بھی) ہوتے ہیں (بخاری، مسلم)

۱۱۳۳ - (۵) وَهْنٌ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُضِلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ، وَإِنْ أَخْطَأُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَهَذَا الْبَابُ خَالَ عَنِ: الْفَصْلِ الثَّانِي.

۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تمہاری امامت کرائیں گے، اگر وہ (نماز کی) صحت کا خیال رکھیں گے تو تمہارے لئے اجر ہے اور اگر وہ (نماز کی) صحت کا خیال نہیں رکھیں گے تو تمہارے لئے اجر ہے اور ان کے لئے وبال ہے (بخاری)

وضاحت: مثلاً اگر امام بے وضو ہے تو مقتدیوں کی نماز درست ہے البتہ امام نماز لوٹائے گا (واللہ اعلم)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۱۳۴ - (۶) هُنَّ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عِدَّةٌ أَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَمَمْتُ قَوْمًا فَأَجِثْ بِهِمُ الصَّلَاةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

لَهُمْ دَوَايِعُ لَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ لَهُ: «أَمْ قَوْمُكَ؟». قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

إِنِّي أَحَدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا . قَالَ : « اذْنُهُ » ، فَاجْلَسْنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ وَصَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيْ ، ثُمَّ قَالَ : « تَحَوَّلْ » ، فَوَضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيْ ، ثُمَّ قَالَ : « أُمَّ قَوْمِكَ ، فَمَنْ أُمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ ، وَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ . وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ ، وَإِنَّ فِيهِمُ ذَا الْحَاجَةِ ، فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ » .

تیسری فصل

۳۳۴ عمن بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخری وصیت کرتے ہوئے حکم دیا کہ جب تم کسی قبیلے کے امام بنو تو انہیں تخفیف کی ساتھ نماز پڑھاؤ (مسلم) عمن بن ابی ایک اور روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنے قبیلہ کی امامت کراؤ۔ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں اپنے نفس میں کچھ (وسوسہ) پاتا ہوں؟ آپ نے فرمایا 'قریب ہو جاؤ۔ آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا بعد ازاں اپنی ہتھیلی کو میرے دونوں پستانوں کے درمیان سینے پر رکھ کر پھر آپ نے فرمایا (سرخ) تبدیل کر چنانچہ آپ نے اپنی ہتھیلی کو میری کمر پر میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ کر بعد ازاں آپ نے فرمایا 'اپنے قبیلے کی امامت کرا اور جو شخص امام بنے وہ (نماز میں) تخفیف کرے' اس لیے کے مقتدیوں میں بوڑھے 'بیار' کنزور اور ضروری کام کاج والے ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی شخص اکیلا نماز ادا کرے تو مجھے چاہے نماز ادا کرے۔

۱۱۳۵ - (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيفِ، وَيُؤْمِنَابِ (الصَّافَاتِ) . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

۳۳۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تخفیف کا حکم فرماتے اور امامت کراتے ہوئے سورۃ صافات کی تلاوت فرماتے تھے (نسائی)

(۲۸) بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُومِ مِنَ الْمَتَابَعَةِ وَحُكْمُ الْمَسْبُوقِ

(مقتدی امام کی متابعت کیسے کرے اور مسبوق کے بارے میں حکم)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۱۳۶ - (۱) هُوَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، فَاِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، لَمْ يَحْنُ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۳۶ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے۔ آپ ﷺ سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ نہ جھکا تا جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: مقتدی کو چاہیے کہ وہ امام کی اقتداء کرے، اس سے سبقت نہ لے جائے اور متابعت میں بھی زیادہ تاخیر نہ کرے۔ مقتدی سجدہ میں اس وقت جائے جب امام سجدہ سے سر اٹھا رہا ہو (واللہ اعلم)

۱۱۳۷ - (۲) وَهُوَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ، وَلَا بِالسُّجُودِ، وَلَا بِالْقِيَامِ، وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ؛ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۷ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری امامت فرمائی۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو اپنے چہرے کو ہماری جانب پھیرا اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں تم رکوع، سجدہ، قیام اور نماز سے بھرنے میں مجھ سے سبقت نہ لے جاؤ، میں تمہیں اپنے آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں (مسلم)

۱۱۳۸ - (۳) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَبَادِرُوا الْإِمَامَ: إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا: آمِينَ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، إِلَّا أَنَّ الْبُخَارِيَّ لَمْ يَذْكُرْ: «وَإِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾».

۳۸ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سے آگے نہ بڑھو جب امام (اللہ اکبر) کے تو تم (اللہ اکبر) کو اور جب امام "وَلَا الضَّالِّينَ" کے تو تم آمین کو اور جب امام رکوع کرے تو تم رکوع کو اور جب امام "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کے تو تم "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کو۔ (بخاری، مسلم) البتہ بخاری نے "جب امام وَلَا الضَّالِّينَ کے" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۱۱۳۹ - (۴) وَهَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ قَرَسًا، فَصَبَرَ عَنْهُ، فَجَحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ، فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهَوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَأَاهُ قُعُودًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ».

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَوْلُهُ: «إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا» هُوَ فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ فَلَا خَيْرَ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ. هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ. وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ إِلَى «أَجْمَعُونَ». وَزَادَ فِي رَوَايَةٍ: «فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا».

۳۹ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے، آپ گھوڑے سے گر پڑے۔ آپ کے جسم کا وایاں پہلو پھل گیل۔ آپ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھ لی۔ ہم نے آپ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی۔ جب آپ (نماز سے) پھرے تو آپ نے فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (رکوع سے) سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمد کے تو تم ربنا لک الحمد کو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم تمام نماز بیٹھ کر ادا کرو۔ حمیدی کہتے ہیں کہ آپ کا یہ فرمان کہ "جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بیٹھ کر نماز ادا کرو"۔ آپ کی کسی بیماری میں تھا اس کے بعد آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھ لی اور صحابہ کرام آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ آپ نے ان کو بیٹھنے کا حکم نہیں دیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل میں سے آخری فعل پر عمل کیا جاتا ہے یہ بخاری کے الفاظ ہیں امام مسلم کا امام بخاری کے ساتھ "أَجْمَعُونَ" کے لفظ تک اتفاق ہے نیز ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ "امام کے ساتھ اختلاف نہ کرو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو"۔

۱۱۴۰- (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، جَاءَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ. فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ»، فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْيَاثِمَ. ثُمَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ حِفَةً، فَقَامَ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرَجُلَاهُ تَحْطَانِ فِي الْأَرْضِ، حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ، ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ، فَأَوَامًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ، فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي قَاعِدًا، يَقْتَلِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَالنَّاسُ يَقْتَدُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رَوَايَةٍ لَاهِمَا: يُسْمَعُ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيرَ.

۳۰۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ (مرض الموت میں) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بیمار تھے تو بلال آپ کو نماز (کی امامت کرانے) کی خبر دینے آئے۔ آپ نے فرمایا 'ابوبکر کو پیغام دو کہ وہ امامت کرائیں۔ چنانچہ ابوبکر نے چند روز امامت کرائی بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کو کچھ بہتر محسوس کیا۔ آپ (بستر عیالات سے) کھڑے ہوئے، آپ کو دو آدمی اٹھا کر لے جا رہے تھے اور آپ کے پاؤں زمین پر لکیر بنا رہے تھے، آپ مسجد میں داخل ہوئے۔ جب ابوبکر نے آپ کی آواز محسوس کی تو وہ پیچھے واپس آئے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب اشارہ کیا کہ وہ پیچھے نہ آئیں چنانچہ آپ ابوبکر کی باتیں جاب تشریف فرما ہوئے۔ ابوبکر کھڑے ہو کر جماعت کرا رہے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ ابوبکر کی اقتداء کر رہے تھے (بخاری، مسلم) اور ان کی ایک روایت میں ہے کہ ابوبکر لوگوں تک اللہ اکبر (کے کلمات) پہنچا رہے تھے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ اس واقعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے اور ابوبکر آپ کی اقتداء کر رہے تھے جبکہ نماز میں شریک صحابہ کرام ابوبکر کی اقتداء کر رہے تھے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی تھے اور آپ ابوبکر کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے نیز جب ابوبکر صدیق کو آپ نے امامت صغریٰ کا منصب عطا فرمایا تو اس کا اقتضا یہ تھا کہ آپ کے ساتھ ارحمہل کے بعد امامت کبریٰ کے منصب کا استحقاق بھی انہی کا تھا (واللہ اعلم)

۱۱۴۱- (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'وہ شخص جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے وہ اس بات سے کیوں نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے (کے سر کی شکل) میں تبدیل کر دے (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۱۱۴۲ - (۷) **وَمَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَالْإِمَامُ عَلَى حَالٍ، فَلْيَضَعْ كَمَا يَضَعُ الْإِمَامُ»**. رَوَاهُ الْإِسْرَمِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

دوسری فصل

۳۳۲ علی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز (پہنچات) میں شامل ہو تو اسے چاہئے کہ امام جس حالت میں ہو وہ بھی اسی حالت میں شامل ہو جائے اور جو کچھ امام کر رہا ہے وہی کچھ وہ بھی کرے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں حجاج بن ارطاة راوی مرس ہے البتہ اس کی شہد حدیث صحیح ہے۔ پس متنب انسان جب امام کی اقتداء کرے تو اسی حالت میں داخل ہو جس میں امام ہے (المرج و التحریل جلد ۳ صفحہ ۶۷۳ تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۳۵ مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البیہقی جلد ۱ صفحہ ۳۵۹)

۱۱۴۳ - (۸) **وَمَنْ آتَى مُزِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا جِئْتُمُ إِلَى الصَّلَاةِ، وَنَحْنُ سُجُودٌ، فَاسْجُدُوا وَلَا تَعْدُوهُ شَيْئًا، وَمَنْ آذَرَكَ رُكْعَةً فَقَدْ آذَرَكَ الصَّلَاةَ»**. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۳۳۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز (پہنچات) میں شمولیت کرو اور ہم سجدے میں ہوں تو تم بھی سجدے میں جلو اوو اس کو کچھ شمار نہ کرو اور جس شخص نے ایک رکعت کو پلایا اس نے نماز کو پلایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن سلیمان راوی لین الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۲ مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البیہقی جلد ۱ صفحہ ۳۵۹) یہ ترجمہ درست نہیں کہ جس شخص نے رکوع کو پلایا اس نے رکعت کو پلایا۔ اس لیے کہ اس کا قیام رہ گیا جو کہ فرض ہے (واللہ علم)

۱۱۴۴ - (۹) **وَمَنْ آتَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُذَكِّرُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى، كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْيَتَاقِ»**. رَوَاهُ الْإِسْرَمِيُّ

۳۳۴ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس

محض نے چالیس دن باجماعت نماز ادا کی اور تکبیر اولیٰ میں شامل ہوتا رہا تو اس کے حق میں دو آزادیاں ثبت ہو جاتی ہیں۔ ایک دونخ سے آزادی اور دوسری نفاق سے آزادی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حبیب بن ابی ثابت راوی مدلس ہے اور وہ انسؓ سے لفظ ”من“ کے ساتھ بیان کرتا ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۵۱، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۵۹)

۱۱۴۵- (۱۰) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ، ثُمَّ رَاحَ، فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا؛ أَعْطَاهُ اللَّهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَّرَهَا، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح سے وضو کیا بعد ازاں وہ (مسجد کی جانب) روانہ ہوا اور اس نے لوگوں کو پایا کہ وہ نماز ادا کر چکے ہیں تو اللہ اس کو اس شخص کے برابر ثواب عطا کرے گا جس نے باجماعت نماز ادا کی اس سے ان کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی (ابوداؤد نسائی)

۱۱۴۶- (۱۱) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَيَّ هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ؟» فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۶ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر چکے تھے آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص اس انبن پر صدقہ نہیں کرتا کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے چنانچہ ایک شخص کھڑا ہوا اس نے اس کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی (ترمذی ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث سے دوسری جماعت کا جواز معلوم ہوتا ہے لیکن علوت بالیٰ تاور عالم طور پر جماعت سے بچے رہتا اور پھر دوسری جماعت کرنا درست نہیں۔ اس سے پہلی جماعت کی اہمیت باقی نہیں رہتی (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۱۱۴۷- (۱۲) هَنَّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: بَلَى، ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْنَا: لَا؛ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ. فَقَالَ: «صُعُوبًا لِي مَاءٌ فِي الْمِخْضِ». قَالَتْ: فَفَعَلْنَا، فَأَغْتَسَلَ، فَذَهَبَ لِنَبْوَةٍ، فَأَغَمِي عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» فَقُلْنَا: لَا؛ هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «صُعُوبًا لِي مَاءٌ فِي

الْمُخَضَّبِ». قَالَتْ: فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنْوُءَ، فَأُعِمِّي عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» فَقُلْنَا: لَا؛ هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «صَعُّوا لِي مَاءً فِي الْمُخَضَّبِ». فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنْوُءَ، فَأُعِمِّي عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لَا؛ هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ ﷺ لَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ. فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ: بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَتَاهُ الرَّسُولُ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ - وَكَانَ رَجُلًا رَفِيقًا - يَا عُمَرُ! صَلِّ بِالنَّاسِ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ. فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْيَامَ. ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ خِفَةً، وَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لَصَلَاةِ الظُّهْرِ، وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِأَنْ لَا يَتَأَخَّرَ. قَالَ: «أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ»، فَاجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ. وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا أَعْرَضَ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ عَائِشَةُ مِنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: هَاتِي. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا؛ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَسَمَّتَ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: هُوَ عَلِيُّ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۴۹۷ عید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہم گیا اور میں نے عرض کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت کے بارے میں بیان کریں۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم (جب) شدید بیمار ہوئے آپ نے دریافت کیا کہ کیا لوگ نماز ادا کر چکے ہیں؟ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! لوگ تو آپ کے انتظار میں ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرے لیے شب میں پانی رکھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے (پانی کا انتظام) کر دیا۔ آپ نے غسل فرمایا، پھر آپ اٹھنے لگے لیکن آپ بے ہوش ہو گئے۔ بعد ازاں آپ ہوش میں آئے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا لوگ نماز ادا کر چکے ہیں؟ ہم نے نفی میں جواب دیا اور بیان کیا اے اللہ کے رسول! لوگ تو آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے حکم دیا: میرے لیے شب میں پانی رکھیں۔ عائشہ کہتی ہیں: آپ نے بیٹھ کر غسل فرمایا۔ بعد ازاں آپ اٹھنے لگے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ بعد ازاں آپ ہوش میں آ گئے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: نہیں اے اللہ کے رسول! وہ تو آپ کے فخر ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرے لئے شب میں پانی رکھیں۔ آپ نے بیٹھ کر غسل فرمایا۔ بعد ازاں آپ اٹھنے لگے تو آپ بے ہوش ہو گئے۔ بعد ازاں آپ کے ہوش و حواس قائم ہو گئے۔ آپ نے بیٹھ کر غسل فرمایا۔ بعد ازاں آپ اٹھنے لگے تو آپ بے ہوش ہو گئے۔ بعد ازاں آپ کے ہوش و حواس قائم ہو گئے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا لوگ نماز ادا کر چکے ہیں؟ ہم نے عرض کیا:

نہیں اے اللہ کے رسول! وہ تو آپ کے انتظار میں ہیں جب کہ لوگ مسجد میں جمع تھے اور عشاء کی نماز کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کی جانب پیغام ارسال کیا کہ وہ لوگوں کی امامت کرائیں۔ مقصد ابوبکرؓ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بارے میں حکم دے رہے ہیں کہ آپ نماز کی جماعت کرائیں۔ ابوبکرؓ رقیب القلب انسان تھے۔ انہوں نے کہا، 'عمر! آپ نماز کی امامت کرائیں۔ عمرؓ نے ان سے عرض کیا، 'امامت' (کے منصب) کے آپ زیادہ مستحق ہیں۔ چنانچہ ابوبکرؓ نے بیماری کے دنوں میں امامت کا فریضہ سر انجام دیا۔ بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طبیعت میں کچھ افتاد محسوس کیا۔ آپ دو انسانوں کے سہارے طہر کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے ان میں سے ایک عباسؓ تھے جب کہ ابوبکرؓ لوگوں کی امامت کرا رہے تھے جب ابوبکرؓ نے آپؐ (کی آمد) کو محسوس کیا تو انہوں نے پیچھے آنے کا خیال کیا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارتاً فرمایا کہ وہ پیچھے نہ آئیں۔ آپؐ نے فرمایا، 'مجھے ابوبکرؓ کے پہلو میں بٹھا دو چنانچہ ان دونوں نے آپؐ کو ابوبکرؓ کے پہلو میں فروکش کیا۔ آپؐ بیٹھے ہوئے تھے۔ عید اللہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا، 'میں آپؐ کی خدمت میں وہ حدیث بیان کروں جو مجھے عائشہؓ نے آپؐ کے مرض الموت کے بارے میں بیان کی ہے۔ انہوں نے کہا، 'بیان کریں۔ میں نے ان کو تمام حدیث کہہ سنائی۔ انہوں نے حدیث کے کسی جملہ کا انکار نہ کیا البتہ انہوں نے دریافت کیا، 'عائشہؓ نے تجھے اس شخص کا نام بتایا جو عباسؓ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ انہوں نے بتایا کہ دوسرے علیؓ تھے (بخاری، مسلم)

۱۱۴۸ - (۱۳) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَدْرَكَ الرُّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ السَّجْدَةَ، وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ أَمِّ الْقُرْآنِ فَقَدْ فَاتَتْهُ خَيْرٌ كَثِيرٌ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۳۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے رکوع کو پایا، اس نے رکعت کو پایا اور جس شخص سے سورۃ فاتحہ کی قرأت فوت ہوئی وہ کثیر خیر و برکت سے محروم رہا (مالک)

وضاحت: یہ حدیث امام مالکؒ کی بلاغت سے ہے یعنی یہ حدیث امام مالکؒ کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہنچی ہے اور پھر موقوف ہے۔ اس حدیث کے منہج سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص رکوع میں شامل ہو جائے اس کو رکعت مل گئی۔ یہ درست نہیں کیونکہ قیام فرض ہے جو فوت ہو گیا، اب فرض کے ترک سے رکعت کیسے شمار ہو گی؟ (واللہ اعلم)

۱۱۴۹ - (۱۴) وَهْنُ، أَنَّهُ قَالَ: الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَخْفِضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ، فَإِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ الشَّيْطَانِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۳۹ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اور نیچے کرتا ہے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے (مالک)

(۲۹) بَابُ مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَرَّتَيْنِ

(اس شخص کا بیان جس نے فرض نماز دو بار ادا کی)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۱۵۰ - (۱) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّيُ بِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۵۰ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے بعد ازاں اپنے قبیلے میں آتے تو ان کی نماز کی امامت کراتے (بخاری، مسلم)

۱۱۵۱ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّيُ بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِيَ لَهُ نَافِلَةٌ. رَوَاهُ

۵۵۱ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء (کی نماز) ادا کرتے بعد ازاں اپنے قبیلے میں آتے تو ان کی عشاء کی نماز کی امامت کراتے یہ ان کی نفل نماز ہوتی۔

وضاحت: مشکوٰۃ کے مؤلف نے یہ ذکر نہیں کیا کہ انہوں نے یہ حدیث کس کتب سے اخذ کی گئی ہے۔ اس حدیث کو امام شافعیؒ نے اپنی کتب ”مسند شافعی“ صفحہ ۳۱ اور امام طحاویؒ نے جلد ۷ صفحہ ۳۳۷ اور دار قطنی نے صفحہ ۱۰۲ اور بیہقی نے جلد ۳ صفحہ ۸۶ میں صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۳) نیز امام کی نفل نماز ہو تو اس کی اقتداء میں فرض نماز ادا کرنا درست ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي

۱۱۵۲ - (۳) عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَاجَتَهُ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَأَنْخَرَفَ قَاذًا مُوَبَّرَ جُلَيْنٍ فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ، قَالَ: «عَلَىٰ بِهِمَا»، فِجِئَ بِهِمَا تُرْعَدُ

فَرَانِصُهُمَا . فَقَالَ : « مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا ؟ » فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رَحَالِنَا . قَالَ : « فَلَا تَفْعَلَا ، إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رَحَالِكُمَا ، ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ ، فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ » . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ ، وَالتَّيْسَانِيُّ .

دوسری فصل

۵۸۲ یزید بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حجتہ الوداع کے موقع پر حاضر تھا۔ میں نے آپ کی اقتداء میں (سجہ نیت) میں صبح کی نماز ادا کی جب آپ نے نماز کھل کر لی اور واپس ہوئے تو آپ نے دو آدمیوں کو بلایا جو سب سے آخر میں تھے انہوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی تھی۔ آپ نے فرمایا: ان کو میرے پاس لاؤ چنانچہ ان کو لایا گیا تو ان کے کندھے کا گوشت کٹ کر ہاتھ پر رکھا۔ آپ نے دریافت کیا؟ تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں ادا نہیں کی؟ انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں! ہم نے اپنے پڑاؤ میں نماز ادا کر لی تھی۔ آپ نے فرمایا (ہم کے ساتھ) نماز ادا کرنے کو نہ چھوڑو۔ جب تم نے اپنے پڑاؤ میں نماز ادا کر لی ہو پھر مسجد میں آؤ جہاں باجماعت (نماز) ادا ہوتی ہے تو (وہاں) ان کے ساتھ بھی نماز ادا کرو۔ وہ تمہاری نفس نماز ہوگی (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

الفصل الثالث

۱۱۵۳- (۴) وَهْنُ بُسْرِ بْنِ مَحْجَنٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَذَّنَ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى، وَرَجَعَ، وَبَحْجَنٌ رَفِيٌّ مَجْلِسِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: « مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ؟ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟ » فَقَالَ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلَكِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: « إِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ، وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ، فَأَقِمْ الصَّلَاةَ؛ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتَّيْسَانِيُّ .

تیسری فصل

۵۸۳ بوسری بن محجن سے روایت ہے وہ اپنے اپنے والد سے بیان کرتے ہیں: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک مجلس میں تھے چنانچہ نماز کے لیے اذان ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور واپس آئے جبکہ بوسری بن محجن اپنی جگہ پر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ کیا آپ مسلمان نہیں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں! لیکن میں اپنے گھر میں نماز ادا کر چکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آگاہ کیا کہ جب تم مسجد میں آؤ

اور تم فرض نماز ادا کر چکے ہو اور نماز کی اقامت کی جائے تو تم لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرو اگرچہ تم نماز ادا کر چکے ہو (مالک، نسائی)

۱۱۵۴ - (۵) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَسَدِ بْنِ حُزَيْمَةَ، أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ، قَالَ: يُصَلِّي أَحَدُنَا فِي مَنْزِلِهِ الصَّلَاةَ، ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ، وَتَقَامُ الصَّلَاةُ، فَأُصَلِّيَ مَعَهُمْ، فَأَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا مِّنْ ذَلِكَ. فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «فَذَلِكَ لَهُ سَهْمٌ جَمْعٌ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۵۵۳ اسد بن خزیمہ (قبیلہ) کے ایک شخص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اس نے ابو ایوب انصاریؓ سے دریافت کیا کہ ہم میں سے ایک شخص اپنے گھر میں فرض نماز ادا کرتا ہے بعد ازاں وہ مسجد میں جاتا ہے وہیں (فرض) نماز کی اقامت ہو جاتی ہے میں ان کے ساتھ مل کر بھی نماز ادا کر لیتا ہوں لیکن اپنے دل میں اس کا وہم پاتا ہوں۔ ابو ایوب (انصاریؓ) نے جواب دیا، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تھا آپؐ نے فرمایا، اس شخص کو جماعت کا ثواب حاصل ہو گا (مالک، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی بھول ہے (مکتوۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۴۳)

۱۱۵۵ - (۶) وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ جَالِسًا، فَقَالَ: «أَلَمْ تُسَلِّمْ يَا يَزِيدُ؟» قُلْتُ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ أَسْلَمْتُ. قَالَ: «وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ؟» قَالَ: إِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي، أَحْسِبُ أَنَّ قَدْ صَلَّيْتُمْ. فَقَالَ: «إِذَا جِئْتَ الصَّلَاةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ، فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ، تَكُنْ لَكَ نَافِلَةٌ». وَهَذِهِ مَكْتُوبَةٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۵۵ یزید بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گیلہ آپؐ نماز ادا کر رہے تھے چنانچہ میں (مسجد کے ایک کونے میں) بیٹھ گیا اور میں ان کے ساتھ نماز میں شامل نہ ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے مجھے دیکھا کہ میں (الگ) بیٹھا ہوا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، اے یزید! کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں میں مسلمان ہوں۔ آپؐ نے دریافت کیا، تجھے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنے سے کس نے منع کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، میں اپنے گھر میں نماز ادا کر چکا تھا، میں سمجھتا تھا کہ آپؐ نے نماز ادا کر لی ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا، جب تو نماز کے لیے آئے اور لوگوں کو (نماز ادا کرتے ہوئے) پائے تو ان کے ساتھ نماز ادا کر اگرچہ تو نماز ادا کر چکا ہو، وہ تیری نفل نماز ہوگی اور یہ فرض ہوگی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نوح بن مَعْمَرِ رَوای مجہول ہے خیال رہے کہ جو شخص فرض نماز اکیلا ادا کرتا ہے پھر باجماعت وہی نماز ادا کرتا ہے تو ظاہر ہے اس کی پہلی نماز فرض اور دوسری نفل ہوگی۔ صحیح روایات پر غور کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے (واللہ اعلم)

۱۱۵۶ - (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ: إِنِّي أَصَلَيْتُ رَفِي بُيْتِي، ثُمَّ أَذْرِكُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْإِمَامِ، أَفَأَصَلِّي مَعَهُ؟ قَالَ لَهُ: نَعَمْ. قَالَ الرَّجُلُ: أَيَتَهُمَا أَجْعَلُ صَلَاتِي؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَذَلِكَ إِلَيْكَ؟ إِنَّمَا ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، يَجْعَلُ أَيَتَهُمَا شَاءَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۵۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اس سے دریافت کیا کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کر لیتا ہوں بعد ازاں میں مسجد میں امام کے ساتھ نماز پاتا ہوں، کیا میں اس کے ساتھ نماز ادا کروں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو اثبات میں جواب دیا۔ اس شخص نے دریافت کیا، ان میں سے کس کو فرض بناؤں؟ ابن عمر نے فرمایا، کیا یہ تیرے اختیار میں ہے؟ یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے ان دونوں میں سے جس کو چاہے گا (فرض) بنائے گا (مالک)

وضاحت: ابن عمر کے قول سے مرفوع صحیح حدیث کو مقدم سمجھا جائے گا اور پہلی نماز کو فرض سمجھا جائے گا (واللہ اعلم)

۱۱۵۷ - (۸) وَعَنِ سُلَيْمَانَ مَوْلَى مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ، وَهُمْ يَصَلُّونَ. فَقُلْتُ: أَلَا تُصَلِّي مَعَهُمْ؟ فَقَالَ: قَدْ صَلَّيْتُ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُصَلُّوا صَلَاةَ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَالتَّيَمِيُّ.

۵۷: میمونہ کے غلام سلیمان بیان کرتے ہیں کہ ہم بلاط مقام میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں آئے تو وہیں لوگ نماز ادا کر رہے تھے میں نے ابن عمر سے عرض کیا کہ آپ ان کے ساتھ نماز کیوں ادا نہیں کرتے۔ ابن عمر نے فرمایا، میں نماز ادا کر چکا ہوں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، دن میں ایک نماز دو بار ادا نہ کرو (احمد، ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: ابن عمر پہلے باجماعت نماز ادا کر چکے تھے، اس لیے انہوں نے دوسری جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کی۔ اگر انہوں نے پہلے اکیلے نماز ادا کی ہوتی تو پھر انہیں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تھی (واللہ اعلم)

۱۱۵۸ - (۹) وَعَنِ نَافِعٍ، قَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوْ الصُّبْحَ، ثُمَّ أَذْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ؛ فَلَا يَعُدُّ لَهُمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۵۸: نافع سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے کہ جس شخص نے مغرب یا صبح کی نماز ادا کی بعد ازاں اس نے ان دونوں نمازوں کو (پہنچا) امام کی ساتھ پایا تو وہ ان کو دوبارہ ادا نہ کرے (مالک)

وضاحت: ابن عمرؓ کا اپنا قول ہے، مرفوع حدیث نہیں ہے جب کہ مرفوع احادیث میں عام حکم ہے کہ سب نمازیں لوٹائی جاسکتی ہیں صبح یا مغرب کے استثناء کا کچھ معنی نہیں ہے (واللہ اعلم)

(۳۰) بَابُ السَّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

(سُنَّتِ نَمَازِیں اور ان کے فضائل)

الفصل الأول

۱۱۵۹- (۱) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَشْرَةَ رَكَعَةً؛ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيَ لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ عَشْرَةَ رَكَعَةً نَطَوَّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ؛ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ - أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ -».

پہلی فصل

۵۹: اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے دن رات میں بارہ رکعت نماز نفل ادا کی تو اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ ظہر سے پہلے چار رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت اور مغرب کے بعد دو رکعت اور عشاء کے بعد دو رکعت اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت (ترغی) اور مسلم کی روایت میں ہے اُمّ حبیبہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو بھی مسلمان شخص اللہ (کی رضا) کے لیے روزانہ بارہ رکعت نفل علاوہ فرائض کے ادا کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر فرماتے ہیں یا اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر ہو جاتا ہے۔

۱۱۶۰- (۲) وَعن ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي حَفْصَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حِينَ يُطْلَعُ الْفَجْرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۶۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ظہر سے پہلے دو رکعت اور ظہر کے بعد دو رکعت اور مغرب کے بعد گھر میں دو رکعت اور عشاء کے بعد گھر میں دو رکعت ادا کیں۔ ابن عمر کہتے ہیں 'مجھے حنفہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے طلوع ہونے پر پہلی ہی دو رکعت ادا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۱۱۶۱ - (۳) وَصْنَهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ. فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۶۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد (مسجد میں) کوئی نماز نہیں پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ (گھر) لوٹ جاتے۔ پھر گھر میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۱۱۶۲ - (۴) وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَطَوُّعِهِ. فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ. ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ، وَيَدْخُلُ بَيْتَهُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ فِيهِنَّ الْوُتْرُ، وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا، وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ.

۱۱۶۲: عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لفظ نماز کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا 'آپ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے، پھر باہر آتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے، پھر (گھر میں) داخل ہوتے اور دو رکعت ادا کرتے اور آپ مغرب کی نماز پڑھاتے پھر (گھر میں) داخل ہوتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے۔ پھر لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور پھر گھر میں اگر دو رکعت نماز ادا کرتے اور رات کو نو رکعت ادا کرتے، ان میں وتر نہ ہوتے اور آپ رات کو لمبا عرصہ کھڑے ہو کر نوافل ادا کرتے اور لمبا عرصہ بیٹھ کر ادا کرتے اور جب کھڑے ہو کر قرأت فرماتے تو رکوع اور سجدہ کھڑے ہونے کی حالت میں کرتے اور جب بیٹھ کر قرأت فرماتے تو بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کرتے اور جب صبح صادق طلوع ہوتی تو پھر دو رکعت ادا کرتے (مسلم) اور ابو داؤد میں اضافہ ہے پھر آپ باہر آتے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے۔

۱۱۶۳ - (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِمَّنِ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۱۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت (سنتوں) سے زیادہ کسی اور (نفل) نماز کا اتنا اہتمام نہیں کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۱۱۶۴ - (۶) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صبح کی دو رکعت (سنتیں) دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سے بہتر ہے (مسلم)

۱۱۶۵ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَلُُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ»، قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ، كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۱۵: عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرو۔ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرو تیسری بار میں فرمایا، ”جو شخص چاہے“۔ اس بات کو مکروہ جانتے ہوئے کہ کہیں لوگ اس کو سنت کی شکل نہ دے دیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: سورج غروب ہونے کے بعد اور مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا مستحب ہے (واللہ اعلم)

۱۱۶۶ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ؛ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي أُخْرَى لَهُ، قَالَ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا».

۳۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جمعہ (کی نماز) کے بعد سنتیں ادا کرنا چاہے تو وہ چار رکعت ادا کرے (مسلم) اور دوسری روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ (کی نماز) ادا کرے تو وہ اس کے بعد چار رکعت سنت ادا کرے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي

۱۱۶۷ - (۹) وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ

حَافِظٌ عَلَى أَرْبَعٍ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا؛ حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ.

دوسری فصل

۳۶۷: اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ جس شخص نے عصر سے پہلے چار رکعت اور عصر کے بعد چار رکعت پڑھ لیا تو اللہ اس کو دوزخ پر حرام فرمائے گا (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۱۱۶۸- (۱۰) وَهَنَ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ»، «تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۳۶۸: ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ظہر (کی نماز) سے پہلے چار رکعت ہیں جن میں سلام نہیں ہے، ان (چار رکعت کو پڑھنے والوں) کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عیدہ کوئی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۵، تقریب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۵۳۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۶۷)

۱۱۶۹- (۱۱) وَهَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَقَالَ: «إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ»، فَأُجِبَ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَجَلٌ صَالِحٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۶۹: عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد عصر سے پہلے چار رکعت (فعل) ادا کرتے اور آپؐ نے فرمایا، یہ ایسا وقت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، میں محبوب جاتا ہوں کہ اس وقت میں میرا صالح عمل (اللہ کے سامنے) بلند ہو (ترمذی)

۱۱۷۰- (۱۲) وَهَنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَجِمَ اللَّهُ امْرَأً صَلَّتْ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ [وَأَبُو دَاوُدَ]

۳۷۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص پر اللہ رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعت (ستیں) ادا کیں (احمد، ترمذی)

۱۱۷۱- (۱۳) **وَمَنْ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، يَفْضِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، وَمَنْ بَعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

۱۱۷۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے اور آپ ان کے درمیان میں سلام پھیرتے (یعنی) مقرب فرشتوں اور ان کے متبعین مسلمانوں اور مومنوں پر سلام کہتے (ترمذی)

۱۱۷۲- (۱۴) **وَمَنْ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكَعَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۱۱۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعت (سنت) ادا کرتے تھے (ابوداؤد)

۱۱۷۳- (۱۵) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَنْكَلَمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ؛ عُذِلَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ أَبِي خَثْمٍ، وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، وَضَعْفُهُ جَدًّا.**

۱۱۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کیں، ان کے درمیان غلط کلمہ زبان پر نہیں لایا تو وہ اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے، ہم اس حدیث کو صرف عمر بن ابی خثعم کے واسطے سے جانتے ہیں اور میں نے محمد بن اسماعیل (بخاری) سے سنا، انہوں نے اس راوی کو منکر الحدیث قرار دیا ہے اور غایت درجہ ضعیف کہا ہے۔

۱۱۷۴- (۱۶) **وَمَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِينَ رَكَعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

۱۱۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مغرب کے بعد بیس رکعت ادا کیں تو اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں تعمیر فرمائے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یعقوب بن ولید مدنی راوی کذاب ہے (اعل و معرقۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۹۷، البحر و التعديل جلد ۹ صفحہ ۹۰۳، المجموع جلد ۳ صفحہ ۱۳۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۶۸)

۱۱۷۵- (۱۷) **وَمَعَهَا**، قَالَتْ: مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ، إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ. رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ.

۱۱۷۵ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عشاء کی نماز کے بعد میرے پاس آئے تو آپ نے چار یا چھ رکعت نفل ادا کئے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مقاتل بن بشر علی راوی غیر معروف ہے (المرج و التحدیل جلد ۸ صفحہ ۲۲۰) میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۷۲، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۶۸

۱۱۷۶- (۱۸) **وَمِنْ أَبِي عَبَّاسٍ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿إِدْبَارَ النَّجُومِ﴾ الرُّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَ﴿إِدْبَارَ السُّجُودِ﴾ الرُّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۱۷۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ستاروں کے غروب ہونے کے بعد (سے مراں) فجر (کی نماز) سے پہلے کی دو رکعت (سنتیں) ہیں اور سجدوں کے بعد (سے مراں) مغرب (کی نماز) کی دو رکعت (سنتیں) ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رشدین بن کریب راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، المرج و التحدیل جلد ۲ صفحہ ۵۱، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۵۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۶۹)

الفصل الثالث

۱۱۷۷- (۱۹) **مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَرْبَعُ [رَكَعَاتٍ] قَبْلَ الظُّهْرِ، بَعْدَ الزَّوَالِ، تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِي صَلَاةِ السَّحَرِ. وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللَّهَ تِلْكَ السَّاعَةَ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَتَقَيَّ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّبَهِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

تیسری فصل

۱۱۷۷ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ طہر سے پہلے زوال کے بعد چار رکعت سنتیں تہجد کی چار رکعت نماز کے برابر شمار ہوتی ہیں اور اس وقت تو ہر چیز اللہ کی تسبیح میں محو ہوتی ہے بعد ازاں آپ نے تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) جن کے سائے دائیں سے (دائیں کو) اور بائیں سے (دائیں کو) لوتے رہتے ہیں، اللہ کے آگے عاجز ہو کر سجدے میں پڑے رہتے ہیں (ترمذی، تبقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن عاصم اور اس کے استاد یحییٰ ابکاء راوی ضعیف ہیں۔
(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳۵ مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۶۹)

۱۱۷۸ - (۲۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ، قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ.

۵۷۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں بھی بھی عصر کے بعد دو رکعت سنت نہیں چھوڑیں (بخاری، مسلم)
اور بخاری کی روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو فوت کر لیا، آپ نے ان دو رکعت کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے۔

وضاحت: ظہر کی نماز کے بعد کی دو رکعت کسی مشغولیت کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد قضا ادا کیں بعد ازاں آپ نے ان پر مداومت کی۔ اس لیے کہ آپ جب ایک بار کسی عمل کو جاری رکھتے تو اس پر مداومت کرتے اور جن صحابہ کرام نے ان دو رکعت کی نفل کی ہے، انہوں نے اپنے علم کی بنا پر نفل کی ہے جب کہ اصولی لحاظ سے ثابت مقدم ہوتا ہے اور پھر آپ مسجد میں یہ دو رکعت ادا نہیں کرتے تھے (واللہ اعلم)

۱۱۷۹ - (۲۱) وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ قُلْفُلٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ. فَقَالَ: كَانَ عُمَرُ يُضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلَى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ. وَكُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ. فَقُلْتُ لَهُ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيهِمَا؟ قَالَ: كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۹: مختار بن قلفل سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد نوافل کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد (نفل) نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارتے تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت میں مغرب کی نماز سے قبل اور سورج غروب ہونے کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، آپ ہمیں دیکھتے تھے ہم دو رکعت پڑھتے تھے آپ نے نہ ہمیں پڑھنے کا حکم دیا اور نہ منع کیا (مسلم)

۱۱۸۰ - (۲۲) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ، فَإِذَا أَدْنَى الْمُؤَذِّنُ لِمُصَلَّاتِ الْمَغْرِبِ، ابْتَدَرُوا السَّوَارِي، فَرَكَعُوا رَكَعَتَيْنِ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ

الْمَسْجِدَ، فَيَحْسَبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صَلَّيْتَ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يَصَلِّيَهُمَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۸۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ میں تھے پس جب مؤذن مغرب کی نماز کی اذان کہتا تو حاضرین ستونوں کی سائے (کھڑے ہونے میں) جلدی کرتے اور دو رکعت نفل ادا کرتے یہاں تک کہ اجنبی انسان مسجد میں داخل ہوتا۔ وہ خیال کرتا کہ (فرض) نماز پڑھی جا چکی ہے اس لیے کہ کثرت کے ساتھ صحابہ کرام دو رکعت ادا کرتے تھے۔ (مسلم)

۱۱۸۱ - (۲۳) وَهْنٌ مَرْبُودٌ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ، فَقُلْتُ: أَلَا أَعْجَبُكَ مِنْ أَبِي تَيْمِيمٍ يَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ؟ فَقَالَ عُقْبَةُ: إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قُلْتُ: «فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ؟» قَالَ: الشُّغْلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۱: مرثد بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عقبہ بنی کے پاس گید میں نے اس سے کہا کہ میں تجھے حیرت انگیز بات سے مطلع کرتا ہوں کہ ابو تیمیم مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت (نفل) ادا کرتا ہے۔ عقبہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو رکعت (نفل) پڑھا کرتے تھے۔ میں نے کہا اب تجھے کیا رکھت ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مشغولت (رکھت ہے) (بخاری)

۱۱۸۲ - (۲۴) وَهْنٌ كَبُّ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى مَسْجِدَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، فَصَلَّى فِيهِ الْمَغْرِبَ، فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَأَوْهُمْ يُسَبِّحُونَ بَعْدَهَا، فَقَالَ: «هَذِهِ صَلَاةُ النَّبِيِّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، وَالنَّسَائِيِّ: قَامَ نَاسٌ يَتَفَلَّوْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فِي النَّبِيِّ»

۱۸۲: کب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنو عبد الاشمل (قبیلہ) کی مسجد میں تشریف لائے۔ آپ نے مسجد میں مغرب کی نماز ادا کی جب انہوں نے نماز کی تکمیل کر لی تو آپ نے دیکھا کہ وہ نماز کے بعد نفل ادا کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ گھر کی نماز ہے (ابوداؤد) ترمذی اور نسائی کی روایت میں ہے کہ کچھ لوگ کھڑے ہوئے (اور) نفل ادا کرنے لگے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ نماز گھر میں ادا کیا کرو۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسحاق بن کعب بن عجرہ راوی مجہول الحال ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۹۱) مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۷۰

۱۱۸۳ - (۲۵) وَهْنٌ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرُّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، حَتَّى يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۱۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب (کی نماز) کے بعد کی دو رکعتوں میں اتنی لمبی قرأت فرماتے تھے کہ مسجد میں موجود لوگ اوھر اوھر باہر چلے جاتے تھے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جعفر بن ابی المعیرہ راوی قوی نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۱۷، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۷۱)

۱۱۸۴ - (۲۶) **وَمَنْ مَكْحُولٌ، يَبْلُغُ بِهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ - وَفِي رِوَايَةٍ -: أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ؛ رَفَعَتْ صَلَاتَهُ فِي عِلْيَيْنِ».** مُرْسَلًا.

۱۱۸۳: کھول "تاہی" حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، جو شخص مغرب کی نماز کے بعد کلام کرنے سے پہلے دو رکعت اور ایک روایت میں ہے کہ چار رکعت ادا کرتا ہے، اس کی نماز طہن میں بلند کی جاتی ہے (مرسل)

وضاحت: محمد بن نصر مروزی نے اس حدیث کو قیام اللیل میں ذکر کیا ہے، اس کی سند میں ابو صالح کاتب اللیث راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۷۱)

۱۱۸۵ - (۲۷) **وَمَنْ حَدَّثَنَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، نَحْوَهُ، وَزَادَ: فَكَانَ يَقُولُ: «عَجَلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، فَإِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوبَةِ». رَوَاهُمَا رَزِينٌ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِي: «شُعَبِ الْإِيمَانِ».**

۱۱۸۵: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کھول کی مثل روایت ہے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، مغرب (کی نماز) کے بعد دو رکعت (نفل) جلدی ادا کرو۔ یہ رکعتیں فرض نماز کے ساتھ بلند کی جاتی ہیں۔ ان دونوں حدیثوں کو رزینؒ نے یہاں کیا اور بیہقیؒ نے اس سے اس روایت کی مثل زیادہ الفاظ کو "شُعَبِ الْإِيمَانِ" میں یہاں کیا ہے۔

۱۱۸۶ - (۲۸) **وَمَنْ عَمِرُو بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ: إِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى الْقَسَائِبِ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَاهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةَ فِي الصَّلَاةِ. فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَنْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي، فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أُرْسِلَ إِلَيَّ، فَقَالَ: لَا تَعْدُلِمَا فَعَلْتُ، إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصَلِّهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تُكَلِّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذَلِكَ أَنْ لَا نُوْصَلَ بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۱۱۸۶: عمرو بن عطاءؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن جبیرؒ نے اس کو سائبؒ کی جانب بھیجا۔ وہ ان سے ایک بات کے بارے میں دریافت کر رہے تھے، ان کی اس بات کو معاویہؓ نے ان کی نماز میں دیکھا تھا۔

انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ میں نے ان کی معیت میں جمعہ کی نماز (کلام کے لیے) مخصوص جگہ میں ادا کی۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میں نے سنتیں ادا کیں تو جب معاویہؓ (اپنے گھر) گئے تو انہوں نے میری جانب پیغام بھیجا اور کہا کہ دوبارہ ایسا نہ کرنا جب تم جمعہ کی نماز ادا کر چکو تو اس کے ساتھ نفل نماز نہ ملانا جب تک کہ کلام نہ کر لو یا مسجد سے باہر نہ چلے جاؤ۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی حکم دیا ہے کہ ہم (فرض) نماز کے ساتھ نفل نماز نہ ملائیں جب تک کہ ہم کلام نہ کریں یا (مسجد سے) باہر نہ چلے جائیں (مسلم)

وضاحت: مسجد میں نوافل وغیرہ ادا کرنے کے لیے جگہ تبدیل کر لی جائے جبکہ گھر میں نوافل ادا کرنا مستحب ہے (واللہ اعلم)

۱۱۸۷ - (۲۹) وَعَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّي أَرْبَعًا. وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ. فَقِيلَ لَهُ: فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُهُ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وَفِي رَوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ أَرْبَعًا

۷۸ عطاء سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر جب مکہ کرمہ میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تو (ذرا) آگے ہو کر دو رکعت ادا کرتے۔ بعد ازاں آگے ہو کر چار رکعت ادا کرتے اور جب مدینہ میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تو گھر واپس آ کر دو رکعت ادا کرتے، مسجد میں ادا نہ کرتے۔ چنانچہ ان سے دریافت کیا گیا انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے (ابوداؤد) اور ترمذی کی روایت میں ہے انہوں نے بیان کیا میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کرتے پھر چار رکعت ادا کرتے۔

(۳۱) بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ (رات کے نوافل کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۱۸۸- (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيُ فَيَبْأَيِّنُ أَنْ يَغْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ. فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ، فَيُخْرَجُ مُتَمَقِّمًا عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۱۸۸ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فراغت کے بعد صبح کی نماز تک گیارہ رکعت ادا کرتے ہر رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور ایک و ترا کرتے اور سجدہ اس قدر کرتے جس قدر تم میں سے کوئی شخص پچاس آیات تلاوت کرتا ہے اور جب مؤذن فجر کی نماز کی آذان سے خاموش ہوتا اور صبح صادق نمایاں ہو جاتی تو آپ ہلکی پھلکی دو رکعت ادا کرتے بعد ازاں دائیں جانب لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن تکبیر کے لیے آپ کے ہاں آتا تو آپ (گھر سے) باہر تشریف لاتے (بخاری، مسلم)

۱۱۸۹- (۲) وَمِنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَقِظَةً حَدَّثَنِي؛ وَإِلَّا اضْطَجَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۸۹ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں ادا کرتے تو اگر میں بیدار ہوتی تو میرے ساتھ باتیں کرتے وگرنہ لیٹ جاتے (مسلم)

۱۱۹۰- (۳) وَمِنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. مُتَمَقِّمًا عَلَيْهِ.

۱۱۹۰ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعت

(سنت) ادا کرتے تو اپنی دائیں کوٹ لیٹ جاتے (بخاری، مسلم)

۱۱۹۱۔ (۴) وَصْنَهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً، مِنْهَا الْوُتْرُ، وَرُكْعَتَا الْفَجْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعت نفل پڑھتے تھے۔ ان میں ایک رکعت وتر اور دو رکعت فجر کی سنتیں ہوتی تھیں (مسلم)

۱۱۹۲۔ (۵) وَهَنْ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ. فَقَالَتْ: سَبْعٌ، وَتِسْعٌ، وَاحِدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً، سِوَى رُكْعَتِي الْفَجْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۹۲: مسروقؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ فجر کی دو رکعت سنتوں کے علاوہ سات نوا کیا رہ رکعت تھیں (بخاری)

۱۱۹۳۔ (۶) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تو نماز کا آغاز دو ہلکی پھلکی رکعتوں کے ساتھ کرتے (مسلم)

۱۱۹۴۔ (۷) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلْيَفْتَحِ الصَّلَاةَ بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص رات کو نوافل کے لیے کھڑا ہو تو نماز کا آغاز دو ہلکی پھلکی رکعتوں سے کرے (مسلم)

۱۱۹۵۔ (۸) وَهَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً، وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا، فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً، ثُمَّ رَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ، فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ: «إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولَى الْأَلْبَابِ» حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقُرْبَةِ فَأَظْلَقَ سِنَانَهَا، ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا أَحْسَنَ بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ، لَمْ يُكَبِّرْ وَقَدْ أَبْلَغَ، فَقَامَ فَصَلَّى، فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَذَانِي عَنْ

يَمِينِهِ، فَتَسَامَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَأَذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَكَانَ فِي دُعَائِهِ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ بَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا» - وَزَادَ بَعْضُهُمْ -: «وَفِي لِسَانِي نُورًا» - وَذَكَرَ -: «وَعَصْبِي وَلَحْيِي وَذِمِّي وَسَعْرِي وَبَشْرِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا -: «وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا». وَفِي أُخْرَى لِلْمُسْلِمِ: «اللَّهُمَّ اعْظِمْنِي نُورًا».

۹۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی غلہ میوہ کے ہل گزاری جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ہل تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وقت اپنے گھروالوں کے ساتھ باتیں کیں بعد ازاں آپ لیٹ گئے جب رات کا آخری تیسرا حصہ یا اس کا کچھ حصہ تھا تو آپ (آنحضرت) بیٹھ گئے۔ آپ نے آسمان کی جانب نظر اٹھائی اور آپ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور رات دن کے آنے جانے میں عقل و بصیرت والوں کی لیے نشانیاں ہیں۔“ اور اختتامِ سورت تک آیات تلاوت کیں بعد ازاں آپ ایک مکیڑے کی جانب کھڑے ہوئے۔ آپ نے (اس کے منہ سے) دھماکہ کھولا اور آپ نے ٹب میں پانی ڈالا اور آپ نے درمیانے انداز کا وضو کیا۔ آپ نے زیادہ پانی بھی استعمال نہ کیا اور وضو بھی اچھی طرح کیا۔ پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی کھڑا ہوا اور وضو کر کے آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے میرے گلن سے پکڑا اور مجھے پھیر کر دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ آپ کی نفل نماز تیسہ رکعت مکمل ہو گئیں تو آپ لیٹ گئے۔ آپ سو گئے حتیٰ کہ آپ خراٹے لینے لگے (اور آپ نیند کی حالت میں خراٹے لیتے تھے) چنانچہ (جب) بلال نے آپ کو (فرض) نماز کی اطلاع دی تو آپ نے نماز کی اہمیت فرمائی۔ آپ نے وضو نہ کیا اور آپ نے دعا فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میرے دل کو روشن کر اور میری آنکھوں کو روشنی عطا کر اور میرے گالوں میں روشنی ڈال اور میرے دائیں نور کر اور میرے بائیں نور کر اور میرے اوپر اور میرے نیچے اور میرے آگے اور میرے پیچھے روشنی فرما اور مجھے روشنی عطا کر اور ان کے بعض (رواۃ) نے زیادہ کیا ہے اور میری زبان کو روشنی عطا کر اور (حدیث کے) بعض رواۃ نے ذکر کیا ہے کہ ”میرے اعصاب، میرے گوشت، میرے خون، میرے ہاٹوں اور میرے بدن میں روشنی فرما۔“ (بخاری، مسلم) اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے ”اور میری جان میں نور ڈال دے اور نور کو میرے لیے بڑا کر دے۔“ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے ”اے اللہ! مجھے نور عطا کر۔“

۱۱۹۶ - (۹) وَصْنَهُ، أَنَّهُ رَفَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاسْتَيْقَظَ، فَتَسَوَّكَ، وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ: «إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ...» حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ، وَالسُّجُودَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ

۳۹۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سویا ہوا تھا کہ آپؐ نیند سے بیدار ہوئے آپؐ نے مسواک کی اور وضو کیا اور آپؐ ثلاث فرما رہے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں“ یہاں تک کہ آپؐ نے سورت ختم کر دی بعد ازاں آپؐ نے کھڑے ہو کر دو رکعت (نماز) ادا کیں۔ ان میں قیام رکوع اور سجود لمبا کیا بعد ازاں آپؐ سو گئے یہاں تک کہ آپؐ خراٹے لینے لگے چنانچہ آپؐ نے تین بار میں چھ رکعت نفل ادا کئے۔ آپؐ ہر دفعہ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور یہ (مذکورہ) آیات ثلاث فرماتے بعد ازاں آپؐ نے تین رکعت وتر ادا کئے (مسلم)

قَوْلُهُ: ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، هَكَذَا فِي «صَحِيحِ مُسْلِمٍ»، وَأَفْرَدَهُ مِنْ كِتَابِ «الْحُمَيْدِيِّ»، وَ«مَوْطِئِ مَالِكٍ» وَ«مُسْنَدِ أَبِي دَاوُدَ» وَ«جَامِعِ الْأَصُولِ».

١١٩٨ - (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَقَلَ
كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۸ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک بھاری ہو گیا تو آپ اکثر بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۱۱۹۹- (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ، فَذَكَرَ عَشْرَيْنِ سُورَةَ مِّنْ أَوَّلِ الْمُفْصَلِ، عَلَى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ آخِرُهُنَّ (خَمْسَةُ الدُّخَانِ) وَ (عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۹ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان مساوی آیات والی سورتوں کو پہچانتا ہوں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھا کرتے تھے چنانچہ (راوی نے) ابن مسعود کی تالیف کے لحاظ سے شروع مفصل کی ہیں سورتوں کا ذکر کیا۔ آپ ایک رکعت میں دو سورتیں ملاتے تھے۔ آخری سورتیں خَمْسَةُ الدُّخَانِ اور عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ تھیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: مفصل کی ہیں سورتیں یہ ہیں الرَّحْمَنُ النِّجْمُ ایک رکعت میں اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اور الْحَاقَّةُ ایک رکعت میں۔ وَالطُّورُ اور الذَّارِيَاتُ ایک رکعت میں۔ إِذَا وَقَعَتْ اور نُونُ ایک رکعت میں۔ سَأَلَ سَائِلٍ اور النَّازِعَاتُ ایک رکعت میں۔ وَيَلِدُ لِّلْمُطَفِّفِينَ اور عَبَسَ ایک رکعت میں۔ مُدْثِرٍ اور مُزْمَلٍ ایک رکعت میں۔ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ اور لَا أَقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ایک رکعت میں۔ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ اور وَالْمُرْسَلَاتُ ایک رکعت میں الدُّخَانِ اور إِذَا الشَّمْسُ سَجَدَتْ ایک رکعت میں (ابوداؤد) یہ عبد اللہ بن مسعود کی ترتیب ہے۔ معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن مسعود کے مصحف کی ترتیب یوں ہے۔ پہلی سورت فَاتِحَةُ پھر بَقَرَةُ پھر آلِ نِسَاءِ اور پھر آلِ عِمْرَانَ الخ یہ ترتیب نزولی نہیں ہے جبکہ علی رضی اللہ عنہ کے مصحف کی ترتیب نزولی ہے۔ اس میں پہلی سورتِ اقْفَا ہے نیز مصحف علی میں پہلے کئی سورتیں ہیں اور پھر معنی سورتیں ہیں۔ خیال رہے کہ مصحف عثمان کی ترتیب تو قیسی ہے (مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۴۱)

الفصل الثانی

۱۲۰۰- (۱۳) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، وَكَانَ يَقُولُ: «اللَّهُ أَكْبَرُ» ثَلَاثًا «ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبْرُوتِ وَالْكَرْبَنَاءِ وَالْعِظَمَةِ»، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ. ثُمَّ رَكَعَ، فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ، فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ»، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِّنْ رُكُوعِهِ، يَقُولُ: «لَبَّيْكَ الْحَمْدُ». ثُمَّ سَجَدَ، فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ، فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى». ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَكَانَ يَقْعُدُ فِيمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِّنْ سُجُودِهِ، وَكَانَ يَقُولُ:

رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي. فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَأَ فِيْهِنَّ (الْبَقْرَةَ) وَ (آلِ عِمْرَانَ) وَ (النِّسَاءَ) وَ (الْمَائِدَةَ) أَوْ (الْأَنْعَامَ)، شَكَّ شُعْبَةُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۳۰۰ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رات کو نوافل ادا کرتے اور آپ تین بار اللہ اکبر کہتے (اور دعا فرماتے) (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ ہدایت والے اور اعلیٰ والے کبریائی اور عظمت والے“ بعد ازاں دعائے استسحاح یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھتے بعد ازاں آپ نے سورہ بقرہ تلاوت کی پھر رکوع کیا چنانچہ آپ کا رکوع قیام کے برابر تھا اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّكَ الْعَظِيمِ دہراتے رہے پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپ کا قیام رکوع کے برابر تھا اس میں رَبِّكَ الْحَمْدُ (کے کلمات) دہراتے رہے پھر آپ نے سجدہ کیا چنانچہ آپ کا سجدہ آپ کے قیام کے برابر تھا اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّكَ الْأَعْلَى دہراتے رہے پھر آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور دو سجدوں کے درمیان سجدہ کے برابر بیٹھے رہے اور رَبِّ اغْفِرْ لِي (کے کلمات) دہراتے رہے چنانچہ آپ نے چار رکعات لعل ادا کئے ان میں سورہ بقرہ آل عمران التسمیٰ المائدہ یا الانعام تلاوت کیں (شعبہ راوی نے شک کیا ہے) (ابوداؤد)

۱۲۰۱ - (۱۴) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقْنِطَرِينَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۱ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دس آیات کے ساتھ قیام کیا اس کا نام غفلوں میں نہیں لکھا جائے گا اور جس نے سو آیات کے ساتھ قیام کیا اس کا نام ان لوگوں میں لکھا جائے گا جو خیر و برکت کے خزانوں کو سمیٹنے والے ہیں (ابوداؤد)

۱۲۰۲ - (۱۵) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۲ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے قیام میں کبھی اونچی آواز سے اور کبھی پست آواز سے قرأت فرماتے تھے (ابوداؤد)

۱۲۰۳ - (۱۶) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۰۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت رات کے قیام) میں اتنی آواز کے ساتھ ہوتی کہ گھن میں موجود لوگ سنتے جب کہ آپ گھر میں ہوتے تھے (ابوداؤد)

۱۲۰۴- (۱۷) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ، وَمُرِّيْعَمْرٌ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعاً صَوْتَهُ، قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ». قَالَ: قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ تَأَجَّجْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَقَالَ لِعُمَرَ: «مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعاً صَوْتَكَ». فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْقِطِ الْوَسْطَانَ، وَأَطْرُدِ الشَّيْطَانَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئاً»، وَقَالَ لِعُمَرَ: «اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئاً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ.

۳۴۰۳ ابوقتادہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھر سے باہر تشریف لائے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (نفل) نماز ادا کر رہے تھے ان کی آواز پست تھی اور آپ عطر کے پاس سے گزرے تو وہ اونچی آواز کے ساتھ (نفل) نماز ادا کر رہے تھے۔ ابوقتادہ نے بیان کیا کہ جب وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اکٹھے ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! میں آپ کے پاس سے گزرا تو آپ نفل ادا کرتے ہوئے پست آواز کے ساتھ قرأت کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس ذات کو سنا رہا تھا جس سے میں سرگوشی کر رہا تھا اور آپ نے عطر سے کہا: میں آپ کے قریب سے گزرا آپ نفل ادا کرتے ہوئے اونچی آواز کے ساتھ قرأت کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں سونے والوں کو بیدار کرنا اور شیطان کو بھگانا چاہتا تھا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! آپ ذرا اونچی آواز کریں اور عطر سے فرمایا: آپ ذرا پست آواز کریں (ابوداؤد) امام ترمذی نے اس کی مثل بیان کیا۔

۱۲۰۵- (۱۸) وَعَنْ أَبِي دَرَرَضٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَصْبَحَ بِأَيَّةٍ، وَالْآيَةُ: «إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَإِنْ تُغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۰۵ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح تک ایک آیت کے ساتھ قیام فرمایا اور وہ آیت یہ ہے (ترجمہ) "اگر تو ان کو عذاب میں مبتلا کرے تو بلاشبہ وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کر دے تو بلاشبہ تو غالب حکمت والا ہے۔" (ترمذی، ابوداؤد)

۱۲۰۶- (۱۹) وَعَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رُكْعَتِي الْفَجْرِ، فَلْيُضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۰۶ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص صبح کی دو رکعت سنتیں ادا کر لے تو دائیں پہلو لیٹے (ترغی، ابوداؤد)

الفصل الثالث

۱۲۰۷ - (۲۰) عَنْ مَرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: الدَّائِمُ. قُلْتُ: فَأَيَّ حِينٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۳۰۷ مَرْوَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا عمل زیادہ محبوب تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جس پر مداومت ہو۔ میں نے عرض کیا، آپ رات کو کس وقت قیام کرتے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، آپ جب مرغ کی بانگ سنتے تو قیام کرتے (بخاری، مسلم)

۱۲۰۸ - (۲۱) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ، وَلَا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ نَائِمًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ. رَوَاهُ التَّيْسَانِيُّ.

۳۰۸ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رات کے جس حصہ میں ہم آپ کو نفل ادا کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ پاتے اور رات کے جس حصہ میں ہم آپ کو نیند میں دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے (نسائی)

۱۲۰۹ - (۲۲) وَهْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ وَأَنَا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: وَاللَّهِ لَا رُقْبُنُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ حَتَّى أَرَى فِعْلَهُ، فَلَمَّا صَلَّى صَلَاةَ الْبُشَاءِ، وَهِيَ الْعَتَمَةُ، اضْطَجَعَ هَوْنًا مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ اسْتَبَقَطَ نَظْرِي الْأَفْقَ، فَقَالَ: ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا﴾ حَتَّى بَلَغَ إِلَيَّ: ﴿إِنَّكَ لَا تُخَلِّفُ الْمِيعَادَ﴾، ثُمَّ أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ فَرَأَيْتُهُ، فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكَ، ثُمَّ أَفْرَغَ فِي قَدَحٍ مِنْ إِدَاوَةٍ عِنْدَهُ مَاءً، فَاسْتَسَنَّ، ثُمَّ قَامَ، فَصَلَّى، حَتَّى قُلْتُ: قَدْ صَلَّى قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ، حَتَّى قُلْتُ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ اسْتَبَقَطَ، فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ، وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ، فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ التَّيْسَانِيُّ.

۳۰۹ حمید بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام میں سے

ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے (دل میں) کہا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا اللہ کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (رات کی نفل) نماز کو دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ میں آپ کے افعال کو معلوم کروں (اور اقتداء کروں) چنانچہ جب آپ نے عشاء کی نماز ادا کی تو تھوڑا وقت لیٹ گئے پھر آپ بیدار ہوئے آپ نے (آسمان کے) کناروں میں دیکھا اور یہ آیت خلوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے ہمارے پروردگار! تو نے اس کو بے قاعدہ پیدا نہیں کیا“ یہی تک کہ آپ بچے (جس کا ترجمہ ہے) ”بلاشبہ تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتے“ بعد ازاں آپ اپنے بستر کی جانب جھکے وہیں سے آپ نے سواک لی پھر برتن سے پیالے میں پانی ڈالا اور سواک کی۔ پھر آپ نے نفل نماز کا قیام کیا یہی تک کہ م میں نے سمجھا کہ آپ نے غیر کے برابر قیام کیا ہے بعد ازاں آپ لیٹ گئے یہی تک کہ میں نے محسوس کیا کہ آپ نے قیام کے برابر غیر کی ہے۔ پھر آپ بیدار ہوئے آپ نے اسی طرح کیا جیسے پہلے کیا تھا اور وہی کام کیا جو آپ نے پہلے کیا تھا آپ نے فجر کی نماز سے قبل عین ہار یہ کام کیا (نہائی)

۱۲۱۰ - (۲۳) وَهَذَا يَعْلَى بْنُ مَمْلُوكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَلَاتِهِ؟ فَقَالَتْ: وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتِهِ؟ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، حَتَّى يُصْبِحَ، ثُمَّ تَعَنَّتْ قِرَاءَتَهُ، فَإِذَا هِيَ تَعَنَّتْ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالسَّائِقِيُّ

۱۲۱۰ بخاری بن مملوک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی اُمّ سلمہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور نماز کے بارے میں دریافت کی انہوں نے کہا کہ تمہیں آپ کی نماز سے کیا مطلب ہے؟ آپ نماز ادا کرتے پھر آپ سوتے جس قدر آپ نے نماز ادا کی ہوئی پھر نماز ادا کرتے جس قدر آپ سوتے ہوتے پھر آپ سوتے جس قدر آپ نے نماز ادا کی ہوئی یہی تک کہ صبح نمودار ہو جاتی۔ پھر انہوں نے آپ کی قرأت کو بیان کیا وہ آپ کی قرأت کو ایک ایک حرف واضح کر کے بیان کر رہی تھیں (ابوداؤد ترمذی نہائی)

(۳۲) بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

(قیام اللیل کی دعائیں)

الفصل الأول

۱۲۱۱- (۱) عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَالْحُجَّةُ الْحَقُّ، وَالنَّارُ الْحَقُّ، وَالنَّبِيُّونَ الْحَقُّ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ الْحَقُّ، وَالسَّاعَةُ الْحَقُّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أُنَبِّئُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو آپؐ فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! تیرے لئے حمد ثنا ہے تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے کو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لئے حمد ثنا ہے تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے کا بدلہ ہے اور تیرے لئے حمد ثنا ہے تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملاقات حق ہے اور تیری باتیں حق ہیں اور جنت اور دوزخ حق ہیں اور انبیاء حق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے لئے فرما ہوا رہ گیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری جانب رجوع کیا اور تیری مدد کے ساتھ (دشمنانِ اسلام سے) جنگ کی اور اپنے کام تیرے سپرد کئے پس میرے پہلے، پچھلے، پوشیدہ، ظاہر اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما تو اول ہے اور تو آخر ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور تیرے علاوہ کوئی دوسرا معبود برحق نہیں۔" (بخاری، مسلم)

۱۲۱۲- (۲) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

اَفْتَتَحَ صَلَاتَهُ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تُهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو قیام کرتے تو اپنی نماز کے آغاز میں (یہ دعا) فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار! تو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے، غیب اور حاضر کا علم رکھنے والا ہے تو اپنے بندوں میں ان کے آپس کے اختلاف کا فیصلہ فرمائے گا جن امور میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ تو مجھے ان امور میں اپنی توفیق کے ساتھ حق کی (جانب) ہدایت فرما بلاشبہ تو جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت عطا کرتا ہے (مسلم)

۱۲۱۳ - (۳) وَهْنُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ نَعَارَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي»، أَوْ قَالَ: «ثُمَّ دَعَا؛ اسْتَجِيبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قَبِلَتْ صَلَاتُهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳ عبیدہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو (خیند سے) بیدار ہوا اور اس نے یہ دعا مانگی (جس کا ترجمہ ہے) ”صرف ایک اللہ معبود برحق ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بلاشبہت ہے اور اسی کے لئے حمد و ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ پاک ہے اور اللہ کے لئے حمد و ثناء ہے اور صرف اللہ ہی معبود برحق ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور (گنہ سے) بچاؤ اور (ایک کام) کرنے کی قوت صرف اللہ کے ساتھ ہے۔“ پھر اس نے کہا ”اے میرے پروردگار! مجھے معاف کر دے“ یا آپ نے فرمایا پھر اس نے دعا کی، اس کی دعا قبول ہو گی، اگر اس نے وضو کیا اور نماز ادا کی تو اس کی نماز قبول ہو گی (بخاری)

الفصل الثانی

۱۲۱۴ - (۴) هُنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ لِذُنُوبِي، وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا، وَلَا تَرِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي، وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۳۱۳ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو (یہ دعا) فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے“ اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری تعریف کرتا ہوں، تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور میرے دل کو (باطل کی جگہ) مائل نہ کرنا جب کہ تو نے مجھے ہدایت سے نوازا ہے اور مجھے اپنی جانب سے رحمت کا عطیہ دے بلاشبہ تو نوازنے والا ہے“ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ عبد اللہ بن ولید راوی لین الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۸۱، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۸۲)

۱۲۱۵ - (۵) وَقَدْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ نَبِيَتْ عَلَى ذِكْرِ طَاهِرًا فَيَتَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ، فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ

۳۱۵ محمّد بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مسلمان پلوسو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سوتا ہے اور رات کو بیدار ہونے پر اللہ سے خیر و برکت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی چیز عطا کرتا ہے (احمد، ابوداؤد)

۱۲۱۶ - (۶) وَقَدْ شَرِيقِ الْهُوزَنِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا: بِمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ: سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ، كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا، وَحَمِدَ اللَّهَ عَشْرًا، وَقَالَ: «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَشْرًا»، وَقَالَ: «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ، عَشْرًا، وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَشْرًا، وَهَلَّلَ اللَّهَ عَشْرًا، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا، وَضَيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ» عَشْرًا، ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۳۱۶ شریق ہوزنی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گمید میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو سب سے پہلے کون سا ذکر فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، تو نے مجھ سے ایسی بات دریافت کی ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے مجھ سے وہ بات دریافت نہیں کی۔ آپ جب رات کو بیدار ہوتے تو دس بار ”اللہ اکبر“ دس بار ”الحمد لله“ اور دس بار ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ کہتے اور ”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ“ دس بار اور ”اسْتَغْفِرُ اللَّهَ“ دس بار اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ دس بار کہتے پھر آپ دس بار فرماتے: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا وَضَيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ“

(ترجمہ) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ دنیا اور قیامت کے روز کی جنگی سے پہلے طلب کرتا ہوں“ اس کے بعد (سُ) نماز کا آغاز فرماتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، شریح ہونئی راوی معروف نہیں ہے اور یقینہ بن ولید راوی مدلس ہے اس نے لفظ ”عَنْ“ کے ساتھ روایت کی ہے (المرجع والتعذیل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸، تہذیب الکمل جلد ۴ صفحہ ۱۴۳، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۳۱، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۰۵، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۸۳)

الفصل الثالث

۱۲۱۷- (۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ، ثُمَّ يَقُولُ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ»، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا»، ثُمَّ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ مَغْرَمِهِ وَنَفْسِهِ وَنَفْسِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ، وَرَأَى أَبُو دَاوُدَ بَعْدَ قَوْلِهِ: «غَيْرُكَ»: ثُمَّ يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» ثَلَاثًا. وَفِي آخِرِ الْحَدِيثِ: ثُمَّ يَقْرَأُ.

تیسری فصل

۳۱۷۷ ابو سعید (خُداری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو (تہجد کے لئے) کھڑے ہوتے تو تکبیر تحرید کہتے بعد ازاں فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! تو پاک ہے“ میں تیری تعریف کرتا ہوں اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے“ پھر آپ ”اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا“ فرماتے اس کے بعد ”أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ کہتے اور شیطان کے گمراہ کرنے، اس کے کبر اور اس کے جلود سے پہلے طلب کرتے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) اور ابوداؤد میں ہے کہ ”غَيْرُكَ“ کے بعد تین بار ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہتے اور حدیث کے آخر میں ہے کہ پھر آپ (فاتحہ کی) قرأت فرماتے۔

۱۲۱۸- (۸) عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أُبَيْتُ عِنْدَ حَجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ: «سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الْهُوِيُّ، ثُمَّ يَقُولُ: «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، الْهُوِيُّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ».

۳۱۸ ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے (کے بعدازے) کے پاس سوتا تھا۔ جب آپ رات کو (نماز ادا کرنے کے لئے) کھڑے ہوتے تو آپ

”سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ (دونوں جہانوں کا رب پاک ہے) ”کلنی عرصہ تک کہتے رہتے پھر ”سُبْحَانَ اللَّهِ
وَبِحَمْدِهِ“ کلنی عرصہ تک کہتے رہتے (نسائی) تنزی میں اس کی مثل ہے اور امام تنزی نے اس حدیث کو حسن
صحیح قرار دیا۔

(۳۳) بَابُ التَّحْرِیضِ عَلَى قِیَامِ اللَّیْلِ

(قیام اللیل کی ترغیب)

الفصل الأول

۱۲۱۹ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَلِبَ النَّفْسِ؛ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ، كَسَلَانَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہلی فصل

۳۳۹ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب نیند کرتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی پر تین گرہیں دتا ہے۔ ہر گرہ پر (ہاتھ) مارتا ہے اور کہتا ہے تیری رات طویل ہے تو سویا رہ۔ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ جب وضو کرتا ہے تو (دوسری) گرہ کھل جاتی ہے اور جب نماز ادا کرتے کھڑا ہوتا ہے تو (تیسری) گرہ کھل جاتی ہے (جب) صبح کرتا ہے تو وہ چاک و چمدن فحہ دل ہوتا ہے ورنہ وہ صبح کرتا ہے تو وہ مردہ دل اور کلل ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۲۲۰ - (۲) وَعن المِغْبَرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى تَوَرَّعَتْ قَدَمَاهُ. فَقِيلَ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا تَأَخَّرُ؟ قَالَ: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۰ مغبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو (سبا) قیام کیا یہاں تک کہ آپ کے قدموں پر ورم آگیا۔ آپ سے دریافت کیا گیا: آپ اتنا سببا قیام کیوں کرتے ہیں؟ جب کہ اللہ نے آپ کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تو کیا میں شکر ادا کرنے والا بندہ نہ ہوں (بخاری، مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے اگر بالفرض آپ سے گنہ صلہ ہوتے تو انہیں معاف کر دیا جاتا۔ وگرنہ یہ مقصود نہیں کہ آپ سے بالفعل گنہ سرزد ہوئے ہیں (واللہ اعلم)

۱۲۲۱ - (۳) **وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ، فَنُقِلَ لَهُ: مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ، مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ. قَالَ: «ذَلِكَ رَجُلٌ مِمَّا بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أَذُنِهِ» أَوْ قَالَ: «فِي أَذُنَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۲۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک شخص کا تذکرہ ہوا اس کے بارے میں آپ کو بتایا گیا کہ وہ صبح ہونے تک سویا رہتا ہے نماز (ادا کرنے) کے لیے کھڑا نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا یہ ایسا شخص ہے جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے یا فرمایا اس کے دونوں کانوں میں (شیطان نے پیشاب کر دیا ہے) (بخاری، مسلم)

۱۲۲۲ - (۴) **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً فَرِغًا، يَقُولُ: «سُبْحَانَ اللَّهِ! مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟! وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ؟! مَنْ يُؤَظُّ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ» - يُرِيدُ أَرْوَاجَهُ - «لِكَيْ يُصَلِّتَيْنِ؟ رَبُّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۲۲ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھبراہٹ کے عالم میں بیدار ہوئے۔ آپ نے فرمایا اللہ پاک ہے آج رات کس قدر خزانے نازل ہوئے ہیں اور کس قدر فتنے نازل ہوئے ہیں۔ حجروں میں رہنے والیوں کو کون بیدار کرے گا؟ (مقصود آپ کی ازواج مطہرات ہیں) تاکہ وہ تہجد کی نماز ادا کریں۔ کثرت کے ساتھ ایسی عورتیں ہیں جو دنیا میں لباس زیب تن کرنے والی ہیں لیکن آخرت میں بغیر لباس کے ہوں گی (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں کثرت کے ساتھ ایسی عورتیں ہیں جو ملدار ہیں۔ انہوں نے دنیا میں بہترین لباس پہن رکھا ہے لیکن اعمالِ صالحہ نہ ہونے کی وجہ سے آخرت میں اجر و ثواب سے محروم ہوں گی اور یہ اہل بھی ہے کہ کثرت کے ساتھ ایسی عورتیں ہیں جو دنیا میں باریک اور بے پردہ لباس زیب تن کرتی رہیں لیکن قیامت کے دن اس کی وجہ سے وہ بغیر لباس کے ہوں گی اور یہ بھی اہل ہے کہ دنیا میں ان کے پاس نعمتیں تھیں لیکن انہوں نے اللہ کا شکر ادا نہ کیا اس لیے وہ آخرت میں ثواب سے محروم رہیں گی (واللہ اعلم)

۱۲۲۳ - (۵) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُنْزَلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «لَمْ يَسْطُرْ يَدَيْهِ وَيَقُولُ مَنْ يَقْرِضَ غَيْرَ عَدُوِّهِ وَلَا ظَلَمٍ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ».

۳۲۲۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی جانب نزول کرتا ہے جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہتا ہے تو وہ اعلان کرتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کے سوال کو پورا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کو معاف کروں (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ پھیلاتے ہیں اور فجر طلوع ہونے تک اعلان کرتے ہیں کہ کون ہے جو ایسے رب کو قرض دے جو فقیر نہیں ہے اور نہ ظالم ہے۔

۱۲۲۴ - (۶) وَفِي جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۲۴ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا رات میں ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان جب اس کی موافقت کرتا ہے اور وہ اس ساعت میں اللہ سے دنیا اور آخرت کی کسی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ اس کی سوال کو پورا کرتا ہے اور یہ ہر رات میں ہے (مسلم)

۱۲۲۵ - (۷) وَفِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ: كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۲۵ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ہاں زیادہ محبوب نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ کے ہاں زیادہ محبوب روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ داؤد علیہ السلام نصف رات نیند کرتے اور تیسرا حصہ قیام کرتے اور (پھر) رات کا چھٹا حصہ نیند کرتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن اظہار کرتے (بخاری، مسلم)

۱۲۲۶ - (۸) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ - تَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، وَيُحْيِي آخِرَهُ، ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ، فَإِنْ كَانَ عِنْدَ الْبَدَأِ الْأَوَّلِ جُنُبًا، وَتَبَّ - فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۶ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں نیند کرتے اور رات کے آخر میں بیدار رہتے بعد ازاں اگر آپ کو اپنے اہل خانہ کے ساتھ کچھ ضرورت ہوتی تو اس کو پورا کرتے پھر نیند کرتے۔ اگر اذان کے وقت جنبی ہوتے تو جلدی سے اٹھتے اور اپنے اوپر پانی بہاتے اگر جنبی نہ ہوتے تو نماز کے لئے وضو کرتے پھر دو رکعت (سنت) ادا کرتے (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۱۲۲۷- (۹) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَعَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ ذَابُّ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلْسَّيِّئَاتِ، وَمُنْهَاءٌ عَنِ الْإِثْمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوسری فصل

۳۲۷ ابوالمہدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کو قیام کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی عادت ہے اور یہ تمہارے رب کے قرب، برائیوں کے خاتمے اور گناہوں سے دور رہنے کا سبب بھی ہے (ترمذی)

۱۲۲۸- (۱۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ: الرَّجُلُ إِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّي، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي الصَّلَاةِ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي قِتَالِ الْعُدُوِّ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّعْبَةِ»

۳۲۸ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ہیں جن سے اللہ خوش ہے (۱) وہ شخص جو رات کو کھڑا ہوا، اس نے نوافل ادا کئے (۲) اور وہ لوگ جنہوں نے نماز (ادا کرنے) کے لئے صفیں درست کیں (۳) اور وہ لوگ جنہوں نے دشمن کے ساتھ جنگ میں صفیں بنادیں (شرح الشُّعْبَةِ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجاہد بن سعید راوی لین الحدیث ہے (الضعفاء والمتدیین صفحہ ۵۵۲) الجودین جلد ۳ صفحہ ۱۰، البحر والتعديل جلد ۸ صفحہ ۱۶۵۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۹، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۲۹، مشکوٰۃ علائکہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۸۷)

۱۲۲۹- (۱۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي خَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ؛ فَكُنْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا

۳۲۹۔ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں اللہ اپنے بندے سے زیادہ قریب ہوتا ہے اگر تم طاقت رکھو کہ تم ان لوگوں میں سے ہو سکو جو اس وقت اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو ہو جاؤ (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۳۰۔ (۱۲) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَجِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، وَأَيَّقَظَ امْرَأَةً فَصَلَّتْ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ. رَجِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيَّقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى، فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۳۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نوافل ادا کرتا ہے اور اپنی بیوی کو بیدار کرتا ہے، وہ بھی نفل ادا کرتی ہے اگر وہ انکار کرتی ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے۔ اللہ اس عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھتی ہے، نماز پڑھتی ہے اور اپنے خلود کو (بید سے) بیدار کرتی ہے وہ تہجد ادا کرتا ہے اگر انکار کرتا ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے (ابوداؤد، نسائی)

۱۲۳۱۔ (۱۳) وَهْنُ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَقِيبٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: «جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَدُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۱۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں آپ سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! دعاؤں میں سے کون زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: رات کے آخری حصہ میں اور فرض نماز کے بعد (ترمذی)

۱۲۳۲۔ (۱۴) وَهْنُ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللَّهُ لِمَنْ أَلَانَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَتَابَعَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامُ». رَوَاهُ النَّبَهِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۳۲۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں اونچے محلّات ہیں کہ ان کا ظاہر ان کے باطن سے اور ان کا باطن ان کے ظاہر سے (ہو جہ شفاف ہونے کے) نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ محلّات ان لوگوں کے لئے تیار کئے ہیں جو نرمی سے بات کرتے ہیں اور (غریبوں کو) کھانا کھلاتے ہیں اور مسلسل روزے رکھتے ہیں اور جب لوگ رات کو نیند میں ہوتے ہیں تو وہ نفل ادا کرتے ہیں (یعنی شعب الایمان)۔

۱۲۳۳ - (۱۵) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ، وَفِي رَوَايَتِهِ: «لَمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ».

۳۳۳ اور ترمذی نے علی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل بیان کیا اور اس کی روایت میں ”نری سے بات کرتے ہیں“ کی بجائے یہ الفاظ ہیں کہ ”اس شخص کے لیے ہیں جو عمدہ کلام کرتا ہے۔“

الفصل الثالث

۱۲۳۴ - (۱۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۳۳۴ یہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: اے عبد اللہ! تو فلاں انسان جیسا نہ بننا جو رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا (بخاری، مسلم)

۱۲۳۵ - (۱۷) وَفِي عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «كَانَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوقِظُ فِيهَا أَهْلَهُ يَقُولُ: يَا آلَ دَاوُدَ! قُومُوا فَصَلُّوا، فَإِنَّ هَذِهِ سَاعَةٌ يَسْتَجِيبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا الدَّعَاءَ إِلَّا لِسَاحِرٍ أَوْ عَشَّارٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۳۵ محمد بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کے لیے رات میں ایک وقت (مقرر) تھا جس میں وہ اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے اور فرماتے: اے آل داؤد! اٹھو اور نوافل ادا کرو یہ ایسا وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ جلدوگر اور (ذمہ داری) محمول لینے والوں کے علاوہ سب کی دعا قبول کرتا ہے (احمد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں علی بن زید بن جعد بن راوی ضعیف ہے نیز حسن بصری اور ابن ابی العاص میں انقطاع ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۷۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۸۹)

۱۲۳۶ - (۱۸) وَفِي أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمُفْرُوضَةِ صَلَاةُ فَنِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۳۶ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

خا آپؐ فرما رہے تھے کہ فرض نماز کے بعد افضل نماز آدھی رات کے وقت کی نماز ہے (احمد)
وضاحت: یہ حدیث صحیح مسلم جلد ۳ صفحہ ۱۶۹ میں ہے جبکہ صاحب مشکوٰۃ نے مسند احمد کا حوالہ دیا ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۸۹)

۱۲۳۷ - (۱۹) وَصَّهٖ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ فَلَانًا يُصَلِّي اللَّيْلَ، فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ. فَقَالَ: «إِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُولُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالتَّبَهُّقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے بتایا کہ فلاں شخص رات کو نوافل ادا کرتا ہے، صبح ہوتی ہے تو وہ چوری کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، نماز اس کو اس فعل سے روک دے گی جس کا تو ذکر کر رہا ہے (احمد، بیہقی شعب الایمان)

۱۲۳۸ - (۲۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَبْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا، كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهٗ.

۳۳۸: ابوسعید (خدری) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص رات کو اپنے گھر والوں کو بیدار کرتا ہے، وہ دونوں اکٹھے دو رکعت نفل ادا کرتے ہیں یا وہ اکیلا ادا کرتا ہے تو ان دونوں کو ”ذکر کرنے والے مردوں“ اور ”ذکر کرنے والی عورتوں“ میں لکھ دیا جاتا ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۲۳۹ - (۲۱) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ»، وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ. رَوَاهُ التَّبَهُّقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۳۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن کے حافظ ہیں اور رات کو قیام کرنے والے ہیں
(بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سعد بن سعید جرجانی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۱)
مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۹۰

۱۲۴۰ - (۲۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَاهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَبْقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلَاةِ، يَقُولُ

لَهُمْ: الصَّلَاةُ، ثُمَّ يَتْلُو هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى﴾ . زَوَاهُ مَالِكٌ .

۳۳۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد عمر رضی اللہ عنہ رات کو نوافل ادا کرتے ، جس قدر اللہ تعالیٰ چاہے۔ جب آخر رات ہوتی تو وہ (نفل) نماز کے لئے اپنے گھروالوں کو بیدار کرتے۔ ان سے مخاطب ہو کر کہتے کہ (نفل) نماز (ادا کرو) بعد ازاں یہ آیت تلاوت فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”اپنے گھروالوں کو نماز کا حکم دو اور نماز (ادا کرنے) پر یقینی اختیار کرو۔ ہم تم سے رزق کا سوال نہیں کرتے بلکہ ہم تمہیں رزق عطا کرتے ہیں اور پرہیزگاری کا انجام اچھا ہے۔“ (مالک)

(۳۴) بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ (اعمال میں میانہ روی اختیار کرنا) الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۲۴۱ - (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى يُظْنَ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ^(۱)، وَيَصُومُ حَتَّى يُظْنَ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا^(۲)، وَكَانَ لَا تَشَاءَ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۳۳۱ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ بھر نفل روزے نہ رکھتے یہاں تک کہ خیال کیا جاتا کہ آپ اس ماہ روزے نہیں رکھیں گے اور پھر روزے رکھنے شروع کر دیتے یہاں تک کہ خیال کیا جاتا کہ (اب) آپ بالکل روزے نہیں چھوڑیں گے اور آپ یہ نہیں چاہتے تھے کہ تم انہیں رات میں (نفل) نماز ادا کرتے دیکھو مگر تم انہیں دیکھتے تھے اور آپ یہ نہیں چاہتے تھے کہ تم انہیں سویا دیکھو مگر تم انہیں دیکھتے تھے (بخاری)

۱۲۴۲ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قُلْنَا: مُتَّقُونَ عَلَيْهِ^(۳)»

۳۳۲ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ہاں زیادہ محبوب عمل وہ ہے جس پر بیشکی ہو اگرچہ وہ گلیل ہو (بخاری، مسلم)

۱۲۴۳ - (۳) وَمَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا يُطِيقُونَ^(۴)»، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُ حَتَّى تَمَلُّوا. مُتَّقُونَ عَلَيْهِ.

۳۳۳ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: استطاعت کے مطابق عمل کرو اس لئے کہ اللہ تو نہیں اکتا تا جب کہ تم اکتا جاؤ گے (بخاری، مسلم)

۱۲۴۴ - (۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِيَصِلَ أَحَدُكُمْ

نَشَاطَهُ^(۵)، وَإِذَا فَتَرَ^(۶) فَلْيَقْعُدْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نذر و شوق کی حالت میں نماز ادا کرو اور جب سستی رونما ہو جائے تو (نماز سے) رک جاؤ (بخاری، مسلم)

۱۲۴۵ - (۵) وَهَنْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَزِدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ؛ فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعَسٌ لَا يَذَرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسْبِتَ نَفْسَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۵ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص جب نماز ادا کرتے ہوئے اوگھ رہا ہو تو وہ سو جائے یہاں تک کہ نیند پوری ہو جائے اس لئے کہ تم میں سے کوئی شخص جب اوگھتے ہوئے نماز ادا کرتا ہے تو وہ نہیں جانتا کہ شاید وہ استغفار کرتا کرتا خود کو گالیاں دینے لگ جائے (بخاری، مسلم)

۱۲۴۶ - (۶) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الدِّينَ بُسْرٌ، وَلَنْ يَشَادَ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا، وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِينُوا بِالْغُدُوِّ وَالرُّوحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدَّلْجَةِ»^(۷). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۶ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ دین اسلام آسان ہے اور کوئی شخص دین اسلام پر غلب نہیں آسکتا بلکہ دین اسلام ہی اس پر غلب ہو گا پس تم راہِ صواب پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو اور ثواب کی خوشخبری قبول کرو اور صبح، شام اور رات کے آخر میں (مہلوت پر پہنچنے) اختیار کر کے (مدد طلب کرو) (بخاری)

۱۲۴۷ - (۷) وَهَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ بَيْنَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۷ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص (رات میں) اپنا وظیفہ یا اس کا کچھ حصہ بوجہ نیند کے مکمل نہ کر سکا اور اس نے اس کو فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان (وقت) میں ادا کیا تو اس کے نامہ اعمال میں (اس کا حصہ) لکھ دیا جاتا ہے گویا کہ اس نے اس کو رات میں پورا کیا (مسلم)

۱۲۴۸ - (۸) وَهَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھڑے ہو کر نماز ادا کرو، اگر استطاعت نہیں تو بیٹھ کر ادا کرو اور اگر استطاعت نہیں تو پہلو کے بل لیٹ کر ادا کرو (بخاری)

۱۴۴۹- (۹) وَحَنَّهُ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا. قَالَ: إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ، وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا، اگر وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتا ہے تو افضل ہے اور جو شخص بیٹھ کر ادا کرتا ہے تو اس کو کھڑا ہو کر ادا کرنے والے سے آدھا ثواب ملے گا اور جو شخص لیٹ کر ادا کرتا ہے اس کو بیٹھ کر ادا کرنے والے سے آدھا ثواب ملے گا (بخاری)

الفصل الثانی

۱۲۵۰- (۱۰) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا، وَذَكَرَ اللَّهَ حَتَّى يُدْرِكَهُ النَّعَاسُ، لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ». ذَكَرَهُ التَّوَوُّيُّ فِي «كِتَابِ الْأَذْكَارِ» بِرِوَايَةِ ابْنِ السَّبَّحِيِّ

دوسری فصل

۳۴۰: ابو اُمَامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنے بستر پر پاک ہونے کی حالت میں آیا اور اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ اس کو نیند آگئی تو رات بھر جب بھی وہ پہلو بدلے گا اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی خیر و برکت کا سوال کرے گا، اللہ اس کو عطا کرے گا (امام نوویؒ نے کتاب الاذکار میں ابن السبکی کی روایت کے ساتھ بیان کیا ہے)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہرین خوش راوی ضعیف ہے (الدریغ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۳۰، البحر والتحریر جلد ۴ صفحہ ۲۲۸، المجموع جلد ۴ صفحہ ۱۵۵، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳، ترویج التہذیب جلد ۴ صفحہ ۳۵۵، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۴ صفحہ ۳۴)

۱۲۵۱- (۱۱) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٌ نَارَ عَنْ وَطَانِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ جَبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ، فَيَقُولُ اللَّهُ لِمَلَأْنِيكَ: أَنْظِرُوا إِلَى عَبْدِي، نَارَ عَنْ فَرَاشِهِ وَوَطَانِهِ مِنْ بَيْنِ جَبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِي، وَرَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَنْهَزَمَ مَعَ أَصْحَابِهِ، فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْإِنْهَزَامِ وَمَا لَهُ فِي الرَّجُوعِ، فَرَجَعَ حَتَّى أَهْرَيْقَ دَمُهُ، فَيَقُولُ اللَّهُ لِمَلَأْنِيكَ: أَنْظِرُوا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِي حَتَّى أَهْرَيْقَ دَمُهُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

۳۵۱ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا پروردگار دو انسانوں پر تعجب کرتا ہے۔ (ایک) وہ انسان جو اپنے بستر، اپنے لحاف، اپنی بیوی اور اپنے اہل و عیال کے درمیان سے نماز کے لئے تیزی کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے (مخاطب ہو کر) کہتا ہے کہ میرے (اس) بندے کو دیکھو کہ وہ اپنے بستر، اپنے لحاف، اپنی بیوی اور اپنے اہل و عیال کے درمیان سے تہجد کی نماز ادا کرنے کے لئے میری نعمتوں کی طرف رغبت کرتے ہوئے اور میرے عذاب سے ڈرتے ہوئے تیزی سے اٹھا ہے اور (دوسرا) وہ انسان جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ شکست کھا گیا۔ اس نے محسوس کیا کہ (بلاذخر) شکست کھانے میں اس پر کتنا گناہ ہے اور واپس (میدان جہاد میں) جانے پر کتنا ثواب ہے؟ چنانچہ وہ واپس لوٹا اور اس کا خون گرایا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے بندے کی جانب دیکھو کہ وہ مجھ سے حصول ثواب کی جانب رغبت کرتے ہوئے اور میرے عذاب سے ڈرتے ہوئے واپس آیا ہے یہی تک کہ اس کا خون گرایا گیا (شرح الشُّنَّةِ)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۲۵۲ - (۱۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ». قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا، فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى رَأْسِهِ. فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو؟». قُلْتُ: حَدَّثْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَّكَ قُلْتَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى نِصْفِ الصَّلَاةِ». وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا. قَالَ: «أَجَلْ، وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۳۵۲ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ بلاذخر بیٹھ کر نفل نماز ادا کرنے کا ثواب نصف ہے۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو بیٹھے ہوئے نماز ادا کرتے پایا۔ میں نے

اپنا ہاتھ آپ کے سر مبارک پر رکھ کر آپ نے دریافت کیا 'عبداللہ بن عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بلا عذر بیٹھ کر نفل نماز ادا کرنے کا ثواب نصف ہے اور آپ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا 'بالکل ٹھیک ہے لیکن میں تم میں سے کسی شخص کی مانند نہیں ہوں (مسلم)

وضاحت: فرض نماز بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے سے ادا نہیں ہوتی۔ اگر عذر ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنے سے ثواب میں کمی نہیں آتی اور اس میں آپ کے اس فرمان کا کہ "میں تم جیسا نہیں ہوں" سے مقصود یہ ہے کہ اگر میں بلا عذر بھی بیٹھ کر نوافل ادا کروں تو مجھے مکمل ثواب ملے گا یہ میری خصوصیت ہے جیسا کہ اس کے علاوہ بھی آپ کی خصوصیات کثرت کے ساتھ ہیں اور یوں کہنا بھی درست ہے کہ نماز میں آپ کی کمال توجہ اللہ کی جانب ہوتی ہے اس لئے آپ کو کمال ثواب ملے گا جب کہ امت کے لوگوں کا یہ حل نہیں ہے (مرمت جلد ۳ صفحہ ۹۸)

۱۲۵۳ - (۱۳) وَهَنَّ سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خِزَاعَةَ: لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ، فَكَأَنَّهُمْ عَابُوا ذَلِكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَقِمِ الصَّلَاةَ يَا بِلَالُ! أَرْحَنَّا بِهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۵ سلم بن ابی الجعد سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خزانہ (قبیلہ) کے ایک شخص نے کہا 'کاش! میں نماز ادا کر لیتا اور راحت حاصل کر لیتا یوں لگا جیسے بعض لوگوں نے اس کی اس بات کو معیوب سمجھا تو اس نے کہا 'میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے 'اے بلال! نماز کی تکبیر کو اور ہمیں اس کے ساتھ راحت پہنچو (ابوداؤد)

وضاحت: ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے 'اسی طرح نماز دل کی راحت کا باعث بھی ہے۔ ایماندار شخص دنیاوی کاموں سے تھکوت محسوس کرتا ہے لیکن نماز میں چونکہ اللہ کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے اس لئے سکون حاصل ہوتا ہے (مرمت جلد ۲ صفحہ ۹۹)

(۳۵) بَابُ الْوُتْرِ

(نماز وتر)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۲۵۴ - (۱) عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ؛ صَلَّى رُكْعَةً وَاحِدَةً، تُؤْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۵۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہیں جب تم میں سے کوئی شخص صبح صادق نمودار ہونے سے ڈرے تو وہ ایک رکعت نماز ادا کرے۔ یہ رکعت اس کی اس نماز کو جو اس نے ادا کی ہے وتر بناوے گی (بخاری، مسلم)

۱۲۵۵ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْوُتْرُ رُكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر (نماز) رات کے آخر میں ایک رکعت ہے (مسلم)

۱۲۵۶ - (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً، يُؤْتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ، لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۶ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت ادا فرماتے۔ ان میں پانچ رکعت وتر ہوتے اور ان پانچ رکعتوں کے آخر میں تہد بیٹھتے تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: تیرہ رکعت میں سے آٹھ رکعت چار بار سلام پھیرنے کے ساتھ ہیں گویا کہ ہر دو رکعت پر تہد بیٹھتے اور سلام پھیرتے تھے اور پانچ رکعت وتر کے آخر میں آپ تہد بیٹھتے اور سلام پھیرتے۔ معلوم ہوا کہ جس

طرح وتر کی نماز ایک رکعت ہے اسی طرح وتر کی نماز پانچ رکعت بھی ہے (واللہ اعلم)

۱۲۵۷- (۴) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ! أُنَبِّئُكَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَتْ: أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَتْ: فَإِنْ خُلِقَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنُ. قُلْتُ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ! أُنَبِّئُكَ عَنْ وَتَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كُنَّا نَعْدِلُهُ سِوَاكَ وَظَهْرَهُ، فَيَعْنُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَعْنَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَسْجُدُ، وَيَتَوَضَّأُ، وَيُصَلِّيُ بِنِصْفِ رَكَعَاتٍ، لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ، فَيَذْكُرُ اللَّهَ، وَيَحْمَدُهُ، وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يَنْهَضُ، وَلَا يُسَلِّمُ، فَيُصَلِّيُ التَّاسِعَةَ، ثُمَّ يَقْعُدُ، فَيَذْكُرُ اللَّهَ، وَيَحْمَدُهُ، وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَبِتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً يَا بَنِي! فَلَمَّا أَسَنَ ﷺ وَأَخَذَ اللَّحْمَ، أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَصَنَعَ فِي الرِّكَعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ فِي الْأُولَى، فَبِتِلْكَ بِنِصْفِ يَا بَنِي! وَكَانَ نَبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يَدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعَ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكَعَةً، وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ، وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۵۷ سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا، اے اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ! آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں بتائیں؟ عائشہ نے جواب دیا، کیا آپ قرآن پاک کی تلاوت نہیں کرتے؟ میں نے جواب دیا، ضرور کرتا ہوں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن پاک تھا۔ میں نے عرض کیا، اے اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ! آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے بارے میں بتائیں؟ عائشہ نے کہا: ہم آپ کے لئے آپ کی مسواک اور آپ کے وضو کا پانی رکھ دیتے تھے اللہ جب چاہتا کہ آپ کو رات کے وقت بیدار کرے تو آپ کو بیدار کرتا۔ آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نو رکعت وتر ادا کرتے۔ آپ آٹھویں رکعت کے آخر میں تشہد بیٹھتے۔ اس کے بعد اللہ کا ذکر فرماتے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے اور دعائیں مانگتے۔ نویں رکعت ادا کرنے کے لئے آپ کھڑے ہو جاتے اور سلام نہیں پھیرتے تھے۔ پھر (نویں رکعت ختم کر کے) آخر میں بیٹھتے، اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد و ثناء بیان کرتے اور دعائیں مانگتے۔ بعد ازاں آپ سلام پھیرتے (سلام کی آواز) ہمیں سناتے۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو رکعت نفل ادا کرتے۔ عائشہ فرماتی ہیں، اے میرے بیٹے! یہ گیارہ رکعت ہیں لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی اور جسم بھاری ہو گیا (یعنی آپ کمزور ہو گئے) تو آپ نے سات وتر ادا کیئے اور دو رکعت بیٹھ کر اسی طرح ادا کیں جیسا کہ پہلے ادا کیا کرتے تھے۔ اے میرے بیٹے! یہ نو رکعت ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی نماز نفل ادا کرتے تو آپ دن میں بارہ رکعت نوافل ادا کرتے اور میرے علم میں نہیں ہے کہ آپ نے ایک رات میں تمام قرآن پاک پڑھا ہو اور نہ ہی

تمام رات صبح تک نوافل پڑھتے رہے ہوں۔ اور نہ ہی رمضان کے علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ جب آپؐ نے نو رکعت وتر پڑھے ہیں تو آپؐ آٹھویں رکعت کے آخر میں تشہد بیٹھے ہیں۔ اس سے پہلے آپؐ کسی رکعت میں تشہد نہیں بیٹھے اور پھر نویں رکعت وتر ادا کر کے آخر میں بیٹھے ہیں اور سلام پھیرا ہے۔ اسی طرح آپؐ نے سات رکعت وتر ایک سلام کے ساتھ پڑھے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آپؐ نے درمیانی تشہد میں التیات کے علاوہ ذکر و اذکار اور مسنون دعائیں بھی پڑھی ہیں۔ یہ سمجھنا کہ درمیانی تشہد میں التیات سے زائد کچھ نہیں پڑھنا چاہئے درست نہیں ہے (واللہ اعلم)

۱۲۵۸ - (۵) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۸ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صبح سے پہلے وتر پڑھو (مسلم)

۱۲۵۹ - (۶) وَهْنُهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوُتْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صبح سے پہلے وتر پڑھو (مسلم)

۱۲۶۰ - (۷) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمَعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُؤْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنْ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ، وَذَلِكَ أَفْضَلُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۰ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ڈرتا ہے کہ رات کے آخر میں وہ قیام نہیں کر سکے گا تو وہ اول رات میں وتر پڑھ لے اور جس شخص کو اُمید ہے کہ وہ رات کے آخر میں وتر ادا کر سکے گا تو وہ رات کے آخر میں وتر ادا کرے اس لئے کہ آخری رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور آخر رات میں وتر پڑھنا افضل ہے (مسلم)

۱۲۶۱ - (۸) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَنْ كُلَّ اللَّيْلِ أَوْ تَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ، وَأَوْسَطِهِ، وَآخِرِهِ، وَأَنْتَهَى وَتَرَهُ إِلَى السَّحَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۱ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رات کے) شروع، درمیانی اور آخری حصے میں وتر ادا کئے ہیں اور آخر عمر میں آپؐ (آخری شب) سحر کے وقت وتر پڑھتے تھے (بخاری، مسلم)

۱۲۶۲- (۹) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ: صِيَامٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيْنِ الضُّحَى، وَأَنْ أُؤْتَرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین کاموں کی وصیت کی ہے۔ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنے، چاشت کے دو نفل پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر کی نماز ادا کرنا (بخاری، مسلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۱۲۶۳- (۱۰) هَنَّ غُضَيْفُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ؟ قَالَتْ: رَبِّمَا اغْتَسَلَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ، وَرَبِّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ. قُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ! الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ: كَانَ يُؤْتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ؟ قَالَتْ: رَبِّمَا أُوتِرَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ، وَرَبِّمَا أُوتِرَ فِي آخِرِهِ. قُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ! الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ: كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَخْفِئُ؟ قَالَتْ: رَبِّمَا جَهَرَ بِهِ، وَرَبِّمَا خَفِيَ. قُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ! الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلُ الْأَخِيرُ

دوسری فصل

۳۳۳ غُضَيْفُ بْنُ حَارِثِ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا آپ بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت شروع رات میں کرتے یا آخر رات میں کرتے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، کبھی آپ اول رات اور کبھی آخر رات میں غسل فرماتے۔ میں نے کہا، اللہ اکبر! تمام حمد و ثناء اللہ کے لائق ہے جس نے شریعت میں فراخی فرمادی ہے۔ میں نے دریافت کیا، کیا آپ رات کے اول یا آخر حصے میں وتر (نماز) ادا کرتے؟ عائشہ نے جواب دیا، کبھی آپ اول رات اور کبھی رات کے آخر میں وتر (نماز) ادا کرتے۔ میں نے کہا اللہ بہت بڑا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لائق ہیں جس نے شریعت میں وسعت فرمائی ہے۔ میں نے دریافت کیا، آپ جبری قرأت فرماتے یا آپ کی قرأت پوشیدہ ہوتی تھی؟ عائشہ نے جواب دیا، کبھی آپ کی قرأت اونچی آواز کے ساتھ ہوتی اور کبھی آپ پوشیدہ آواز سے قرأت کرتے۔ میں نے کہا، اللہ بہت بڑا ہے تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جس نے شریعت میں فراخی فرمائی ہے (ابوداؤد) اور امام ابن ماجہ نے حدیث کا آخری جملہ ذکر کیا ہے۔

۱۲۶۴- (۱۱) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ:

بِكُمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِرُ؟ قَالَتْ: كَانَ يُؤْتِرُ بِأَرْبَعٍ: ثَلَاثٍ، وَسَبْعٍ، وَثَلَاثٍ، وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ، وَعَشِيرٌ وَثَلَاثٍ، وَلَمْ يَكُنْ يُؤْتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ، وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ عَشْرَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۳۶۶۳ عبد اللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعت وتر ادا کرتے تھے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ چار رکعت اور تین رکعت کے ساتھ چھ رکعت اور تین رکعت کے ساتھ اور آٹھ رکعت اور تین رکعت کے ساتھ اور دس رکعت اور تین رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے اور آپ سات رکعت سے کم اور تیرہ رکعت سے زیادہ وتر ادا نہیں کرتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: آپ کی نماز وتر مختلف اوقات میں مختلف احوال کے ساتھ تھی۔ اکثر طور پر آپ کے وتر ادا کرنے کی کیفیت یہی ہوتی تھی، خصوصاً جب آپ چاک و چوبند ہوتے۔ وگرنہ تین رکعت اور ایک رکعت کے ساتھ بھی وتر نماز ادا ہو جاتی ہے۔ البتہ تیرہ رکعات سے زیادہ وتر کی نماز نہیں ہے (واللہ اعلم)

۱۲۶۵- (۱۲) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْوُتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۶۵ ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر کی نماز ہر مسلمان کے لئے ثابت ہے، جو شخص پانچ رکعت وتر ادا کرنا محبوب جانتا ہے وہ اس طرح ادا کر سکتا ہے (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۱۲۶۶- (۱۳) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ وَتَرَهُ يَجِبُ الْوُتْرُ، فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ!». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۶۶۶ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ وتر (یعنی اکیلا) ہے اور وہ وتر کو محبوب جانتا ہے۔ اے قرآن پاک کی تلاوت کرنے والو! تم وتر نماز پڑھا کرو (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو اسحاق یسعی راوی کو اختلاف ہو گیا تھا (الجرح والتعديل جلد ۴ صفحہ ۳۳۷) میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۲۷۰ تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ صفحہ ۱۸۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۹۷

۱۲۶۷- (۱۴) وَعَنْ خَارِجَةَ بِنِ حُذَافَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ

اللَّهُ ﷻ وَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعِيمِ»: الْيُوتَرُ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۶۷: خارجیہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک زائد نماز عطا کی ہے، وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے، وہ (نماز) وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا وقت تمہارے لئے عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صلوٰۃ طلوع ہونے تک مقرر کر دیا ہے (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن راشد راوی غیر معروف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۲۰) مکحولہ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۹۷

۱۲۶۸ - (۱۵) وَهْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ: «مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ فَلْيَصِلْ إِذَا أَصْبَحَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا.

۳۶۸: زید بن اسلم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وتر (پڑھے) کے بغیر سو گیا تو اسے چاہیے کہ وہ صبح کے وقت ادا کر لے (ترمذی نے مرسل روایت کیا ہے)

۱۲۶۹ - (۱۶) وَهْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَأَلْنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتَرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ؟ قَالَتْ: «كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى»، وَفِي الثَّانِيَةِ بِ«قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ»، وَفِي الثَّالِثَةِ بِ«قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» وَالْمُعَوَّدَتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۶۹: عبدالعزیز بن جریج سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کس سورت کی قرات فرماتے تھے؟ عائشہ نے جواب دیا: پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور معوّدتین سورتیں پڑھتے تھے (ترمذی، ابوداؤد)

۱۲۷۰ - (۱۷) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِرٍ.

۳۷۰: امام نسائی نے اس حدیث کو عبدالرحمن بن ابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۲۷۱ - (۱۸) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ.

۳۷۱: امام نسائی نے اس حدیث کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۲۷۲ - (۱۹) وَالَّذَارِمِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَلَمْ يَذْكُرُوا
«وَالْمَعْوَدَتَيْنِ».

۳۷۷۳ امام دارمی نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور انہوں نے معوذتین (سورتوں) کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۷۳ - (۲۰) وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ: «اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ
عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَفِي شَرِّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي
وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ،
وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالَّذَارِمِيُّ.

۳۷۷۳ حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے چند کلمات سکھائے جن کو میں وتر (نماز) کی دعائے قنوت میں کہا کرتا ہوں۔ (جس کا ترجمہ ہے)
”اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت سے نوازا ہے مجھے بھی (ان میں) ہدایت سے نواز دے اور مجھے بھی (ان
لوگوں میں) عافیت عطا فرما جن کو تو نے عافیت عطا کی ہے اور تو میری توبت فرما ان لوگوں میں جن کی تو نے توبت
فرمائی ہے اور مجھے جو کچھ تو نے عطا کیا ہے میرے لئے ان میں برکت فرما اور مجھے میری حق میں برے فیعلوں سے
محفوظ فرما بلاشبہ تو فیعلے کرنے والا ہے اور میرے خلاف کوئی فیعلہ نہیں ہو ہو سکتا ہے۔ جس سے تو دوستی رکھتا
ہے اس کو کوئی ذلیل نہیں کر سکتا۔ اے ہمارے پروردگار! تو برکت والا ہے اور تو عظمت والا ہے۔“

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۲۷۴ - (۲۱) وَعَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا
سَلَّمَ فِي الْوُتْرِ قَالَ: «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَزَادَ: ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ يُطِيلُ فِي آخِرِهِنَّ.

۳۷۷۳ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
وتر (نماز) میں سلام پھیرتے تو سبحان الملک القدوس (کے کلمات) کہتے۔ (ابوداؤد، نسائی) اور نسائی میں تین
بار کا اضافہ ہے نیز آخری بار میں لمبا کر کے کہتے۔

وضاحت: وتر نماز میں دعائے قنوت کا موقع رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد ہے جب کہ رکوع سے پہلے کی
اعلیٰ زیادہ قوی ہیں البتہ دعائے قنوت کے لئے اللہ اکبر کہنا اور کلاں تک ہاتھ اٹھانا احادیث صحیحہ سے ثابت
نہیں ہے۔ دعا مانگتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں بلکہ بعض صحابہ کرام سے ثابت

ہے۔ اسے قوت نازلہ پر قیاس کیا جاسکتا ہے اور ہاتھ اٹھائے جاسکتے ہیں اس لئے کہ مرفوع حدیث نہ ہونے کی صورت میں صحابہ کرام کے اقوال بھی مجتہد ہیں (واللہ اعلم)

۱۲۷۵- (۲۲) وَفِي رَوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيزٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ: «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ» ثَلَاثًا. وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّلَاثَةِ.

۳۷۵ اور نسائی کی روایت میں عبدالرحمن بن ابیزی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) سلام پھیرنے کے بعد "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" (کلمات) کہتے اور تیسری بار میں آواز بلند فرماتے۔

۱۲۷۶- (۲۳) وَهَذَا عَلَى رِضَى اللَّهِ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وَتَرِهِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمَعْفَاتِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْضِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۶ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں (یہ دعا) کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے غضب کے ساتھ تیری سزا سے اور تیرے ساتھ (تیری پکڑ سے) تجھ سے پناہ کا طلبگار ہوں۔ میں تیری تعریف بیان نہیں کر سکتا تیری تعریف تو وہ ہے جو تو نے خود اپنی کی ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

الفصل الثالث

۱۲۷۷- (۲۴) هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قِيلَ لَهُ: هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَاوِيَةَ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: أَصَابَ، إِنَّهُ فَعِيه.

وَفِي رَوَايَةٍ: قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَوْتَرَ مَعَاوِيَةَ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ، وَعِنْدَهُ مَوْلَى لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: دَعَا فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۳۷۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان سے دریافت کیا گیا، کیا آپ امیر المؤمنین معلویہ کے بارے میں علم رکھتے ہیں کہ وہ ایک ہی رکعت وتر ادا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا، ان کا عمل درست ہے، وہ شریعت کا فہم رکھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے، ابن ابی ملکیہ نے بیان کیا کہ معلویہ نے عشاء کے بعد ایک

رکعت وتر نماز ادا کی جب کہ ان کے پاس ابن عباسؓ کا غلام تھا۔ وہ ابن عباسؓ کے ہاں گیا، غلام نے ان کو بتایا۔ انہوں نے فرمایا، ان کا معاملہ شک و شبہ سے بالاتر ہے، وہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں (بخاری)

۱۲۷۸۔ (۲۵) **وَمَنْ يُزِدْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْوُتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا. الْوُتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوُتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۷۸: مریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ وتر نماز ثابت ہے جو شخص وتر نماز ادا نہ کرے وہ ہمارے طریقہ سے نہیں ہے۔ وتر نماز ثابت ہے جو شخص وتر نماز ادا نہ کرے وہ ہمارے طریقہ سے نہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، عبید اللہ بن عبد اللہ الحکی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۰، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۹۹)

۱۲۷۹۔ (۲۶) **وَمَنْ أَبَى سَعِيدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ نَامَ عَنِ الْوُتْرِ أَوْ نَسِيَ فَلْيَصِلْ إِذَا ذَكَرَ أَوْ إِذَا اسْتَيْقَظَ».. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.**

۳۷۹: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص وتر نماز سے پہلے سو گیا یا اس کو بھول گیا تو جب اسے یاد آئے یا جب وہ بیدار ہو تو ادا کرے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۲۸۰۔ (۲۷) **وَمَنْ مَالِكٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَمْرٍو عَنِ الْوُتْرِ: أَوْاجِبٌ هُوَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ. فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ، وَعَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ: أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ. رَوَاهُ فِي «الْمَوْطَأِ».**

۳۸۰: امام مالکؒ کو یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص نے ابن عمرؓ سے وتر (نماز) کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وتر واجب ہے؟ ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے وتر نماز ادا کی ہے لیکن وہ شخص بار بار سوال دہرا رہا تھا اور ابن عمرؓ جواب دے رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے وتر نماز ادا کی ہے (موطأ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۰۰)

۱۲۸۱۔ (۲۸) **وَمَنْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ، يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِسَبْعِ سُورٍ مِنَ الْمُفْصَلِ، يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثَ سُورٍ آخِرُهُنَّ «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ».**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر نماز ادا کرتے۔ ان میں ”منقل“ سے نو سورتیں تلاوت فرماتے۔ ہر رکعت میں تین تین سورتیں تلاوت فرماتے آخری سورت قل ہو اللہ احد ہوتی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث اعور راوی ضعیف ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۳۱، المجموعین جلد ۱ صفحہ ۲۲۲، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۳۵، تقریب الجہذب جلد ۱ صفحہ ۳۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۰۰)

۱۲۸۲ - (۲۹) وَعَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، بِمَكَّةَ ، وَالسَّمَاءُ مُغَيَّمَةٌ ، فَخَشِيَ الصُّبْحُ ، فَأَوْتَرُ بِوَاحِدَةٍ ، ثُمَّ انْكَشَفَ ، فَرَأَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا ، فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ ، ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ ، فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحُ أَوْتَرُ بِوَاحِدَةٍ . رَوَاهُ مَالِكٌ .

۳۸۲: نافع سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ کرمہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ آسمان پر ہلہل چھائے ہوئے تھے۔ وہ صبح (ہونے) سے ڈر گئے تو انہوں نے ایک رکعت وتر ادا کی بعد ازاں ہلہل چھٹ گیا تو انہوں نے محسوس کیا کہ ابھی رات (باقی) ہے تو انہوں نے ایک رکعت ملا کر وتر کا جوڑا کر لیا بعد ازاں دو دو رکعت تہجد نماز ادا کی جب صبح طلوع ہونے کا خیال ہوا تو ایک رکعت وتر نماز ادا کی (مالک)

۱۲۸۳ - (۳۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا ، فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرَ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ، قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ، ثُمَّ رَكَعَ ، ثُمَّ سَجَدَ ، ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز (تہجد) ادا کرتے، بیٹھ کر ہی قرأت کرتے۔ جب قرأت سے تیس یا چالیس آیات باقی ہوتیں تو کھڑے ہو کر قرأت فرماتے پھر رکوع کرتے، پھر سجدہ کرتے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے تھے (مسلم)

۱۲۸۴ - (۳۱) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ رَكَعَتَيْنِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ . وَزَادَ ابْنُ مَاجَهَ : خَفِيفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .

۳۸۴: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر (نماز) کے بعد دو رکعت (نفل) ادا کرتے (ترمذی) ابن ماجہ میں اضافہ ہے کہ دو خفیف رکعت بیٹھ کر ادا کرتے۔

۱۲۸۵ - (۳۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ .

ثُمَّ يَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ.

۳۸۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے۔ پھر دو رکعت ادا کرتے۔ اور ان میں بیٹھے ہوئے قرات کرتے۔ جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے (ابن ماجہ)

۱۲۸۶- (۳۳) وَهَنْ ثَوْبَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ هَذَا السَّهَرُ جُهْدٌ وَيَقْلُ، فَإِذَا أَوْتَرَ أَحْبَبْتُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ، فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، وَإِلَّا كَانَتْ لَآءٌ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۸۶: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ بیداری میں مشقت اور بوجھ ہے جب تم میں سے کوئی شخص وتر پڑھے تو اس کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھ کر سوئے۔ اگر رات کو نفل نماز کے لئے اٹھا ہو (تو درست ہے) وگرنہ اس کے لئے (تہجد کی نماز) دو رکعت کافی ہوں گی (داری)

۱۲۸۷- (۳۴) وَهَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوُتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ، يَقْرَأُ فِيهِمَا ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۸۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر نماز کے بعد دو رکعت (نفل) بیٹھ کر ادا کرتے تھے اور ان میں "إِنَّا زُلْزِلَتْ" اور "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ" (سورتیں) تلاوت فرماتے (احمد)

(۳۶) بَابُ الْقُنُوتِ

(قنوتِ نازلہ کا ذکر)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۲۸۸ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ، أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ؛ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَرَبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ: اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَبَّاسَ بْنَ أَبِي رَيْيَعَةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا سِينِينَ كَسِينِي يُوسُفَ»، يَجْهَرُ بِذَلِكَ. وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ: «اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا، لِأَخْيَاءِ مِنَ الْعَرَبِ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ الْآيَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۸۸ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی پر بددعا یا اس کے لئے نیک دُعا کرنے کا ارادہ کرتے تو رکوع کے بعد دعا مانگتے۔ بسا اوقات جب آپ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہتے تو فرماتے "اے اللہ! ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عباس بن ابی ریحہ کو نجات عطا کر اے اللہ! مضر (قبیلہ) پر اپنی گرفت سخت کر اور ان پر یوسف علیہ السلام (کے دور) کی قحط سالی مسلط کر" آپ بلند آواز سے دُعا کرتے اور کبھی نماز میں کہتے "اے اللہ" فلاں فلاں عرب قبائل پر لعنت کر میں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اس معاملہ میں تجھے کچھ اختیار نہیں" (بخاری، مسلم)

وضاحت: قحط سالی، دہائی امراض اور کفار کی فوجوں کے خلاف قنوت نازلہ سری اور بھری تمام نمازوں میں رکوع کے بعد بلند آواز سے کہنا چاہئے اور ہاتھ اٹھانا بھی ضروری ہے (واللہ اعلم)

۱۲۸۹ - (۲) وَفَعْنُ عَائِصِ بْنِ الْأَخْوَلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ، كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ، إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا، إِنَّهُ كَانَ بَعَثَ أَنَسًا يَقَالُ لَهُمْ: الْفَرَاءُ، سَبْعُونَ رَجُلًا، فَأَصْبَحُوا، فَقَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۹ عامم الاحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز میں قنوت کے بارے میں دریافت کیا کہ (قنوت نازلہ) رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے بعد ہے؟ انہوں نے جواب دیا، پہلے ہے۔ آپ نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت کی۔ آپ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھیجا جن کو قراء کہا جاتا تھا، ان کی تعداد ستر تھی وہ شہید کر دیئے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت نازلہ فرمائی۔ آپ نقل کرنے والوں پر بددعا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۱۲۹۰۔ (۳) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ، إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ» مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ، يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ: عَلَى رَجُلٍ وَذَكَوَانَ وَعَصْبَةَ، وَيُؤْمِنُ مَنْ خَلَفَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۳۹۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل ایک ماہ تک ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ کے بعد قنوت نازلہ پڑھی۔ آپ بنو سلیم کے قبائل رعل، ذکوان اور عصبہ پر بددعا کرتے تھے اور آپ کی اقتداء (میں نماز ادا) کرنے والے آمین کہتے تھے (ابوداؤد)

۱۲۹۱۔ (۴) وَهْنُ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۹۱ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی پھر اس کو چھوڑ دیا (ابوداؤد، نسائی)

۱۲۹۲۔ (۵) وَهْنُ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ! إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرُ. وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، هَهُنَا بِالْكُوفَةِ نَحْنُ مِنْ خَمْسِ بَنِينَ، أَكَانُوا يَقْتُلُونَ؟ قَالَ: أَيْ بَنِي! مُحَدَّثٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّيْسَانِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۹۲ ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا، ابا جان! آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر، عمر اور عثمان (کی اقتداء میں) اور اس جگہ کوفہ میں علی کی

اثناء میں پانچ سلا نماز ادا کی ہے؟ کیا وہ قنوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا 'اے میرے بیٹے! یہ بدعت ہے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)'

وضاحت: قنوتِ نازلہ پر پہلی بدعت ہے، حسبِ ضرورت دعا کی اجازت ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۱۲۹۳ - (۶) عَنْ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ، فَكَانَ يُصَلِّي بِهَمْ عَشْرِينَ لَيْلَةً، وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ إِلَّا فِي النَّصْفِ الْبَاقِي، فَإِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلَّى فِي بَيْتِهِ، فَكَانُوا يَقُولُونَ: أَبْنُ أَبِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

تیسری فصل

۳۹۳ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی بن کعب کی اثناء میں جمع کیا، وہ انہیں بیس رات نماز تراویح پڑھاتے رہے اور انہوں نے وتر نماز میں آخر نصف راتوں میں دعاء قنوت کی اور جب (رمضان کے) آخری دس روز باقی رہ گئے تو ابی بن کعب مسجد میں آنے سے پہلے رہے اور گھر میں تراویح نماز ادا کرتے رہے۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ابی بن کعب بھاک گئے ہیں (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البیہقی جلد ۱ صفحہ ۴۰۴)

۱۲۹۴ - (۷) وَسَيَّلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ. فَقَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ. وَفِي رَوَايَةٍ: قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةٍ.

۳۹۴ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں دریافت کیا گیا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد دعاء قنوتِ نازلہ کی اور ایک روایت میں کہ (دعائے قنوت) رکوع سے پہلے اور اس کے بعد کی (ابن ماجہ)

وضاحت: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوتِ نازلہ رکوع کے بعد فرض نمازوں میں ثابت ہے جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل مختلف ہے (واللہ اعلم)

(۳۷) بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

(ماہ رمضان کی راتوں) میں قیام)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۲۹۵ - (۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَا حُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ، فَصَلَّى فِيهَا لَيْلًا، حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ، ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً، وَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ، فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَخَنَّحُ لِيُخْرِجَ إِلَيْهِمْ. فَقَالَ: «مَا زَالَ بِكُمْ الَّذِي رَأَيْتُمْ مِنْ صَبِيْعِكُمْ، حَتَّى خَشِيتُمْ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُتِمَتْ بِهِ. فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۹۵ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کا حجرہ بنایا۔ آپ نے اس میں چند راتیں قیام (رمضان) فرمایا یہاں تک کہ کثرت کے ساتھ صحابہ کرام آپ کی افتاء میں شریک ہوئے بعد ازاں انہوں نے ایک رات آپ کی آواز کو نہ پایا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ آپ نیند میں ہیں۔ بعض صحابہ کرام نے کہنا شروع کیا تاکہ آپ باہر نکلیں (اور تلووح کی جماعت کرائیں)۔ آپ باہر آئے آپ نے فرمایا تمہاری کیفیت اور حالات سے مجھے آگاہی ہے یہاں تک کہ میں نے خطرہ محسوس کیا کہ تم پر قیام رمضان فرض ہو جائے گا۔ اگر فرض ہو گیا تو تم اس کی طاقت نہ پاؤ گے۔ لوگو! پس تم گھروں میں قیام رمضان کیا کرو اس لئے کہ ہر انسان کی وہ نماز افضل ہے جو وہ گھر میں ادا کرے سوائے فرض نماز کے۔

(بخاری، مسلم)

۱۲۹۶ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرْعِبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مَنْ غَيْرَ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ. فَيَقُولُ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرَ أَمْنٍ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان کی ترغیب دلاتے لیکن آپ نے انہیں قیام رمضان کی فرضیت کا حکم نہ دیا چنانچہ آپ نے فرمایا جو شخص رمضان کا قیام (اس کے ثواب پر) ایمان رکھتے ہوئے اور اجر و ثواب طلب کرتے ہوئے کرے گا اس کے پہلے گناہ معاف ہو جائیں گے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور (قیام رمضان کا) معاملہ اسی طرح تھا۔ بعد ازاں ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں بھی معاملہ اسی طرح تھا اور عمرؓ کی خلافت کے آغاز میں بھی معاملہ اسی طرح رہا (مسلم)

۱۲۹۷ - (۳) وَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ، فَلْيَجْعَلْ لِنَبِيِّهِ نَصِيبًا مِّنْ صَلَاتِهِ؛ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي نَبِيِّهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص (فرض) نماز مسجد میں ادا کرے تو وہ اپنی (نفل) نماز کا حقہ اپنے گھر کو بھی دے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ (نفل) نماز گھر میں ادا کرنے سے خیر و برکت عطا کرتا ہے (مسلم)

الفصل الثانی

۱۲۹۸ - (۴) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ حَتَّى يَبْقَى سَبْعٌ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ. فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا، فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا، حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ فَعَلْنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ؟ فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ؛ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ». فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتَّى يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ، جَمَعَ أَهْلَهُ وَرِثَاءَهُ وَالنَّاسَ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَقُوتَنَا الْفَلَاحُ. قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السَّحُورُ. ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَزَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ؛ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ.

دوسری فصل

۳۹۸: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں روزے رکھے۔ آپ نے ماہ رمضان میں ہمارے ساتھ قیام نہ کیا۔ جب سات راتیں باقی رہ گئیں تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ رات کا تیسرا حصہ چلا گیا جب چھٹی رات تھی تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام نہ کیا۔ جب پانچویں رات تھی تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ آدمی رات چلی گئی۔ میں

نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) کاش! آپ ہمارے ساتھ باقی رات بھی قیام کریں۔ آپ نے فرمایا 'بے شک ایک شخص جب امام کے ساتھ فرض نماز ادا کرتا ہے یہاں تک کہ امام (نماز سے) فارغ ہوتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں رات کے قیام کا ثواب ثبت ہو جاتا ہے۔ جب چوتھی رات ہوئی تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام نہ کیا یہاں تک کہ تین راتیں رہ گئیں۔ جب تیسری رات ہوئی تو آپ نے اہل و عیال، عورتوں اور سب لوگوں کو جمع کیا۔ آپ نے ہمارے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ ہمیں خطرہ محسوس ہوا کہ ہم سے سحری فوت ہو جائے گی تو میں نے دریافت کیا (فلاح) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا 'سحری کا کھانا' پھر باقی مہینہ آپ نے قیام نہ کیا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی) اور ابن ماجہ نے نسائی کی مثل بیان کیا البتہ امام ترمذی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ "پھر آپ نے ہمارے ساتھ باقی مہینہ قیام نہ کیا۔"

وضاحت: مشکوٰۃ کے نسخوں میں "حَتَّىٰ يَبْقَىٰ ثُلُثُ اللَّيْلِ" ہے جس کا کوئی معنی نہیں صحیح لفظ "حَتَّىٰ يَبْقَىٰ ثُلُثُ لَيْلٍ الشَّهْرِ" ہیں جس کا معنی ہے کہ رمضان المبارک کی تین راتیں باقی تھیں (نسائی، ابن ماجہ)

۱۲۹۹- (۵) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً، فَإِذَا هُوَ بِالْبَيْعِ، فَقَالَ: «أَكُنْتُ تَحَافِظِينَ أَنْ يَحْجِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ؟». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ. فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شُعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لَأَكْثَرِ مَنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمٍ كُلِّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةٍ. وَزَادَ رَزِينٌ: «مِمَّنْ اسْتَحَقَّ النَّارَ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا - يَعْنِي الْبُخَارِيَّ - يُضَعِّفُ هَذَا الْحَدِيثَ.

۳۴۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بستر سے) غائب پایا (میں نے تلاش کیا) تو آپ 'بیع' (قبرستان) میں تھے۔ آپ نے فرمایا 'کیا تجھے خطرہ (لاحق) ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کریں گے؟ میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! مجھے خیال گزرا کہ آپ کسی بیوی کے ہاں گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا 'بے شک اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات کو پہلے آسمان کی جانب نزول فرماتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ افراد کو معاف کر دیتے ہیں (ترمذی، ابن ماجہ) اور رزین میں (ان الفاظ کا) اضافہ ہے کہ "ان لوگوں کو جو دوزخ کے مستحق تھے۔" اور امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام بخاری سے سنا وہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

وضاحت: یحییٰ بن ابی کثیر راوی نے عروہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا اور حجاج بن ارطاة نے یحییٰ بن ابی کثیر سے نہیں سنا (المجرع والتعديل جلد ۳ صفحہ ۶۷۳، الصفراء الصغیر ۷۵، المجموعین جلد ۱ صفحہ ۲۲۵، تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۲۵، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۰۶)

۱۳۰۰- (۶) وَهَنَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلَاةُ

الْمَرْءُ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هَذَا، إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۰۰؎ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کی اپنے گھر میں ادا کی گئی نماز میری اس مسجد میں نماز (ادا کرنے) سے زیادہ فضیلت والی ہے (البتہ) فرض نماز نہیں (ابوداؤد، ترمذی)

الفصل الثالث

۱۳۰۱- (۷) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ، يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَوَجَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِيٍّ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلُ، ثُمَّ عَزَمَ، فَجَمَعَهُمْ عَلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِيهِمْ. قَالَ عُمَرُ: رَغِمَتْ الْبِدْعَةُ هَذِهِ، وَالَّتِي تَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُومُونَ - يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ -، وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۳۰۱؎ عبدالرحمن بن عبدالقاری سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات عمر رضی اللہ عنہ کی معیت میں مسجد نبویؐ گیا تو وہیں حاضرین مختلف ٹولوں میں تھے۔ عڑے فرمایا، اگر میں ان تمام کو ایک قاری پر اکٹھا کر دوں تو بہت مناسب ہے۔ بعد ازاں انہوں نے اس عزم کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ان سب کو ابی بن کعب کی اقتداء میں جمع کر دیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ بعد ازاں میں ان کی معیت میں دوسری رات نکلا تو لوگ ایک قاری کی اقتداء میں نوافل ادا کر رہے تھے۔ عڑے فرمایا، یہ ایک جماعت (کی صورت میں نوافل ادا کرنا) اچھی بدعت ہے اور وہ نماز جس سے سو جلتے ہو اس نفل سے بہتر ہے جس کا تم قیام کر رہے ہو۔ ان کا مقصود یہ تھا کہ آخر رات میں نوافل ادا کرنا افضل ہے جب کہ لوگ لول رات میں قیام رمضان کرتے تھے (بخاری)

وضاحت: قیام رمضان کی جماعت بدعت نہیں ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رات جماعت کرائی ہے نیز دور رسالت میں صحابہ کرام باجماعت قیام رمضان کا اہتمام کرتے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو بدعت لغوی معنی کے لحاظ سے فرمایا ہے یعنی جماعت کی مداومت، اس کا اہتمام اور ایک امام کی اقتداء میں سبھی کا قیام کرنا ایک نئی بات تھی (اللہ اعلم)

۱۳۰۲- (۸) وَهِيَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَ عُمَرُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ،

وَتَمِيمًا الدَّارِيَّ أَنْ يَقُومًا لِلنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِإِحْدَى عَشْرَةِ رَكْعَةٍ، فَكَانَ الْقَارِيءُ يَقْرَأُ بِالْمُتَبِّينِ، حَتَّى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعَصَا مِنْ طَوْلِ الْقِيَامِ، فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِي قُرُوعِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۳۰۲: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عڑنے ابی بن کعب اور حمیم واری کو حکم دیا کہ وہ دونوں رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعت قیام کرائیں چنانچہ امام ایک رکعت میں "مُسَبِّح" (سورتوں) میں سے کوئی ایک سورت تلاوت کرتا یہاں تک کہ ہم طویل قیام کی وجہ سے لاشیوں کا سہارا لیتے تھے اور ہم صبح صلاوت کے آغاز میں کہیں واپس لوٹتے تھے (مالک)

وضاحت: مُسَبِّح وہ سورتیں ہیں جن کی آیات ایک سو آیات سے زیادہ ہیں (واللہ اعلم)

۱۳۰۳ - (۹) وَهْنُ الْأَعْرَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَدْرَكْنَا النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُونَ الْكَفَرَةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ: وَكَانَ الْقَارِيءُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، وَإِذَا قَامَ بِهَا فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةِ رَكْعَةٍ رَأَى النَّاسَ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۳۰۳: الْأَعْرَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے (صحابہ کرام اور تابعین جیسے) لوگوں کو پایا وہ رمضان میں (دعائے توبت میں) کافروں پر لعنت کرتے تھے نیز انہوں نے بیان کیا کہ امام آٹھ رکعت قیام میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کرے اور جب امام بارہ رکعت میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کے ساتھ قیام کرتا تو لوگ سمجھتے کہ اس نے قرأت میں تخفیف کی ہے (مالک)

۱۳۰۴ - (۱۰) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: كُنَّا نَنْصَرِفُ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ، فَسَتَعِجِلُ الْخَدَمُ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ قَوْتِ السَّحُورِ. وَفِي أُخْرَى: مَخَافَةَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۳۰۴: عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ہم رمضان میں قیام سے واپس لوٹتے ہم عشاء سے جلدی کھانا لانے کا کہتے تاکہ صبحی کا کھانا فوت نہ ہو اور دوسری روایت میں ہے کہ صبح صلاوت ہونے کے ڈر سے (مالک)

۱۳۰۵ - (۱۱) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «هَلْ تَذَرَيْنِ مَا هَذِهِ اللَّيْلَةُ؟» - يَعْنِي لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ - قَالَتْ: مَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: «فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُودٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ، وَفِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ، وَفِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ، وَفِيهَا تُنْزَلُ أَرْزَاقُهُمْ». فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى؟ فَقَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى» ثَلَاثًا. قُلْتُ: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟! فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى هَامَتِهِ فَقَالَ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ» يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى».

۳۳۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا کیا تم جانتی ہو یہ کونسی رات ہے؟ یعنی شعبان کی پندرہویں رات۔ عائشہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس رات میں کیا ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس رات میں بنی آدم کے اس سل پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں تحریر کیا جاتا ہے نیز اس میں بنی آدم کے اس سل کے ہر فوت ہونے والے انسان کو تحریر کیا جاتا ہے نیز اس میں ان کے اعمال ثبت ہوتے ہیں نیز اس میں ان کا رزق نازل ہوتا ہے۔ عائشہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہر شخص جنت میں اللہ کی رحمت کے ساتھ ہی داخل ہو گا؟ آپؐ نے تین بار فرمایا کہ ہر شخص جنت میں صرف اللہ کی رحمت کے ساتھ ہی داخل ہو گا۔ میں نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! آپؐ بھی؟ آپؐ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور تین بار فرمایا میں بھی..... جب تک کہ اللہ کی رحمت مجھے نہ ڈھانپے گی (یعنی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند کا علم نہیں ہو سکا اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ کس محدث نے اس کی سند پر کلام کیا ہے۔ غالب ظن یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے البتہ یہ جملہ کہ ”ہر شخص جنت میں صرف اللہ کی رحمت کے ساتھ ہی داخل ہو گا۔“ (آخر تک) صحیح ثابت ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۰۹)

۱۳۰۶ - (۱۲) وَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ الْتَصْفِ مِنْ سَعْبَانٍ، فَيَغْفِرُ لَجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۰۶: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرماتا ہے اور مشرک اور (بلاوج) دشمنی کرنے والے کے علاوہ تمام مخلوق کو معاف کر دیتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ولید بن مسلم راوی کا منقطع ہے اور عبد اللہ بن لمیعہ راوی ضعیف ہے۔ (الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، المجموع جلد ۲ صفحہ ۱، التاريخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۴، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۵، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۴۴)

۱۳۰۷ - (۱۳) وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، وَفِي رَوَايَتِهِ: «إِلَّا اثْنَيْنِ: مُشَاحِنٌ وَقَاتِلٌ نَفْسٍ».

۳۳۰۷: نیز امام احمد نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت کیا ہے اور اس کی روایت میں ہے کہ سوائے دو اشخاص کے (بلاوج) دشمنی کرنے والے اور بلا سبب کسی کو قتل کرنے والے کے۔

۱۳۰۸۔ (۱۴) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْبَيْضِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُومُوا لَيْلَهَا، وَصُومُوا يَوْمَهَا، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ فِيهَا لِعُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلَا مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ؟ أَلَا مُبْتَلًى فَأَعَاقِبَهُ؟ أَلَا كَذَّاءً أَلَا كَذَّاءٌ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

۱۳۰۸: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو اس کی رات میں قیام کیا کرو اور اس کا روزہ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہونے کے وقت سے پہلے آسمان کی جانب نزول کرتا ہے اور اعلان فرماتا ہے؟ خبردار! کون مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے؟ میں اس کو معاف کرتا ہوں۔ کون رزق طلب کرنے والا ہے؟ میں اس کو رزق عطا کرتا ہوں۔ کون مصیبت زدہ ہے؟ میں اس کی مصیبت دور کرتا ہوں۔ خبردار! فلاں فلاں کون ہے؟ یہاں تک کہ صبح صادق نمودار ہو جاتی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت ۱: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی سبہ راوی حدیثیں وضع کیا کرتا تھا (اعل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۷۸، المجموعین جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۰۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۹۷، تاریخ بغداد جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البہانی جلد ۴ صفحہ ۴۱۲)

وضاحت ۲: قیام رمضان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعت ادا کی ہیں، باب کی احادیث میں اس کا ذکر نہیں ہے البتہ عمرؓ نے ابی بن کعب اور حمیمؓ کو حکم دیا کہ وہ گیارہ رکعت قیام کریں جب کہ بیس رکعت والی کسی حدیث کا ذکر نہیں ہے۔ خیال رہے کہ بیس رکعت کے ساتھ قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضعیف حدیث کے ساتھ مروی ہے۔ اس میں بھی پانچواں رکعت کا ذکر نہیں ہے جب کہ آٹھ رکعت کے ساتھ قیام کی احادیث صحیح سند کے ساتھ موجود ہیں پس سنت نبویؐ کے مطابق رمضان میں آٹھ رکعت کے ساتھ قیام کیا جائے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں صلوٰۃ التراویح علامہ ناصر الدین البہانی حفظہ اللہ (اردو ترجمہ) مولانا محمد صلیح ظلیل (واللہ اعلم)

(۳۸) بَابُ صَلَاةِ الضُّحَى

(نمازِ چاشت)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۳۰۹ - (۱) عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ، فَاعْتَسَلَ، وَصَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ، فَلَمْ أَرِ صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ. وَقَالَتْ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: وَذَلِكَ ضُحَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۰۹ - (۱) امّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر میں تشریف لائے۔ آپ نے غسل فرمایا۔ آٹھ رکعت (چاشت) نماز ادا کی۔ میں نے آپ کی کوئی نماز نہیں دیکھی جو اس سے زیادہ تخفیف والی ہو البتہ آپ نے رکوع اور سجود مکمل کیے۔ دوسری روایت میں ان کا قول ہے کہ یہ نماز چاشت کی تھی (بخاری، مسلم)

۱۳۱۰ - (۲) وَعَنْ مُعَاذَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: كَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى؟ قَالَتْ: أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰ - (۲) معاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز کتنی رکعت ادا کرتے تھے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا چار رکعت اور جس قدر اللہ چاہتا آپ زیادہ رکعت ادا کرتے (مسلم)

۱۳۱۱ - (۳) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَىٍّ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ نَسِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزَى مِنْ ذَلِكَ رَكَعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۱ - (۳) ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے

ہر شخص کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے۔ لیکن اللہ کتنا صدقہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کتنا صدقہ ہے، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کتنا صدقہ ہے، اَللّٰهُ أَكْبَرُ کتنا صدقہ ہے، امر بالمعروف صدقہ ہے، نہی عن المنکر صدقہ ہے اور ان سب کو چاشت کی دو رکعت نماز کفایت کرتی ہے (مسلم)

۱۳۱۲ - (۴) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الصُّحُى، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمُضُ الْفِصَالُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو چاشت کی نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا: یہ لوگ جانتے ہیں کہ اس کے علاوہ وقت میں یہ نماز افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوایں نماز اس وقت ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں (مسلم)

وضاحت: سورج نکلنے کے بعد مکروہ وقت گزرنے کے بعد سے چاشت کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے اور زوال شمس سے پہلے تک رہتا ہے۔ اس حدیث میں اوایں نماز کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ بھی چاشت کی نماز ہے۔ مزید اس وقت کی فضیلت اس لئے ہے کہ یہ آرام کا وقت ہوتا ہے اور گرمی کی شدت ہوتی ہے لیکن جو شخص آرام ترک کر کے اس وقت نماز میں مصروف ہوتا ہے اس کا یہ عمل فضیلت والا ہو گا (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۱۳۱۳ - (۵) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: يَا ابْنَ آدَمَ! ارْكَعْ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ النَّهَارِ؛ أَكْفَلَكَ آخِرَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۳۳۳: ابوالدرداء اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد ربانی کا ذکر کیا کہ اللہ فرماتا ہے: ”اے آدم کے بیٹے! دن کے شروع میں چار رکعت ادا کر، میں دن کے آخر میں تیرے لئے کافی ہو جاؤں گا۔“ (ترمذی)

۱۳۱۴ - (۶) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّازٍ الْغُفَفَانِيِّ وَأَحْمَدَ عَنْهُمْ.

۳۳۳: نیز امام ابوداؤد اور امام دارمی نے اس حدیث کو نعیم بن ہماز غففانی سے اور امام احمد نے ابوالدرداء ابوذر رضی اللہ عنہ اور نعیم بن ہماز غففانی سے بیان کیا ہے۔

۱۳۱۵ - (۷) **وَمَنْ بُرِيْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَبَسْتُونَ مَفْصِلًا، فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ»، قَالَ: وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: «النُّحَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَذْفِئُهَا، وَالشَّيْءُ تُنَجِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ؛ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُكَ».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۵: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اس پر فرض ہے کہ وہ ہر جوڑ کی جانب سے صدقہ کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کس میں یہ طاقت ہے؟ آپؐ نے فرمایا مسجد میں سے ٹاک کے فضل کو دور کرنا اور ضرر رسل چیز کو راستہ سے دور کرنا صدقہ ہے۔ اگر صدقہ نہ کر سکو تو چاشت کی دو رکعت جمیں کفایت کریں گی (ابوداؤد)

۱۳۱۶ - (۸) **وَمَنْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً؛ بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ».** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۳۱۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے چاشت کی نماز بارہ رکعت ادا کیں اللہ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل تعمیر کرتے ہیں۔ (ترمذی ابن ماجہ) امام ترمذی نے بیان کیا کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو اس طریق سے ہی جانتے ہیں۔

۱۳۱۷ - (۹) **وَمَنْ مُعَاذُ بْنُ أَنَسٍ الْجُهَنِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَعَدَ فِي مَصَلَاةٍ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيْ الضُّحَى، لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا، غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۷: معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہا یہاں تک کہ اس نے چاشت کی دو رکعت ادا کیں اس نے (ڈپان سے) اچھے کلمات کے سوا کچھ نہ کہا تو اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاک سے بھی زیادہ ہوں گے معاف کر دیئے جائیں گے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سہل بن معاذ اور زین بن فاکد دو راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۱ جلد ۶۵ صفحہ ۶۵ مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۲)

الفصل الثالث

۱۳۱۸ - (۱۰) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضَّحَى؛ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل

۳۱۸ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے شامت کی دو رکعت پر محافظت کی اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں معاف کر دیئے جاتے ہیں (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ناس بن قثم راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۲۷۳، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۱۳)

۱۳۱۹ - (۱۱) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضَّحَى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ، ثُمَّ تَقُولُ: لَوْ نَشِئُ لِي أَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۱۹ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ شامت کی نماز آٹھ رکعت ادا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اگر میرے والدین زندہ کر دیئے جائیں تو بھی میں ان دو رکعتوں کو نہیں چھوڑوں گی (مالک)

۱۳۲۰ - (۱۲) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الضَّحَى حَتَّى تَقُولَ: لَا يَدْعُهَا، وَيَدْعُهَا حَتَّى تَقُولَ: لَا يُصَلِّيَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۲۰ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شامت کی نماز ادا کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ اس کو نہیں چھوڑیں گے اور جب اس کو چھوڑے رکھتے تو ہم کہتے کہ آپ اس کو ادا نہیں کریں گے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عطیہ بن سعد عوفی راوی ضعیف ہے (الدرر الکبیر جلد ۷ صفحہ ۳۵، البحر والتدریل جلد ۶ صفحہ ۲۳۵، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۸۰، تقریب التذیب جلد ۲ صفحہ ۲۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۱۳، اعلیٰ ضیفہ جلد ۱ صفحہ ۳۲)

۱۳۲۱ - (۱۳) وَهْنُ مُوَرِّقِ الْعِجْلِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: تُصَلِّي الضَّحَى؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَعُمَرُ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَأَبُو بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَالْتَّيْسِيُّ؟ قَالَ: لَا.

أَحَالَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۱: مُوَرِّقٌ عَمَلٌ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا آپ چاشت کی نماز ادا کرتے ہیں؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا 'عمر رضی اللہ عنہ (ادا کرتے تھے؟) انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا 'میرا خیال نہیں کہ آپ ادا کرتے ہوں (بخاری)

وضاحت: ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے علم کی بنا پر نفی کر رہے ہیں جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ثابت ہے کہ آپ چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے (واللہ اعلم)

(۳۹) بَابُ التَّطَوُّعِ

(نوافل کا بیان)

الفصل الأول

۱۳۲۲ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: «يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ ذَكَرَ نَعْلِكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ». قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَنْظَهُرْ طَهُورًا مِنْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ، إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أَصَلِّيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۲۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے وقت بلالؓ سے فرمایا: اے بلال! تم اپنے اس عمل کے بارے میں بتاؤ جو اسلام میں تمہارا بہت زیادہ پر امید عمل ہے؟ اس لئے کہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جو توں کی آہٹ سنی ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے کبھی ایسا عمل نہیں کیا جو میرے نزدیک اس عمل سے زیادہ پر امید ہو کہ میں نے رات دن میں جس وقت بھی وضو کیا تو میں نے اس کے ساتھ جس قدر میرے مقدّر میں قائل ادا کئے (بخاری، مسلم)

۱۳۲۳ - (۲) وَعن جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: «إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي، وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاقْدِرْهُ لِي، وَبَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي، وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي، وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ». قَالَ: «وَيُسَمَّى حَاجَتَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کلاموں میں ہمیں دعائے استعاذہ کی تعلیم دیتے جیسا کہ ہمیں قرآن پاک کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب کسی کام (کرنے) کا ارادہ کرے تو وہ دو رکعت نفل ادا کرے بعد ازاں یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بنا پر بہتری طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کی بنا پر تجھ سے قدرت کا طلب گار ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں بلاشبہ تو قدرت والا ہے جب کہ میں قدرت نہیں رکھتا اور تو علم والا ہے جب کہ میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام غیب کا علم رکھتا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دینی اور دنیوی معاملات میں اور میرے انجام کار میں یا فرمایا کہ میرے جلدی والے اور دیر والے کام میں میرے لئے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر کر اور اس کو میرے لئے آسان کر اور اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لئے دینی اور دنیوی معاملات میں اور میرے انجام کار یا میرے جلدی والے کام میں میرے لئے برا ہے تو اس کو مجھ سے دور کر اور مجھ کو اس سے دور کر اور میرے لئے خیر و برکت کو مقدر کر جہاں کہیں بھی ہو پھر مجھے اس کے ساتھ خوش کر“۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اپنی (خصوصی) حاجت کا نام لے (بخاری)

الفصل الثانی

۱۳۲۴۔ (۳) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ - وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَجُلٌ يُذِنُ ذَنْبًا، ثُمَّ يَقُومُ فَيُطَهِّرُ، ثُمَّ يُصَلِّي، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ؛ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ﴾» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ.

دوسری فصل

۳۲۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو بکر نے حدیث سنائی اور ابو بکر نے سچ کہا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے بعد ازاں کہتا ہوتا ہے اور وضو کر کے نماز ادا کرتا ہے بعد ازاں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتا ہے۔ بعد ازاں آپ نے اس آیت کی تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور وہ لوگ جب بے حیائی کا کام کر لیتے ہیں یا جالوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہوئے اپنے گناہوں سے استغفار کرتے ہیں۔“ (ترمذی، ابن ماجہ) البتہ امام ابن ماجہ نے قرآن پاک کی آیت ذکر نہیں کی ہے۔

۱۳۲۵۔ (۴) وَهَنَ حَدِيثُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۵: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام غناک کروا تو آپ نماز پڑھتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبداللہ الدہلی اور عبدالعزیز اخو حذیفہ مجہول راوی ہیں۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۱۲)

۱۳۲۶ - (۵) وَهْنٌ مَرِيْدَةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَدَعَا بِلَالًا، فَقَالَ: «يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَذْنُكَ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ، وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ رَكَعَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بِهِمَا». رَوَاهُ الْإِسْرَمِيذِيُّ.

۳۲۶: میریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح (کی نماز ادا) کی اور بلالؓ کو بلایا۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تم کس وجہ سے مجھ سے پہلے جنت میں تھے؟ میں جنت میں جب بھی داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہاری (حرکت کرنے کی) آواز سنی۔ بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "اے اللہ کے رسول! میں نے جب بھی اذان کی تو دو رکعت (تیمم المسبہ) ادا کیں اور میں کبھی بے وضو ہوا تو میں نے وضو کیا اور میں نے محسوس کیا کہ اللہ کی جانب سے مجھے دو رکعت ادا کرنی ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بس) یہ دونوں سبب ہیں (تمہاری)

۱۳۲۷ - (۶) وَهْنٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِّنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ لْيُسْأَلْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ لْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَغَرَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً مِنِّي لَكَ رَضِيَ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ». رَوَاهُ الْإِسْرَمِيذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ الْإِسْرَمِيذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۲۷: عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی انسان سے کوئی مطلب ہے تو وہ اچھے انداز سے وضو کرے بعد ازاں دو رکعت نماز (عاجت) ادا کرے پھر اللہ کی شایان کرے اور نبیؐ پر درود بھیجے۔ پھر وہ کہے "اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ ذات علم والی ہے، کریم ہے، عرش عظیم کا رب ہے اور تمام حمد ثناء اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایسی نیکیوں کا جن سے تیری رحمت واجب ہو جائے اور ایسے اعمال کا جن سے تیری مغفرت کا حصول یقینی ہو جائے اور ہر نیکی کے کام سے فائدے کا سوال کرتا ہوں اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے کا سوال کرتا

ہوں تو میرے تمام گناہوں کو معاف کر دے اور میرے تمام غموں کو دور کر دے، وہ تمام حاجتیں جن کو تو اچھا سمجھتا ہے ان سب کو پورا کر دے۔ اے وہ ذات! جو تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحیم ہے (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے۔ کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قائد بن عبدالرحمن راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۷ صفحہ ۲۵۷، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۲۰۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۹، ترقیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۰۷)

(۱۰) بَابُ صَلَاةِ النَّسَبِیحِ

(نمازِ تسبیح)

۱۳۲۸ - (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: «يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّاهُ! أَلَا أُعْطِيكَ؟ أَلَا أَمْنُحُكَ؟ أَلَا أُخْبِرُكَ؟ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ؟ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ، غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ، خَطَاةَ وَعَمْدَهُ، صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ، سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ: أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، تَقْرَأَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةَ، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكَعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ. قُلْتَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرَكِعُ، فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ، فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا، فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السَّجْدِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ، تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ؛ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فافْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ؛ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمْرِكَ مَرَّةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالتَّبَهِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ»

پہلی فصل

۳۲۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبدالمطلب سے کہا، اے عباس! اے چچا! کیا میں تجھے خبر نہ دوں؟ کیا میں تجھے عمدہ چیز نہ دوں؟ کیا میں تجھے عطیہ نہ دوں؟ کیا میں تجھے دس خبر کے (کلمہ سرانجام) دینے کا حکم نہ دوں؟ اگر تو یہ کلمہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے غلطی سے اور جان بوجھ کر پھولے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر تمام گنہ معاف کر دے گا وہ یہ ہے کہ تو چار رکعت (نمازِ تسبیح) پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ الکتاب اور سورۃ تلات کرے جب تو پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائے تو قیام کی حالت میں تو سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ چند بار کہے۔ پھر تو رکوع کرے اور رکوع میں دس بار یہ کلمات کہے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور دس مرتبہ یہ

کلمات کے پھر سجدے میں جائے اور سجدے کی حالت میں دس باریہ کلمات کے پھر سجدے سے سرائٹائے تو دس باریہ کلمات کے پھر سجدے میں جائے اور دس باریہ کلمات کے پھر سجدے سے سرائٹائے اور بیٹھ کر دس باریہ کلمات کے پس ہر رکعت میں پچھتر باریہ کلمات کے۔ چار رکعت میں اسی طرح یہ کلمات کہنے ہوں گے۔ اگر تجھ میں روزانہ ایک بار اس نماز کے ادا کرنے کی طاقت ہے تو ایسا کر اور اگر نہ کر سکے تو ہر ہفتہ میں ایک بار ادا کر۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار ادا کر۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار ادا کر (ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی فی الدعوات الکبیر)

وضاحت: نماز صحیح کی ذکر کردہ حدیث سند کے لحاظ سے اگرچہ ضعیف ہے لیکن کثرت شواہد کی بناء پر یہ حدیث صحیح ہے۔
تفصیلی بحث علامہ مہدائی لکھنوی کی تالیف "الآثار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة" صفحہ ۵۳-۵۴-۵۵ پر ملاحظہ کریں (مشکوٰۃ علامہ الہائی جلد ۱ صفحہ ۴۸)

۱۳۲۹ - (۲) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ

۳۲۹ نیز امام ترمذی نے ابو رافع سے اس کی مثل روایت ذکر کی ہے۔

۱۳۳۰ - (۳) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ؛ فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «انْظُرُوا هَلْ لِعِبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ». وَفِي رَوَايَةٍ: «ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۳۳۰ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر شخص کے اعمال سے جس عمل کا پہلے محاسبہ ہو گا وہ اس کی نماز ہے، اگر نماز درست ہوگی تو وہ کامیاب ہے۔ اگر نماز صحیح نہ ہوگی تو ناکامی اور خسارہ ہے۔ اگر اس کی فرض نمازوں سے کچھ کمی ہوگی تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: خیال کرو اگر میرے اس بندے کی نفل نمازیں ہیں تو ان کے ساتھ فرض نمازوں کی کمی پوری کی جائے بعد ازاں اس کے تمام اعمال کا حساب اسی انداز پر ہو گا اور ایک روایت میں ہے پھر زکوٰۃ کا حساب نماز کی مانند ہو گا بعد ازاں تمام اعمال کا حساب اسی کے مطابق ہو گا (ابوداؤد)

۱۳۳۱ - (۴) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ

۳۳۱ نیز امام احمد نے اس حدیث کو ایک شخص سے ذکر کیا ہے۔

۱۳۳۲ - (۵) وَهَنَّ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَدْنَى اللَّهِ لِعِبْدِي شَيْءٌ»

أَفْضَلَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ يُصَلِّيَهُمَا ، وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ ، وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ ، يَعْنِي الْقُرْآنَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَالتِّرْمِذِيُّ

۳۳۲ ابوالامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بندے کے کسی کام پر توجہ نہیں کرتا جو بہتر ہو دو رکعتوں سے جن کو وہ پڑھتا ہے اور خیر و برکت کو بندے کے سر پر بکیرا جاتا ہے جب تک کہ وہ نماز میں مشغول رہتا ہے اور بندے اللہ کا قُرب جس قدر اس کے کلام (قرآن پاک) سے حاصل کر سکتے ہیں اور کسی عمل سے نہیں کر سکتے (احمد، ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بکر بن غنیمت راوی مکمل فیہ اور یث بن ابی سلیم راوی ضعیف ترین ہے (المرجح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۳۹۷ جلد ۷ صفحہ ۱۰۴۳ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۳ جلد ۳ صفحہ ۴۲۰ تقریب التذیب جلد ۱۰۵ جلد ۲ صفحہ ۳۳۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۲۰)

(۱۱) بَابُ صَلَاةِ السَّفَرِ

(نمازِ سفر)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۳۳۳ - (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہلی فصل

۳۳۳۳ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز چار رکعت ادا کی اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا کی (بخاری، مسلم) وضاحت: ذوالحلیفہ مدینہ منورہ سے تین میل کی مسافت پر ہے، معلوم ہوا کہ تین میل کی مسافت پر قصر نماز پڑھی جاسکتی ہے (واللہ اعلم)

۱۳۳۴ - (۲) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَأَمَنَةً يَمِينًا ، رَكْعَتَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۳۴ حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمنی میں دو رکعت نماز پڑھائی جب کہ ہم کثیر تعداد میں تھے اور نہایت امن میں تھے (بخاری، مسلم) وضاحت: کتب اللہ میں قصر نماز کا حکم خوف کے ساتھ مشروط ہے جب کہ سنت میں نماز قصر خوف کے ساتھ مشروط نہیں۔ تین میل کی مسافت پر نماز قصر کی جاسکتی ہے، خوف کی قید اطلاق ہے (واللہ اعلم)

۱۳۳۵ - (۳) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يُفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا» ، فَقَدْ أَمَرَ النَّاسَ . قَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «صَدَقَ عَصَدُوقُ اللَّهِ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَأَقْبِلُوا صَدَقَتَهُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۳۵: علی بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عمر سے دریافت کیا اللہ پاک فرماتے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) ”اگر تمہیں خوف ہو کہ کفار تمہیں فتنے میں جلا کر دیں گے تو تم قصر نماز ادا کرو“ (اب تو) لوگ امن میں ہیں (یعنی امن کی حالت میں نماز قصر نہ پڑھی جائے) عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اس پر مجھے بھی تعجب ہوا تھا جیسا کہ تو نے تعجب کا اظہار کیا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا (امن میں نماز قصر کی اجازت) اللہ تعالیٰ کا تم پر صدقہ ہے تم اسے قبول کرو (مسلم)

۱۳۳۶ - (۴) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَكَانَ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ رُكْعَتَيْنِ، حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، قِيلَ لَهُ: أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ قَالَ: «أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ منورہ سے مکہ کمرہ گئے۔ آپ دو رکعت ادا کرتے رہے یہاں تک کہ ہم واپس مدینہ آگئے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ تم مکہ کمرہ میں کچھ عرصہ مقیم رہے۔ انہوں نے جواب دیا ہم (وہاں) دس روز مقیم رہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں تجمیع الوزاع کے سفر کا ذکر ہے اگرچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کمرہ میں چار روز رہے لیکن مناسک حج کی ادائیگی کے دوران حجاج کرام قصر نماز ادا کریں گے جب کہ مکہ کمرہ کے باشندے یعنی مکہ کمرہ میں قصر نماز پڑھیں گے اور منیٰ کے باشندے مکہ کمرہ میں قصر اور منیٰ میں مکمل نماز ادا کریں گے (واللہ اعلم)

۱۳۳۷ - (۵) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَافَرُ النَّبِيُّ ﷺ سَفَرًا، فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ رُكْعَتَيْنِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَحَضُّ نُصَلِّي فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ، تِسْعَةَ عَشَرَ، رُكْعَتَيْنِ رُكْعَتَيْنِ، فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا۔ آپ انیس روز مقیم رہے اور نماز قصر کرتے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم مکہ کمرہ میں انیس روز اقامت پذیر رہے اور دو رکعت نماز ادا کرتے رہے لیکن جب ہم انیس روز سے زیادہ مقیم رہیں گے تو ہم چار رکعت ادا کریں گے (بخاری)

وضاحت: فتح مکہ کے سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم انیس روز مقیم رہے لیکن آپ اس لئے نماز قصر پڑھتے رہے کہ آپ اقامت میں حترود تھے اور ترو کی صورت میں تو کوئی مدت متعین نہیں اگرچہ سال بھر اقامت کیوں نہ رہے نماز قصر کی اجازت ہوگی (واللہ اعلم)

۱۳۳۸ - (۶) وَهْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ بْنِ طَرِيقٍ مَكَّةَ،

فَصَلَّى لَنَا الظَّهْرَ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ جَاءَ رَحْلَهُ، وَجَلَسَ، فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا، فَقَالَ: مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ؟ قُلْتُ: يُسَبِّحُونَ. قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتَمَمْتُ صَلَاتِي. صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكَعَتَيْنِ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ كَذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸: حفص بن عاصم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ابن عمر کے ساتھ میری رفاقت تھی۔ انہوں نے ہمیں ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی بعد ازاں اپنے پڑاؤ میں آئے اور بیٹھ گئے۔ انہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے بتایا کہ سنتیں ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا 'اگر میں نے سنتیں ادا کرنا ہوتی تو میں پوری نماز ادا کرتا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رہا، آپ سفر میں دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے نیز ابو بکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ بھی اسی طرح کرتے تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد سنتیں ادا نہیں کرتے تھے البتہ تہجد کی نماز، چاشت کی نماز اور دیگر نوافل وغیرہ ادا کرنے کا ذکر احادیث میں موجود ہے (واللہ اعلم)

۱۳۳۹ - (۷) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظَّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَبِيرٍ، وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر ہوتے تو ظہر اور عصر (نمازوں) کو ملا کر پڑھتے نیز مغرب اور عشاء کی نماز کو ملا کر پڑھتے تھے (بخاری)

۱۳۴۰ - (۸) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ، يَوْمِيءُ إِيْمَاءَ صَلَاةِ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَاغِصَ وَيُؤَيِّرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اپنی سواری پر نماز ادا کرتے جس طرف بھی سواری کا منہ ہوتا آپ اشارے (سے نماز ادا) کرتے یہ فراغی کے علاوہ تہجد کی نماز ہوتی اور آپ وتر نماز بھی سواری پر ادا کرتے (بخاری، مسلم)

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۱۳۴۱ - (۹) هَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُلُّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَصَرَ الصَّلَاةَ وَأَتَمَّ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ»

دوسری فصل

۳۳۳۱ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر میں) نماز قصر ادا کی ہے اور پوری نماز بھی ادا کی ہے (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں طلحہ بن عمرو راوی ضعیف ہے (الاعتماد جلد ۲ صفحہ ۳۳۰ تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۷۹) الکبیر جلد ۳ صفحہ ۳۱۰۳ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۳۰ تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۷۹)

۱۳۴۲- (۱۰) وَهْنُ عُمَرَ ابْنِ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِي عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ، يَقُولُ: «يَا أَهْلَ الْبَلَدِ! صَلُّوا أَرْبَعًا، فَإِنَّا سَفَرُهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۳۲ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جملہ کیا اور میں فتح مکہ (کی جنگ) میں آپ کے ساتھ تھا۔ آپ کہہ میں اٹھارہ راتیں مقیم رہے پس آپ صرف دو رکعت نماز ادا کرتے رہے اور فرمایا 'اے مکہ والو تم چار رکعت نماز ادا کرو اس لئے کہ ہم مسافر لوگ ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جعدان راوی ضعیف ہے (المرج والتہذیل جلد ۹ صفحہ ۳۳۲ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۱ تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷۹ المجموعین جلد ۳ صفحہ ۳۳)

۱۳۴۳- (۱۱) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ؛ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ يَصِلْ بَعْدَهَا شَيْئًا، وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ، وَهِيَ وَثَرُ الثَّهَارِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۳۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سفر میں ظہر کی نماز دو رکعت ادا کی اور اس کے بعد دو رکعت سنت ادا کی اور ایک روایت میں ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں وطن میں اور سفر میں نمازیں ادا کی ہیں چنانچہ میں نے آپ کے ساتھ وطن میں ظہر کی نماز چار رکعت اور اس کے بعد دو رکعت سنت ادا کی ہیں اور سفر میں ظہر کی نماز دو رکعت اور اس کے بعد دو رکعت پڑھی ہیں اور سفر میں عصر کی نماز دو رکعت ادا کی ہے اور آپ نے عصر کے بعد سنتیں نہیں پڑھیں اور میں نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز وطن میں اور سفر میں تین رکعت ادا کی ہیں

آپؐ وطن اور سفر میں اس نماز میں کچھ کی نہیں کرتے تھے اور مغرب کی نماز دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد آپؐ نے دو رکعت ادا کی ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں بھی آپؐ فرضوں کے علاوہ سنتیں پڑھ لیا کرتے تھے اور کبھی نہیں پڑھتے تھے۔ نیز اس حدیث کی سند میں ابن ابی لیلیٰ سنی الحفظ اور اس کا شیخ عطیہ بن سعد عوفی راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد ۷ صفحہ ۳۵، المرحم والتحدیل جلد ۶ صفحہ ۲۳۵، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۸۰، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۳۳)

۱۳۴۴ - (۱۲) وَهْنُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غَزْوَةِ نَبُوكَ: إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يُوْتَحَلَ؛ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْمَغْرِبِ، وَإِنْ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْمَغْرِبِ، وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذَلِكَ، إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يُوْتَحَلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَإِنْ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ، ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۳۳: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبوک کی جنگ میں سفر میں جانے سے پہلے جب سورج جھکا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز جمع کر لیتے تھے اور اگر سورج جھکنے سے پہلے سفر میں جاتے تو ظہر کی نماز تاخیر سے ادا کرتے حتیٰ کہ عصر کے لئے اترتے (تو دونوں نمازیں ادا کرتے) اور مغرب کی نماز بھی اسی طرح ادا کرتے کہ جب سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈوب جاتا تو مغرب اور عشاء کو جمع کرتے اور اگر سورج غروب ہونے سے پہلے سفر میں جاتے تو مغرب کی نماز کو موخر کرتے یہی تک کہ عشاء کی نماز کے وقت اترتے تو دونوں نمازوں کو جمع کرتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث میں جمع تقدیم اور تاخیر کا مراعاتاً جواز موجود ہے (واللہ اعلم)

۱۳۴۵ - (۱۳) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ وَأَرَادَ أَنْ يَنْطَوِّعَ؛ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهِ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَهُ رِكَابُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں جب نوافل ادا کرنے کا ارادہ کرتے تو اپنی اونٹنی کا منہ قبلہ رخ کرتے اور بحیرہ تحریمہ کہتے بعد ازاں آپؐ کی سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا آپؐ نماز ادا کرتے رہے (ابوداؤد)

۱۳۴۶ - (۱۴) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ، فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَنَجَعَلَ السُّجُودَ أَحْفَظَ مِنَ الرُّكُوعِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۴۶ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے لئے بھیجا۔ میں آیا تو آپ سواری پر مشرق کی جانب متوجہ ہو کر نماز (نفل) ادا کر رہے تھے۔ آپ کا سجدہ رکوع سے ذرا نیچے تھا (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۱۳۴۷- (۱۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْبِي رَكْعَتَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ صُدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهِ. ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدَ أَرْبَعًا. فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا، وَإِذَا صَلَّاهَا وَخَذَهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۳۳۴۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعت نماز ادا کی۔ آپ کے بعد ابو بکر اور ابو بکر کے بعد عمر اور عمر کے بعد عثمان نے اپنی خلافت کے اوائل میں دو رکعت نماز ادا کی بعد ازاں عثمان نے چار رکعت نماز ادا کی اور ابن عمر جب امام کے ساتھ نماز ادا کرتے تو چار رکعت ادا کرتے اور جب اکیلے نماز ادا کرتے تو دو رکعت ادا کرتے (بخاری، مسلم)

۱۳۴۸- (۱۶) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ هَاجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فُقِرَضَتْ أَرْبَعًا، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى. قَالَ الزَّهْرِيُّ: قُلْتُ لِعُرْوَةَ: مَا بَالُ عَائِشَةَ تَبْتِمُ؟ قَالَ: تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۴۸ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نماز دو رکعت فرض ہوئی تھی بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو فرض نماز چار رکعت کر دی گئی اور سفر کی نماز پہلے کی طرح ہوتی رہی گئی۔ امام زہری کہتے ہیں کہ میں نے عروہ سے کہا کیا وجہ ہے کہ عائشہ پوری نماز ادا کیا کرتی تھیں؟ انہوں نے جواب دیا، انہوں نے بھی عثمان کی طرح تاویل کر لی تھی (بخاری، مسلم)

وضاحت: عثمان رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ کچھ لوگ دہلیں گھروں میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے نماز قصر نہ کی اور پوری پڑھنے لگے البتہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سمجھا کہ قصر کی رخصت ہے اور اگر مشقت نہ ہو تو پوری نماز بھی ادا کی جاسکتی ہے (واللہ اعلم)

۱۳۴۹- (۱۷) وَهَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فُرِضَ اللَّهُ الصَّلَاةُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۳۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے ہمارے پیغمبر کی زبان پر کھر میں چار رکعت نماز فرض کی ہے اور سفر میں دو رکعت اور خوف ہو تو ایک رکعت ہے (مسلم)

۱۳۵۰- (۱۸) وَفَضْلُهُ، وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرِ، وَالْوُثْرِيُّ السَّفَرِ سَنَةً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

۳۳۵۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی نماز دو رکعت مستون قرار دی ہیں اور سفر کی دو رکعت پوری نماز ہے، ناقص نہیں ہے اور سفر میں وتر نماز مست ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابر بن یزید مجفی راوی متهم بالکذب ہے
(مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۲۵)

۱۳۵۱- (۱۹) وَفَضْلُهُ مَالِكُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَلَّغَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْصُرُ فِي الصَّلَاةِ فِي مِثْلِ مَا يَكُونُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ، وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعَسْفَانَ، وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَجُدَّةَ. قَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ أَرْبَعَةُ بَرُودٍ. رَوَاهُ فِي الْمَوْطَأِ.

۳۳۵۱ امام مالکؒ کو یہ خبر پہنچی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز قصر کیا کرتے تھے جب کہ مسافت اتنی ہوتی جتنی کہ مکہ اور طائف، مکہ اور عسفان، مکہ اور جدہ کے درمیان ہے۔ مالکؒ نے بیان کیا یہ مسافت چار برید یعنی بارہ میل تھی (موطا)

۱۳۵۲- (۲۰) وَفَضْلُهُ الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا، فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۵۲ براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اٹھارہ مرتبہ سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رہا میں نہیں جانتا ہوں کہ آپؐ نے ظہر (کی نماز) سے پہلے اور سورج کے زوال کے بعد دو رکعت نہ ادا کی ہوں (ابوداؤد، ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبہرہ غفاری راوی معروف نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۲۶)

۱۳۵۳- (۲۱) وَفَضْلُهُ نَافِعٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى ابْنَهُ عُبَيْدَ اللَّهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُكَبِّرُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۵۳: ناخ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹے عبید اللہ کو دیکھتے کہ وہ سفر میں نعل پڑھتے ہیں تو اس پر انکار نہیں کرتے تھے (مالک)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۳۶)

(۴۲) بَابُ الْجُمُعَةِ

(نماز جمعہ)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۳۵۴ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيِّدَ أَنْتَهُمْ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأَوْتَيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ - يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ - فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَذَا اللَّهُ لَهُ، وَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، الْيَهُودُ غَدَا، وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ ، قَالَ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ؛ بَيِّدَ أَنْتَهُمْ» وَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَى آخِرِهِ.

پہلی فصل

۵۸۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم (دنیا میں) آخر میں ہیں (لیکن) قیامت کے دن (اہل کتب سے) آگے ہوں گے علاوہ ازیں اہل کتب کو ہم سے پہلے کتب دی گئی جب کہ ہمیں ان کے بعد دی گئی۔ پھر یہ جمعہ کا دن ہے جس کی تعظیم ان پر فرض کی گئی (لیکن) انہوں نے اس کی مخالفت کی اور اللہ نے ہمیں اس دن کی تعظیم پر ثابت رکھا پس اہل کتب ہمارے پیچھے ہیں۔ یہودی (جمعہ کے بعد) اگلے دن یعنی ہفتہ کے روز اور عیسائی اس کے بعد والے دن یعنی اتوار کے روز کی تعظیم کرتے ہیں (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا: ہم (دنیا میں) آخر میں ہیں (لیکن) قیامت کے دن (اٹھنے اور مرتبے کے لحاظ سے ان سے) پہلے ہیں اور ہم پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور امام مسلم نے امام بخاری کی طرح آخر تک ذکر کیا۔

وضاحت: دورِ جاہلیت میں جمعہ کے دن کا نام عروبہ تھا اسلام میں لوگوں کے جمع ہونے کی وجہ سے اس کا نام جمعہ رکھ دیا گیا۔ اس حدیث میں اُمتِ محمدیہ کی پہلی اُمتوں پر فضیلت بیان ہوئی ہے۔ اُمتِ محمدیہ سب سے بعد میں آنے والی اُمت ہے، ان کی جانب غافل کردہ کتب نے پہلی اُمتوں کی کتبوں کو منسوخ قرار دیا۔ اس اُمت کو پہلے اُٹھایا جائے گا، ان کا حساب کتب پہلے ہو گا اور دیگر اُمتوں سے پہلے یہ جنت میں جائے گی۔ اس کے علاوہ اس اُمت کے مزید فضائل بھی ہیں (واللہ اعلم)

۱۳۵۵ - (۲) وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْهُ ، وَعَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ : «نَحْنُ الْأَخْرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضَى لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ».

۳۵۵ اور اس کی ایک دوسری روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ ان دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کے آخر میں فرمایا کہ ہم دنیا میں (سب سے) آخر میں آئے اور قیامت کے دن (سب سے) پہلے ہوں گے جن کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۱۳۵۶ - (۳) وَفِي أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خَلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۵۶ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سب سے) بہتر دن جس پر سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے، اس دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن ان کو جنت سے نکالا گیا اور قیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی (مسلم)

۱۳۵۷ - (۴) وَفِيهِ ، قَالَ : رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ : «وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ» . وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا ، قَالَ : «إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يَصِلُ إِلَى اللَّهِ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ» .

۳۵۷ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ اپنے رب سے بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو دے دیتا ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم میں اضافہ ہے آپ نے فرمایا یہ گھڑی نہایت مختصر ہے اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے جو مسلمان اس میں نماز ادا کر رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے بہتر چیز طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کرتا ہے۔

۱۳۵۸ - (۵) وَفِي أَبِي بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ : «هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۵۸ ابو بردہ بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا انہوں

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی صبح کے بارے میں فرمایا کہ وہ صبح خلیب کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے اختتام تک ہے (مسلم)

الفصل الثانی

۱۳۵۹ - (۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ، فَلَقِيتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ، فَجَلَسْتُ مَعَهُ، فَحَدَّثَنِي عَنِ التَّوْرَةِ، وَحَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنِي أَنْ قُلْتُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُهْبِطَ، وَفِيهِ نَبِيَ عَلَيْهِ، وَفِيهِ مَاتَ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، وَمَا مِنْ ذَاتِيَةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصَيِّغَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ تَصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، شَفَقَاتِ السَّاعَةِ، إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ. وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يَصِلُ بِسَأْلِ اللَّهِ شَيْئًا إِلَّا أُعْطَاهُ إِيَّاهُ. قَالَ كَعْبٌ: ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ؟ فَقُلْتُ: بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ. فَقَرَأَ كَعْبُ التَّوْرَةَ، فَقَالَ: صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ، فَحَدَّثَنِي بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبِ الْأَحْبَارِ وَمَا حَدَّثَنِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ كَعْبٌ: ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبَ كَعْبٌ. فَقُلْتُ لَهُ: ثُمَّ قَرَأَ كَعْبُ التَّوْرَةَ، فَقَالَ: بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: صَدَقَ كَعْبٌ. ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: أَخْبَرَنِي بِهَا وَلَا تَضُرْ عَلَيَّ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: وَكَيْفَ تَكُونُ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُصَادِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يَصِلُ فِيهَا؟» فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ؟» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: بَلَى. قَالَ: فَهُوَ ذَلِكَ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ، وَرَوَى أَحْمَدُ إِلَى قَوْلِهِ: صَدَقَ كَعْبٌ.

دوسری فصل

۱۳۵۹ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں طور (پہاڑ) کی جانب نکلا۔ میں کعب احبار سے ملا۔ اس کے ساتھ مجلس ہوئی اس نے مجھے تورات سے باتیں بیان کیں اور میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات بتائے۔ میں نے اسے جو ملفوظات بتائے ان میں یہ ملحوظ بھی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دن جس پر سورج نکلتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اس دن آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے، اسی دن جنت سے اتارے گئے، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی، اسی دن وہ فوت ہوئے اور اسی دن قیامت

قائم ہو گی۔ انسانوں اور جنوں کے علاوہ (روئے زمین میں موجود) ہر ذی روح جمعہ کے دن صبح سے سورج ڈوبنے تک قیامت کے انتظار میں ہوتے ہیں وہ قیامت سے خوفزدہ ہوتے ہیں اور اس میں ایک گھڑی ایسی ہے جو مسلمان اس میں اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال پورا کرتا ہے۔ کعب نے کہا کہ یہ ساعت سل میں ایک دن آتی ہے۔ میں نے کہا ہر جمعہ کے دن ہے چنانچہ کعب نے تورات کو پڑھا اور اعتراف کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرما درست ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ بن سلام سے ملا۔ میں نے ان سے کعب احبار کے ساتھ اپنی مجلس اور جمعہ کے دن کے بارے میں ان سے جو گفتگو ہوئی تھی، اس کا ذکر کیا۔ میں نے انہیں (سارا واقعہ بتلایا) کعب نے کہا یہ گھڑی سل میں ایک دن میں ہے۔ اس پر عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ کعب کا کتا غلط ہے۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ پھر کعب نے تورات کا مطالعہ کیا اور اس نے کہا وہ ساعت ہر جمعہ کے دن ہے۔ اس پر عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ کعب کی بات صحیح ہے۔ بعد ازاں عبد اللہ بن سلام نے کہا میں جانتا ہوں کہ وہ ساعت کون سی ہے؟ ابو ہریرہ نے بیان کیا میں نے کہا کہ آپ مجھے بتائیں اور بھل نہ کریں۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ وہ جمعہ کے دن آخری گھڑی ہے۔ ابو ہریرہ نے کہا میں نے کہا کہ وہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت کیسے ہو سکتی ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کو کوئی بندہ مومن نہیں پاتا اور وہ اس گھڑی میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہے۔ اس پر عبد اللہ بن سلام نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا نماز کا انتظار کرے وہ نماز میں ہوتا ہے یہاں تک کہ نماز ادا کرے۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا وہ یہ ساعت ہے (مالک، ابوداؤد، ترمذی، نسائی) اور امام احمد نے اس کے قول "کعب نے درست کہا" تک نیاں کیا ہے۔

۱۳۶۰ - (۷) وَهَذَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْتِمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى غَيْبِ بَوِّ الشَّمْسِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۳۶۱ - انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم لوگ جمعہ کے دن عصر کے بعد سے سورج فروغ ہونے تک انتظار کرو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن ابی حید اور حلو راوی ضعیف ہیں نیز شواہد کی بناء پر حافظ ابن حجر نے اس حدیث کو حسن کہا ہے (تنقیح الرواة جلد ۱ صفحہ ۲۵۵)

۱۳۶۱ - (۸) وَهَذَا أَبُو بَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبُضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثَرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ نَعْرِضُ صَلَاتَنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ بَلِيَّت. قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ أَبِي

الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ.

۳۳۱۔ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے، اس میں آدم کو پیدا کیا گیا، اس دن میں ان کی روح قبض ہوئی، اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں بے ہوش کرنا ہے۔ اس دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جاتا ہے جب کہ آپ خستہ ہو چکے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نین (کی مٹی) پر انبیاء کے اجسام کو حرام کر دیا ہے (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی الدعوات الکبیر)

۱۳۶۲ - (۹) وَهَذَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ يَوْمَ عَرَفَةَ، وَالشَّاهِدُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ، فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللَّهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ، وَلَا يَسْتَعِيدُّ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعْلَفَهُ مِنْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ يَضَعُفُ.

۳۳۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وعدہ کا دن قیامت کا دن ہے اور جمع ہونے کا دن عرفہ کا دن ہے اور گواہی دینے والا دن جمعہ کا دن ہے اور سورج کا طلوع اور غروب کسی ایسے دن پر نہیں ہوتا جو جمعہ سے افضل ہو۔ اس میں ایک ساعت ایسی ہے، کوئی مسلمان محض جب اس ساعت میں خیر و برکت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتا ہے اور جس چیز سے پناہ طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پناہ دیتا ہے (احمد، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ (اور کہا ہے کہ) یہ حدیث صرف موسیٰ بن عبیدہ روالی سے معروف ہے اور اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۱۳۶۳ - (۱۰) هَذَا مِنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ، وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمٍ الْأَصْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ، فِيهِ خُمُسٌ خِلَالَهُ: خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ، وَأَهْبَطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ، وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ آدَمَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أُعْطَاهُ، مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، مَا مِنْ مَلِكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَّاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل

۳۳۳ ابو لیلیہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'بلاشبہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی زیادہ عظمت والا ہے۔ اس دن کی پانچ خصوصیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اس دن ان کو زمین کی جانب اتارا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو فوت کیا' اس میں ایک سماعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان محض اس میں اللہ سے جس چیز کا سوال کرتا ہے اللہ اس کا سوال پورا کرتا ہے بشرطیکہ وہ حرام چیز کا سوال نہ کرے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ سب مقرب فرشتے، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ اور سمندر سب جمعہ کے دن قیامت سے خائف ہوتے ہیں (ابن ماجہ)

۱۳۶۴ - (۱۱) وَرَوَى أَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ : أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : أَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ؟ قَالَ : «فِيهِ خُمْسٌ خِلَالَهُ» وَسَأَقِ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ

۳۳۳ اور احمد سے روایت ہے انہوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اس نے عرض کیا کہ 'آپ ہمیں جمعہ کے دن میں خمیر و برکت کے بارے میں خبر دیں؟ آپ نے فرمایا 'اس کی پانچ خصوصیتیں ہیں اور پوری حدیث بیان کی۔

۱۳۶۵ - (۱۲) وَهَذَا مِنْ مُّوَرِّثَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : لَأَيِّ شَيْءٍ سَمِعْتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ : «لَأَنَّ فِيهَا طُلِعَتْ طِينَةُ أَبِيكَ آدَمَ، وَفِيهَا الصُّغْفَةُ وَالْبَغْفَةُ وَفِيهَا الْبَطْلَةُ، وَفِي آخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللَّهَ فِيهَا اسْتَجِيبَ لَهُ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۳۳۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ جمعہ کے دن کو کس لئے جمعہ کا دن کہا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا 'اس لئے کہ اس دن میرے باپ آدم کی مٹی تیار کی گئی اور اس دن میں بے ہوش کرنا اور اٹھانا ہے اور اس میں قیامت ہوگی۔ اس کی آخری تین گھنٹوں میں ایک گھنٹی ایسی ہے اس میں جو شخص دعا کرے گا اس کی دعا قبول ہوگی اور اس دن کی آخری تین ساعتوں میں ایک ایسی سماعت ہے کہ جو شخص اس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول ہوگی۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرج بن نعیمہ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۳۳) مکتوۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۳۱

۱۳۶۶ - (۱۳) وَهَذَا مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَكْثَرُ وَالصَّلَاةُ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنْ أَحَدًا لَّنْ يُصَلِّيَ عَلَى إِلَّا

عَرَضْتُ عَلَى صَلَاتِهِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا. قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَبَيَّيْتُ اللَّهَ حَتَّى يُزَوِّقَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۶ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو اس لئے کہ جمعہ کے دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص بھی جمعہ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے جب تک وہ قاریغ نہ ہو جائے۔ ابو الدرداء کہتے ہیں میں نے عرض کیا: آپ کی وفات کے بعد بھی؟ آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے چنانچہ اللہ کا پیغمبر زندہ ہوئے اور اسے رزق سے نوازا جاتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ مل برزخی زندگی سے حلق ہے، دُنیوی زندگی سے حلق نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (الصَّابِرُ الْمُتَّقِي فِي الرَّبِّ عَلَى السَّبِيحِ: صِيَانَةُ الْإِنْسَانِ عَنْ وَسْوَسةِ الشَّيْطَانِ: لِقِطْصَةِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ)

۱۳۶۷- (۱۴) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ

۳۶۷ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان جمعہ کے دن یا رات میں فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے فتنہ سے محفوظ فرمائے گا۔ (احمد ترمذی) امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے۔

۱۳۶۸- (۱۵) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَرَأَ: «الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ» الْآيَةَ، وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ. فَقَالَ: لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا هَا عِيدًا. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ، فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، وَفِي يَوْمِ عَرَفَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۶۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آج کل لکھتے لکھتے دینکم آیت طلوت کی اور ان کے ہاں ایک یہودی تھا اس نے کہا: اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس کو عید مانتے۔ ابن عباس نے فرمایا: یہ آیت دو عیدوں کے دن کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس سے مراد جمعہ اور عرفہ کا دن ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

۱۳۶۹- (۱۶) وَهْنُ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَسَعْيَانِ وَبَلَّغْنَا رَمَضَانَ». قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: «لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةُ أَعْرَ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ أَزْهَرُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ»

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے 'اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان میں برکت عطا کر اور ہمیں رمضان تک پہنچا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ آپؐ فرما رہے تھے کہ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔

(بیہقی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زائدہ بن ابی الرقاد راوی مکڑ الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۶۵، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۳۲)

(۴۳) بَابُ وَجُوبِهَا (جمعہ کی فرضیت)

الفصل الأول

۱۳۷۰ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّهُمَا قَالَا: سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادٍ مِنْبَرِهِ: «لَيْسَتْ هِيَ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، أَوْ لَيْخَتَمَنَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيْكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۳۷۰ھ ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے ان دونوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اپنے منبر کے درجہ پر فرمایا لوگ جمعہ (کی نماز) چھوڑنے سے باز آجائیں یا ان کے دلوں پر اللہ مر لگا دے گا پھر وہ غافل لوگوں میں سے ہو جائیں گے (مسلم)

الفصل الثاني

۱۳۷۱ - (۲) عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ تَهَاوَنًا بِهَا، طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ». رَوَاهُ أَبُو ذَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۳۷۱ھ ابو الجعد ضمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین جمعہ کی نمازیں سستی اور کالی کی وجہ سے ترک کر دے اللہ اس کے دل کو مرزدہ کر دے گا (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۳۷۲ - (۳) وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ.

۳۷۲ھ نیز امام مالک نے اس حدیث کو صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۱۳۷۳ - (۴) وَأَحْمَدُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ .

۳۷۳ نیز احمد نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۱۳۷۴ - (۵) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَيَنْصِفِ دِينَارًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ

۳۷۴ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بلا عذر جمعہ کی نماز ادا نہ کی وہ ایک دینار صدقہ کرے۔ اگر اس کے پاس استطاعت نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کرے (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قدامہ بن وہب راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۸۶، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۴۳)

۱۳۷۵ - (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ سَمِعَ الْإِذَاءَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۵ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جمعہ کی نماز اس شخص پر فرض ہے جو گواہ سنا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو سلمہ نعیم راوی اور اس کے استاذ عبد اللہ بن ہارون دونوں مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۵۶۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۴۳)

۱۳۷۶ - (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: «هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ»

۳۷۶ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جمعہ اس شخص پر واجب ہے جس کو رات گھر میں آئے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن سعید مقبری راوی کذاب ہے (میزان الاعتدال جلد ۵ صفحہ ۳۰۷، المرحم والتعديل جلد ۵ صفحہ ۳۳۶، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۲۹، ترمذی، التذنب جلد ۱ صفحہ ۳۹، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۴۳)

۱۳۷۷ - (۸) وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ، إِلَّا عَلَى أَرْبَعَةٍ: عَبْدٌ مَمْلُوكٌ، أَوْ امْرَأَةٌ، أَوْ صَبِيٌّ، أَوْ مَرِيضٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَفِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ» بَلْفِظِ «الْمَصَابِيحِ» عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي إِثْرِيلَ

۳۷۷ طارق بن شلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پیمامت جمعہ ہوا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے البتہ چار انسان غلام، عورت، بچہ اور بیمار مستثنیٰ ہیں (ابوداؤد) اور شرح الشنہ میں مصنف کے الفاظ ہیں کہ جو واکل کا ایک شخص بیان کرتا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۱۳۷۸ - (۹) وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُخْرِقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بِبُيُوتِهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۳۷۸ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا (جو جمعہ کی نماز پیمامت ہوا کرنے سے پیچھے رہ جاتے ہیں) میں نے ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھانے پھر میں ان لوگوں کے گروں کو آگ لگا دوں جو جمعہ کی نماز کی لواٹلی سے پیچھے رہتے ہیں (مسلم)

۱۳۷۹ - (۱۰) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ، كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُمَحَّى وَلَا يُبَدَّلُ». وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ - «ثَلَاثًا». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۳۷۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے نماز جمعہ کی نماز پیمامت ادا نہ کی وہ ایسی کتب میں منافق لکھا جاتا ہے جس میں تحریر و تبدیل نہیں ہو گا اور بعض روایات میں تین بار کا ذکر ہے (شافعی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن محمد اسلمی راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۵)

۱۳۸۰ - (۱۱) وَفِي جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَقَلْبُهُ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِلَّا مَرِيضٌ، أَوْ مُسَافِرٌ، [أَوْ امْرَأَةٌ] أَوْ صَبِيٌّ، أَوْ

مَمْلُوكٌ. فَمَنْ اسْتَعْنَىٰ بِهِمْ أَوْ جَارَةً اسْتَعْنَىٰ اللَّهُ عَنْهُ، وَاللَّهُ عَنِ حَمِيدٍ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۳۸۰ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس پر سوائے بیمار، مسافر، بچے اور غلام کے جمعہ کے دن جمعہ کی نماز باجماعت فرض ہے اور جو شخص لہو و لعب یا تجارت میں مشغول ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس سے مستغنی ہے اور اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تعریف والا ہے (دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابن ابیہ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۱، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵، تقریب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۴۴۴، مشکوٰۃ علامہ البیہ جلد ۱ صفحہ ۴۳۵)

(۴۴) بَابُ التَّنْظِيفِ وَالتَّبَكُّيرِ

(کپڑوں اور بدن کو صاف کرنے اور نماز جمعہ کیلئے جلد جانے کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۳۸۱ - (۱) عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهَرٍ، وَيُدْهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبٍ يَبِيتُهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كَتَبَ لَهُ، ثُمَّ يَنْصُتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۳۸۱: سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور نہایت مبالغہ آرائی کے ساتھ پاکیزگی اختیار کرے اور تیل لگائے یا گھر کی خوشبو لگائے اور پھر جمعہ (کی نماز) کے لئے نکلے اور دو انسانوں کے درمیان تفریق نہ کرے (یعنی ان کے درمیان نہ بیٹھے) پھر جس قدر (نوافل) اس کے مقدّر میں ہیں ادا کرے پھر امام کے خطبہ دینے کے وقت خاموش رہے تو اس کے وہ گناہ جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں معاف کر دیئے جاتے ہیں (بخاری)

۱۳۸۲ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ اغْتَسَلَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قَدَّرَ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ، ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَهُ؛ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، وَفُضِّلَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۸۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس شخص نے غسل کیا بعد ازاں جمعہ (کی نماز) کے لئے آیا اس نے نوافل ادا کئے جس قدر اس کے مقدّر میں تھے بعد ازاں خاموش رہا یہاں تک کہ خطیب سے فارغ ہوا بعد ازاں خطیب کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کی تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے بلکہ مزید تین دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مسلم)

۱۳۸۳ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى

الْجُمُعَةُ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ؛ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۸۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جس شخص نے اچھی طرح سے وضو کیا بعد ازاں جمعہ کی نماز ادا کرے گی' اس نے خطبہ خاموشی کے ساتھ ساتھ اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان اور مزید تین دن کے گنلہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس شخص نے (نماز میں) نکلنے کو برابر کیا اس نے نعوکام کیا (مسلم)

۱۳۸۴ - (۴) وَفَضْلُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، وَمِثْلَ الْمُهْجَرِ كَمِثْلِ الَّذِي يُهْدِي بَذَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوُّوا صُحُفَهُمْ وَاسْتَمِعُوا الذِّكْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۸۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ سب سے اول پھر اول آئے والوں کا اندراج کرتے ہیں اور اس شخص کی مثل جو سب سے پہلے جمعہ کی نماز ادا کرتے جاتا ہے اس شخص کی مانند ہے جو اونٹ کی قربانی کرتا ہے بعد ازاں اس شخص کی ہے جو گائے کی قربانی کرتا ہے پھر مینڈھے پھر مرغی پھر اڑے کی قربانی کرنے والے کی ہے جب امام خطبہ کے لئے آتا ہے تو فرشتے اپنے رجسٹروں کو لپیٹ کر وعظ سننے لگ جاتے ہیں (بخاری، مسلم)

۱۳۸۵ - (۵) وَفَضْلُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ، فَقَدْ لَعَنَتْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۸۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جمعہ کے دن (دوران خطبہ) جب تم اپنے پاس والے کو کہو کہ خاموش ہو جا تو تمہارا یہ کلام لعنہ ہے (بخاری، مسلم)

۱۳۸۶ - (۶) وَفَضْلُهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُبَيِّنَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ يُخَالِفُ إِلَى مَقْعَدِهِ، فَيَقْعُدُ فِيهِ؛ وَلَكِنْ يَقُولُ: افْسَحُوا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۸۶ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جمعہ کے دن تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو (اس کی جگہ سے) کھڑا نہ کرے کہ وہ (خود) اس کی جگہ پر چلا جائے اور وہاں بیٹھ جائے البتہ وہ (یہ) کہے کہ مجلس میں فراخی کرو (مسلم)

الفصل الثانی

۱۳۸۷ - (۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مِنْ طَيِّبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ، ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، ثُمَّ انْصَتَّ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يَقْرَأَ مِنْ صَلَاتِهِ؛ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِي قَبْلَهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۳۸۷ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور بہت عمدہ لباس پہنے، اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو وہ لگائے بعد ازاں جمعہ کے لئے آئے اور لوگوں کی گردنوں پر سے نہ گزرے پھر جو اس کے مقدر میں ہے (توافل) ادا کرے اور جب امام خطبہ دینے کے لئے اٹھے تو وہ خاموش رہے یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ سب کلام اس کے اس جمعہ سے اور اس کے پہلے جمعہ کے درمیان تک (گناہوں کا) کفارہ نہیں گے (ابوداؤد)

۱۳۸۸ - (۸) وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ، وَبَكَرَ وَابْتَكَّرَ، وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلٌ سَنَةٍ: أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۸ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کر لیا (یعنی اپنی بیوی سے ہم بستر ہوا) اور خود غسل کیا اور جلدی گیا اور اس نے شروع خطبہ کو پایا، وہ پیدل چل کر گیا سواری پر نہ گید۔ امام کے قریب ہوا، خطبہ سنا اور لگو کلام نہ کیا تو اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے عمل، ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ہو گا۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۱۳۸۹ - (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدَ أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبَيْنِ مَهْنَتِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۹ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص پر (کچھ گناہ) نہیں اگر وہ (سہولت) پائے کہ محنت و مشقت والے دو کپڑوں کے علاوہ

جمعہ کے دن کے لئے دو (مخصوص) کپڑے بنائے (ابن ماجہ)

۱۳۹۰ - (۱۰) وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.

۳۳۹۰ نیز امام مالک نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے بیان کیا ہے۔

۱۳۹۱ - (۱۱) وَهْنٌ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«أَحْضَرُوا الذَّكَرَ وَادْنُوا مِنَ الْإِمَامِ؛ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ حَتَّى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۱ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'خلعہ میں حاضری دو اور امام کے قریب (بیٹھو) بلاشبہ ایک شخص (امام سے) دور رہتا ہے یہاں تک کہ وہ جنت میں تاخیر سے داخل کیا جائے گا اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا (ابوداؤد)

۱۳۹۲ - (۱۲) وَهْنٌ سَهْلُ بْنُ مَعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، اتَّخَذَ جَسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۳۳۹۲ سهل بن معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں پر سے گزرا اس نے دوزخ کی جانب ہل چار کیا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مرشدین بن سعد اور زیاد بن قائد دونوں راوی ضعیف ہیں (المرج والتحدیل جلد ۳ صفحہ ۲۳۲۰، المجموعین جلد ۱ صفحہ ۳۰۴، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۹، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۵۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۸)

۱۳۹۳ - (۱۳) وَهْنٌ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامَ يَخْطُبُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۳ معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن اس وقت گونج مارنے سے منع فرمایا جب امام خلعہ دے رہا ہو (ترمذی، ابوداؤد)

۱۳۹۴ - (۱۴) وَهْنٌ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؛ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۹۳ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن (خطبہ جمعہ میں) اٹھنے کے تو اپنی جگہ تبدیل کرے (ترغی)

الفصل الثالث

۱۳۹۵ - (۱۵) وَهْنٌ نَافِعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، يَقُولُ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقِيمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعِدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ . قِيلَ لِنَافِعٍ : فِي الْجُمُعَةِ ؟ قَالَ : فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

تیسری فصل

۳۹۵ . نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے اٹھائے اور خود وہیں بیٹھ جائے۔ نافع سے دریافت کیا گیا (یہ نئی صرف) جمعہ کے بارے میں ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جمعہ اور غیر جمعہ (دونوں) کے لئے ہے (بخاری، مسلم)

۱۳۹۶ - (۱۶) وَهْنٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ : فَرَجُلٌ حَضَرَهَا يُلْعَوُ؛ فَذَلِكَ حَقُّهُ مِنْهَا . وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ؛ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللَّهَ ، إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ . وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَابٍ وَسَكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةً مُسْلِمٍ ، وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا؛ فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ : «مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۹۶ . عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ (کے خطبہ) میں تین شخص آتے ہیں۔ ایک شخص نعوکام کے لئے آتا ہے اس کو اس سے حصہ مل جاتا ہے اور ایک شخص دعا کے لئے حاضر ہوتا ہے تو وہ شخص اللہ سے دعا کرتا ہے اگر اللہ چاہتا ہے تو اس کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر چاہتا ہے تو نہیں کرتا اور ایک شخص جمعہ میں اہمیت خاموشی کے ساتھ آتا ہے کسی مسلمان بھائی کی گردن سے نہیں گزرتا اور نہ کسی کو تکلیف دیتا ہے تو یہ جمعہ آئندہ جمعہ تک اور مزید تین دنوں کا کفارہ ہوتا ہے یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص نیک کام کرتا ہے اس کو دس گنا ثواب ملے گا (ابوداؤد)

۱۳۹۷ - (۱۷) وَهْنٌ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ نَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامَ يَخْطُبُ؛ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَثْقَارًا ، وَالَّذِي يَقُولُ لَهُ : أَنْصِتْ؛ لَيْسَ لَهُ جُمُعَةٌ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۳۳۹۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران بات کی وہ اس گدھے کی طرح ہے جو کتابیں اٹھاتا ہے اور جس شخص نے اس سے کما کہ خاموشی اختیار کرے اس کا بھی جمعہ نہیں ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجاہد بن سعید راوی ضعیف ہے (التعفاء والمتروکین صفحہ ۵۵۲) المجموعین جلد ۳ صفحہ ۲۰، المرح والتمہیل جلد ۸ صفحہ ۱۵۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۹، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۲۹، مشکوٰۃ علامہ البیہقی جلد ۱ صفحہ ۲۴۰)

۱۳۹۸ - (۱۸) وَهْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جُمُعَةٍ مِّنَ الْجُمُعِ: «يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! إِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ عِيدًا، فَاغْتَسِلُوا، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَيِّبٌ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ يَمَسَّ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَاكِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ.

۳۳۹۸ عبید بن سباق رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز جمعہ کے خطبہ میں فرمایا، مسلمانو! یہ ایسا دن ہے جس کو اللہ نے عید بنایا ہے (اس دن) غسل کیا کرو جس شخص کے پاس خوشبو ہو اس کے لگانے سے اس کو کچھ ضرر نہیں نیز سواک کیا کرو (مالک)

۱۳۹۹ - (۱۹) وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُّتَّصِلًا.

۳۳۹۹ نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابن سباق سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متصل سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن ابی الاضر راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۸۸) مرسل شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۰۳)

۱۴۰۰ - (۲۰) وَهْنُ الْبُرَّاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلْيَمَسُّ أَحَدُهُمْ مِنْ طَيِّبٍ أَهْلِيهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَأَلْمَاءُ لَهُ طَيِّبٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۴۰۰ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور اپنے اہل کی خوشبو لگائیں اگر خوشبو میسر نہ آئے تو پانی ہی اس کے لئے خوشبو ہے (احمد، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد شامی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۲۵) مرسل شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۰۵)

(۴۵) بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلَاةِ

(خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۴۰۱ - (۱) وَقَدْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۳۴۰۱ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھلنے لگتا (بخاری)

۱۴۰۲ - (۲) وَقَدْ سَهَّلَ بِنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَعَذَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۰۲ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کی نماز کے بعد قیلولہ کرتے اور کھانا کھاتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے استدلال کرنا کہ زوال سے پہلے نماز جمعہ ادا کی جاسکتی ہے درست نہیں اس پر کوئی صریح حدیث نہیں ہے اس حدیث سے مطلوب صرف یہ ہے کہ نماز جمعہ کی ادائیگی اول وقت میں ہو لیکن زوال کے بعد (واللہ اعلم)

۱۴۰۳ - (۳) وَقَدْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْبُرْدُ بَجَرٍّ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ، يَعْنِي الْجُمُعَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۰۳ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب سردی شدت کی ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اول وقت میں نماز جمعہ ادا کرتے اور جب گرمی شدت کی ہوتی تو نماز جمعہ کو ٹھنڈا کرتے (یعنی تاخیر سے ادا کرتے) (بخاری)

۱۴۰۴ - (۴) وَقَدْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الْيَذَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِئْبَرِ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَبْنِ بَكْرٍ، وَعُمَرُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ، زَادَ التَّدَاءُ الثَّلَاثَ عَلَى الرَّوْرَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۰۳: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن پہلی اذان عہد نبوت اور دورِ صدیق اور دورِ فاروق میں (اس وقت ہوتی تھی) جب خطیب منبر پر بیٹھتا جب ٹھٹھ کا دور آیا اور لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو ٹھٹھ نے زوراء مقام پر تیسری اذان کہنے کا اضافہ کیا (بخاری)

وضاحت: اس اذان کو تیسری اذان اس بنا پر کہا گیا ہے کہ خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے وقت کی اذان پہلی ہے اور اقامت دوسری اذان ہے اور ٹھٹھ رضی اللہ عنہ نے جب محسوس کیا کہ آہلوی میں خلعہ اضافہ ہو چکا ہے اس لئے اس اذان کا اجراء کیا گیا تاکہ لوگ شروع خطبہ میں پہنچ جائیں بہر حال اگر کسی جگہ اس کی ضرورت محسوس کی جائے تو ٹھٹھ رضی اللہ عنہ کی سنت سمجھ کر اس پر عمل کیا جاسکتا ہے، اسے سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں کہا جاسکتا اور مناسب یہی ہے کہ سنت نبوی کے مطابق یہ اذان نہ کی جائے اور خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے وقت جو اذان دی جاتی ہے وہ مستثنیٰ ہے لیکن خطیب کے بالکل سامنے اذان کہنے کا معمول ثابت نہیں۔ دورِ نبوی میں مسجد کے دروازے پر یہ اذان کی جاتی تھی اور دروازے کے ساتھ اذان کہنے کے لئے منارہ بھی بنایا جاسکتا ہے جب کہ اب تو لاؤڈ سپیکر ہیں ان پر اذان کی جاتی ہے اس لئے اذان ٹھٹھ کی ضرورت نہیں ہے (واللہ اعلم)

۱۴۰۵ - (۵) وَهْنُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ حُطْبَتَانِ، يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَيَذَكِّرُ النَّاسَ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا، وَحُطْبَتُهُ قَصْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۰۵: جابر بن سمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (جمعہ کے دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے ارشاد فرماتے، ان دونوں کے درمیان میں بیٹھتے تھے (ان میں) قرآن پاک کی تلاوت فرماتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے چنانچہ آپ کی نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ (دونوں) حدِ اعتدال پر ہوتے تھے (مسلم)

وضاحت: حدیث کے ان الفاظ سے کہ ”آپ خطبہ جمعہ میں لوگوں کو وعظ فرماتے“ معلوم ہوا کہ سامعین جس زبان کو سمجھتے ہیں اس میں خطبہ دیا جائے ورنہ وعظ و نصیحت ممکن ہی نہیں اور نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ اپنے اپنے لحاظ سے اعتدال کے ساتھ ہوں (واللہ اعلم)

۱۴۰۶ - (۶) وَهْنُ عَمَّارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَإِنَّ طُلُوقَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقَصْرَ حُطْبَتَيْهِ، مِثْنَةٌ مِنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ، وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ، وَإِنَّ النَّبِيَّ سَحَرَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۰۶: عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ آدمی یعنی خطیب کی نماز کا لمبا ہونا اور اس کے خطبہ کا مختصر ہونا اس کے سمجھدار ہونے کی

علامت ہے پس نماز کو لمبا کیا کرو اور خطبہ کو مختصر کیا کرو اور بلاشبہ بعض بیان مؤثر ہونے کے لحاظ سے جلد (اثر) ہوتے ہیں (مسلم)

وضاحت: حدیث میں نماز کے لمبے ہونے کا ذکر نماز کے لحاظ سے ہے وگرنہ یہ مقصود نہیں کہ خطبہ جمعہ سے نماز جمعہ لمبی ہو اور خطبہ جمعہ کا اختصار بھی بلحاظ خطبہ کے مختصر ہونا ہے یہ مقصود نہیں کہ خطبہ جمعہ نماز جمعہ سے مختصر ہو۔ خیال رہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ عام طور پر مختصر ہوتا تھا لیکن بعض اوقات آپ کا خطبہ طویل بھی ہوتا تھا جیسا کہ صحیح مسلم میں مروی ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے فجر کے بعد عمر تک پھر عمر سے عمر تک پھر عمر سے سورج غروب ہونے تک خطبہ دیا جس میں آپ نے گذشتہ اور مستقبل کی باتوں کا ذکر فرمایا (واللہ اعلم)

۱۴۰۷ - (۷) وَهَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ عَصْبُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْدِرُ جَيْشٍ، يَقُولُ: «صَبْحَكُمْ وَمَسَاكُمْ»، وَيَقُولُ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ» وَيَقْرَأُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ: السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۷ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں۔ آپ کی آواز بلند ہو جاتی، آپ شدید فتنے میں ہوتے گویا کہ آپ کسی لشکر سے خوفزدہ کر رہے ہیں اور اعلان کر رہے ہیں کہ لشکر تم پر صبح کے وقت حملہ آور ہونے والا ہے شام کے وقت حملہ آور ہونے والا ہے نیز فرماتے کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں آپ اپنی آنکھیں شلوت اور درمیان انگلی کو باہم ملائے (مسلم)

۱۴۰۸ - (۸) وَهَنَ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: «وَنَادُوا يَا مَالِكُ لِيَقْضِيَ عَلَيْنَا رَبُّكَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸ یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر تلاوت فرما رہے تھے - «وَنَادُوا يَا مَالِكُ لِيَقْضِيَ عَلَيْنَا رَبُّكَ» (ترجمہ) ”اور دونوں پکاریں گے کہ اے مالک! ہم پر موت کا فیصلہ کرے“ (بخاری، مسلم)

۱۴۰۹ - (۹) وَهَنَ أُمُّ هَشَامٍ بِنْتُ حَارِثَةَ بْنِ الثُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا أَخَذْتُ قُرْآنَ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَقْرَأُهَا كُلُّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۹ امّ ہشام بنت حارثہ بن الثعمان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ”ق“

وَالْقُرْآنُ الْمَجِيدُ“ سورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سن کر حفظ کیا۔ آپؐ ہر خطبہ جمعہ میں لوگوں کو خطبہ دیتے وقت یہ سورت پڑھا کرتے تھے (مسلم)

۱۴۱۰- (۱۰) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرَخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۱۰ عمرو بن محبت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپؐ (کے سر مبارک) پر سیاہ رنگ کی ٹکڑی تھی، آپؐ نے اس کے دونوں کناروں کو اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا (مسلم)

۱۴۱۱- (۱۱) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَلْيَزَكِّ رِكَعَتَيْنِ وَلْيَسْجُودَ فِيهِمَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۱۱ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جب جمعہ کے دن تم میں سے کوئی شخص اس وقت آئے جب امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ مختصر دو رکعتیں (تختہ المسجد) ادا کرے (مسلم)

وضاحت: خطبہ جمعہ کے دوران آنے والا تختہ المسجد کی دو رکعتیں ادا کرے اس کے مع پر کوئی دلیل نہیں ہے (واللہ اعلم)

۱۴۱۲- (۱۲) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۱۲ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام کے ساتھ نماز کی ایک رکعت پالے اس نے نماز کے وقت کو پایا (بخاری، مسلم)

وضاحت: اگرچہ حدیث عام ہے لیکن تیسری فصل میں موی ہے۔ دار قطنی کی روایت کے پیش نظر اس حدیث کو جمعہ پر محمول کیا جائے گا۔ اگر کسی شخص کی جمعہ کی پہلی رکعت فوت ہو گئی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ دوسری رکعت امام کے سلام پھیرنے کے بعد مکمل کرے اور اگر کوئی شخص تشدد میں شریک ہو تو تب وہ دو رکعت پڑھے گا اس لئے کہ حدیث میں ہے جس قدر تم امام کے ساتھ نماز پاؤ ادا کرو اور جو فوت ہو جائے اسے مکمل کرو لہذا چار رکعت مکمل کرنے کی ضرورت نہیں صرف دو رکعت مکمل کی جائیں (واللہ اعلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۱۴۱۳- (۱۳) هْنِ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ.

كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى يَفْرَغَ، أَرَاهُ الْمُؤَدِّنَ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ، ثُمَّ يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۳۴۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ کے) دو خطبے ارشاد فرماتے تھے۔ جب منبر پر چڑھتے تو بیٹھ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا بعد ازاں آپ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے بعد ازاں بیٹھتے اور کلام نہیں کرتے تھے بعد ازاں کھڑے ہوتے اور خطبہ ارشاد فرماتے (ابوداؤد)

۱۴۱۴ - (۱۴) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ، اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوهِنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ.

۳۴۳ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر جلوہ افروز ہوتے تو ہم آپ کے سامنے آپ کی جانب متوجہ ہوتے (ترمذی) امام ترمذی کہتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن الفضل راوی سے جانتے ہیں اور یہ راوی ضعیف اور حافظہ کے لحاظ سے زوی ہے۔

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۱۴۱۵ - (۱۵) هَنَّ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا، فَمَنْ نَبَأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ، فَقَدْ وَاللَّهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِي صَلَاةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۳۴۵ جابر بن سمورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے اور جو شخص تجھے بتائے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اللہ کی قسم میں نے آپ کی اقامتوں میں دو ہزار سے زیادہ نمازیں ادا کی ہیں (مسلم)

وضاحت: دو ہزار سے مقصود یقین نہیں ہے، کثرت مراد ہے۔ ظاہر ہے کہ مدینہ منورہ کے دس سال میں دو ہزار جمعہ کی نمازیں ادا نہیں ہوئیں زیادہ سے زیادہ پانچ سو کے قریب نماز جمعہ ہیں (واللہ اعلم)

۱۴۱۶ - (۱۶) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا، فَقَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْحَيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۴ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مسجد کے تو عبد الرحمن بن اُمّ الحکم بیٹہ کر خطبہ دے رہے تھے انہوں نے کہا اس جیٹ کو دیکھو کہ بیٹہ کر خطبہ دے رہا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”جب وہ تجارت یا کھیل تلاش کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو اس کی جانب لپکتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔“ (مسلم)

وضاحت: دراصل ان دنوں مدینہ منورہ قحط سالی کی زد میں تھا اور کھانے پینے کی چیزیں قلت گراں ہو گئی تھیں۔ اس دوران ملک شام سے ایک تجارتی قافلہ آیا۔ آپ اس وقت خطبہ جمعہ دے رہے تھے جو منی تجارتی ہل کی آواز لوگوں کے کانوں میں پہنچی لوگ تیزی کے ساتھ ضروری سلان خریدنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بھاگنے لگے چنانچہ مسجد میں شریک صحابہ کرام بھی مسجد سے نکل گئے۔ چند صحابہ کرام باقی رہ گئے ان میں ابو بکر اور عمر بھی تھے (واللہ اعلم)

۱۴۱۷ - (۱۷) وَعَنْ عَمَّارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ، فَقَالَ: قَبِّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بَيْنَهُ هَكَذَا، وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ الْمَسْتَحَقَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۷ عمارہ بن رُوَیْبَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا کہ وہ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں انہوں نے کہا اللہ ان دونوں ہاتھوں کو بریل کرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے کہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اس طرح اشارہ کرتے تھے انہوں نے اپنی آنکھ پر شلٹ کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے وضاحت کی (مسلم)

۱۴۱۸ - (۱۸) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ: «اجْلِسُوا»، فَسَمِعَ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «تَعَالِ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۸ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے فرمایا بیٹہ جاؤ۔ ابن مسعود نے یہ کلمہ سنا تو وہ مسجد کے دروازے میں ہی بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو فرمایا عبد اللہ بن مسعود (آگے) آؤ (ابوداؤد)

۱۴۱۹ - (۱۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَ

مِنَ الْجُمُعَةِ رُكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى، وَمَنْ قَاتَنَهُ الرَّكْعَتَانِ، فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا أَوْ قَالَ: وَالظُّهْرَ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۳۴۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص نماز جمعہ سے ایک رکعت پالے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ ایک اور ملا لے اور جس کی دونوں رکعتیں رہ جائیں تو اسے چاہیے کہ وہ چار رکعت نماز ادا کرے یا فرمایا کہ ظہر کی نماز ادا کرے (دارقطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یاسین بن معاذ راوی حروک ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۵۸، مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)

(۴۶) بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

(نماز خوف کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۴۲۰ - (۱) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ نَجْدٍ، فَوَارَيْنَا الْعَدُوَّ، فَصَافَقْنَا لَهُمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا، فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ، وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ، وَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تَصِلْ، فَجَاوَزُوا، فَكَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِهِمْ رُكْعَةً، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ، فَكَرَعَ لِنَفْسِهِ رُكْعَةً، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. وَرَوَى نَافِعٌ نَحْوَهُ وَزَادَ: فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا، قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ، أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ، أَوْ غَيْرِ مُسْتَقْبِلِيهَا، قَالَ نَافِعٌ: لَا أُرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۳۳۰۰ سلم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نجد کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ لڑی ہم نے دشمن کا مقابلہ کیا ہم نے ان کے مقابلہ میں صف بندی کی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کی اہمیت کے لئے کھڑے ہوئے ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز ادا کرنے کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کے ساتھ رکوع کیا جو آپ کے ساتھ تھا اور دو سجدے کئے۔ بعد ازاں وہ اس گروہ کی جگہ پر چلے گئے جس نے نماز ادا نہیں کی تھی وہ آئے آپ نے ان کے ساتھ رکوع کیا اور دو سجدے کئے بعد ازاں سلام پھیر دیا پھر ہر گروہ کھڑا ہوا اس نے رکوع کیا اور دو سجدے کئے اور طلح نے ابن عمر سے اس کی مثل بیان کیا ہے اور اس میں اضافہ ہے کہ اگر خوف اس سے شدید تر ہوتا تو اپنی جگہوں پر نماز ادا کرتے پلوں پر کھڑے یا ساریوں پر سوار قبلہ رخ یا غیر قبلہ رخ۔ طلح نے بیان کیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ابن عمر نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی بیان کیا ہے (بخاری)

۱۴۲۱ - (۲) وَهْنُ يَزِيدُ بْنُ رُوْمَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ، عَنْ صَلَیِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ: أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ وَجَّاهُ الْعَدُوَّ، فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رُكْعَةً، ثُمَّ نَبَتْ قَائِمًا، وَأَتَمُّوا لَأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ انْصَرَفُوا، فَصَفُّوا وَجَّاهُ الْعَدُوَّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى، فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيََتْ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ نَبَتْ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لَأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَأَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيقٍ آخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي خَتْمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۳۱۱ یزید بن رومان صالح بن خوات سے روایت کرتے ہیں، وہ اس شخص سے بیان کرتا ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ”ذات الرقاع“ کے دن نماز خوف ادا کی کہ ایک گروہ آپ کی اقتداء میں صف بستہ ہوئے تھا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں قتل آپ نے اس گروہ کو ایک رکعت پڑھائی آپ کھڑے رہے اور انہوں نے پوری نماز پڑھ لی پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے مقابلہ میں صف بستہ ہو گئے اور دوسرا گروہ آیا آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی جو آپ کی باقی تھی بعد ازاں آپ (اسی طرح) بیٹھے رہے اور انہوں نے اپنی نماز خود مکمل کر لی پھر آپ نے ان کے ساتھ (نماز کا) سلام پھیرا (بخاری، مسلم)

نیز بخاری نے دوسرے طریق کے ساتھ قاسم سے اس نے صالح بن خوات سے اس نے سہل بن ابی ختمہ سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہے۔

۱۴۲۲ - (۳) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ، قَالَ: كُنَّا إِذَا آتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ طَلِيلَةٍ تَرْكُنَا هَلْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ، فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْرَجَهُ، فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَتَخَافُنِي؟ قَالَ: «لَا». قَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: «اللَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ»، قَالَ: فَتَهْدِي أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَعَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَقَهُ، قَالَ: فَوَدِدْتُ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِطَائِفَةٍ الْأُخْرَى رُكْعَتَيْنِ. قَالَ: فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعُ رُكْعَاتٍ، وَلِلْقَوْمِ رُكْعَتَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۲۲ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں روانہ ہوئے حتیٰ کہ ہم ”ذات الرقاع“ مقام میں پہنچے۔ جابر کہتے ہیں کہ جب ہم کسی سلیہ دار درخت کے قریب پہنچے تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اسے چھوڑ دیتے تھے (پچانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلیہ دار درخت کے نیچے اترے) تو ایک مشرک انسان آپ کے پاس پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی تلواریں رکعت کے ساتھ لٹک رہی تھیں۔ اس نے آپ کی تلواریں اٹھائی اور اس کو میان سے باہر نکالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا بالکل نہیں۔ اس نے سوال کیا؟ آگے مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ مجھے تجھ سے بچائے گا۔ جابر کہتے ہیں کہ آپ کے صحابہ کرام نے اس کو دھمکیاں چنانچہ اس نے تلواریں میان میں داخل کر کے اسے لٹکا دیا۔ جابر کہتے ہیں کہ (اس دوران نماز کے لئے) اذان ہوئی آپ نے ایک گروہ کو دو رکعت نماز پڑھائی پھر وہ گروہ پیچھے چلا گیا پھر دوسرے گروہ کو دو رکعت نماز پڑھائی (راوی نے بیان کیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: غزوة ذات الرقاع کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس جنگ میں سواروں کی قلت تھی۔ صحابہ کرام کے بوجہ پیدل چلنے کے پاؤں زخمی ہو گئے اس وجہ سے انہوں نے پاؤں پر کپڑے باندھ لئے۔ کپڑے کے ٹکڑے کو رقعہ کہتے ہیں رقعہ کی جمع رقاہ ہے (واللہ اعلم)

۱۴۲۳ھ - (۴) وَفَضَّهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَفَّفْنَا خَلْفَهُ صَفَيْنِ، وَالْعُدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَرَفَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعُدُوِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُودَ وَقَامَ الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ، انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ، ثُمَّ قَامُوا، ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ، وَتَأَخَّرَ الْمُقَدِّمُ، ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ، وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعُدُوِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُودَ وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ، انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ فَسَجَدُوا، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز خوف کی لامت کرائی۔ ہم نے آپ کی اقتداء میں دو صفیں بنائیں جب کہ دشمن کی فوج ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھی چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدے تکبیر تحریمہ کی تو ہم سب نے تکبیر تحریمہ کی۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو ہم سب نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپ اور وہ صف جو آپ کے قریب تھی سجدہ کرنے بجگے لیکن پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کر لیا تو وہ صف جو آپ کے قریب تھی وہ کھڑی ہو گئی تو پچھلی صف سجدہ کے لئے جگہ پر سجدہ کر کے کھڑے ہوئے پھر پچھلی صف آگے بڑھی اور اگلی صف پیچھے ہوئی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے رکوع کیا پھر آپ نے اپنا سر رکوع سے اٹھایا اور ہم سب نے سر اٹھایا پھر آپ اور وہ صف جو آپ کے قریب تھی اور پہلی رکعت میں پیچھے تھی سجدہ کے لئے بجگے اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس صف نے جو آپ کے قریب تھے سجدہ کر لیا تو کچھ صف سجدہ کے لئے جگہ انہوں نے سجدہ کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور ہم سب نے سلام پھیرا (مسلم)

الفصل الثانی

۱۴۲۴ - (۵) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ فِي الْحَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ أُخْرَى، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

دوسری فصل

۳۳۳۳ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز ظہر خوف کی حالت میں "ہلن نخل" (مقام) میں پڑھائی۔ آپ نے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر آپ نے سلام پھیرا پھر دو سرا گروہ آیا آپ نے ان کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں پھر آپ نے سلام پھیرا (شرح سنن)

الفصل الثالث

۱۴۲۵ - (۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ بَيْنَ خُجَّانَ وَعُثْفَانَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: لِهَؤُلَاءِ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ، وَهِيَ الْعَصْرُ، فَاجْمَعُوا أَمْرَكُمْ، فَتَمِيلُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً، وَإِنْ جَبُرْتُمُ الْآتِي النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ، فَيُصَلِّيَ بِهِمْ، وَتَقُومَ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَاءَهُمْ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ، فَتَكُونَ لَهُمْ رَكْعَةٌ، وَلِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَانِ. رَوَاهُ الْتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۳۳۳۵ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خُجَّان اور عُثْفَانَ مقام کے درمیان اترے۔ مشرکوں نے آپ میں کہا کہ مسلمانوں کے ہاں ایک نماز ایسی ہے جو ان کے ہاں ان کے والدین اور ان کے بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہے اور وہ عصر کی نماز ہے پس تم پختہ منصوبہ کر کے ان پر یکہاگی حملہ کرو (اس اثناء میں) جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو مہورہ دیا کہ آپ اپنے رفقاء کو دو حصوں میں تقسیم کریں۔ آپ ان کو نماز پڑھائیں جب کہ دوسری جماعت ان کے پیچھے کھڑی رہے۔ وہ اپنے بچوں کے سنان اور ہتھیاروں کو اٹھائے رکھیں ان کی ایک ایک رکعت ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوں گی (ترمذی نسائی)

وضاحت: خیال رہے کہ مغرب کے بارے میں کچھ وضاحت میں چونکہ سفر میں مغرب کی نماز تین رکعت ہے لہذا خوف میں بھی تین رکعت ہوں گی۔ کچھ حرج نہیں، اگر امام کی چھ رکعت ہو جائیں جیسا کہ بعض صورتوں میں آپؐ نے چار رکعت نماز خوف دونوں جماعتوں کو پڑھائی ہے یعنی آپؐ کی چار رکعت ہوئیں اور صحابہ کرامؓ کی دو رکعتیں ہوئیں اس لحاظ سے دو رکعت فرض ہو گئیں اور دو رکعت نفل ہوں گی۔ نفل لوا کرنے والے کا اقتداء میں فرض لوا کرنے والے کی نماز ہو جائے گی، اس کے جواز میں کچھ حرج نہیں (واللہ اعلم)

۱۴۵۵ - (۳) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مِيسَةً، إِلَّا أَنْ يَعْتَسِرَ عَلَيْكُمْ؛ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنْ الضَّأْنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۵ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرہنی کا جانور ”مِیسَۃ“ (دو دانت والا) ذبح نہ کرنا کہ البتہ اگر وہ دستیاب نہ ہو سکے تو پھر بھیڑ کا ایک سالہ بچہ ذبح کرنا (مسلم)

وضاحت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوٹ گئے، بھیڑ بکری کی قرہنی کا ثبوت ملتا ہے۔ بھینس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نہ تھی اس لئے آپؐ سے اس کی قرہنی کا ثبوت نہیں ملتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال رکھتے ہوئے اب بھی بھینس کی قرہنی نہیں دینا چاہئے۔ بھیڑ کے علاوہ جانوروں کا دو دانت والا ہونا ضروری ہے۔ جانوروں کی عمریں سالوں کے لحاظ سے شمار نہیں ہوتیں بلکہ دانتوں کے لحاظ سے ہوتی ہیں۔ برسرِ محل کم از کم مِیسَۃ (دو دانت والا) جانور ہو البتہ بھیڑ کے بچے میں آپؐ نے رعایت قرہنی ہے کہ اگر دو دانت والا نہیں تب بھی جائز ہے بشرطیکہ دو دانت والا جانور دستیاب نہ ہو (واللہ اعلم)

(۴۷) بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

(عیدین کی نماز)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۴۲۶ - (۱) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَتَّبِعُهُ الصَّلَاةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقْضِي مَقَابِلَ النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ، فَيُعْطُهُمْ، وَيُؤْصِيهِمْ، وَيَأْمُرُهُمْ، وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قِطْعَةً، أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ آمَرَ بِهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۳۶ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ جاتے۔ اولاً آپ نماز عید ادا کرتے بعد ازاں نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے جب کہ لوگ اپنی اپنی صفوں میں ہوتے۔ آپ انہیں وعظ کرتے، ان کو وصیت کرتے اور انہیں حکم دیتے۔ اگر کسی لشکر کو بھیجنا چاہتے تو اس کو (تیار کر کے) بھیجتے یا کسی کام کا حکم دینا چاہتے تو اس کا حکم دیتے پھر واپس لوٹتے (بخاری، مسلم)

۱۴۲۷ - (۲) وَهْنُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْيَوْمَ الْيَوْمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۷ جابر بن سمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک دو سے زیادہ مرتبہ دونوں عیدوں کی نمازیں اذان اور تکبیر کے بغیر ادا کیں (مسلم)

۱۴۲۸ - (۳) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَصْلُونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر اور عمرؓ خطبہ سے پہلے عیدین کی نماز ادا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۱۴۲۹ - (۴) وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَشْهَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِيدَ؟ قَالَ : نَعَمْ ، خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى ، ثُمَّ خَطَبَ ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَّظَهُنَّ ، وَذَكَرَهُنَّ ، وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ ، فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى أَذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ ، ثُمَّ اِرْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۲۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اذان و اقامت میں حاضر ہوئے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا (اور بیان کیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید ادا کرنے کے بعد پھر تشریف لے گئے۔ آپ نے عید کی امامت کرائی۔ بعد ازاں خطبہ دیا۔ انہوں نے اذان اور تکبیر کا ذکر نہیں کیا۔ بعد ازاں آپ عورتوں کی جانب آئے انہیں وعظ کیا اور نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ (ابن عباس کہتے ہیں کہ) میں نے ان عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ اپنے کانوں اور گردنوں کی جانب جھکائے ہوئے تھیں وہ بلال رضی اللہ عنہ کی جانب (بلیاں ہار و فیرو) پھینک رہی تھیں بعد ازاں آپ اور بلال اپنے گھر چلے گئے (بخاری، مسلم)

۱۴۳۰ - (۵) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكَعَتَيْنِ لَمْ يَصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۳۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی دو رکعتیں ادا کیں ان سے پہلے اور بعد (کوئی نفل وغیرہ) ادا نہیں کئے (بخاری، مسلم)

۱۴۳۱ - (۶) وَفِي أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : أُمِرْنَا أَنْ نَخْرُجَ الْحَيْضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ ، وَذَوَاتِ الْخُدُورِ ، فَيُشْهَدُنَّ جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتُهُمْ ، وَتُعْتَزَلُ الْحَيْضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ ، قَالَتْ امْرَأَةٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ ؟ قَالَ : «لَتُلْبِسَهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۳۱ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم عیدین کے دن حیض والی اور کنواری (نکیوں) کو عید گاہ لے جائیں وہ مسلمانوں کے اجتماع اور ان کی دعا میں شامل ہوں البتہ حیض والی عورتیں نماز ادا کرنے کی جگہ سے دور رہیں۔ ایک عورت نے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! ہم میں سے بعض کے پاس چادر نہیں ہوتی؟ آپ نے فرمایا 'اس کی سہیلی اس کو اپنی چادر عاریتاً عطا کرے' (بخاری، مسلم)

۱۴۳۲ - (۷) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : إِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامٍ مَنِي تَذْيِقَانِ وَتَضْرِبَانِ ، وَفِي رِوَايَةٍ : تُغَيِّبَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ

بُعَاثٌ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ ، فَانْتَهَزَهُمَا أَبُو بَكْرٍ ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ وَجْهِهِ ، فَقَالَ : دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ ! فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ - وَفِي رِوَايَةٍ : يَا أَبَا بَكْرٍ ! إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا ، وَهَذَا عِيدُنَا - . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۳۳ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے ہاں منی کے دنوں میں دو لڑکیں دف بجاری تھیں (اور ایک روایت میں ہے) دونوں وہ گیت گا رہی تھیں جو انصار نے ”بعث“ کی جنگ میں کئے تھے جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے میں لپٹے ہوئے (لپٹے ہوئے) تھے۔ ابو بکر نے لڑکیوں کو ڈانٹ پلائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا اور فرمایا اے ابو بکر! انہیں کچھ نہ کہو یہ عید کے دن ہیں اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) اے ابو بکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے (بخاری، مسلم)

۱۴۳۳ - (۸) وَهْنٌ أَنْبَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ ، وَيَأْكُلَهُنَّ وَثْرًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۳۳۳۳ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن طاق کجوریں تناول فرما کر عید (کے میدان) کی جانب جلتے تھے (بخاری)

۱۴۳۴ - (۹) وَهْنٌ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۳۳۳۳ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عید کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم راستہ بدلتے تھے (بخاری)

۱۴۳۵ - (۱۰) وَهْنٌ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ التَّحْرِ ، فَقَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنُحَرِّقَ ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ مُسْتَنًا ، وَمَنْ ذَبَعَ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ ، فَإِنَّمَا هُوَ شَاءَ لَحْمٍ عَجَلَهُ لَا هِلَهِ ، لَيْسَ مِنَ السُّلُوكِ فِي شَيْءٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۳۵ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نواج کی دسویں تاریخ کو خطبہ دیا اور فرمایا اس دن میں ہمارا پہلا کام نماز عید ادا کرنا ہے بعد ازاں ہم واپس آکر قرہانی نزع کریں گے پس جس شخص نے یہ کام کیا اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے نماز عید سے پہلے قرہانی نزع کر دی وہ تو جانور کا گوشت ہے جس کو اس نے اپنے اہل کے لئے جلدی میا کر دیا اس کی قرہانی نہیں ہے (بخاری، مسلم)

۱۴۳۶- (۱۱) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا، فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۶: جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کر دی اسے چاہئے کہ وہ اس کی جگہ پر اور قربانی ذبح کرے اور جس شخص نے نماز عید کے بعد قربانی کی اسے اللہ کے نام پر قربانی ذبح کرنا چاہئے (بخاری، مسلم)

۱۴۳۷- (۱۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سَنَةَ الْمُسْلِمِينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کی اس نے اپنے لئے جانور ذبح کیا اور جس شخص نے نماز عید کے بعد قربانی ذبح کی اس کی قربانی درست ہے اور اس نے مسلمانوں کی سنت کی موافقت کی ہے (بخاری، مسلم)

۱۴۳۸- (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں قربانی کا جانور ذبح کرتے اور (اونٹ کر) نحر کرتے (بخاری)

وضاحت: قربانی کے تمام جانوروں کو سوائے اونٹ کے ذبح کیا جاتا ہے البتہ اونٹ کا نحر کیا جاتا ہے۔ نحر سے مقصود یہ ہے کہ اونٹ کے حلق میں نیزہ یا چمرا گھونپا جاتا ہے وہ جب گر پڑتا ہے تو اسے ذبح کیا جاتا ہے۔ (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۱۴۳۹- (۱۴) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا، فَقَالَ: «مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ؟» قَالُوا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا رَفِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ أَبْدَلَكُمْ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا: يَوْمَ الْأَضْحَى، وَيَوْمَ الْفِطْرِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۳۳۹ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگوں کے (عید کے) دو دن تھے جن میں وہ کھیل کود میں مصروف رہتے تھے آپؐ نے ان سے دریافت کیا "یہ دو دن کیسے ہیں؟" انہوں نے بیان کیا کہ دور جاہلیت میں ہم ان دو دنوں میں لہو و لعب میں مشغول رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "اللہ نے تمہیں ان دو دنوں کے بدلہ دو بحر دن عطا کئے ہیں" وہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن ہیں (ابوداؤد)

۱۴۴۰ - (۱۵) وَهْنُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۴۰ بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن جب تک کچھ تناول نہ کرتے نماز عید کے لئے نہیں جاتے تھے لیکن عید الاضحیٰ کے دن جب تک نماز عید ادا نہ کرتے کچھ تناول نہیں کرتے تھے (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۴۴۱ - (۱۶) وَهْنُ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَثُرَ فِي الْعَبْدَيْنِ فِي الْأَوَّلَى سَبْعًا قَبْلَ الْقَرَاءَةِ، وَفِي الْآخِرَةِ خُمْسًا قَبْلَ الْقَرَاءَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۴۱ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز کی پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات گھیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ گھیریں کتے تھے (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: یہ حدیث سعید سے مروی نہیں ہے بلکہ ابو عاصم سے مروی ہے جو ابو ہریرہ کے ہم جلس ہیں لیکن اس کی سند میں ضعف ہے۔ نیز ابو عاصم راوی معروف نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳)

۱۴۴۲ - (۱۷) وَهْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَثُرُوا فِي الْعَبْدَيْنِ وَالْإِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخُمْسًا، وَصَلُّوا قَبْلَ الْخُطْبَةِ، وَجَهَرُوا بِالْقَرَاءَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۳۴۲ جعفر بن محمد سے مرسل روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر اور عمرؓ نماز عیدین اور نماز استسقاء میں سات اور پانچ گھیریں کتے تھے اور خطبہ سے پہلے نماز ادا کرتے اور قرأت جری فرماتے (شافعی)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے اور سند کے لحاظ سے ضعیف ترین ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۵۳)

۱۴۴۳ - (۱۸) وَفَن سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا مُوسَى وَحَدَّثَنِي: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحَى وَالْفَطْرِ؟ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَةً عَلَى الْجَنَائِزِ: فَقَالَ حَدَّثَنِي: صَدَقَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۳ سعید بن عاص سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو موسیٰ اور حفصہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کتنی تکبیریں کہتے تھے؟ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ آپ جنازوں کی طرح چار تکبیریں کہتے تھے حفصہ نے اس کی تصدیق کی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو جناب یحییٰ بن ابی حنیہ راوی ضعیف ہے (المرجع والتعديل جلد ۴ صفحہ ۳۳۳) میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۵۱، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، تاریخ بغداد جلد ۲ صفحہ ۲۵۲

۱۴۴۴ - (۱۹) وَفَن الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَوِيَ يَوْمَ الْعِيدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۴ براء بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عید کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کمان دی گئی آپ نے اسے (اتھ میں) پکڑا اور خطبہ دیا (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے اور سند کے لحاظ سے ضعیف ترین ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۵۳)

۱۴۴۵ - (۲۰) وَفَن عَطَاءٌ مُرْسَلًا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلَى عِزَّتِهِ إِعْتِمَادًا. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۳۳۵ عطاء مرسل بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو نیزے پر ٹک لگاتے تھے (شافعی)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہونے کے ساتھ ساتھ ثابت درجہ ضعیف ہے اس کی سند میں ابراہیم بن محمد راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۵۳)

۱۴۴۶ - (۲۱) وَفَن جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، بَغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مُتَّكِئًا عَلَى بِلَالٍ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعِظَ النَّاسَ، وَذَكَرَهُمْ، وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ [ثُمَّ قَالَ:] وَمَضَى إِلَى الْيَسَاءِ وَمَعَ بِلَالٍ، فَأَمَرَهُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَوَعِظَهُمْ، وَذَكَرَهُمْ. رَوَاهُ التَّيْسَانِيُّ.

۳۳۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے خطبہ سے پہلے بلا اذان و تکبیر نماز عید ادا کی۔ جب آپ نماز ادا کر چکے تو بلالؓ (کے کندھے) پر ٹھک لگا کر کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی اور انہیں اللہ کی اطاعت پر رغبت دلائی بعد ازاں جابرؓ نے بیان کیا (پھر) آپ عورتوں کی جانب گئے، آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے آپ نے ان کو تقویٰ کا حکم دیا اور انہیں وعظ و نصیحت کی (نسائی)

۱۴۴۷ - (۲۲) وَحَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْذَاوُدِيُّ.

۳۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز عید کے لئے نکلتے تو (واپسی پر) راستہ تبدیل کرتے تھے (ترمذی، داؤد)

۱۴۴۸ - (۲۳) وَحَدَّثَنَا أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ يَوْمَ عِيدٍ، فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عید کے دن بارش ہونے کی وجہ سے آپ نے عید کی نماز مسجد میں ادا کی (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن محمد راوی ضعیف ترین ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۵۵)

۱۴۴۹ - (۲۴) وَحَدَّثَنَا أَبِي الْحَوَرِثُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى عُمَيْرِ بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بَنَجْرَانٍ عَجَلٍ الْأَضْحَى، وَأَتَجَزَى الْفِطْرَ، وَذَكَرَ النَّاسَ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۳۳۹: ابو الحوثر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزمہ کی جانب تحریر فرمایا جب کہ وہ بنجران میں تھے کہ عید الاضحیٰ (کی نماز) جلدی پڑھو اور عید الفطر (کی نماز) دیر سے ادا کرو اور لوگوں کو آگاہ کرو (شافعی)

۱۴۵۰ - (۲۵) وَحَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عُمُومَةٍ لَهَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهَلَالَ بِالْأَمْسِ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفِطَرُوا، وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّيُّ.

۳۴۰: ابو عمیر بن انس اپنے چچاؤں سے (جو صحابہ کرام ہیں) بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا تھا۔ آپ نے روزہ افطار کرنے

کا حکم دیا اور اگلی صبح عید گاہ میں نماز عید ادا کرنے کا حکم دیا (ابوداؤد، نسائی)

الفصل الثالث

۱۴۵۱ - (۲۶) وَهْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَا : لَمْ يَكُنْ يُؤَدُّنَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ - يَعْنِي عَطَاءً - بَعْدَ حِينَ عَنْ ذَلِكَ ، فَأَخْبَرَنِي ، قَالَ : أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ لَا أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ ، وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ ، وَلَا إِقَامَةٌ وَلَا يَذَاءُ وَلَا شَيْءٌ ، لَا يَذَاءُ يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةٌ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

تیسری فصل

۳۵۸۱۔ ابن جریر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عطاء نے ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ سے بیان کیا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لئے اذان نہ کی جائے بعد اذان میں نے کچھ عرصہ بعد عطاء سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ مجھے جابر بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عید الفطر کے دن جب امام نماز عید کے لئے نکلے تو اذان نہ کی جائے نیز اس کے نکلنے کے بعد بھی اذان نہ کی جائے اور نہ اقامت نہ اعلان اور نہ کچھ اور اس دن نہ اعلان (اذان) ہے نہ اقامت (مسلم)

۱۴۵۲ - (۲۷) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ ، فَإِذَا صَلَّى صَلَاتَهُ ، قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ، وَهُمْ مُجْلِسُونَ فِي مَضَلَّتِهِمْ ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْضِ ذِكْرِهِ لِلنَّاسِ ، أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذَلِكَ أَمَرَهُمْ بِهَا ، وَكَانَ يَقُولُ : «تَصَدَّقُوا ، تَصَدَّقُوا ، تَصَدَّقُوا» ، وَكَانَ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءَ . ثُمَّ يَنْصَرِفُ ، فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مَرَوَانُ بْنُ الْحَكِيمِ ، فَخَرَجَتْ مَخَاصِرُ مَرَوَانَ حَتَّى أَتَيْنَا الْمُصَلَّى ، فَإِذَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْبِ قَدْ بَنَى مَنِيرًا مِنْ طِينٍ وَلَبِنٍ ، فَإِذَا مَرَوَانُ يُبَايِعُنِي يَدَهُ ، كَأَنَّهُ يَجْعَلُنِي نَحْوَ الْمَنِيرِ وَأَنَا أَجْرُهُ نَحْوَ الصَّلَاةِ ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ قُلْتُ : أَيْنَ الْإِبْتِدَاءُ بِالصَّلَاةِ ؟ فَقَالَ : لَا يَا أَبَا سَعِيدٍ ! قَدْ تَرَكْتُ مَا تَعْلَمُ . قُلْتُ : كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۵۸۲۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز کے لئے باہر نکلتے پہلے نماز ادا کرتے جب نماز سے فارغ ہوتے تو حاضرین کی جانب متوجہ ہوتے وہ عید گاہ میں اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوتے اگر آپ کسی لشکر کے پیچھے کی ضرورت محسوس کرتے تو لوگوں سے اس کا ذکر کرتے یا آپ کو کوئی اور کام ہوتا تو آپ اس کا حکم فرماتے اور آپ رغبت دلاتے کہ صدقہ

کو، صدقہ کو، صدقہ کو۔ عورتیں صدقہ کرنے میں کثرت کے ساتھ شریک ہوتیں بعد ازاں آپؐ واپس آئے۔ عیدین کا معاملہ اسی انداز پر رہا یہاں تک کہ مروان بن حکم کا وزیر حکومت آیا۔ میں اور مروان ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے نماز عید کے لئے نکلے یہاں تک کہ ہم عید گاہ پر پہنچے تو وہاں کثیر بن علف نے مٹی اور اینٹوں کا منبر بنا رکھا تھا اور مروان مجھ سے اپنا ہاتھ کھینچ رہا تھا۔ دراصل وہ مجھے منبر کی جانب لے جانا چاہتا تھا اور میں اسے نماز کی جانب کھینچ رہا تھا۔ جب میں نے اس کا اصرار دیکھا تو میں نے دریافت کیا کہ عید کا آغاز نماز سے کیوں نہیں ہو رہا؟ اس نے جواب دیا، 'ابو سعید! یہ نہیں ہو گا' جو تجھے معلوم ہے اب اس پر عمل نہیں ہو گا۔ میں نے اصرار کیا کہ ہرگز نہیں اس وقت کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو میں جانتا ہوں، اس سے بہتر تم نہیں لاسکتے۔ اس کلمہ کو تین بار دہرایا بعد ازاں وہ منبر سے دور چلے گئے (مسلم)۔

(۴۸) بَابُ فِي الْأُصْحَبَةِ

(قرینی کے مسائل)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۴۵۳- (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَحَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ، قَالَ: رَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صَفَاحِهِمَا وَيَقُولُ: «بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳ھ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ایسے مینڈھوں کی قرینی کی جو غاستری رنگ کے سیگوں والے تھے۔ آپ نے ان دونوں کو اپنے دست (مبارک) سے ذبح کیا اور آپ نے (وقت ذبح) بسم اللہ پڑھی اور تکبیر کی اور میں نے دیکھا کہ آپ نے اپنا قدم مبارک ان کی گردنوں کے کنارے پر رکھا ہوا تھا اور آپ بسم اللہ واللہ اکبر (کے کلمات) فرما رہے تھے (بخاری، مسلم)

۱۴۵۴- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَ، يَطْلُفُ سَوَادٌ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ، فَأَنَى بِهِ لِيُصْحِي بِهِ، قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! هَلِمَتِ الْمُدَيَّةُ»، ثُمَّ قَالَ: «أَشْحَذُ بِهَا بِحَجَرٍ»، فَفَعَلْتُ، ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ، فَأَضَجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ، ثُمَّ قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ»، ثُمَّ صَحَّحِي بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۴ھ: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مینڈھے کی قرینی کی جو سیگوں والا تھا جس کی ٹانگیں سیاہ، پیٹ سیاہ اور آٹھیں بھی سیاہ تھیں۔ اس جانور کو لایا گیا تاکہ آپ اس کی قرینی فرمائیں۔ آپ نے قرینا، عائشہ! چمڑی لاؤ۔ بعد ازاں آپ نے قرینا، چمڑی چمڑی تیز کرو، چنانچہ انہوں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر آپ نے ان سے چمڑی پکڑی اور مینڈھے کو پکڑا اس کو لٹا کر ذبح کیا بعد ازاں آپ نے بسم اللہ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ (اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! محمد آل محمد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی جانب قبول فرما) کے کلمات کے پھر آپ نے قرینی دی (مسلم)

۱۴۵۶ - (۴) وَهْنُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ صَحَابًا، فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «صَحِّحْ بِهِ أَنْتَ» - وَفِي رِوَايَةٍ - قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَصَابَنِي جَذَعٌ، قَالَ: «صَحِّحْ بِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۶ عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چند کہیاں عطا کیں تاکہ وہ انہیں اپنے رفقاء کو قربانی کے لئے دے چنانچہ ایک سالہ بکری کا بچہ باقی رہ گیا اس نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا آپ اس کی قربانی کریں اور ایک روایت میں ہے (عتبہ بن عامر کہتے ہیں) اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے حصہ میں بکری کا ایک سالہ بچہ آیا ہے آپ نے فرمایا اس کی قربانی کرو (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث کے ایک طریق میں ہے کہ یہ حجرے ساتھ خاص ہے حجرے علاوہ کسی کے لئے کفایت نہیں کرے گا اس سے عتبہ بن عامر کے لئے خصوصیت معلوم ہوتی ہے (فتح الباری ۲ ص ۱۳)

۱۴۵۷ - (۵) وَهْنُ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حیدرہ میں قربانی نذ کرتے اور کھڑے کرتے (بخاری)

۱۴۵۸ - (۶) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةِ وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَأَبُو دَاوُدَ، وَاللَّفْظُ لَهُ.

۳۵۸ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گائے (کی قربانی) سات کی جانب سے اور اونٹ بھی سات کی جانب سے ہو سکتا ہے (مسلم، ابوداؤد) الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

۱۴۵۹ - (۷) وَهْنُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ بَعْضُكُمْ أَنْ يَصْحِيَ فَلَا يَمْسُ مِنْ شَعْرِهِ وَيَشْرِبْ شَيْئًا» - وَفِي رِوَايَةٍ: «وَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا، وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفْرًا» - وَفِي رِوَايَةٍ: «مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يَصْحِيَ، فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۹ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کے دس دن شروع ہو جائیں اور تم قربانی نذ کرنے کا ارادہ رکھتے ہو تو اپنے بالوں اور اپنے جسم سے کچھ نہ کاٹو اور ایک روایت میں ہے وہ بیل نہ کاٹے اور ناخن نہ ترشائے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ذی الحجہ کا چاند دیکھ لے اور اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے ناخنوں کو نہ کٹوائے (مسلم)

۱۴۶۰- (۸) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِمْ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْمَشْرُوقَةِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا الرَّجُلُ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دنوں سے زیادہ محبوب دن اللہ کے نزدیک کوئی نہیں جن میں اہل صلہ اللہ کو زیادہ محبوب ہوں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: جلوی سبیل اللہ بھی نہیں! آپ نے فرمایا: جلوی سبیل اللہ بھی نہیں البتہ وہ شخص مستثنیٰ ہے جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلا اور کچھ واپس نہ لایا (بلکہ شہید ہو گیا اور اس کا مال لوٹ لیا گیا) (بخاری)

الفصل الثانی

۱۴۶۱- (۹) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَبَّحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الذَّبِيحِ كَنْسَتَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجُوعَيْنِ، فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ: «إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمِّيهِ، بِسْمِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ دَبَّحَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ، وَأَبِي دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيِّ: دَبَّحَ بِبَيْدِهِ وَقَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُمَّ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُصَحَّ مِنْ أُمَّتِي».

دوسری فصل

۳۳۷ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (قرنی) ذبح کرنے کے دن دو میٹھے ذبح کیے جو سینگ والے خاکسری رنگ کے تھے (اور) غصی تھے جب آپ نے ان دونوں کو قبلہ رخ لایا تو آپ نے دعا کی (ترجمہ) "میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی جانب پھیر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا میں ابراہیم کے دین پر ہوں جو ایک سوا تھا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز، میری قربانیاں، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو جہان والوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! (یہ قرنی) تیری عطا ہے اور تیرے لئے ہے (یہ قرنی) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی امت کی جانب سے ہے" اللہ کے نام کے ساتھ (ذبح کرتا ہوں) اور اللہ مت پڑا ہے۔" بعد ازاں آپ نے (ان کو) ذبح کیا (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، احمد، ابوداؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ ان کو ذبح کیا اور ذبح کے وقت یہ فرمایا:

ترجمہ: ”اللہ کے ہم کے ساتھ اور اللہ کی ذات بہت بڑی ہے“ اے اللہ! یہ قرہانی میری طرف سے اور ان لوگوں کی طرف سے ہے جو میری اُمت سے قرہانی نہ کر سکیں گے۔“

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو عیاش راوی کو کسی محدث نے ثقہ قرار نہیں دیا۔
(میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۶۰، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۵۹)

۱۴۶۲ - (۱۰) وَهْنٌ حَنْسٌ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، يُضَيِّجِي بِكَبَشَيْنِ ،

فَقُلْتُ لَهُ : مَا هَذَا ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَانِي أَنْ أُضَيِّجِي عَنْهُ ، فَأَنَا أُضَيِّجِي عَنْهُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَزَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ .

ترجمہ: ”وہن حنس“ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے دو مینڈھوں کی قرہانی کی۔ میں نے ان سے دریافت کیا“ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی ہے کہ میں آپ کی جانب سے قرہانی کروں چنانچہ میں نے آپ کی جانب سے قرہانی کی ہے (ابوداؤد) امام ترمذی نے اس کی مثل روایت کی ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریک بن عبداللہ راوی سنی الحفظ ہے اور اس کا شیخ ابوالحسنہ مجمل راوی ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۷۰، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۶۰)

۱۴۶۳ - (۱۱) وَهْنٌ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ ، وَالْأَنْضَجِي بِمُقَابِلَةٍ وَلَا مَذَابِرَةً ، وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَنُّمِيُّ ، وَالذَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ، وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ : وَالْأَذْنَ .

ترجمہ: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم (قرہانی کے) جانور کی آنکھوں اور کانوں کو غور سے دیکھیں اور ہم ایسا جانور نہ کریں جس کا کان اگلی جانب سے یا پچھلی جانب سے کٹا ہوا ہو نیز ایسا جانور بھی نہ ہو جس کے کان چرے ہوئے ہوں اور نہ وہ ایسا جانور ہو کہ جس کے کان میں سوراخ ہو (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ) اور ابن ماجہ کی روایت کے الفاظ اس کے قول ”کانوں کو دیکھیں“ تک ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابواسحاق راوی ہیں جن کے حافظہ میں آخری عمر میں اختلاط ہو گیا تھا اس روایت کے راویوں نے اختلاط کی حالت میں ان سے روایت کی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۶۰)

۱۴۶۴ - (۱۲) وَعَنْهُ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُضَيِّجِي بِأَعْصَبِ الْقَرْنِ وَالْأَذْنَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ .

۳۳۴۳ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا سینک ٹوٹا ہوا ہو اور جس کا کلن کٹا ہوا ہو (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں جری بن کلیب راوی قلیل محبت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۹۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۶۰)

۱۴۶۵- (۱۳) وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ: مَاذَا يُتَّقَى مِنَ الصَّحَابِيَّاتِ؟ فَأَسَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ: «أَرْبَعًا: الْعُرْجَاءُ الْبَيْتِ ظَلَعُهَا، وَالْعَوْرَاءُ الْبَيْتِ عَوْرَتُهَا، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيْتِ مَرَضُهَا، وَالْعَجْفَاءُ الْبَيْتِ لَا تُنْفَقُ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَآخَمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۳۴۵ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کن جانوروں سے پرہیز کیا جائے۔ آپ نے ہاتھ کے ساتھ چار جانوروں کا اشارہ کیا ایسا جانور جو لنگڑا ہو اور اس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، کٹا جانور جس کا کٹا پن ظاہر ہو، بیمار جانور اور اس کا بیمار ہونا ظاہر ہو نیز ایسا جانور جو لاغر ہو اور اس کی ہڈیوں میں گودانہ ہو (مالک، احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۴۶۶- (۱۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَحِّي بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فِجِيلٍ، يَنْطَرُ فِي سَوَادٍ، وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ، وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۴۶ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیگوں والے تر مینڈے کی قربانی دی، اس کی آنکھیں سیاہ تھیں، اس کا منہ سیاہ تھا اور اس کی ٹانگیں بھی سیاہ تھیں (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۱۴۶۷- (۱۵) وَعَنْ مَجَاشِعَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «إِنَّ الْجَذْعَ يُؤَفِّي مَتَابُوفِي مِنْهُ النَّبِيَّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۴۷ مجاشع رضی اللہ عنہ جو بنو سلیم سے تھے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھیڑ کا ایک سل کا بچہ (قربانی کیلئے) اسی طرح کٹنی ہے جس طرح دو دانت والا جانور کٹنی ہے (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۱۴۶۸- (۱۶) وَعَنْ أَبِي مُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «وَبَعَثَ الْأَصْحَابُ الْجَذْعَ مِنَ الصَّانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۴۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ بھیڑ کا ایک سل کا جانور اچھی قربانی ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو کبش راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۶۳) مرعات جلد ۳ صفحہ ۳۳۳

۱۴۶۹ - (۱۷) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَ الْأَصْحَى، فَأَشْرَكَ كُنَّا فِي الْبَقْرَةِ سَبْعَةً، وَفِي الْبَيْعِ عَشْرَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَنُّتِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۶۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ عید الاضحیٰ کا دن آیا ہم گائے میں سات افراد اور اونٹ میں دس افراد شریک ہوئے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۱۴۷۰ - (۱۸) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ التَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدِّمِّ، وَإِنَّهُ لَيُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَطْلَافِهَا، وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعُ بِالْأَرْضِ، فَطُيُورًا بِهَا نَفْسًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ.

۳۷۰ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو آدم کا بیٹا کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو اللہ کے ہاں قربانی کا خون بہانے سے بہتر ہو چنانچہ قربانی کے جانور کو قیامت کے دن اس کے سیٹھوں، ہالوں اور کھروں کے ساتھ لایا جائے گا بلاشبہ (جانور کا) خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں قبول ہوتا ہے پس تم خوشی کے ساتھ قربانی کیا کرو (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالمثنیٰ سلیمان بن یزید راوی غایت درجہ ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۶۹، مکتوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۳)

۱۴۷۱ - (۱۹) وَفِي أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يَتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

۳۷۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذوالحجہ کے دس دنوں میں اللہ کی عبادت کرنا دیگر دنوں میں عبادت کرنے سے اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ اس کے ہر دن کا روزہ سال کے روزوں کے برابر ہے اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۱۴۷۲- (۲۰) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الْأَضْحَى يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمْ يَعُدْ أَنْ صَلَّى وَفَرَّغَ مِنْ صَلَاتِهِ وَسَلَّم، فَإِذَا هُوَ يَرَى لَحْمَ أَضَاحِيٍّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يَفْرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَقَالَ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ - أَوْ نُصَلِّيَ - فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى» - وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ حَظَبَ، ثُمَّ ذَبَحَ، وَقَالَ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۳۷۷۲ جُنْدُب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الاضحیٰ میں حاضر تھا۔ ابھی آپ نماز عید کے ادا کرنے سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ آپ نے قربانوں کا گوشت دیکھا جو آپ کے نماز عید سے فراغت سے پہلے ذبح کی گئی تھیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: جس شخص نے نماز عید ادا کرنے سے پہلے قربانی ذبح کی ہے وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور ایک روایت میں ہے جُنْدُب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن نماز عید کی اہمیت کرائی بعد ازاں آپ نے خطبہ دیا پھر قربانی ذبح کی اور فرمایا جس شخص نے نماز عید ادا کرنے سے پہلے قربانی ذبح کی ہے یا فرمایا کہ ہماری نماز سے پہلے تو وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس شخص نے پہلے ذبح نہیں کی وہ (اب) اللہ کے نام پر ذبح کرے (بخاری، مسلم)

۱۴۷۳- (۲۱) وَفِي نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: الْأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحَى. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۷۷۳ نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ دس ذوالحجہ کے قربانی کے دن کے بعد والے دو دن بھی قربانی کے دن ہیں (مالک)

۱۴۷۴- (۲۲) وَقَالَ: وَبَلَّغْنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِثْلَهُ -

۳۷۷۴ نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت پہنچی ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۳۳)

۱۴۷۵- (۲۳) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ

عَشْرَ سِنِينَ يُصَحِّحُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۳۷۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال مقیم رہے، آپ قرہائی کرتے رہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں تمام راوی ثقہ ہیں البتہ حجاج بن ارطاة راوی مدلس ہے، اس نے لفظ من کے ساتھ روایت کیا ہے (میزان الاحوال جلد ۲ صفحہ ۳۵۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۳۳)

۱۴۷۶ - (۲۴) وَهَنَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا هَذِهِ الْأَصَابِحُ؟ قَالَ: «سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ» قَالُوا: فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٍ». قَالُوا: فَالْصُّوْفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ

۳۷۶ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ قرہائیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارے والد ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے انہوں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہمیں ان پر ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ثبت ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اس کی لون کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا لون کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ثبت ہوتی ہے (احمد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند علت درجہ ضعیف ہے، علامہ اللہ مجاشعی راوی مکڑ الحدیث اور ابو داؤد راوی مضاعف ہے (میزان الاحوال جلد ۲ صفحہ ۳۳۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۳۳)

(۴۹) بَابُ الْعَنْبِرَةِ

(ماہِ رَجَب میں اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۴۷۷ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَا فَرْعَ وَلَا عَنْبِرَةَ. قَالَ: وَالْفَرْعُ: أَوَّلُ يَنْتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ، كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لَطَوَاعِيهِمْ، وَالْعَنْبِرَةُ: فَنَى رَجَبٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۷۷۷ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا (اسلام میں) "فَرْع" اور "عَنْبِرَةَ" نہیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ "فَرْع" جانور کے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے لوگ اپنے بچوں کے نام پر الگ کرتے تھے اور "عَنْبِرَةَ" وہ جانور ہے جس کو ماہِ رَجَب میں ذبح کیا جاتا تھا۔ (بخاری، مسلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۱۴۷۸ - (۲) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا وَفُوفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَةَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً وَعَنْبِرَةً، هَلْ تَلَرُونَ مَا الْعَنْبِرَةُ؟ هِيَ الَّتِي تُسَمَّوْنَهَا الرَّجْبِيَّةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسْلَمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: أَبُو دَاوُدَ: وَالْعَنْبِرَةُ مَنْسُوخَةٌ.

دوسری فصل

۳۷۷۸ محمد بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سعیت میں عرفہ میں تھے میں نے آپ سے سنا آپ فرما رہے تھے "اے لوگو! ہر ایک ہر اہل خانہ پر ہر سال میں ایک قربانی ہے اور ایک "عَنْبِرَةَ" ہے۔ تم جانتے ہو کہ "عَنْبِرَةَ" کیا ہے؟ یہ وہی ہے جس کو تم "رَجْبِيَّة" کہتے ہو (ترمذی، ابو داؤد، تہذیب، ابن ماجہ) امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور امام ابو داؤد کہتے

ہیں کہ ”عَنْتِيْزَه“ کا ذبح منسوخ ہے۔

الفصل الثالث

۱۴۷۹ - (۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيداً جَعَلَهُ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ». قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِحَةً أُنْتَى، أَفَأَصْحِي بِهَا؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْفَارِكَ، وَتَقْصُصْ مِنْ شَارِبِكَ، وَتَحْلِقْ عَاتِكَ، فَذَلِكَ تَمَامُ أَصْحَتِكَ عِنْدَ اللَّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل

۳۷۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”یوم الاضحیٰ کا مجھے حکم دیا گیا ہے جسے اللہ نے امت محمدیہ کے لئے عید کا دن قرار دیا ہے۔ آپ سے ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں اگر مجھے صرف دودھ دینے والا جانور میسر آئے تو کیا میں اس کی قربانی کروں؟ آپ نے فرمایا، ”نہیں البتہ تو اپنے بل اور ناخن اتار اور اپنی بظلوں کے بل تراش اور زیر ناف بل صاف کر لے تو یہ اللہ کے نزدیک حیرت انگیز عمل (ابوداؤد، نسائی)“

وضاحت: اس حدیث کی سند میں میس بن ہلال صد فی راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۶۶) نیز خیال رہے کہ ”فَرَح“ اور ”عَنْتِيْزَه“ کے جواز کی حدیثیں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ یہ جانور بتوں کے نام پر ذبح نہ کئے جائیں البتہ اللہ کی رضا کے لئے ان کا ذبح کرنا مستحب ہے اور نبی کی حدیثوں سے مقصود یہ ہے کہ ان کا ذبح کرنا واجب نہیں ہے نیز اس حدیث کو باب الاضاحی میں ذکر کیا جانا چاہئے تھا۔

(۵۰) بَابُ صَلَاةِ الْخُسُوفِ

(سورج چاند کے گرہن ہونے پر نماز ادا کرنا)

الفصل الأول

۱۴۸۰ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَبَعَثَ مُنَادِيًا: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۸۰ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت میں سورج گرہن ہو گیا۔ آپ نے منادی کرنے والے کو بھیجا کہ وہ اعلان کرے کہ نماز کے لئے اکٹھے ہو جاؤ۔ آپ آگے ہوئے۔ آپ نے دو رکعت نماز میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ نے کبھی کوئی رکوع اور سجدہ اس سے لمبا نہیں کیا (بخاری، مسلم)

۱۴۸۱ - (۲) وَصَلَّاهَا، قَالَتْ: جَهَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۱ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کی نماز میں جہری قرأت کی (بخاری، مسلم)

۱۴۸۲ - (۳) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا،

وَهُودُونَ الْغَيْبِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُودُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَأَيْنَاكَ تَنَاولْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكْعَكَعْتَ، فَقَالَ: «إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاولْتُ مِنْهَا عُنُقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَا كَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا. وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مُنْظَرًا قَطُّ أَفْطَعُ. وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا نِسَاءً». قَالُوا: يَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «يَكْفُرُ هُنَّ». قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: «يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۸۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں صحابہ کرام نے گرہن کی نماز ادا کی۔ آپ نے بقدر سورہ بقرہ تلاوت کرنے کے لمبا قیام کیا۔ بعد ازاں آپ نے لمبا رکوع کیا پھر آپ نے (رکوع سے) سر اٹھایا تو لمبا عرصہ قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا پھر آپ نے سجدہ کیا پھر آپ نے لمبا قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے (رکوع سے) سر اٹھایا پھر آپ نے سجدہ کیا۔ پھر آپ فارغ ہوئے تو سورج واضح ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں دو نشانیاں ہیں، کسی شخص کی موت اور کسی شخص کی ولادت پر ان کو گرہن نہیں ہوتا جب تم ان کو گرہن (کی حالت) میں دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے دیکھا کہ آپ نے قیام کی حالت میں کسی چیز کو پکڑا ہے بعد ازاں ہم نے دیکھا کہ آپ (ذرا) پیچھے ہٹے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے جنت کا مشاہدہ کیا۔ میں نے اس سے ایک خوشہ لینا چاہا اگر میں لے لیتا تو دنیا کے پلے رہنے تک تم اس سے کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ کا مشاہدہ کیا میں نے اس جیسا خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا اور میں نے کہا کہ دوزخ میں اکثریت عورتوں کی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا سبب ان کی ناشکری ہے۔ دریافت کیا گیا: اللہ کی ناشکری کتنی ہیں؟ آپ نے فرمایا: خلوند کی ناشکری کتنی ہیں اور احسان کی ناشکری گزار ہوتی ہیں اگر تم زمانہ بمران میں سے کسی کے ساتھ احسان کرتے رہو پھر وہ تم سے کچھ (اپنی مرضی کے خلاف) مناسب کام) دیکھ لے تو وہ کہتی ہے میں نے تجھ سے کبھی خیر کو نہیں دیکھا (بخاری، مسلم)

۱۴۸۳ - (۴) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَالَتْ: ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ انْجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا»، ثُمَّ قَالَ: «يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ

أَعْلَمَ لَصَحِيحَكُم قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ اَنْ يَزِنِي عَبْدُهُ اَوْ تَزِنِي اَمْتُهُ، يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمَ لَصَحِيحَكُم قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۳ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے مانند روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ پھر آپؐ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپؐ نے فرمایا 'بلاشبہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیوں ہیں کسی کی وفات اور کسی کے پیدا ہونے پر ان کو گرہن نہیں ہوتا لیکن جب تم گرہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اللہ اکبر کہو نماز ادا کرو اور صدقہ دو۔ پھر آپؐ نے فرمایا 'اے اُمتِ محمدیہ! اللہ کی قسم اللہ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں ہے کہ اس کا بندہ یا اس کی بندہ زنا کریں۔ اے اُمتِ محمدیہ! اللہ کی قسم اگر تم کو علم ہو جائے بتانا مجھ کو ہے تو تم بہت کم ہسو اور بہت زیادہ آنسو بہاؤ (بخاری، مسلم)

۱۴۸۴ - (۵) وَفَنِ ابْنِ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِرْعَانًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، فَاتَى الْمَسْجِدَ، فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ، مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ، وَقَالَ: «هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ، لَا تَكُونُ لِعَمَلٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ؛ وَلَكِنْ يَخْوَفُ اللَّهُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، فَافْرَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتَغْفَارِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۳ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سورج کو گرہن ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑا کر اٹھے۔ آپؐ کو خطرہ لاحق ہوا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے چنانچہ آپؐ مسجد نبویؐ میں آئے۔ وہیں آپؐ نے لمبے قیام کے ساتھ رکوع اور لمبے سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔ میں نے آپؐ کو کبھی ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا آپؐ نے فرمایا 'یہ اللہ کی نشانیوں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ یہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان نشانیوں کے ذریعے سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ان میں سے کوئی نشانی دیکھو تو اللہ کے ذکر اور اس سے دعا کرنے اور اس سے استغفار کرنے کی جانب لپکو (بخاری، مسلم)

۱۴۸۵ - (۶) وَفَنِ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۵ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ ابراہیم فوت ہوئے سورج کو گرہن ہو گیا۔ آپؐ نے لوگوں کو فد رکھیں چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھائیں (مسلم)

۱۴۸۶ - (۷) وَفَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ

كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

۳۸۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت دو رکعتیں آٹھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھائیں (مسلم)

۱۴۸۷- (۸) وَهْنٌ عَلَيَّ يَمْنُلُ ذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۷ علی رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل روایت ہے (مسلم)

۱۴۸۸- (۹) وَهْنٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ: كُنْتُ أَرْتَمِي

بِأَسْهُمٍ لَيْتِي بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَبَسْنَهَا، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَنْظُرَنَّ إِلَى مَا حَدَّثَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ. قَالَ: فَأَيْتُهُ رَهْوًا قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَهْتَلِلُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو حَتَّى حَسَرَ عَنْهَا، فَلَمَّا حَسَرَ عَنْهَا قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي «صَحِيحِهِ» عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، وَكَذَا فِي «شَرْحِ السُّنَنِ» عَنْهُ. وَفِي نُسَخِ «الْمَصَابِيحِ» عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ.

۳۸۸ عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مدینہ منورہ میں حیراندازی کر رہا تھا کہ اچانک سورج گرہن ہو گیا۔ میں نے جیروں کو رکھا اور میں نے سوچا کہ اللہ کی قسم میں دیکھتا ہوں کہ سورج کے گرہن ہونے کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نیا کام کرتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کے پاس آیا آپ نماز میں کھڑے تھے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے اور آپ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اللَّهُ أَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ (کے کلمات) کہہ رہے تھے اور دعائیں مانگ رہے تھے یہاں تک کہ سورج گرہن دور ہو گیا جب سورج گرہن دور ہوا تو آپ نے دو رکعت نماز ادا کی، ان میں دو سورتیں تلاوت کیں (مسلم) اسی طرح شرح السنہ میں عبدالرحمن بن سمرہ سے ہے اور مصابیح کے نسخوں میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱۴۸۹- (۱۰) وَهْنٌ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

بِالْعِتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۹ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت (غلاموں کی) آزاد کرنے کا حکم دیا (بخاری)

الفصل الثانی

۱۴۹۰- (۱۱) هَنَّ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

فِي كُؤُوفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ ، وَالتَّسَائِيُّ ، وَابْنُ مَاجَةَ .

دوسری فصل

۳۴۹۰ ترمذی بن محبوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سورج گرہن کی نماز باجماعت پڑھائی۔ آپ کی قرأت کی آواز ہمیں آتی تھی (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں محبوب بن محبوب راوی مجهول ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۷، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۷۰)

۱۴۹۱ - (۱۲) وَهَنَ عِزْرَمُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: بَاتَتْ فُلَانَةٌ، بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَخَرَّ سَاجِدًا، فَيَقِيلُ لَهُ: تَسْجُدُ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا»، وَآيُ آيَةِ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ؟! . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ .

۳۴۹۱ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں بیوی فوت ہو گئی ہے تو آپ سجدے میں گر پڑے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں۔ عکرمہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو“ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کے فوت ہونے سے بڑی نشانی کون سی ہے؟ (ابوداؤد، ترمذی)

الفصل الثالث

۱۴۹۲ - (۱۳) هَنَّ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَصَلَّيْتُ بِهِمْ، فَقَرَأَ بِسُورَةِ مِنَ الطَّوْلِ ، وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِنَ الطَّوْلِ، ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتَّى انْجَلَى كُؤُوفُهَا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

تیسری فصل

۳۴۹۲ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہو گیا آپ نے صحابہ کرام کو گرہن کی نماز پڑھائی۔ آپ نے بیس سورتوں میں سے ایک سورت قرأت کی اور پانچ رکوع کئے اور دو سجدے کئے پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے اور آپ نے بیس سورت تلاوت کی اور پانچ رکوع اور دو سجدے کئے پھر قبلہ رخ بیٹھے ہوئے دعائیں کرتے رہے یہی تک کہ

سورج گرہن دور ہو گیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اشطلاح اور اضطراب ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۷۱)

۱۴۹۳ - (۱۴) وَفِي النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ يُصَلِّي زَكْعَتَيْنِ زَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا، حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ صَلَاتِنَا يَوْمَ كَعْبٍ وَتَسْجُدُ.

وَلَهُ فِي أُخْرَى: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ، وَقَدْ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى حَتَّى انْجَلَتْ، ثُمَّ قَالَ: وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِّنْ عَظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِّنْ خَلْقِهِ، يُحَدِّثُ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ، فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ، أَوْ يُحَدِّثِ اللَّهُ أَمْرًا.

ترجمہ: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہو گیا آپ دو دو رکعتیں پڑھ رہے تھے اور گرہن کے وقت ہماری نماز جیسی نماز ادا کی آپ رکوع اور سجدہ کرتے تھے اور اس کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نہایت تیزی کے ساتھ مسجد کی طرف گئے جبکہ سورج گرہن ہو گیا تھا آپ نے گرہن کھٹنے تک گرہن کی نماز ادا کی پھر آپ نے فرمایا جاہلیت کے دور میں لوگ کہتے تھے کہ سورج اور چاند زمین پر پڑنے والے سرواروں میں سے کسی بڑے کی موت کی وجہ سے گرہن لگتے ہیں (ایسا ہرگز نہیں ہے) بلکہ سورج اور چاند کسی کی وقت اور کسی کی پیدائش پر گرہن نہیں ہوتے البتہ یہ دونوں اللہ کی مخلوق میں سے ہیں اللہ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے تعمیر و تخریب کرتا ہے پس ان دونوں میں سے جسے گرہن لگ جائے تو تم نماز ادا کرو یہی تک کہ گرہن کھل جائے یا اللہ کوئی نیا کام دے دیا فرمادے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اشطلاح اور اضطراب ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۷۱)

(۵۱) بَابُ فِي سُجُودِ الشُّكْرِ

وَهَذَا الْبَابُ خَلِيَ عَنِ
الْفَصْلِ الْأَوَّلِ وَالثَّلَاثِ

(سجدہ شکر)

(اس باب میں پہلی اور تیسری فصل نہیں ہے)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۱۴۹۴ - (۱) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ شُرُورًا - أَوْ يُسْرَرُ بِهِ - خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلَّهِ تَعَالَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

دوسری فصل

۳۹۳ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی خوش کن خبر آتی جس سے آپ کو خوشی لاحق ہوتی تو اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے آپ سجدے میں گر جاتے (ابوداؤد، ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۴۹۵ - (۲) وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا مِنَ النَّغَاشِيِّينَ ، فَخَرَّ سَاجِدًا . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مُرْسَلًا ، وَفِي «شَرْحِ السُّنَنِ» لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ» .

۳۹۵ ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پست قد ناقص الخلق شخص دیکھا تو آپ سجدے میں گر گئے (دارقطنی) نے مرسل بیان کیا اور شرح السنۃ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابر بن یزید جعفی راوی مشکم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۹، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۳، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۷۲)

۱۴۹۶ - (۳) وَقَفَّ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ نُرِيدُ الْمَدِينَةَ، فَلَمَّا كُنَّا قَرِيبًا مِنْ عَزْرَاءَ، نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَدَعَا اللَّهَ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا، فَمَكَتْ طَوِيلًا، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا، قَالَ: «إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي، وَشَفَعْتُ لِأُمِّي، فَأَعْطَانِي ثَلَاثَ أُمِّي، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِلرَّبِّ شُكْرًا، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي، فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمِّي، فَأَعْطَانِي ثَلَاثَ أُمِّي، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِلرَّبِّ شُكْرًا، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي، فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمِّي، فَأَعْطَانِي الثَّلَاثَ الْآخِرَ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِلرَّبِّ شُكْرًا. ذَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۴۹۱ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مکہ سے نکلے، ہم مدینہ جانا چاہتے تھے۔ جب ہم ”عزراء“ جگہ کے قریب پہنچے تو آپؐ اترے۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے کچھ وقت اللہ سے دعا کرتے رہے پھر سجدے میں گر پڑے اور لمبا عرصہ سجدہ کی حالت میں رہے۔ پھر آپؐ کھڑے ہوئے کچھ عرصہ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے رکھے پھر سجدے میں گر گئے۔ آپؐ نے فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا اور اپنی اُمت کے لئے شفاعت کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے تیسرے حصے کو معاف کر دیا چنانچہ میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر گیا۔ پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے رب سے اپنی اُمت کے لئے سوال کیا۔ اللہ نے میری اُمت کے (مزید) تیسرے حصے کو بھی معاف کر دیا چنانچہ میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر گیا۔ پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور میں اپنے رب سے اپنی اُمت کے لئے سوال کیا۔ چنانچہ اللہ نے میری اُمت کے باقی تیسرے حصے کو بھی معاف کر دیا تو میں اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر پڑا (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن حسن بن محمدی راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۶۸) مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۳ صفحہ ۷۳)

(۵۲) بَابُ الْإِسْتِسْقَاءِ

(نمازِ استسقاء کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۴۹۷ - (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي، فَصَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ، جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَوْلَ رَدَائِهِ جِئْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ مُتَّقٍ عَلَيْهِ

پہلی فصل

۳۹۷۷ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر عید گاہ کی جانب نمازِ استسقاء ادا کرنے کے لئے نکلے آپ نے دو رکعتیں ادا کیں اور ان میں جہری قرأت کی اور قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہے نیز قبلہ رخ ہو کر آپ نے اپنی چار کی تحویل فرمائی (بخاری، مسلم)

۱۴۹۸ - (۲) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا رَفَى الْإِسْتِسْقَاءَ، فَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. مُتَّقٍ عَلَيْهِ.

۳۹۷۸ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کسی دعا میں اس قدر ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے جس قدر استسقاء میں بلند کرتے تھے آپ اس قدر (ہاتھ) بلند فرماتے کہ آپ کی دونوں بظلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی (بخاری، مسلم)

۱۴۹۹ - (۳) وَهْنُهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۷۹ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاءِ استسقاء میں اپنی دونوں ہتھیلیوں کی پیٹھ کو آسمان کی جانب اٹھایا (مسلم)

وضاحت: عام دعائیں ہتھیلیوں کی پشت زمین کی جانب رہتی ہے۔ دُعایا استقام میں اس کے خلاف اس لئے ہے کہ قحط سالی ختم ہو جائے بارش برسنے سے تبدیلی آجائے اور خوشحالی کا دور دورہ ہو جائے (واللہ اعلم)

۱۵۰۰ - (۴) وَهْنٌ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: «اللَّهُمَّ صَبِّبْنَا نَافِعًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۵۰۰ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش (اتری) دیکھتے تو دعا کرتے ”اے اللہ! نفع بخش بارش بھیج“ (بخاری)

۱۵۰۱ - (۵) وَهْنٌ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَطَرٌ، قَالَ: فَخَسِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَوْبُهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! لِمَ صَنَعْتَ هَذَا؟ قَالَ: «لَأَنَّهُ حَدِيثٌ عَهْدٌ بِرَبِّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۰۱ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے کہ ہمیں بارش نے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بدن (کے کچھ حصہ) سے کپڑا دور کیا تاکہ وہیں بارش کے قطرات گریں۔ ہم نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے جواب دیا اس لئے کہ یہ ابھی ابھی پروردگار کے پاس سے آئی ہے (مسلم)

الفصل الثانی

۱۵۰۲ - (۶) هَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى، فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَائَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنُ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ، وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْسَرُ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ دَعَا اللَّهَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۵۵۰۲ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیدرہ کی جانب نکلے آپ نے وہیں قبلہ رخ ہو کر چادر تبدیل کرتے ہوئے دعاء استقام کی۔ آپ نے چادر کے دائیں کنارے کو اپنے بائیں کندھے پر کیا اور چادر کے بائیں کنارے کو دائیں کنارے پر کیا بعد ازاں اللہ سے (بارش کی) دعا کی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمرو بن حارث عسی راوی کی عدالت مصروف نہیں ہے (میزان للاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۵۲، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۷۵)

۱۵۰۳ - (۷) وَهْنُهُ، أَنَّهُ قَالَ: اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خِمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءٌ،

فَأَزَادَ أَنْ يَأْخُذَ أَسْفَلَهَا، فَيَجْعَلُهُ أَغْلَاهَا، فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلْبَهَا عَلَى عَاتِقَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ

۵۵۰۳ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء استقامہ فرمائی تو آپ (کے جسم مبارک) پر سیاہ رنگ کی چادر تھی، آپ نے اس کو اپنے کندھوں پر ہی تبدیل کر لیا (یعنی دائیں کنارے کو بائیں جانب اور اوپر والی جانب کو نیچے کی جانب کیا) (احمد، ابوداؤد)

۱۵۰۴ - (۸) وَهْنٌ عُمَيْرُ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ، قَرِيبًا مِمَّنْ الزُّورَاءُ قَائِمًا يَدْعُو يَسْتَسْقِي، رَافِعًا يَدَيْهِ قَبْلَ وَجْهِهِ لَا يَجَاوِزُ يَهْمًا رَأْسَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَنُّافِيُّ نَحْوَهُ

۵۵۰۴ عُمَيْرُ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ احجار الترت (مقام) میں زوراء (مقام) کے قریب دونوں ہاتھ اٹھا کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعاء استقامہ فرما رہے ہیں۔ (لیکن) آپ کے دونوں ہاتھ آپ کے سر سے بلند نہیں تھے (ابوداؤد) اور ترمذی، نسائی نے اس کی مثل بیان کیا۔

۱۵۰۵ - (۹) وَهْنٌ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - يَغْنِي فِي الْإِسْتِسْقَاءِ - مُبَدِّلًا، مُتَوَاضِعًا، مُتَحَشِعًا، مُتَضَرِّعًا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّافِيُّ، وَابْنُ مَاجَةٍ.

۵۵۰۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استقامہ کے لئے نکلے تو آپ نے نہایت معمولی لباس پہن رکھا تھا (نہایت) تواضع کے ساتھ خشوع کرتے ہوئے اظہارِ تہلیل کرتے ہوئے دعا کر رہے تھے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۱۵۰۶ - (۱۰) وَهْنٌ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ: «اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيمَتَكَ، وَأَنْشُرْ رَحْمَتَكَ، وَأُحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۵۵۰۶ عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعاء استقامہ کرتے ہوئے فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! اپنے بندوں اور چار پائیوں پر بارش نازل کر اور اپنی رحمت کو عام فرما اور اپنے بے ابلہ علاقوں کو تروتازگی عطا فرما" (مالک، ابوداؤد)

۱۵۰۷ - (۱۱) وَهْنٌ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُؤَاكِلُ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُبْغِيًا، مَرِيئًا، مَرِيئًا، نَافِعًا، غَيْرَ ضَائِعٍ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ».

قَالَ: فَأُطِنْتُ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۵۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (اپنے ہاتھوں کو) منہ کے ساتھ اونچا کرتے اور دُعاؤں استعاء کرتے۔ (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو قطر سلی کو دور کرے، جس کا انجام کار اچھا ہو، زرخیزی لائے دلی ہو، نفع بخش ہو، ضرر رساں نہ ہو، جلدی ترسے، تاخیر نہ ہو۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فوراً ہی تمام آسمان پر ہل چکے (ابوداؤد)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۵۰۸ - (۱۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: شَكََا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُحُوطَ الْمَطَرِ ، فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ ، فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى ، وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللَّهَ ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدَبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ ، وَقَدْ أَمَرَكُمْ اللَّهُ أَنْ تَدْعُوهُ ، وَوَعَدَكُمْ أَنْ تَسْتَجِيبَ لَكُمْ» ثُمَّ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ، وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ ، وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حَيِّينَ» ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ، فَلَمْ يَتْرِكْ الرَّفْعَ حَتَّى بَدَأَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ، ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ ، وَقَلَبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَائَهُ ، وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ ، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ، فَأَنشَأَ اللَّهُ سَحَابَهُ ، فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ، ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللَّهِ ، فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتَّى سَأَلَتِ السَّمُورُ ، فَلَمَّا رَأَى سُرْعَتَهُ إِلَى الْكِبَرِ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ، وَقَالَ: «أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» . وَأَبْنَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

تیسری فصل

۵۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بارش نہ برسنے کی شکایت کی۔ آپ کے حکم سے آپ کے منبر کو عید گاہ میں لے جایا گیا اور آپ نے صحابہ کرام سے اس کے لئے ایک دن متعین کیا کہ اس میں نماز استعاء کے لئے باہر نکلیں گے۔ عائشہ کہتی ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو اس وقت سورج کا ایک کنارہ نظر آرہا تھا آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے "اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا" کے کلمات فرمائے پھر آپ نے فرمایا تم نے اپنے علاقے کے بارے میں قطر سلی کا شکوہ کیا اور اظہار کیا کہ بارش اپنی وقت سے پیچھے ہو گئی ہے جب کہ

اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا کرو اور اس نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، ہر طرح کی حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جو جہاں والوں کا پروردگار ہے، رحم کرنے والا مہربان ہے، جزا سزا کے دن کا مالک ہے، صرف اللہ ایک ہی معبود برحق ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو معبود برحق ہے حیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے تو بے پرواہ ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر بارش نازل کر اور نازل کرو بارش کو ہمارے لئے باعثِ قوت اور کچھ وقت تک کے لئے (ضرورتوں کو بھرا کرنے کا) ذریعہ بنا بعد ازاں آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اتنا اٹھایا کہ آپؐ کی دونوں بظلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر آپؐ نے اپنی پیٹھ حاضرین کی جانب کی اور ہاتھ اٹھاتے ہوئے اپنی چادر کو تبدیل کیا۔ پھر لوگوں کی جانب چہرہ کیا اور منبر سے اتر کر آپؐ نے دو رکعت نماز استقامت لوائی پس اللہ نے ہلن نمودار فرمایا، وہ گرجا اور چکا پھر اللہ کے حکم سے بارش ہوئی ابھی آپؐ مسجد میں نہیں پہنچ پائے تھے کہ دایاں بنے گئیں جب آپؐ نے دیکھا کہ لوگ نہایت حیرت کے ساتھ ہلہ گاہوں کی جانب لپک رہے ہیں تو آپؐ مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپؐ کے آخری وامت بھی نظر آنے لگ گئے۔ آپؐ نے فرمایا ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں“ (ابوداؤد)

۱۵۰۹- (۱۳) وَهَذَا أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ إِذَا قُحِّلُوا اسْتَسْقَى بِالْعَتَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِبَنِي فَتَيْفَيْنَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعِمِّ بَنِيْنَا، فَاسْقِنَا. قَالَ: فَيَسْقُونَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ قحط سالی کے دور میں عمر بن خطابؓ عباس بن عبدالمطلب کو دعا، استقامت کے لئے لے جاتے اور یوں التجا کرتے، ”اے اللہ! ہم آپؐ کی جانب اپنے پیغمبر کا وسیلہ لاتے تھے تو آپؐ ہم پر بارش نازل کرتے اور (اب) ہم آپؐ کی جانب میں اپنے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں تو آپؐ ہم پر بارش نازل فرمائیں۔“ (انسؓ نے بیان کیا) کہ اس طرح بارش نازل ہو جیسا کتنی تھی (بخاری)

وضاحت: انہوں کا وسیلہ لے جانا درست ہے، مرے ہوئے کا وسیلہ پکڑنا جائز نہیں۔ حدیث کے الفاظ سے معلوم ہو رہا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں متعدد بار عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو بارش کے لئے بطور وسیلہ کے بارگاہِ الہی میں پیش کیا (واللہ اعلم)

۱۵۱۰- (۱۴) وَهَذَا أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خَرَجَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي، فَإِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: ارْجِعُوا فَقَدْ اسْتَجِيبَ لَكُمْ مِنْ أَجْلِ هَذِهِ النَّمْلَةِ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۱۵۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

منا آپؐ فرما رہے تھے کہ ایک پیغمبر لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر بارش کی دعا کے لئے نکلے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک چیونٹی نے اپنی ٹانگوں کو آسمان کی جانب اٹھایا ہوا ہے۔ پیغمبر نے لوگوں سے کہا، 'واپس چلو اس چیونٹی کے سبب تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے (دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عون خراسانی اور اس کے والد دونوں راوی معروف نہیں ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۷۶، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۸ صفحہ ۴۷۸)

(۵۳) بَابُ فِي الرِّيحِ وَالْمَطَرِ

(آندھیوں اور ہواؤں کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۵۱۱ - (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
'نُصِرْتُ بِالصَّبَا ، وَأُهْلِكْتُ عَادٌ بِالذَّبُورِ' . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

پہلی فصل

۱۵۱۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مشرق کی جانب سے چلنے والی ہوا کے ساتھ مدد دی گئی ہے اور (قوم) عاد کو مغرب کی جانب سے چلنے والی ہوا کے ساتھ تباہ و برباد کیا گیا (بخاری، مسلم)

۱۵۱۲ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ ، إِنَّمَا كَانَ يَبْسِمُ ، فَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عَرَفَ فِيهِ وَجْهَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۵۱۲ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (کھل کر) ہنسنے ہوئے کبھی نہیں دیکھا بس آپؐ مسکراتے تھے چنانچہ آپؐ جب بول یا آندھی دیکھتے تو اس کا اثر آپ کے چہرے پر نمایاں ہوتا تھا (بخاری، مسلم)

۱۵۱۳ - (۳) وَمَنْعَهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ»، وَإِذَا تَحِيلَتِ السَّمَاءُ، تَغَيَّرَ لَوْنُهُ، وَخَرَجَ وَدَخَلَ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، فَإِذَا مَطَرَتْ سَرَى عَنْهُ، فَعَرَفْتُ ذَلِكَ عَائِشَةَ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: «لَعَلَّهَا يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ عَادٍ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا: هَذَا عَارِضٌ مُلْغَطُنَا﴾» - وَفِي رِوَايَةٍ - : وَنُقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرُ: «رَحْمَةً» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب تیز آندھی چلنے لگتی تو آپؐ دعا فرماتے: ”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس میں جو بھلائی ہے اس کا اور جس بھلائی کے ساتھ اس کو چلایا گیا ہے اس کا سوال کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ اس کے نقصان اور اس میں جو نقصان ہے اور جس نقصان کے ساتھ اس کو چلایا گیا ہے اس سے پناہ طلب کرتا ہوں اور جب آسمان پر ہلچل مچا جائے تو آپؐ کا رنگ خیر ہو جاتا آپؐ کبھی (گھر کے) اندر جاتے اور کبھی باہر نکلتے کبھی آگے جاتے کبھی پیچھے ہٹتے۔ جب بارش برسنے لگ جاتی تو آپؐ سے اس کا اثر ختم ہو جاتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا آپؐ کی حالت معلوم کر کے آپؐ سے دریافت کرتیں۔ آپؐ فرماتے: ”اے عائشہ! شاید یہ بات اسی طرح ہے جیسا کہ قوم عاد نے کہا (جب انہوں نے ان کے علاقوں کی جانب ہلچل آتا ہوا دیکھا تو انہوں نے کہا یہ ہلچل ہم پر بارش برسائے گا۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ جب بارش دیکھتے تو فرماتے اس کو رحمت بنا (عذاب نہ ہو) (بخاری، مسلم)

۱۵۱۴ - (۴) وَفَعِنِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَفَاتِيحُ الْعَيْبِ خَمْسٌ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ، وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾» - الْآيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۵۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قحط سالی یہ نہیں ہے کہ تم بارش سے ہمت نہ ہو قحط سالی تو یہ ہے کہ بارش بھی ہو لیکن زمین پر سبز نہ آگے۔

۱۵۱۵ - (۵) وَفَعِنِ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَتْ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا؛ وَلَكِنَّ السَّنَةَ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تَنْبُتِ الْأَرْضُ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قحط سالی یہ نہیں ہے کہ تم بارش سے ہمت نہ ہو بلکہ قحط سالی تو یہ ہے کہ بارش ہو (گھر) بارش ہو لیکن زمین پر سبز نہ آگے (مسلم)

الفصل الثانی

۱۵۱۶ - (۶) **وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الرَّيْحُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ تَعَالَى، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ، فَلَا تَسْبُوهَا، وَسَلُّوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَعُودُوا بِهِ مِنْ شَرِّهَا». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي «الذَّخَائِرِ الْكَبِيرَةِ».**

دوسری فصل

۵۵۸ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ہوا اللہ کی طرف سے آتی ہے کبھی رحمت لاتی ہے اور کبھی عذاب۔ اس کو برا نہ کہو بلکہ اللہ سے اس کی بھلائی کا سوال کیا کہ اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔
(شافعی، ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی الدعوات الکبیر)

۱۵۱۷ - (۷) **وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «لَا تَلْعَنُوا الرِّيحَ، فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ، وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ**

۵۵۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا پر لعنت کی۔ آپ نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کرو ہوا تو اللہ کے حکم کی پابند ہے اور جو شخص ایسی چیز پر لعنت کرتا ہے جو لعنت کا استحقاق نہیں رکھتی تو لعنت بھیجیے والے کی جانب لعنت واپس آجاتی ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۱۵۱۸ - (۸) **وَقَالَ أَبُو بَنِی كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسْبُوا الرِّيحَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أَمَرْتُ بِهِ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أَمَرْتُ بِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ**

۵۵۸ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کرو جب تم نا پسندیدہ چیز کا مشاہدہ کرو تو یہ دعا کرو "اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی خیر اور اس میں جو خیر ہے اس کا اور جس خیر کا اس کو حکم دیا گیا ہے اس کا سوال کرتے ہیں اور ہم تیرے ساتھ اس ہوا کے شر سے اور اس شر سے جو اس میں ہے اور جس شر کے ساتھ اس کو حکم دیا گیا ہے پناہ طلب کرتے ہیں۔" (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں سلیمان امش اور حبیب بن ابی ثابت راوی مدلس ہیں اور لفظ عن سے روایت کرتے ہیں (الجرح والتعديل جلد ۴ صفحہ ۶۳۰، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۵۱)

۱۵۱۹ - (۹) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا هَبَّتْ رِيحٌ قَطُّ إِلَّا جَنَّا النَّبِيَّ ﷺ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً، وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رِيحًا وَلَا تَجْعَلْهَا رِيحًا». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى: «إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا» وَ«أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ» وَ«أَرْسَلْنَا الرِّيَّاحَ لَوَاقِحَ» وَ«أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَّاحُ مُبَشِّرَاتٍ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ فِي «الدُّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ».

۳۵۱۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمٹنے کے بل بیٹھ جاتے اور دعا کرتے، ”اے اللہ! اس کو رحمت بنا اس کو عذاب نہ بنا۔“ اے اللہ! اس کو ریح رحمت بنا اس کو ریح عذاب نہ بنا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اللہ کی کتاب میں ہے کہ ”ہم نے سرد و تیز سرد ہوا بھیجی“ اور ہم نے ان پر عذاب والی ہوا بھیجی“ اور ہم نے ہواؤں کو بھیجا جو بولوں کو اٹھانے والی ہیں“ اور اس نے خوشخبری دینے والی ہواؤں کو بھیجا“ (شافعی، بیہقی الدعوات الکبیر)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں علاء بن راشد راوی غایت درجہ ضعیف ہے۔ (مسکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۰۲)

۱۵۲۰ - (۱۰) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَبْصَرَنَا شَيْئًا مِّنَ السَّمَاءِ - نَعْنِي السَّحَابَ - تَرَكَ عَمَلَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ كَثْرٍ مَا فِيهِ»، فَإِنْ كَشَفَهُ حَمْدُ اللَّهِ، وَإِنْ مَطَّرَتْ، قَالَ: «اللَّهُمَّ سَقِيَا تَائِفَعًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالشَّافِعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ

۳۵۲۰ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم آسمان پر بادل دیکھتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مصروفیات ترک کرتے اور بادل کی طرف منہ کر کے دعا کرتے، ”اے اللہ! تلع رسل ہارش برسا“ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، شافعی) الفاظ شافعی کے ہیں۔

۱۵۲۱ - (۱۱) وَهْنُ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ، قَالَ: «اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۵۲۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج چمک کی آواز سنتے تو آپ دعا کرتے، ”اے اللہ! ہم کو اپنے غضب کے ساتھ قتل نہ کر اور ہمیں اپنے عذاب کے ساتھ بریلو نہ کر اور ہمیں اس سے پہلے عافیت کی موت نصیب فرما (احمد، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو عمر راوی بھول ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۷۴، مشکوٰۃ علامہ نامہ الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۸۲)

الفصل الثالث

۱۵۲۲- (۱۲) عَنْ [عَامِرِ بْنِ] عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۵۵۲۲ عامر بن عبد اللہ بن زبیر کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ گرج (کی آواز) سنتے تو بات ترک کر دیتے اور فرماتے ”اللہ پاک ہے۔ رعد (فرشتہ) اللہ کی تعریف کرتے ہوئے سبحان اللہ کے کلمات کہہ رہا ہے اور فرشتے بھی اس کے ڈر سے سبحان اللہ کہہ رہے ہیں“ (مالک)
وضاحت: مشکوٰۃ کے نسخوں میں عن عبد اللہ بن زبیر ہے مگر مؤطا امام مالک میں عن عامر بن عبد اللہ بن زبیر ہے نیز رعد کے فرشتہ ہونے کی کوئی صحیح دلیل نہیں۔ ترمذی و احمد میں مروی حدیث میں یکیر بن شہاب کو فی راوی لیون الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۵۱)

فہرست آیات

جلد اول

آیت نمبر	نام سورت	حدیث نمبر
۳۴	نعدن	۳
۱۷۱	التجمہ	۲۹
۷۸-۷۰	الفرقان	۲۹
۲۸	البقرہ	۷۴
۲۱	طہ	۸۱
۶-۵	التیل	۸۵
۸-۷	انفس	۸۷
۳۰	الردم	۹۰
۱۷۲	الاعراف	۹۵
۷	الشوریٰ	۹۶
۲۱	النور	۱۱۷
۱۷۲-۱۷۳	الاعراف	۱۲۱
۱۷۲	الاعراف	۱۲۲
۱۷۲	الاعراف	۱۲۲
۷	الاحزاب	۱۲۲
۲۷	ابراہیم	۱۲۵
۲۷	ابراہیم	۱۳۱
۷	آل عمران	۱۵۱
۱۳۶	البقرہ	۱۵۵
۱۵۳	الانعام	۲۲۱
۵۸	الزخرف	۱۸۰
۲۷	الحید	۱۸۱
۱۳۳	طہ	۱۹۰
۱	النساء	۲۱۰

۱۸	الحشر	۲۱۰
۲۸	فاطر	۲۱۳
۷۶	العلق	۲۱۸
۲۸	فاطر	۲۱۸
۸۶	من	۲۷۲
۱۰۸	التوبة	۲۱۹
۲۲۲	البقرة	۵۳۵
۴۳	هود	۵۷۵
۴۳	طہ	۶۴۳
۷۸	الاسراء	۷۳۳
۲۳۸	البقرة	۷۳۷
۴۳	طہ	۶۸۳
۱۸	التوبة	۷۲۳
۷۵	الانعام	۷۶۵
۹۰-۸۳	الانعام	۱۰۲۸
۳۹	النور	۱۱۷۶
۳۰	ق	۱۱۷۶
۳۸	النحل	۱۱۷۷
۱۹۰	آل عمران	۱۹۵
۱۹۰	آل عمران	۱۹۶
۱۸	المائدة	۲۰۵
۱۹	آل عمران	۲۰۹
۱۹۳	آل عمران	۲۰۹
۱۲۲	طہ	۲۳۰
۲۸	آل عمران	۲۸۸
۳۵	آل عمران	۳۲۳
۱۱	النساء	۳۳۵
۳	المائدة	۳۶۸
۲۰	الانعام	۳۹۶

۶۵۱

الرَّغُوفُ

الْبَحْثُ

الْأَحْقَافُ

الْقَمَلُ

الْقَرَارُ

الْمَذَاهِبُ

الْمَحْزُورُ

الرَّدُّ

۱۳۰۸

۱۳۱۱

۱۵۴۳

۱۵۴۳

۱۵۴۹

۱۵۴۹

۱۵۴۹

۱۵۴۹

۷۷

۱۱

۲۳

۳۳

۴۴

۵۵

۶۶

۷۷



حدیث کی اصطلاحات

(اصول حدیث کی چند اصطلاحات جن سے قارئین کرام کو آگاہ کرنا ضروری ہے)

مُرتَبَہ عبد الحفیظ مدنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

نائب مدیر ضیاء السنۃ، لوارڈ انٹرنیٹ ترجمہ و تالیف، فیصل آباد

اصول حدیث: ان قوانین کو کہتے ہیں جن کے ساتھ سند اور متن کے احوال معلوم کئے جاتے ہیں۔

متن: حدیث کے الفاظ کا نام متن ہے۔

سند: راویوں کا وہ سلسلہ ہے جو متن تک پہنچاتا ہے۔

صحابی: وہ انسان ہے جس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بحالت اسلام ملاقات ہوئی اور وہ اسلام پر ہی فوت ہوا۔

تابعی: وہ انسان ہے جس کی کسی صحابی سے بحالت اسلام ملاقات ہوئی اور وہ اسلام پر ہی فوت ہوا۔

تابع تابعی: وہ انسان ہے جس کی کسی تابعی سے بحالت اسلام ملاقات ہوئی اور وہ اسلام پر فوت ہوا۔

حدیث قدسی: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معقول ہو لیکن اس کی نسبت اللہ چارک و تعالیٰ کی طرف ہو۔

مسند: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جو مرفوع ہو، اور اس کی سند میں ظاہراً متصل ہو۔

من السنۃ گذار: اس سے مراد مرفوع حدیث ہے۔

صحیح حدیث: جس کی سند میں متصل ہو یعنی کوئی راوی گرا ہوا نہ ہو اور تمام راوی عادل ہوں، نیز ان میں ضبط کا وصف ہو، شدوذ اور علت بھی موجود نہ ہو۔

عادل: عادل سے مقصود یہ ہے کہ راوی مُنصف مزاج، مسلمان، عاقل اور بالغ ہو نیز کبائر کے ارتکاب سے محفوظ ہو۔

ضبط: راوی نے جس حدیث کو سنا اس کو اپنے سینے میں محفوظ کیا یا اسے تحریر کر لیا اور اسی حالت میں اس حدیث کو آگے پہنچایا۔

شذوۃ: ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔

علتہ: اس پوشیدہ سبب کو کہتے ہیں کہ جو سند میں پایا جاتا ہے، اس سے حدیث کی صحت متاثر ہوتی ہے۔

مرفوع حدیث: جس کی نسبت کسی صحابی کی طرف ہو، سند میں متصل ہو یا انقطاع۔

موقوف حدیث: جس کی نسبت کسی صحابی کی طرف ہو، سند میں متصل ہو یا انقطاع۔

مقطوع حدیث: وہ اثر ہے جس کی نسبت تابعی کی طرف ہو نیز سند میں متصل ہو۔

اثر: صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال کو اثر کہتے ہیں اور اثر کا لفظ حدیث کے مترادف بھی ہے۔

متواتر: ایسی حدیث کو کہتے ہیں کہ جس کو بیان کرنے والے رواۃ کثیر تعداد میں ہوں اور یہ تعداد شروع سے آخر تک ایک جیسی ہو، ان کا کذب بیانی پر موافقت کرنا ناممکن ہو، نیز ہر راوی حدیث کو واضح معنی کے ساتھ بیان کرے۔

خبر واحدہ: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس میں متواتر کی شرطیں نہ پائی جائیں۔

غریبہ: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں کسی جگہ کوئی راوی تعداد میں ایک ہو۔

حسن: جس حدیث کی سند میں متصل ہو اور راوی بھی وصف عدالت کے ساتھ موصوف ہو لیکن وصف ضبط صحیح حدیث جیسے راویوں والا نہ ہو۔

ضعیفہ: جس حدیث میں صحیح اور حسن حدیث والی شرطیں موجود نہ ہوں۔

منقطع: جس حدیث کی سند میں علقہ منقطع سے ایک یا ایک سے زیادہ راوی گرے ہوئے ہوں۔

مفضل: جس حدیث کی سند میں دو یا دو سے زیادہ راوی ایک جگہ سے مسلسل گرے ہوئے ہوں۔

مرسلہ: تابعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل بیان کرے اور درمیان میں کسی صحابی کا ذکر نہ کرے۔

معلق: وہ حدیث ہے جس کی سند کے شروع میں ایک یا ایک سے زیادہ رواۃ مسلسل گرے ہوئے ہوں۔

مضطربہ: سند کے رواۃ یا رواۃ اور متن دونوں میں اختلاف ہو اور ترجیح کی صورت نہ ہو۔

مطلہ: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس میں کسی پوشیدہ علت پر اطلاع حاصل ہو جائے جب کہ حدیث بظاہر اس سے محفوظ ہو۔

مُتَّفَرِّقٌ: جس حدیث میں ضعیف راوی، ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔

مُذَرَّجٌ: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کے اصل متن میں یا سند میں ایسا اضافہ کر دیا گیا ہو جو اصل حدیث میں نہ ہو اور اس طرح سے متن یا سند میں تبدیلی واقع ہو جائے۔

مُذَّتَّسٌ: جس حدیث کی سند میں کوئی راوی بدّس ہو، یعنی راوی کا سلع اس کے استلاء سے ممکن ہو لیکن اس روایت کو اس نے نہ سنا ہو۔ یا کسی راوی کا اپنے استلاء سے سلع ممکن ہونے کے باوجود اس کی بیان کردہ روایت میں سلع ثابت نہ ہو۔

مَوْضُوعٌ: وہ حدیث ہے جو من گھڑت اور جھوٹی ہے۔

مُتَّحِقٌ: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جو غریب حدیث کے موافق ہو اور دونوں کا صحابی ایک ہو۔

شَاهِدٌ: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جو غریب حدیث کے موافق ہو، البتہ صحابی میں اتھلا نہ ہو۔

إِسْخَاطٌ: کسی راوی کی محض کے قاسد ہو جائے، پھٹا پھار ہو جائے، ٹھینا ہو جائے یا کتابوں کے ضائع ہونے کی وجہ سے اس کی بیان کردہ احادیث کی صحت یا عدم صحت کا فیصلہ نہ ہو سکے۔

سندِ عالی: ایسی حدیث جس کا وہ استلاء ہوں اس میں سے جس سند کے رواۃ تعداد میں کم ہوں علیٰ سند کہلاتی ہے اور وہ سند جس کے روای تعداد میں زیادہ ہوں وہ سندِ نازل کہلاتی ہے۔ چنانچہ محدثین سندِ عالی کے حصول کے لئے دشوار گزار اور دور دراز علاقوں کا سفر کرتے تھے۔

روایت بالمعنی: روای نے اپنے استلاء سے روایت کے جو الفاظ منے ہیں انہیں بعینہ لوانہ کرے بلکہ اس روایت کا معنی بیان کرے، اس کا جواز اس راوی کے لئے ہے جو الفاظ کے معنی کا فہم رکھتا ہو، نیز الفاظ کی تبدیلی معنی پر اثر انداز نہ ہو۔

تعدیل کے مراتب اور اُن کی وضاحت

- ۱۔ **لَوْثٌ النَّاسِ، أَثْبَتُ النَّاسِ، الْيَبَرُ الْمُنْتَهَى فِي التَّحْقِيقِ:** ان اوصاف کے ساتھ جن راویوں کو موصوف کیا جائے گا ان کی بیان کردہ احادیث قلیلِ حجت ہوں گی اور ان کا شمار درجہ اول میں ہو گا۔
- ۲۔ **ثِقَّةٌ لَّفَتْهُ، ثَبَتٌ حَبِطٌ:** ان اوصاف کے ساتھ جو راوی متعسف ہوں گے تو وہ دوسرے درجہ میں شمار ہوں گے۔

۳۔ رَفَعَهُ مَوْجَهُ، رَفَعَهُ حَلْفَهُ، رَفَعَهُ عَدْلَهُ: جب کسی راوی کے یہ اوصاف ہوں گے تو اس کی بیان کردہ احادیث قاتلِ حجت ہوں گی البتہ وہ تیسرے درجہ میں شمار ہوں گے۔

۴۔ صُدُوْقٌ، مَحْلَةٌ، صَدَقٌ، لَا بَأْسَ بِهِ: ان اوصاف کے ساتھ جو روای متصف ہوں گے ان کی بیان کردہ احادیث کو تحریر کیا جائے گا اور ان پر غور و فکر کیا جائے گا۔ یہ راوی دوسرے درجہ میں شمار ہوں گے۔

۵۔ شَخْصٌ: جب کسی راوی کے بارہ میں شخ کا وصف مذکور ہو تو اس کا شمار تیسرے درجہ میں ہو گا، البتہ اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا اور غور و فکر کیا جائے گا۔

۶۔ صَلَاحُ الْحَدِيثِ: جب کسی راوی کے بارہ میں یہ وصف مذکور ہو تو اس کی بیان کردہ حدیث تحریر کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی تحقیق بھی کی جائے گی۔

جرح کے مراتب اور ان کی وضاحت

۱۔ أَكْذَبُ النَّاسِ، إِلَيْهِ انْتَهَى فِي الْكُذْبِ، مَوْجَعُ الْكُذْبِ: یہ الفاظ شدید جرح پر دلالت کرتے ہیں۔

۲۔ دَجَلٌ، كَذَّابٌ، وَضَلَعٌ: یہ الفاظ مذکورہ الفاظ کی نسبت کم جرح پر دلالت کرتے ہیں۔

۳۔ لَيْسَ الْحَدِيثُ بِإِثْبَاتٍ، لَيْسَ الْحَدِيثُ بِإِثْبَاتٍ: جب کسی راوی کو اس وصف کے ساتھ موصوف کیا جائے تو اس حدیث کو تحریر کیا جائے لیکن اس حدیث کے بارہ میں تحقیق کی جائے۔

۴۔ لَيْسَ بِثَبَاتٍ: جب کسی راوی کے بارہ میں یہ وصف مذکور ہو تو وہ راوی دوسرے درجہ میں ہے۔ اس کی حدیث پر بھی غور و فکر کیا جائے۔

متروكُ الْحَدِيثِ، ذَاهِبُ الْحَدِيثِ، كَذَّابٌ: جب کوئی راوی ان اوصاف کے ساتھ متصف ہو تو اس کو بیان کرنا چاہئے، حدیث کو تحریر میں نہ لایا جائے، ایسی حدیث ناقص اعتبار ہے۔

۵۔ قُلَانٌ لَا يَحْتَجُّ، ضَعِيفٌ، مُنْكَرُ الْحَدِيثِ: جو راوی ان اوصاف کے ساتھ متصف ہو اس کی روایت قاتلِ حجت نہیں البتہ حدیث کو تحریر کیا جائے اور تحقیق کی جائے۔

۶۔ قُلَانٌ يَحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ، قُلَانٌ ضَعِيفٌ جَدًّا، قُلَانٌ لَا تُحِلُّ الرِّوَايَةُ عَنْهُ: جو راوی ان اوصاف کے ساتھ موصوف ہو تو اس کی روایت تحریر نہ کی جائے۔

۷۔ قُلَانٌ مُتَّهَمٌ بِالْكَذْبِ، مُتَّهَمٌ بِالْوَضْعِ، مُسْرَقُ الْحَدِيثِ: اس صورت میں نہ ان کی بیان کردہ حدیث کو لکھا جائے اور نہ ان کو قاتلِ حجت سمجھا جائے نہ ان کا اعتبار کیا جائے۔

کتاب حدیث کی اقسام

جامع: وہ کتاب ہے جس میں تمام قسم کی احادیث مروی ہیں، جیسے جامع امام بخاری، جامع امام ترمذی۔

مسنن: وہ کتاب ہے جس میں احکام کی احادیث مروی ہیں جیسے مسنن نسائی۔

مُسْنَد: وہ کتاب ہے جس میں ہر صحابی سے مروی احادیث ایک مقام میں جمع ہوں جیسے مسند امام احمد بن حنبل، مسند امام شافعی۔

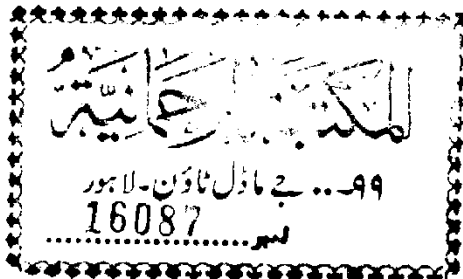
جُزْء: وہ کتاب ہے جس میں ایک مسئلہ کی احادیث جمع ہوں جیسے جُزْء رفع الیدین۔

مُسْتَدْرَک: وہ کتاب ہے جس کو ایسی کتاب سامنے رکھ کر ترتیب دیا گیا ہو جس کی بیان کردہ شرائط کے مطابق جو احادیث اس کتاب میں درج نہیں ہوئیں ان کو اس کتاب میں درج کیا جائے۔ جیسے ”مستدرک حاکم علی الصَّحِیْحِیْن“ یعنی بخاری اور مسلم نے اپنی کتابوں میں احادیث ذکر کرنے کی جو شرائط متعین کی ہیں، ان شرائط پر پورا اترنے والی سب احادیث کو انہوں نے ذکر نہیں کیا۔ چنانچہ امام حاکم نے ان احادیث کو ”مستدرک“ میں جمع فرمایا۔

مُسْتَحَرَّج: وہ کتاب ہے جس میں کسی دوسری کتاب کی احادیث کو دوسری اسانید سے ذکر کیا ہے جیسی ”مستخرج الاسماعیلی البخاری“

مُعْجَم: وہ کتاب ہے جس میں اس کے مؤلف نے احادیث کو اساتذہ کے ناموں پر حروفِ حتمی کی ترتیب کے ساتھ جمع کیا ہو جیسے امام طبرانی کی تالیف کردہ کتابیں الْمُعْجَمُ الصَّغِيرُ، الْمُعْجَمُ الْکَبِيرُ اور الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ ہیں۔

الْأَطْرَاف: جس میں حدیث کا ایک کھوا نقل کیا جائے جو بقیہ حدیث پر دلالت کرے اس کے ساتھ ساتھ متن کی تمام اسانید کو یا بعض کو ذکر کیا جائے جیسے مُحَفَّظُ الْأَشْرَافِ بِمَعْرِفَةِ الْأَطْرَافِ لِلْمَعْرُوفِ۔



مشکوٰۃ المصابیح

جو تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔
 اس کا جدید ادبی انداز میں اردو ترجمہ اور اس کے تمام
 مسائل کی تحقیق مرعاة المفاہیح، مرقاۃ، التعلیق الصبیح
 فتح الباری شرح صحیح بخاری و دیگر متداول شروح حدیث سے اخذ کر کے
 پیش کی جا رہی ہے اور سنن کتابوں سے ماخوذ روایات کی اسنادی
 تحقیق کے لیے رجال کی کتابوں بالخصوص علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
 کی کتب اور تنقیح الرواۃ کی تحقیق سے مزین فرما کر
 ضعیف حدیثوں سے قارئین کو باخبر رکھنے کا خصوصی
 خیال رکھا گیا ہے تاکہ صحیح اور ضعیف احادیث میں
 امتیاز ہو سکے۔



مکتبہ محمدیہ

چک ۱۹۵، وطنی، ضلع ساہیوال